UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188921

UNIVERSAL
LIBRARY

915-A36

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. 910 S94 Accession No. 1·641

Author S-F

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

گزیٹیر

ممالک محروسۂ سرکار عالی

Checked 1973

مولفہ

جناب مولوی میرزا احمد یخان صاحب۔ اے۔ آر۔ ایس۔ ایم۔ ڈی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس

وغیرہ وغیرہ

ناظم گزیٹیر و ناظم مردم شماری ممالک محروسہ سرکار عالی

بابت سنہ ۱۹۰۳-۱۹۰۱ عیسوی

محمد بشیر الدین خان منیجر کے اہتمام سے

محمدی ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ میں چھپا

سنہ ۱۹۰۸ء

ممالک محروسہ سرکار عالی

فہرست مضامین حصہ اوّل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
صور طبعی		کڑپا	۹
عام حالت ملک و وسعت و حدود	۱	گونڈوانہ	۱۰
طبعی تقسیمیں	۲	دکن ٹرپ	۱۲
پہاڑوں کے سلسلے - بالاگھاٹ	۳	الیودیم یعنی غریلی	〃
سہیادری پروت	۴	معدنیات	۱۳
جالنہ کے پہاڑ	〃	نباتات	〃
کنڈیکل گٹہ	〃	حیوانات وحشی	۱۴
دریا اور ندیوں کے سلسلے	〃	موسم و فصل و اعتدال ہوا	۱۵
تالاب اور جھیل	۶	بارش	۱۶
مناظر	۷	تاریخ	۱۷
طبقات الارض	〃	زمانہ ابتدائی	〃
آرکیئن	〃	اسوکا	۱۸

مضمون	صفحہ
تاریخ تتمہ	
آندھرا	۱۸
چالوکیا	″
فتوحات مسلمانان	۱۹
سلطنت بہمنیہ	۲۰
بریدشاہی حکومت	۲۴
قطب شاہی سلطنت	۲۵
مغلون کا حملہ	۲۶
سلطنت آصفجاہی	۲۷
فرنچ وانگریز	۲۸
تفویض سرکار شمالی	۲۹
اضلاع مفوضہ	۳۰
جنگ مرہٹہ	″
نواب سکندرجاہ بہادر	۳۱
نواب ناصرالدولہ بہادر	″
نواب افضل الدولہ بہادر	۳۲
نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ تعالے	۳۳

مضمون	صفحہ
تاریخ تتمہ	
انتظام ملک کے اصلاحات	۳۴
اعلیحضرت کی تخت نشینی	۳۵
ملک برار	″
آثار عتیقہ	۳۶
وضع تعمیر وعمارات	″
مردم شماری	۳۷
گنجانی	″
قصبات ومواضع	۳۸
مواضع کی حیثیت	″
تحرک نفوس	۳۹
موازین عمر	۴۰
موازین ولادت وممات	″
امراض	″
طاعون اور اوسکے انسداد کے ذرایع	۴۱
موازین جنس یعنی مرد وعورت	″
حالت کتخدائی	″

مضمون	صفحہ
مردم شماری تتمہ	
زبان	۴۳
اقوام وذات وقبائل - ہندو ذاتین	۴۴
مذہب ہندو	″
مذہب مسلمان	۴۵
مذہب عیسائی	″
مذہب جین	″
مذہب سکھ	″
مذہب عیسائی مشن	۴۶
پیشہ	۴۷
غذا	۴۸
لباس	″
مکانات	۴۹
اموات کی تجہیز وتکفین ودفن	″
کھیل ولاعب	″
اعیاد	۵۰
طریقہ خاندان مشترکہ	″

مضمون	صفحہ
مردم شماری تتمہ	
نام	۵۰
زراعت	
عام حالات اراضی وصورت طبعی وبارش	۵۱
موسم ومقدار بارش	۵۲
عمل زراعت اور جوتنا	۵۳
تعداد نفوس جو زراعت مین مصروف ہین	۵۵
معظم پیداوار	″
اوسط پیداوار	۵۶
کھاد اور تدبیر زراعت	″
میوجات وترکاری کی پیداوار	۵۸
توسیع زراعت وترقی	″
آلات زراعت	″
متفرق امور	۵۹
مویشی - ٹٹو - بھیڑ - بکریان	″
میلے اور جاترا	۶۱

مضمون	صفحہ
زراعت	
آبپاشی	۶۱
تالاب	۶۲
کنوئیں	۶۳
مالگذاری - مزدوری - اور قیمتیں	
مالگذاری یا لگان	۶۴
مزدوری	۶۵
قیمتیں	〃
جنگلات	۶۶
معادن و معدنیات	۷۰
معدنی کوئلہ	〃
سونا	۷۱
لوہا	۷۲
الماس (ہیرا)	۷۳
مختلف	〃
صنایع و دستکاری	۷۴
تجارت و بیوپار	۷۷

مضمون	صفحہ
تجارت و بیوپار	۷۷
برآمد درآمد	〃
معتبر مراکز تجارت	۷۸
تجارت اندرونی	〃
تجارت بیرونی	۷۹
ذرایع حمل و نقل	۸۱
ریلوے عام بیان	〃
طریقہ عمل	〃
مالی نتایج	〃
سڑکیں معتبر شاہراہیں	۹۲
معاون سڑکیں	۸۳
چھکڑے بیل اور باربرداری کے جانور	〃
ڈاکخانہ (پوسٹ آفیس)	〃
قحط	۸۵
۹۰-۱۸۹۶ء	۸۶
۱۹۰۰-۱۸۹۹ء	۸۷
حصص ملک جو قحط سے متاثر ہوئے ہیں	۸۸

مضمون	صفحہ
قحط تتمہ	
آئندہ قحط کی علامتیں	۸۸
انسداد قحط	″
انتظام مملکت - حکومت	۸۹
مدار المہام و کونسل	″
تقسیم کار	۹۰
انتظامی تقسیم ملک	۹۱
عمال دہی	۹۲
بڑی جاگیرات	″
قانون و عدالت	۹۳
تاریخ قانون	″
تاریخ مجلس وضع قوانین	۹۴
وضع و انتظام مجلس مذکور	″
تنقید عمومی	۹۵
معظم ایکٹ و قوانین	″
عدالتہائے دیوانی و فوجداری	۹۶
مقدمات کی ترقی	۹۸

مضمون	صفحہ
قانون تتمہ	
رجسٹریشن	۱۰۰
فنانس	″
آمدنی یعنی محاصل مملکت	۱۰۱
خرچ مملکت	″
سکہ	۱۰۲
انتظام مالگذاری اراضی	۱۰۳
رعیتواری طریقہ	۱۰۴
دوسرے طریقے	″
مواضع کی درجہ بندی	۱۰۶
طریقہ تحصیل مالگذاری	″
قدیم مالگذاری	۱۰۷
قبضہ کی وسعت اور مالگذاری کا پرتہ	۱۰۸
برآمدگی و معافی زر مالگذاری	۱۰۹
متفرق آمدنی	″
افیون و اشیاء مسکرات	۱۱۰
کروڑگیری	۱۱۱

مضمون	صفحہ
متفرق آمدنی تمتہ	
آبکاری	۱۱۱
اسٹامپ	۱۱۳
لوکل بورڈ	۱۱۴
بورڈون کی تعداد اور انکی وضع و ترتیب	۱۱۵
خرچ کے مقاصد	〃
بورڈون کا کام	۱۱۶
آمدنی	۱۱۷
خرچ	〃
حکومت صفائی	۱۱۸
بلدہ و مضافات	〃
دیگر صفائیاں	۱۱۹
ٹیکس	〃
تعمیرات عامہ	〃
انتظام موجودہ	۱۲۰
شاخ عمارات و شوارع (سرکیل)	۱۲۱
تعمیرات عامہ تمتہ	
کارگذاری صیغہ تعمیرات عامہ	۱۲۱
موریان بدرو اور آبرسانی	۱۲۲
ٹیلیفون	〃
مخارج	〃
فوج	۱۲۳
افواج سرکار عظمت مدار	۱۲۴
پولیس و محابس	〃
انتظام موجودہ	۱۲۵
پولیس بلدہ	۱۲۶
ریلوے پولیس	۱۲۷
محابس	〃
تعلیمات	۱۲۹
تاریخی حالات	〃
مابعدی ترقی	۱۳۰
انتظام موجودہ	۱۳۱
یونیورسٹی کی تعلیم	۱۳۲

مضمون	صفحہ
تعلیمات تتمہ	
تعلیم وسطی	۱۳۳
تعلیم ابتدائی	〃
تعلیم نسوان	۱۳۴
مدارس خاص	۱۳۶
تعلیم یورپین و یوریشین لوگون کی	۱۳۷
تعلیم مسلمانان	〃
تعلیم اقوام پست	۱۳۸
اخبارات	〃
کتب	〃
طبابت	۱۳۹
انتظام موجودہ	〃
طبابت	
اسپتال اور دواخانجات	۱۴۰
دارالمجانین	〃
ٹیکا لگانا	۱۴۱
پیمائش	〃
جاگیرات پائگاہ	〃
جاگیرات سالار جنگ بہادر	۱۴۴
سمستان امرچیتہ	۱۴۷
سمستان گدوال	۱۴۸
سمستان جٹپول	۱۴۹
سمستان پالونچہ	〃
سمستان ونپرتی	۱۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

یہ پہلا گزیٹر ممالک محروسہ سرکار عالی کا ہے جو حسب فرمایش سرکار عظمتدار تیار کیا گیا ہے - سر ولیم ہنٹر کے گزیٹر کو تیار ہو کر چونکہ ایک زمانہ دراز گذرا ہے - اور اس عرصہ مین تمام ہندوستان مین بہت سارے تغیرات حدود و واقعات مین واقع ہوئے ہین اسلیے اوسکی نظر ثانی کو سرکار عظمتدار نے وجہ بہتر فرمایا اور اور چونکہ سرکار عالی کے ممالک محروسہ کے متعلق اوسمین صرف ساٹھ صفحہ تھے اسلیئے اس سرکار ابد قرار سے خواہش کی گئی کہ حیدرآباد کا گزیٹر اگر اسموقع پر مکمل طور پر مرتب کیا جاوے تو کل ہندوستان کا گزیٹر بالکل مکمل ہو جائیگا - کیونکہ گزیٹر کسی مملکت کا ایک جام جہان نما

کی حیثیت رکھتا ہے - لہذا سرکار عالی نے براہ قدردانی مصنّف کو بمنظوری انتخاب
سرکار عظمتدار اس کام کی انجامدہی کیلئے نامزد فرمایا - اس سرکار کے گزیٹر کو پہلے تو انگریزی
مین مصنّف نے مرتب کیا جسکا یہ اردو ترجمہ ہی - بادی النظر مین یہ کام کچھ مشکل نظر نہین آتا ہے مگر اسکے
مواد کی فراہمی مین جو جو قیتین مصنّف کو پیش آئین اونکا اندازہ وہی لایق عہدہ دار کرسکتے ہین
جنکو اسکے مواد کی فراہمی مین بیحد جانکاہی کرنی پڑی - ہر صیغہ و ہر سررشتہ سے تفصیلی مواد کا
فراہم کرنا اور سب کا تطابق اس طرح پر کہ غلطی کا شایبہ نرہے ایک نہایت صعب و مشکل
کام تھا چنانچہ اوسکی فراہمی مین تین سال گذرے جب کہین اسکا لکھنا شروع ہوا - اسکے بعد
اصل مسودہ سرکار عظمتدار کے پسند کیلئے بھیجا گیا اور جب وہ مقبول ہوا تب اوسکی چھپائی آغاز
ہوئی - بظاہر مجم کتاب سے اسکی محنت کا اندازہ کرنا مشکل ہی مگر جب بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا
کہ کسقدر اختصار و ایجاز سے کام لیا گیا ہی کیونکہ اضلاع و وفاتر بلدہ مختلف سررشتون سے جو
مواد آیا تھا سارا ہی تین ہزار صفحون سے کم نہین تھا جسکا یہ لب لباب ہے یقین ہے کہ اس کتاب کو
انظار ارباب بصیرت مین درجۂ قبول حاصل ہوگا فقط - سید مہدی خان
حیدرآباد دکن ۱۳۱۶ھ



ملک کی عام حالت
رقبہ وحدود

ریاست حیدرآباد جو بنام ممالک نظام مشہور ہے درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۵ درجہ ۱۰ دقیقہ اور ۲۰ درجہ ۴۰ دقیقہ اور مابین طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ و ۸۱ درجہ ۳۵ دقیقہ بشکل ایک کثیر الاضلاع کے (۸۲۶۹۸) مربع میل پر مشتمل ہے اور سیدان دکن کے وسط مین واقع ہے ملک برار وصوبہ جات وسطی ہند اُس کی شمالی اور صوبۂ بمبئی کا ضلع خاندیس اُس کی شمالی غربی سرحد ہے۔ بجانب جنوب دریاے کشنا و تنگبھدرا اُس کو محدود کرتے ہین اور صوبۂ مدراس کے اضلاع گنٹور و بلہاری و کرنول کو اس سے جدا کرتے ہین۔ جانب غرب صوبہ بمبئی کے اضلاع احمدنگر و شولاپور و بیجاپور و دہاڑواڑ واقع ہین اور اس کے جانب شرق دریاے وردہا و گوداوری و ضلع کشنا متعلقۂ صوبۂ مدراس ہین۔ اس ملک کا رقبہ صوبۂ مدراس کے برابر ہے باستثناے سواحل کورومنڈل و ضلع کوئمبٹور یا ملک آئرلنڈ (۳۲۶۰۰) کا

اڈہائی گونہ ہے مجموعی رقبہ انگلنڈ و ویلز (۵۸۲۰۰) کا ایک اور دو خمس ہے۔

حصص طبعی

یہ ملک ایک وسیع میدان ہے جس کا اوسط ارتفاع سمندر کی سطح سے تقریباً (۱۲۵۰) فٹ ہے لیکن جا بجا اس کے پہاڑون کی چوٹیان (۲۵۰۰) - اور (۳۵۰۰) فٹ تک بھی بلند ہین یہ ملک بلحاظ طبقات الارض و نیز اقوام کے تقریباً دو بڑے اور مساوی حصص پر منقسم ہے جنکو دریاے مانجرا و گوداوری ایک دوسرے سے جدا کرتے ہین - وہ قسمت جو بجانب شمال و غرب ہے - بلحاظ طبقات ارض ٹرپین کہلاتی ہے اور وہ جو بطرف شرق و جنوب واقع ہے گرانیٹی و کلکیریس (آہک آمیز) کہلاتی ہے - ان دونون ارضی و قومی قسمتون مین ایک اور بھی مناسبت ہے یعنی ٹرپین قسمت کے باشندے مرہٹے اور کنڑے اقوام ہین اور گرانیٹی قسمت کے ساکنین قوم تلنگہ سے ہین - ٹرپین قسمت جس کی زمین اکثر سیاہ ریگڑ ہے خاص گیہون اور کپاس کی پیداوار کا ملک ہے اور تلنگانہ یعنی گرانیٹی قسمت وہان کی پیداوار اور تالابون کا مخزن ہے - ان دونون حصص مین جو تفاوت ہے بیّن اور آشکار ہے -

ٹرپ یا ریگڑ کا قطعہ پر زور نباتات سے ڈھپا ہوا ہے اور اُس مین پہاڑیان اور متموّج ٹیلے ہین اور جو زمین زراعتی ان پہاڑیون اور ٹیلون کی تحلیل و تعریہ سے حاصل ہوتی ہے رنگ مین سیاہ اور کمال درجہ کی حاصل خیز ہے اور چونکہ یہ مٹی چکنی ہوتی ہے رطوبت اس مین بہت مدت تک باقی رہتی ہے - بہ خلاف اس کے گرانیٹی اور آہک آمیز حصّہ مین ایک گونہ اداسی اور ویرانہ پن ظاہر ہے - پہاڑ نباتات سے عاری نظر آتے ہین گو میدانون مین جھنڈ اور چھوٹی جھاڑی کثرت سے ہے اور گنبد نما ٹیلے اور عجیب الہیئت گول بڑے بڑے پتھر ایک دوسرے پر جمے

ہوے اکثر جاے دکھلائی دیتے ہین جس سے ایک نوع کی افسردگی اُس قسمت پر طاری رہتی ہے جو زراعتی مٹی گرانیٹ پتھر کی تحلیل سے حاصل ہوتی ہے اکثر رتیلی ہے اور اُس مین وہ حاصل خیزی مفقود ہے جس کے لئے ریگڑ وٹر پی زمین مشہور ہے۔ علاوہ برین اس کے رتیلی ہونے سے اس مین رطوبت بہت کم رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس خطّہ کی ندیان اور نالے گرمیون مین بالکل خشک ہوجاتے ہین اور اسی وجہ سے تالابون مین پانی فراہم اور جمع رکھنے کی ضرورت داعی ہوتی ہے چنانچہ تمامتر حصّہ ملنگان کا تالابون سے مرصع بنا ہوا ہے کل ملک کی سطح کا میلان شمال غرب سے بجانب جنوب شرق واقع ہے اور اکثر دریاؤن کا بہاؤ بھی اسی سمت مین ہے۔ ضلع اورنگ آباد کا منتہائی شمالی غربی گوشہ (۲۰۰۰) فٹ کے قریب سمندر کی سطح سے مرتفع ہے اور یہ ارتفاع تدریج گھٹتے ہوے رائچور کے حوالی مین قریبًا (۱۲۰۰) فٹ کے ہوجاتا ہے اور کرنول کے نزدیک ۸۰۰ اور ۹۰۰ فٹ سے زیادہ نہین۔

پہاڑیان اور پہاڑون کے سلسلہ۔

اس ملک کی معتبر پہاڑیان اور پہاڑون کے سلسلہ حسب ذیل ہین۔

بالاگھاٹ۔

بالاگھاٹ ایک پہاڑون کا سلسلہ ہے جو بین شرق وغرب ممتد ہے اور تعلقہ بلولی ضلع ناندیڑ سے ضلع پربھنی مین ہوتے ہوے تعلقہ آشتی ضلع بیڑ مین منتہی ہوتا ہے۔ اسکا طول اس ریاست مین تقریبًا (۲۰۰) میل اور اوسط عرض کوئی ۴½ میل ہے۔ اس کی ایک شاخ منشعب ہوکر اُس سرزمین مین پہونچتی ہے جو دریاے سینا و مانجرا کا گنا واقع ہے اور جو آشتی (ضلع بیڑ) سے ضلع عثمان آباد مین سے گذرتے ہوے ضلع گلبرگہ مین جاکر منتہی ہوتی ہے ایک اور سلسلہ جو بالاگھاٹ کا شعبہ ہے دریاے گوداوری و مانجرا کے ممتد ہے اور

بلولی ضلع ناندیڑ کے مشرق سے بجانب جنوب کو اس ضلع اندور تک پہونچتا ہے۔

سیادری پربت

سیادری پربت - یہ سلسلہ ممالک محروسہ کے شمالی اضلاع مین سے گذرتا ہے اور شرقاً نرسل ضلع اندور سے نکل کر ضلع پربھنی اور برار مین سے گذرتے ہوے اجنٹہ تک پہونچتا ہے جہان بنام گھاٹ اجنٹہ مشہور ہے اور وہان سے مغربی سمت مین بڑھتے ہوئے صوبہ بمبئی کے ضلع خاندیس مین داخل ہوتا ہے - اس سلسلہ کا طول ممالک محروسہ مین تقریباً (۲۵۰) میل ہے اور اس کا وہ حصہ جو بنام کوہ ہاے اجنٹہ مشہور ہے طولاً سو میل ہے۔

جالنہ کے پہاڑ

جالنہ کے پہاڑ - ایک اور سلسلہ جو جالنہ کے پہاڑون کے نام سے مشہور ہے قلعۂ دولت آباد ضلع اورنگ آباد سے بجانب شرق جالنہ تک پہونچکر وہان سے ملک برار مین داخل ہوجاتا ہے اور اس کا طول ۱۲۰ میل ہے۔

کنڈیل گنڈا

یہ سلسلہ جو طولاً ۵۰ میل ہے ضلع ورنگل سے شمالی غربی سمت مین تعلقہ جنّو ضلع ایلگندل تک جاتا ہے۔ اور کبھی سرناپلی کا سلسلہ بھی کہلاتا ہے۔

دریا اور ندیان

معظم ترین دریا جو اس ملک کو سیراب کرتے ہین گوداوری و کرشنا مع اُن کے شعبہ تنگبھدرا و پورنا و پائین گنگا و مانجرا و بھیما و مانیر ہین - اِن کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی ندیان ہین مثل موسی و دیندی و مونیر وغیرہ کے۔

گوداوری

دریاے گوداوری ممالک محروسہ مین ضلع اورنگ آباد کے موضع پھولتا مبا کے قریب داخل ہوکر اضلاع اورنگ آباد و پربھنی و ناندیڑ و اندور و عادل آباد مین تقریباً (۵۰۰) میل شرقی سمت مین بہتا ہے اور ضلع عادل آباد کے جنوبی شرقی گوشہ سے اپنے بہاؤ کا رُخ

جنوبی شرقی سمت مین بدلکر اور (۱۷۰) میل تک بہتے ہوئے اور اضلاع عادل آباد و کرینگر و ورنگل کا شرقی حد بناتے ہوے موضع پارنتھ پلی کے قریب ضلع ورنگل سے خارج ہوکر ضلع گوداوری علاقہ صوبۂ مدراس مین داخل ہوتا ہے۔ اس کا کل طول ممالک محروسہ مین ۶۴۰ میل ہے۔

مانجرا

دریاے مانجرا کا منبع یا منشا تعلقہ پاٹودہ ضلع بیڑ ہے جہان سے روان ہوکر اضلاع بیڑ و عثمان آباد و بیدر و میدک و ناندیڑ و اندور کو سیراب کرتے ہوے اخیر ضلع مین دریاے گوداوری مین شامل ہوجاتا ہے۔ اس کا کل طول ۳۸۷ میل ہے۔

کشنا

دریاے کشنا ضلع بیجاپور علاقہ بمبئی سے ممالک محروسہ مین ضلع لنگسگور کے موضع ایجم پٹھہ کے قریب مغرب کی جانب سے داخل ہوکر جنوبی شرقی سمت مین اضلاع لنگسگور و رایچور و محبوب نگر و نلگنڈہ و ورنگل مین سے گذرتا ہے اور پچھلے تین اضلاع کا بلکہ ملک کا جنوبی حد واقع ہوتا ہے۔

بھیما

بھیما دریاے کشنا کی شاخ ہے جو ضلع شولاپور علاقہ بمبئی سے ممالک محروسہ مین قریب موضع اڑچاند ضلع گلبرگہ کے داخل ہوکر اضلاع گلبرگہ و رایچور مین گذرتی ہوئی کشنا مین داخل ہوجاتی ہے

تنگبھدرا

دریاے تنگبھدرا اصل دریاے بھیما کے کشنا کی ایک شاخ ہے ضلع لنگسگور سے موضع مدلاپور کے قریب ملحق ہوکر شمالی شرقی سمت کو بہتے ہوئے ضلع رایچور تک پہونچتا ہے اور وہان سے بالکل شرقی سمت مین بہتے ہوئے قریب موضع عالم پور کے کشنا مین شامل ہوجاتا ہے۔ دریاے تنگبھدرا اضلاع لنگسگور و رایچور کو صوبۂ مدراس کے اضلاع کرنول و

بلاری سے جدا کرتا ہے۔

پائین گنگا

دریائے پائین گنگا کا منبع سہیادری پروت ہے وہان سے اس ملک مین داخل ہوکر ممالک محروسہ سرکار عالی کے شمالی اضلاع مین شرقی سمت مین بہتا ہے اور اضلاع پربھنی ونانڈیڑ وسرپور ٹانڈور (عادل آباد) کو ملک برار کے جنوبی اضلاع سے جدا کرتا ہے اور ضلع عادل آباد کی غربی اور شمالی سرحد پر بہتے ہوئے تعلقہ راجورہ کے شمال کی جانب وردہا ندی مین شامل ہوجاتا ہے۔

دوسری ندیان اور دریا کا بیان مثل پائین گنگا اور وردہا ومانیر ومونیر وموسی وغیرہ کے اپنے موقع سے اُن اضلاع کے ضمن مین آئیگا جن مین یہ بہتی ہین

دریاچہ اور جھیل

فی الحقیقت اس ملک مین کوئی طبیعی دریاچہ یا جھیل تو نہین ہے۔ لیکن بڑے بڑے تالاب عام طور پر جھیل یا دریاچہ کے لقب سے ممتاز ہین۔ پانی کے بڑے بڑے اور وسیع مصنوعی مخزن جن کو تالاب کہتے ہین ندیون اور نالون کے وادیون مین بند قایم کرکے تیار کئے گئے ہین تاکہ موسم بارش مین اُن بندون سے پانی کو روکدیا جائے اور اُس مجتمع پانی کو بعدہٗ تری کی زراعت کے لئے کام مین لایا جائے اور ملک تلنگانہ مین ایسے تالابون کا شمار ہزارون تک پہونچتا ہے۔ سب سے بڑا تالاب دریاچہ پاکھال ہے جو تعلقہ نرسایم پیٹھہ ضلع ورنگل مین واقع ہے اور اس کے بند کا طول (۲۰۰۰) گز ہے جو پاکھال ندی کے وادی مین عرضاً باندھا گیا ہے۔ اس دریاچہ کا رقبہ تیرہ مربع میل ہے اور اوس کا عرض و طول وسیعترین مقام مین آٹھ ہزار اور چھ ہزار گز ہے۔

منظر

اس وسیع مملکت مین اقسام وانواع کے مناظر و صور طبیعی نظر آتے ہین - کہین تو نہایت خوب صورت کوہستان و جنگل نظر آتے ہین - اور کہین تو سطح زمین بالکل مسطح اور مشتمل بر سہول ہے اسکی میدانی زمینین اقسام کی ہین جو بہت سے حاصل خیز و شاداب قطعات پر مشتمل ہین اور بہت سی ایسی زمینین ہین جو عمدہ ہین مگر بنگ کسانون کے ہل نے اُن کو چھوا تک نہین ہے اور بہت ساری ایسی بایر اور سرا بھی ہین کہ ہرگز قابل زراعت نہین ہوسکتی ہین - ضلع اورنگ آباد مین علاوہ اجنٹہ اور ایلورہ کے مشہور غارون کے ایسے عمدہ مناظر اور نظر انداز بھی ہین کہ اس ملک مین کمتر کہین اور نظر آئین گے - کہین تو سطح ملک مین نہایت ملایم و مناسب اوتار چڑہاؤ دکھلائی دیتا ہے جو زینون کی طرح مدرج ہے اور کہین سیدھے اور بلند پہاڑ ہین جو دفعتہً زمین سے اوبھرے ہوئے ہین - بہرحال ہیئت مجموعی ان کی نہایت دلفریب ہے -

جیالوجی طبقات

اس مملکت کے جیالوجی طبقات جدید و قدیم غریل و لاٹیریٹ و ٹرپ دکنی اور گونڈوانا و کرنول و کڈپا و آرکین یعنی قدیم طبقات پر مبنی ہین - وہ طبقات جو کثرت سے پائے جاتے ہین دکن ٹرپ آرکین ہین جو کل ملک کے شمالی غربی و جنوبی و شرقی حصّہ کے ایک بہت وسیع رقبہ کو گھیرے ہوئے ہین - گونڈوانا قسم کے طبقات حجری دریاے گوداوری و پرانہیٹا کے وادیون کے اُن حصص مین تکمیل پائے ہین جو ملک کے شمالی سرحد پر دو سو میل ممتد ہین اگرچہ بڑا رقبہ کڈپا و کرنول کے طبقات کا صوبۂ مدراس مین دریاے کشنا کے جنوب مین واقع ہے مگر اس ملک مین بھی وادی کشنا مین متوازی جنوبی شرقی سرحد کے (۱۵۰) میل تک چلے گئے ہین اور مکر کشنا و بھیما اور اُن کے شعبون کی وادیون مین ملک کے جنوبی غربی

حصّہ مین نمود ہوئے ہین ۔ آرکیئن طبقات یعنی جو سب سے قدیم طبقات ہین اکثر گرانیٹ نما احجار پر مشتمل ہین جو مخصوصاً حیدرآباد کے حوالی مین اچھی طرح سے ظاہر ہو کر شرقاً ملک کے منتہائی شرقی سرحد تک چلے گئے ہین اور یہان یہ احجار مختلف الاقسام اور شسٹوز ہوتے ہین ۔ جن مین ابرک (طلق) دہارن بلنڈ شسٹ اور طبقات معدن حدید مقناطیسی اور منقلبہ چونے کے پتھر شریک ہین ۔ درمیان دریاہاے کشنا و تنگبھدرا بہت سارے اقسام شسٹوز قسم کے احجار کے ضلع کے جنوبی غربی حصّہ مین پھر نمود ہوتے ہین جن کو سلسلہ دہارواڑ سے موسوم کیا گیا ہے جو ہارن بلنڈ و کلوریٹی و آرجیلیش شسٹ و ایپیڈوٹ و سنگ بلور کے ساتھ شامل ہین اور اس سنگ بلور مین مختلف مقدارون مین حدید مقناطیسی و معدن آہن شریک ہے جس سے غریلی و براکینی طبقات کا شدت سے منقلب ہونا ظاہر ہوتا ہے ۔ آرکیئن سلسلہ کی تحقیقات جیسی چاہیئے عمل مین نہین آئی ہے جس سے اُس کے حدود اور اُس کے جھری اجزا کا تعین کامل طور پر کیا جا سکے ۔ طویل و کم عرض طبقات دہارواڑ کے **اوٹ کراپ** جن کا ذکر قطعہ مذکورۂ سابقہ مین ہوا ہے مشتمل ہین مُصطکلک اور منطوی سنکلینُ پر جو قدیم کے منبلّر شسٹ و نائس مین گڑے ہوئے نظر آتے ہین اور گویا مابعدی گرانیٹ نما تداخل سے ظاہر ہوئے ہین ۔ ان کم عرض طبقات کو طلا آمیز رگون نے جابجا تقاطع کیا ہے جس سے ان کی مالی قیمت و عظمت ظاہر ہوتی ہے اور جس سے زمانہ سلف مین معدن براری کی کوششین معلوم ہوتی ہین جس کو زمان حال مین پھر تازہ کیا گیا ہے ۔

کل آرکیئن رقبہ مین متعدد براکینی دیوارین واقع ہوئی ہین بعض جن مین سے دہارواڑ زمانہ کے ایپیڈیوریٹ پر مشتمل ہین - اور بعض دوسری دیوارین آگیٹ ڈالریٹ یا ڈایا بیس سے مرکب ہین جن مین مابعدی زمانہ طغیانِ براکینی کے بلّوری پتھر شامل ہین جو کڑپا سلسلہ کے مادہ براکینی سے تعلق رکھتے ہین -

کشنا کے شمال مین کڑپا سلسلہ کے **آوٹ کراپ** مین بلوری احجار اور سلیٹ اور چونے کے پتھر کے اقسام نظر آتے ہین - اور یہ سلسلہ متعدد غیر منطبق مجموعون پر منقسم ہے جس کے اعلیٰ طبقات اس ملک مین واقع ہوتے ہین - سلسلہ کرنول جو کڑپا کے سلسلہ سے غیر منطبق ہے بلّوری پتھر اور چونیکے پتھر اور شیل سے مرکب ہے جن کی حالت انقلابی اُس درجہ کی نہین ہے جو کڑپا کے سلسلۂ احجار کی ہے - ان دونون طبقات کے سنڈاسٹون یعنی رتیلے پتھر ایک زمانہ سے جنوبی ہند کے مخزن و منبع الماس سمجھے جاتے ہین - الماس علی العموم سلسلہ کرنول کی بنیاد مین پایا جاتا ہے - کڑپا کا ایک جزو وسطی ہند کے بیجاوا طبقات کے ساتھ تناسب و تطابق رکھتا ہے بخلاف اس کے کرنول کے سلسلہ طبقات بندھیا کے سلسلہ سے مطابقت رکھتے ہین - کڑپا و کرنول کے سلسلون کا اکثر رقبہ جگیا پیٹھ پر ختم ہوتا ہے جو کشنا کے شمال مین واقع ہے -

دریاے گوداوری کے جنوبی غربی کنارہ پر کڑپا کا سلسلہ پھر نمود ہوتا ہے اور اُس کا تعلق اکثر رقبہ سے اس کے اون آوٹ لایرز سے پایا جاتا ہے جس مین سے سب سے بڑا آوٹ لایر وہ ہے جو کہم کے قریب ظاہر ہوا ہے - اس کا زیادہ سے زیادہ اور متصل پھیلاو کہم کے شمال

شرق سے شروع ہوتا ہے اور پاکھال کے پہاڑ اسی سے مرکب ہین اور یہ گوداوری و مانیر کے ملتقا کے قریب تک چلاگیا ہے - یہ طبقات پھر گوداوری کے شمال کی جانب نمود ہوتے ہین اور ملک کے شمالی غربی سرحد تک پہونچکر وہان دکن ٹرپ کے بسالٹی لاوا کے نیچے مفقود ہوجاتے ہین -

اس رقبہ کے کڑپا پر غیر منطبق طور پر ایک سلسلہ کوارٹ زیٹ اور کنگلومیریٹ کا بچھا ہوا ہے جس مین سلیٹ بھی شامل ہے اور یہ سلسلہ جو غالباً کرنول کے طبقات کا نمایندہ ہے بنام سلسلہ سلاوائی مشہور ہے -

کڑپا کے سلسلہ کا ایک اور نمود و معروف بنام کلاڈگی صوبہ بمبئی کے اضلاع بیلگانون اور اور دہاراڑ مین ہے جس کا شرقی منتہا اس ملک مین واقع ہے - اس کے شمال شرق کو ایک اور مجموعہ کرنول طبقات کا ہے جو درمیان آرکین نائیس اور دکن ٹرپ کے واقع ہے اور چونکہ دریائے بھیما اُس پر سے گذرتا ہے بنام سلسلۂ بھیما مشہور ہے -

سلسلۂ گونڈوانا جس مین معدنی کوئلہ کی کان ہے وادی گوداوری اور پرانہیٹا کے ایک وسیع رقبہ کو گھیرے ہوے ہے اور مجموعہ ہاے **چکیالاد کوٹا مالیری دکامٹی دبارا کا دتالچر** پر منقسم ہے جن مین سے پہلے دو اعلیٰ اور پچھلے تین اودن گونڈوانا کہلاتے ہین -

اس رقبہ کی حدود پر اکثر خطا واصطکاک موجود ہین جیسا کہ ہندوستان کے کوئلے کے اکثر معدنون مین پایا جاتا ہے جو اُن کے مستقیم اور متوازی ہونے کا سبب ہے - تالچر مین رملی احجار بھورے رنگ کے ہین لیکن اکثر سبزی مائل بھی ہوتے ہین اور ان کے اوپر کی

جانب سبز ریتلے شیل اور ریت کا پتھر بھی ہوتا ہے اور جس کے نیچے وہ مشہور گنڈوانا کا طبقہ واقع ہے۔

ان گنڈوون کے متعلق یہ امر تحقیق ہوچکا ہے کہ ان کی اصل گلیسیل ہے یعنی برف و یخ کے دریا سے متعلق ہے۔ کیونکہ موضع ایرال کنارہ پائین گنگا اور ورد ہاندیون کے ملتقا کے ایک میل کے قریب ایک تراش مین ان گنڈوون کے تحتانی جانب یخ کے گھساؤ کے خطوط بہت اچھی طرح ظاہر ہوتے ہین اور نیچے کے کڑپا کے چونیکے طبقات پر بھی یہی خطوط جو یخ کے گھساؤ سے پیدا ہوتے ہین نمودار ہین اور یہ ثابت ہوچکا ہے کہ اس نواح مین کسی زمانہ مین سیل یخ موجود تھی۔

بارا کار کے طبقات کی ضخامت ۵۰۰ فٹ سے زاید نہین ہے لیکن اُن کی مالی وقعت کوئلون کے معدن کی وجہ سے ہے جو اُن مین واقع ہین۔ یہ طبقات مشتمل ہین کویلے کے معدن اور ریت کے پتھر اور شیل پر جن مین ذغال آمیز طبقات بھی شریک ہین۔ کویلے کے طبقات نہایت ضخیم ہین چنانچہ سنگارینی کے طبقات کی اوسط ضخامت چھپن (۵۶) فٹ ہے۔ کامٹی کے طبقات غیر منطبق طور پر بارا کار کے طبقات پر واقع ہین اور ان مین کوئلا مفقود ہے ان کے اجزا اکثر چکنی مٹی اور کنگلومریٹ اور ریت کا پتھر ہے اکثر جن مین سے آہن آمیز اور بعض آہک آمیز اور منگنیز آمیز ہین یہ طبقات گوداوری کے غرب کی طرف پرانہیٹا کے ملتقا کے قریب نمود ہوتے ہین اور ڈلٹا تک ممتد ہین۔

اوون طبقات گونڈوانا کی مدت اکثر اعلیٰ پلیوزوئیک سمجھی جاتی ہے اور اعلیٰ گونڈوانا مین

میسوزوئیک زمانہ کے رکازات پیدا ہوتے ہین - ان رکازات مین زیادہ تر قابل دلچسپی وہ ہین جو کوٹامالیری طبقات مین برآمد ہوے ہین مثل اقسام ماہی وحشرات کے جو چونیکے طبقات اور چکنی مٹی مین نکلتے ہین - سُرخ اور سبز چکنی مٹی اور گل آمیز ریت کا پتھر ان طبقات کا عمدہ تجربی امتیاز ہے اور غیر منطبق طور پر کا مٹی پر پھیلے ہوئے ہین اور گوداوری و پرانہیٹا کے غرب مین ایک وسیع رقبہ کو گھیرے ہوے ہین - طبقات چکیالا جو کوٹامالیری پر واقع ہین مشتمل ہین آہن آمیز کنگلومریٹ و آہن آمیز ریت کے پتھر و معدن آہن پر اور رکازات سے معرّا ہین - ان کا تعلق طبقات گونڈوانا سے مشکوک ہے -

دکن ٹرپ طبقات بسالٹ اور ڈالریٹ کے براکینی بہاؤ سے مرکب ہین اور جا بجا اُن کے درمیان میٹھے پانی کے رسوبی طبقات بھی ہین جو بنام انٹر ٹریپین یعنی درمیانی طبقات کے موسوم ہین - اور یہ دکن ٹرپ ملک کے کل حصہ غربی اور شمالی سرحد تک ممتد اور پھیلا ہوا ہے قدیم غریل روڑے اور چکنی مٹی کے ضخیم طبقات گوداوری و کشنا و تنگبھدرا اور اُن کے شعبون کی وادیون مین واقع ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس زمانہ کی جغرافیائی حالت اس وقت کی حالت سے بالکل مختلف تھی - اُن کی بڑی قدامت اُن رکازات اور معدومہ حیوانات ذوفقار کی ہڈیون سے ثابت ہوتی ہے جو پلائیسٹوسین اور اعلی پلایوسین زمانہ مین وجود رکھتے تھے -

اکثر اوقات احجار کے سطوح لیٹریٹ پتھر کے طبقات سے ڈھپے ہوئے ہین اور یہ ایک خاص قسم کا نتیجہ اثر ہوا کا ہے جو گرم ملکون مین دیکھا جاتا ہے - وہ احجار جن مین لوہے کا مواد

کثرت سے ہے جیسا کہ دکن ٹرپ مین وہ اس قسم کی تحلیل کے خاص طور پر معمول واقع ہوتے ہین - لیکن بصورت عدم موجودی لیٹریٹ دکن ٹرپ تحلیل پاکر ریگڑ کی تکوین کرتا ہے جو بہت ہی حاصل خیز زمین ہے -

یہ لٹریٹ کہین تو دکن ٹرپ کا ہم عصر ہے اور بعض ندیون کی وادیون مین ممکن ہے کہ زمانہ حیالوجوی کے عصر جدید مین پیدا ہوا ہو اور اس قیاس کا ثبوت اُن پتھر کے اوزارون سے ملتا ہے جو انسان نے زمانۂ حجری قدیم و حجری جدید مین اپنے استعمال کے لئے بنائے جدید غریلی سطوح بڑے دریاؤن اور ندیون کی وادیون مین پھیلے ہوئے ہین - خصوصاً گوداوری و پرانہیٹا کے ملتقا سے لیکر تا بدہانہ دریاے مذکور ممتد ہین -

اِس ملک کی معروف و معظم معدنی اشیا الماس و سونا اور کوئلا ہین الماس تو سلسلہ کرنول مین پیدا ہوتا ہے - سونا ضلع لنگسگور مین دہاروا ڑ سلسلہ مین نکلتا ہے اور کوئلا گوداوری و پرانہیٹا کے گونڈوانا سلسلون مین پیدا ہوتا ہے اور سنگارینی مین کثرت سے نکالا جاتا ہے - عمدہ لوہے کا معدن چکیالا کے ریت کے پتھر اور دہاروا ڑ کے شسٹ مین نکلتا ہے - اِن سب کا تفصیلی بیان معدنیات کی فصل مین بیان کیا گیا ہے -

نباتات

تمام ملک مین جہان کہین زمین دو ایک سال اُفتادہ رہجاتی ہے تو اُس پر چھوٹے اقسام کی جھاڑی اور جھنڈ اور دوسرے اشجار مثل کڑ در ا یعنی کسیا آریکیولیٹا اور زیزیفس میکروفیلا کے نشو و نما پاتے ہین چند سال مین جنگل کی صورت بدلکر اُس پر بڑے درخت اُگتے ہین جن مین معظم اقسام حسب ذیل ہین - بیونیا فرانڈوسا - بومبکس ہیپٹہ فیلم - لتھرینی انڈیکا - کیسا فسٹیولا

انونا ریٹی کیولیٹا - میلیا آزادرختا - بادہینا پاروی فلورا - کوپاریس ٹرفیولیا - پیپل - برگد (بڑ) بومبکس گاسیپم - فرودیا ایلیفینٹم اور مختلف اقسام ببول جیسے سنڈرا اور معمولی ببول وغیرہ کے - عمارتی لکڑی اور دوسری قسم کے اشجار کا بیان فصل جنگلات مین آئے گا - سیندہی اور تاڑ کے درخت بھی کثرت سے لگائے جاتے اور پیدا ہوتے ہین جن کا شیرہ ملک تلنگان مین کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور سیندہی و تاڑی سے گڑ بھی بنتا ہے تلنگان کی زمین ناریل کے درخت کے لئے بھی مناسب ہے مگر مرہٹواری مین کوشش سے بھی اس کو کامیابی نہین ہوتی ہے - آم اور املی دیہات کے اطراف ہر جاے کثرت سے ہوتے ہین لیکن مرہٹواری مین املی کا درخت کمتر پیدا ہوتا ہے - پان کی پیداوار ہر جائے حسب ضرورت ہوتی ہے -

جانوران وحشی

حیوانات وحشی و پرندہاے مختلف الاقسام جیسے اس ملک مین پیدا ہوتے ہین باستثناے میسور ہندوستان کے کسی اور خطہ مین کمتر ہوتے ہونگے - شیر - چیتے - ملک مین ہر جائے ہوتے ہین اور جنگلی بھینسا اور کبھی جنگلی ہاتھی بھی پاکھال کے جنگل مین نظر آتے ہین - بالاگھاٹ اور مرتفع مقامات پر چیتل - نیلگاے - سامبر - چارشاخی ہرن اور معمولی ہرن نظر آتے ہین جنگلی سور جنگلون مین اور ہرنون کے منڈے میدانون مین اکثر دکھلائی دیتے ہین - تھرس بھیڑیا - جنگلی بلی - ریچ - سارس - خرگوش - لومڑی و کولا وغیرہ کثرت سے ہوتے ہین - پرندون کے اقسام مین بھورا اور رنگین تیتر - ہریل - کبوتر - لوا - بٹیر - اسنائپ - جنگلی مرغی - مور جنگلی بط وقاز - اور چیل ہمیشہ اور ہر جاے ہوتے ہین - خرخرہ - دکلنگ و کبود گو داوری و کشنا کے

کناروں پر اکثر نظر آتے ہین -

موسم

اگرچہ کاملاً ملک کی آب و ہوا سالم نہین ہے مگر علی العموم اچھی سمجھی جاتی ہے کیونکہ سال کے اکثر حصّہ مین موافق اور فرحت بخش ہے اور نہ گرمی کی شدت ہوتی ہے نہ سردی بلکہ معتدل حالت ہے چونکہ جزوًا ملک پہاڑی ہے اور ویسے خشک وچٹیل میدان وصحاری اس مین نہین ہین جیسے کہ ملک راجپوتانہ وشمالی ہند مین نظر آتے ہین اس لئے گرم ہوا اور لُو سے یہ ملک محفوظ ہے - اس ملک مین تین معین موسم ہین - موسم بارش ابتداے جون سے آخر ستمبر تک - جاڑون کا موسم ابتداے اکتوبر سے آخر جنوری تک اور فصل گرما اوایل فیوری سے آخر مئی تک - اوسط حرارت ملک کی (۸۱) درجہ ہے - تختہ ذیل مین تین مقامات کے مدارج اعتدال دئے گئے ہین جہان باضابطہ طور پر اس کا حساب رکھا گیا ہے -

نام مقام	ارتفاع مقام مندر کی سطح سے	اوسط حرارت دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۱ء							
		جنوری		می		جولائی		نومبر	
		اوسط	تفاوت روزانہ	اوسط	تفاوت روزانہ	اوسط	تفاوت روزانہ	اوسط	تفاوت روزانہ *
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
حیدرآباد (الف)	۱۶۹۰	۷۲/۱	۲۵/۸	۹۱/۹	۲۳/۲	۸۰/۴	۱۴/۴	۷۳/۵	۲۲/۱
رائچور	۱۳۲۶	۷۵/۷	۲۳/۰	۹۱/۳	۲۴/۰	۸۱/۵	۱۷/۰	۷۶/۹	۱۹/۰
ہنکنڈہ (ب)	۸۷۱	۷۵/۱	۳۳/۳	۹۳/۲	۲۲/۰	۸۲/۴	۱۳/۰	۷۵/۶	۲۱/۸

* یہ اوسط تفاوت ہے ان کی زیادہ سے زیادہ اور ان کی کم سے کم حرارت کے مدارج ہین -

(الف) یہ اعداد اس گیارا سال کے اوسط ہین -

(ب) یہ اعداد صرف تین وچار سال کے اوسط ہین -

مقدار بارش

اوسط مقدار بارش اس ملک کی تیس سے بتیس انچ تک سالانہ تخمین کی گئی ہے۔ نزول باران خاصکر جنوبی غربی موسم مین جون سے اکٹوبر تک ہوتا ہے اور شمالی شرقی موسم مین صرف ۴ سے ۷ انچ تک پانی برستا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء (سنہ ۱۳۱۰ف) مین (۶/۳۱) انچ پانی برسا۔ اگر سنہ ۱۹۰۰ء

اوسط مقدار بارش دراینچون مین) بابت ۲۵ سال مختومہ سنہ ۱۹۰۱ء (سنہ ۱۳۱۰ف)

نام مقامات	جنوری	فبروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگسٹ	ستمبر	اکٹوبر	نومبر	دسمبر	کل انچ
حیدرآباد (۱)	۰/۱۱	۰/۲۱	۰/۲۱	۰/۹۱	۰/۹۶	۴/۴۳	۶/۱۴	۶/۹۸	۶/۶۲	۴/۹۸	۱/۴۵	۰/۳۷	۳۲/۳۷
راجمندر	۰/۰۲	۰/۱۸	۰/۳۰	۰/۸۴	۱/۰۰	۳/۶۰	۵/۰۱	۵/۹۰	۶/۲۶	۳/۹۱	۱/۰۲	۰/۱۰	۲۶/۹۵
بنگلور	۰/۲۵	۰/۲۴	۰/۴۴	۰/۵۰	۰/۶۶	۲/۵۸	۸/۳۶	۷/۳۳	۷/۹۳	۴/۵۱	۱/۲۰	۰/۲۶	۳۳/۶۹

(۱) حیدرآباد کے اعداد (۲۴-۲۵) سال کے درمیان ہین۔

(۱۳۰۹ف) مین جملہ مقدار بارش کی (۱۵) انچ تھی یعنی نصف سے بھی کمتر۔ غربی ہوائین اکثر اوایل جون سے اواخر سپٹمبر تک چلتی ہین اور مابعد کے پانچ ماہ مین یعنی اکتوبر سے فبروری تک مین مشرق سے چلتی ہین اور مارچ و اپریل و مئی مین ہوا کے بہاو کا رخ شمال شرق سے رہتا ہے صفحہ ۱۶ مین ان ہی تینون مقامات کی مقدار بارش دکھلائی گئی ہے۔

تاریخ

یہ خطّہ جونی زمانا ہذا ہمارے سرکار کے قبضہ مین ہے سابق مین ہندو راجاؤن کی ریاست مین شامل تھا جن کی حکومت مسلمانون کی فتوحات ۱۲۹۳ء کے قبل تمام دکن اور جنوبی ہند پر نافذ تھی۔ مسلمانون کی حکومت کے قایم ہونے کے بعد ملک دکن علی التوالی سلاطین بہمنیہ گلبرگہ و بیدر اور سلاطین عادل شاہی و برید شاہی بیجاپور و بیدر اور سلاطین مغولیہ دہلی اور بالآخر بعد انقراض سلطنت مغولیہ جو بعد رحلت اورنگ زیب ۱۷۰۷ء مین واقع ہوا خاندان آصف جاہ نظام الملک کے قبضہ مین رہا کیا۔

تاریخی زمانہ کے قبل دراوڑ قوم اس ملک کے جنوبی اور شرقی حصص پر بشمول جنوبی ہند قابض رہی اس قوم کی تلنگی زبان کی قسمت اس وقت تک بھی اس کی کثیر التعداد قسمت سمجھی جاتی ہے رامایں اور مہابھارتا مین دکھشینا پتّا (دکن) کے متعلق روایات موجود ہین جو اس ملک کا وسطی حصہ خیال کیا جاتا ہے۔ راما کا شکندا (جس کو ویزیانگرا اور انا گندی سے تعبیر کیا جاتا ہے) جانا قدیم کے تاریخ دانون سے مخفی نہین ہے

اسوکا

یہ امر درجۂ یقین کو نہین پہونچا ہے کہ آریہ قوم نے دکن کی تسخیر کس زمانہ مین کی - اسوکا جو بڑا بودھ بادشاہ (قبل مسیح ۲۴۶-۲۶۳) تھا اوس کی حکومت تمام ملک برار اور مملکت حالیہ کے شمالی غربی اور شرقی حصّہ پر نافذ تھی - اسوکا کے مفتوحہ اقوام کی فہرست مین بتی نکا قوم کا نام بھی شامل ہے جو شہر پٹن اور ملک پٹن مین آباد تھی اور جو ضلع اورنگ آباد مین گوداوری کے بالائی حصّہ پر واقع ہے -

آندھرا خاندان

اس کے بعد آندھرا سلسلہ کے راجا دکن مین حکمران رہے اور ان کا ذکر اسوکا کی کتبون مین مندرج ہے لیکن اونکے عروج کا زمانہ ۲۴۰ء قبل میلاد مسیح سے شروع ہوتا ہے - انہون نے بتدریج اپنی حکومت کے حدود کو دریاے کشنا کے دہانہ تک بڑہا دیا اور ایک ایسی وسیع مملکت انکے قبضہ مین آئی جس کی ایک حد ناسک تک پہونچتی تھی - پہلی صدی میلادی کے اواخر مین مالوہ و گجرات و کاٹھیاواڑ کے ساکا و پلاوا اور یونا سے وہ لڑتے رہے پلمائی ثانی نے جو ۱۳۸ء مین تخت نشین ہوا رودرادامن کی لڑکی سے شادی کی جو مغرب کا صوبہ دار تھا اور جس کا ذکر بطلیموس نے لکھا ہے - اوسکے خسر نے اُس کو شکست دی اور اوسکے ملک کا دوراست حصہ اوس سے چھین لیا - یہ خاندان ایک صدی بعد منقرض ہوا جس کے انقراض کے وجوہ معلوم نہین کیا تھے - یہ ممکن ہے کہ پلاوا سلسلہ کے راجاؤن نے جو کشنا کے جنوب مین حکمران تھے حیدرآباد کی مملکت کو بھی اپنے ملک مین شامل کرلیا ہوگا -

چالوکیا سلسلہ

دوسرا بادقعت سلسلہ چالوکیون کا ہے جس کو ملک بیجاپور مین ۵۵۰ء مین عروج ہوا اور

انھون نے ایک ایسی وسیع سلطنت قایم کی جو جزیرہ نماے ہند کے مشرق سے مغرب تک ممتد تھی اور جن کا پاے تخت کلیانی تھا۔ پلیکیسن ثانی (۶۴۲-۶۰۸ء) دریاے نربدا کے جنوب مین کُل ہندوستان کا راجا تھا اور اسنے **ہرش وردھنا** راجہ قنوج سے بھی مقابلہ کیا تھا۔ چالوکیا راجہ اپنے زمانہ اقتدار مین پلّا دون سے برابر لڑتے رہے اور کبھی غالب اور کبھی مغلوب ہوتے رہے مگر جنوب ہند کے ایک بہت وسیع حصہ پر انکی حکومت آٹھوین صدی عیسوی کے وسط تک قایم رہی۔ لیکن ملکھیڑ ضلع گلبرگہ کے راشٹرا کوٹا سلسلہ کے راجاؤن نے اس وقت انپر غلبہ حاصل کیا۔ ۹۷۳ء مین چالوکیا خاندان کو پھر عروج ہوا اور باوجود سخت لڑائیونکے جو **دوراسمدرا** کے چولا اور **ہوئی سالا** راجاؤن سے اور انسے ہوتی رہین انھون نے دو صدیون تک اپنا اقتدار قایم رکھا مگر ۱۱۸۹ء مین **ہوئی سالا** اور **یادووںسے** انکو شکست ہوئی اور یادو خاندان نے اپنی حکومت **دیوگری** مین قایم کی جو اس زمانہ مین دولت آباد کہلاتا ہے۔

یادو خاندان گویا دکن کے بڑے حکمرانون کا اخیر خاندان تھا کیونکہ سلطنت ویزیانگر نے جو مسلمانون کے ورود کے پچاس سال بعد قایم ہوئی تھی دکن مین کوئی زبردست قبضہ حاصل نہین کیا تھا۔

فتوحات مسلمانان

علاؤالدین خلجی نے ۱۲۹۴ء مین پہلا اسلامی حملہ دیوگیر کے یادو راجا پر کرکے اُس کو اطاعت پر مجبور کیا۔ ۱۲۹۶ء مین اپنے چچا کو قتل کرکے تخت پر بیٹھا اور دولت آباد کی تسخیر کے لئے فوج روانہ کی۔ اوس کی پہلی مہم ۱۳۰۳ء مین ورنگل کے کاکٹیونکے مقابلہ مین بھیجی گئی تھی جو بارہوین صدی

کے وسط سے وہان حکمران تھے جب یہ کامیاب نہوئی تو اُس نے ہارشانی دوسری مہم تحت ملک کافور سنہ ۱۳۰۹ء مین روانہ کی جس سے راجا مغلوب ہوکر رقبہ اطاعت اپنی گردن پر لیا اور خراج کا وعدہ کیا - علاء الدین نے سنہ ۱۳۱۰ء مین ملک کافور کو شہر دورا کے بلال راجا کے مقابلہ مین روانہ کیا - راجہ دستگیر ہوا اور اُس کا پائے تخت معرض تاخت و تاراج مین آیا اور چھ سو ہاتی چھیانوے ہزار من سونا اور مقدار کثیر جواہرات نفیسہ اور موتی اور بیس ہزار گھوڑے غنیمت مین آئے دورا سمدرا اس وقت ملک میسور مین بنام ملے بدشہور ہے - سنہ ۱۳۱۸ء مین ہرپال راجہ دیوگیر نے طغیان کیا لیکن قید ہوکر مارا گیا اور اُس کے مرنے کے ساتھ بعد ایک سو تیس سال کے سلطنت کے یادو نداں کا بھی خاتمہ ہوگیا - جب محمد تغلق سنہ ۱۳۲۵ء مین تخت دہلی پر بیٹھا تو مسلمانون کا تسلط دکن کے شمال سے جنوب تک ہوچکا تھا اور تمنگان کے بڑے بڑے راجاؤن نے اُن کی اطاعت قبول کی اور خراج دیتے رہے - محمد تغلق نے دیوگیر کا نام بدل کر دولت آباد رکھا اور اُس کو اپنا پائے تخت بنایا چند سال بعد صوبہ جات دکن کے شاہنشاہی حکام نے بغاوت اختیار کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صوبہ جات دکن دہلی سے منتزع ہوے اور سلطنت بہمنیہ قائم ہوئی -

سلطنت بہمنیہ

ظفر خان نے (جس نے علاء الدین حسن شاہ گنگو بہمن یا مطابق کتبۂ عہد مذکور علاء الدین بہمن شاہ کا لقب اختیار کیا تھا) اس خاندان عظیم الشان کی بنیاد ڈالی اور جملہ صوبہ جات دکن پر قبضہ کرکے جن مین بیدر اور گلبرگہ بھی شامل تھے - گلبرگہ کو اپنا پائے تخت قرار دیا اور سنہ ۱۳۴۷ء سے سلطنت شروع کی - اسلامی تسخیر ورنگل (سنہ ۱۳۲۱ء) و دورا سمدرا (سنہ ۱۳۲۶ء)

کے بعد وجیانگر کی ہندو عظیم ریاست ۱۳۳۹ء مین قایم ہوئی جو جنوب مین ہندو ؤن کی بڑی اور آخر ریاست ہونے والی تھی سلطنت بہمنیہ کے حدود شمال مین برار سے لیکر جنوب مین تنگبھدرا کے بائین کنارہ تک اور ساحل وابل سے جو ساحل غربی پر واقع ہے شرق مین اضلاع تانگانہ تک ممتد تھے۔ محمد شاہ بہمنی جب ۱۳۵۸ء مین اپنے باپ علاءالدین کے تخت وتاج کا وارث ہوا تو ۱۳۶۰ء مین ویجیانگر اور ۱۳۷۱ء مین ورنگل سے جنگ کر کے دونون سے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔ کہتے ہین کہ پانچ لاکھ ہندو اُس کی عہد سلطنت مین مقتول ہوئے۔

محمد شاہ نے ۱۳۷۵ء مین وفات پائی اور اُس کا فرزند مجاہد شاہ تخت پر بیٹھا لیکن تین سال بعد اُس کے چچا داؤد خان نے اُس کو قتل کر کے خود تخت نشین ہوا۔ مگر اُسی سال ۱۳۷۸ء وہ بھی مارا گیا۔ اِس کے بعد محمد یا محمود شاہ ابن حسن گانگو بادشاہ ہوا اور اپنے زمانہ رحلت ۱۳۹۷ء تک نہایت امن وآسایش سے سلطنت کی۔ اُس کے بعد اُس کے فرزند غیاث الدین نے صرف دو ماہ سلطنت کی اور لاچین غلام نے اوسکی آنکھین نکال کر اُس کو تخت سے اوتار دیا اور شمس الدین برادر محمود شاہ کو بادشاہ بنایا۔ فیروز خان اور احمد خان فرزندان داؤد شاہ نے جن کی شادی غیاث الدین کی دو ہمشیرون کے ساتھ ہوئی تھی شمس الدین کے خلاف خروج کیا اور بزور محل شاہی مین داخل ہو کر بادشاہ اور لاچین دونون کو مقید کیا۔ فیروز نے ۱۳۹۷ء مین تخت نشین ہوتے ہی شمس الدین کی آنکھین نکلوادین اور لاچین کو قتل کرا دیا۔ راجہ ویجیانگر نے ۱۳۹۸ء مین راچور دوآبہ کو تسخیر کیا تھا۔ فیروز نے فوراً اُس کی مدافعت کو وجہ ہمت گردانکر اوس کو شکست فاش دی اور بہت سا مال غنیمت حاصل کیا ۱۴۰۴ء مین راجہ ویجیانگر نے مدگل پر

جملہ کیا اور دونون سلطنتون مین پھر لڑائی چھڑ گئی مگر راجہ نے شکست کھا کر صلح کی خواہش کی جو اس شرط پر منظور ہوئی کہ راجہ نے اپنی دختر بادشاہ کی زوجیت مین دی اور رقم کثیر نقد و موتی وہاتی کے علاوہ قلعہ بنکاپور بھی جہیز مین دیا فیروز شاہ نے ۱۴۱۷ء مین قلعہ پانگل کا محاصرہ کیا اور راجگان ویزیانگر و ورنگل و دیگر چھوٹے راجاؤن نے فوج کثیر کے ساتھ مدافعت کا عزم کیا۔ اگرچہ فیروز کی فوج بسبب شیوع مرض وبا بہت کچھ تلف ہو چکی تھی مگر فیروز نے مقابلہ کیا اور بڑی شکست کھائی۔ مسلمان بہت سے شہید ہوے اور بادشاہ کا تعاقب اُس کے ملک کے وسط تک کیا گیا۔ جس کو ہندؤن نے آگ اور شمشیر سے ویران کر دیا۔ آخر کار زمانہ نے پلٹا کھایا اور بادشاہ کے بھائی خانخانان نے دشمنون کو ملک سے مار کر نکال دیا۔ اِن واقعات کا ایسا اثر بادشاہ کے قلب پر ہوا کہ وہ بیمار ہو گیا اور اُس کے مزاج اور دماغ مین تغیر پیدا ہو گیا۔ آخر کار بادشاہ سلطنت کو اپنی بھائی احمد شاہ کے سپرد کر کے کنارہ کش ہوا۔ احمد شاہ نے تنگبھدرا کے کنارہ تک کوچ کر کے راجہ ویزیانگر کو شکست دی اور راجہ نے بقایاے خراج کی ادائی قبول کی جس پر صلح ہو گئی ۱۴۲۲ء مین احمد شاہ نے ورنگل پر حملہ کر کے اُس کو منہوب و غارت کیا اور بہت غنیمت ہاتھ آئی۔ احمد شاہ نے ۱۴۲۷ء مین شہر بیدر کی بنیاد ڈالی اور ۱۴۳۵ء مین وہین انتقال کیا اور وہین مدفون ہوا اور احمد شاہ ولی کے انتقال کے بعد بیدر پاے تخت سلطنت بہمنیہ قایم ہوا۔ علاء الدین ثانی اوس کا فرزند بیدر مین تخت نشین ہوا۔ ۱۴۴۳ء مین پھر راجہ ویزیانگر اور بادشاہ بہمنی مین

لڑائی ہوئی اور بادشاہ کو شکست ہوئی۔ علاء الدین کے بعد اُس کا بیٹا ہمایون ظالم ۱۴۵۸ء مین بادشاہ ہوا۔ تخت پر بیٹھتے ہی نلگنڈہ کی طرف بعزم فرو کرنے اُس بغاوت کے کوچ کیا جو صوبہ جات تلنگان مین ظہور پذیر ہوئی تھی۔ اور قلعہ کو فتح کیا۔ نلگنڈہ مین خبر آئی کہ بیدر مین غدر ہوگیا ہے لہذا بادشاہ نے اپنے وزیر کو مہم نلگنڈہ کا اہتمام سپرد کرکے خود عازم بیدر ہوا اور ہزارون بے گناہ مرد و زن کو قتل کرایا۔ ساڑھے تین سال سلطنت کرکے جب وہ مرا تو ان مظالم کا خاتمہ ہوا۔ بادشاہ کا بڑا بیٹا نظام شاہ تخت نشین ہوکر بعد دو سال سلطنت کرنے کے ۱۴۶۳ء مین فوت ہوا اور محمد شاہ ثانی اُس کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کا عہد اُس وزیر با تدبیر و کاروان محمود گاوان کے قتل کے سبب سے مشہور ہے۔ محمد شاہ نے ۱۴۸۲ء مین رحلت کی اور تخت و تاج محمود شاہ ثانی کو سونپا۔ اس بادشاہ کے انہماک عیش و عشرت نے حکام صوبہ جات کو طاغی کر دیا اور اُنہون نے یہ حالت دیکھکر خود مختاری اختیار کی اور بہ استثناے صوبۂ تلنگانہ اور چند اضلاع متصلہ بیدر باقی تمام ملک بادشاہ کے قبضہ سے نکل گیا۔ قاسم برید نے وزیر ہوتے ہی بادشاہ کو ترغیب دی کہ یوسف عادل خان پر بسبب اُس کے طغیان و خود مختاری کے چڑھائی کرے۔ مگر فوج بھیجنے کو شکست ہوئی اور بادشاہ بیدر کو واپس ہوا۔ ۱۵۰۱ء مین قاسم برید نے انتقال کیا اور اُس کا بیٹا امیر برید وزارت سے ممتاز ہوا۔ بادشاہ بالکل اُس کے قبضہ مین تھا۔ اس وقت (۱۵۱۰ء) یوسف عادل خان نے رحلت کی اور امیر برید نے بیجاپور

کی تسخیر کا عزم کیا۔ بہر حال محمود شاہ نے اپنی سلطنت کو جو دایمی انقلابات و تکالیف سے ملو
تھی چھوڑ کر ۱۵۱۸ء مین انتقال کیا اور اگرچہ اُس کا بیٹا احمد شاہ تخت نشین ہوا مگر امیر برید
کا اقتدار بہت ہی بڑا ہوا تھا۔ احمد شاہ نے دو سال سلطنت کر کے قضا کی اور اُس کا
بیٹا علاء الدین جانشین ہوا مگر امیر برید نے اُس کو قتل کرا دیا۔ اس کے بعد پانچ سال مین
دو اور بادشاہ ہوے یعنی ولی شاہ اور کلیم اللہ شاہ اور آخر الذکر نے ۱۵۲۷ء مین بہ حالت
غریب الوطنی احمد نگر مین انتقال کیا اور اُس کے انتقال کے ساتھ خاندان سلطنت عظیم
بہمنہ کا خاتمہ ہوا اور جسنے ابتداءً گلبرگہ اور بعد کو بیدر مین (۱۸۰) سال تک حکمرانی کی تھی

سلطنت بریدشاہی

کلیم اللہ شاہ کے فرار کے بعد امیر برید نے کل اختیارات سلطنت کے اپنے قبضہ مین
کر لئے۔ بہت سی پریشانیون اور انقلابات اور متعدد لڑائیون کے بعد جو اُس کے اور شاہان
بیجاپور و برار کے درمیان واقع ہوئین اُسنے ۱۵۲۹ء مین بہ مقام دولت آباد انتقال
کیا اور اُس کے بیٹے علی برید نے نہ صرف سلطنت پر قبضہ کیا بلکہ لقب شاہی بھی اختیار
کر کے مستقل بادشاہ بن بیٹھا۔ ۱۵۶۵ء مین علی برید نے بہ اتفاق دوسرے مسلمان
بادشاہان دکن کے راجہ ویزیانگر پر حملہ کیا اور وہ مشہور لڑائی تالیکوٹ کی لڑی گئی جس نے
سلطنت ویزیانگر کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ علی برید نے ۱۵۸۲ء مین انتقال کیا اور
اُس کے بعد برید شاہی خاندان سے تین بادشاہ پے در پے تخت نشین ہوئے میرزا علی برید
کو جو آخری بادشاہ اس سلسلہ کا تھا بادشاہ بیجاپور نے ۱۶۰۹ء مین شکست دیکر اور بیدر
مین اپنا حاکم چھوڑ کر اپنے پایۂ تخت کی جانب عطف عنان کیا۔ ۱۶۲۳ء مین نظام شاہی

(احمد نگر) فوج نے بماتحتی ملک عنبر بیدر پر حملہ کرکے اُس کو غارت کیا اور اُس کے بعد بزمانہ اورنگ زیب ۱۶۵۶ء مین مکرر اس شہر کا محاصرہ ہوا تھا۔

سلطنت قطب شاہی

قطب الملک معروف بہ سلطان قلی ایران کا ایک امیرزادہ اور منجانب سلاطین بہمنیہ صوبہ دار گولکنڈہ تھا سلطنت بہمنیہ کی پریشانی و انتشاش کو دیکھکر محمود شاہ ثانی بہمنی کے بعد خود مختار بنکر سلسلہ قطب شاہیہ کا بانی ہوا جو دکن مین ۱۵۰۷ء سے ۱۶۸۲ء تک بالاستقلال حکمران تھا۔ سلطان قلی قطب شاہ نے راجگان ویزیانگر و ورنگل سے متعدد جنگ کئے اور اپنی سلطنت کو شمال کی جانب دریاے گوداوری کے کنارہ تک وسعت دی۔ اس نے بیجاپور کی افواج کو گولکنڈہ کے قریب شکست دی اور اس کے بعد بیدر شاہیون سے سیدک و کولاس و دیگر قلعہ جات کو منتزع کیا۔ بالآخر ۱۵۴۳ء مین بہ عمر نود سالگی جس وقت گولکنڈہ کی بڑی مسجد مین سر بسجود تھا اپنے بیٹے جمشید قلی کے اشارہ سے قتل کرادیا گیا۔ سلطان قلی نے ساٹھ سال حکومت کی جس مین سے سولہ برس بحیثیت صوبہ دار بہمنیہ اور باقی چوالیس سال بحیثیت بادشاہ بالاستقلال سلطنت کی۔ اُس کے قتل کے بعد جمشید قلی (۱۵۴۳ء) وسبحان قلی (۱۵۵۰ء) وابراہیم قلی (۱۵۵۰ء) پے در پے تخت نشین ہوے۔ ابراہیم قلی نے احمد نگر کے بادشاہ کے ساتھ اتفاق کرکے بادشاہ بیجاپور کی مخالفت پر کمر باندہی کیونکہ آخرالذکر نے راجہ ویزیانگر سے معاہدہ کرلیا تھا۔ ۱۵۶۴ء مین اُس نے دوسرے مسلمان بادشاہان دکن کے ساتھ معاہدہ کرکے راجہ ویزیانگر پر حملہ کیا اور تالیکوٹ پر جنگ واقع ہوئی جس سے ویزیانگر کی ہندو ریاست بالکلیہ معدوم ہوگئی۔ ابراہیم قلی نے ۱۵۸۰ء مین انتقال کیا اور اُس کا بیٹا محمد قلی اُس کے بعد تخت نشین ہوا ۱۶۰۵ء

مین شاہ عباس صفوی نے ایک سفیر کو تحف و ہدایا کے ساتھ حیدرآباد روانہ کیا تھا۔ محمد قلی کے انتقال کے بعد اُس کا بیٹا عبداللہ قطب شاہ جانشین ہوا۔

مغلون کا حملہ

جب مغلون نے دکن پر حملہ کیا تو شاہان دکن نے اُن کے خلاف ایکا کرکے اُن کو شکست دی مگر اپنے آپس مین خانہ جنگیان شروع ہوگئین جس سے مغلون کو موقع ملا کہ ملک کو بتدریج فتح کرین۔ شاہ جہان نے اپنے باپ سے طغیان کرکے برہان پور کی جانب فرار کیا اور عبداللہ قطب شاہ نے اُس کا استقبال نہایت تزک و احتشام کے ساتھ کیا ۱۶۳۵ء مین شاہ جہان نے جو اُس وقت بادشاہ دہلی ہوچکا تھا ایک فرمان گولکنڈہ کو روانہ کیا جس کی اچھی پذیرائی ہوئی اور شاہنشاہ دہلی کے نام کا خطبہ بھی مسجد شاہی مین پڑہا گیا۔ اور سکہ پر بھی شاہجہان کا نام مسکوک ہوا۔ میر جملہ وزیر شاہ دکن نے بخلاف اپنے بادشاہ کے ۱۶۵۵ء مین اورنگ زیب سے شکایت کی اور مدد چاہی اور اورنگ زیب کی مداخلت کے لئے یہ ایک عمدہ بہانہ ہاتھ آیا۔ مگر سلطان عبداللہ کو یہ امر سخت ناگوار گذرا اور اُس نے میر جملہ کی کل جائداد کو ضبط کرلیا۔ شہزادہ اورنگ زیب نے ملک کی تسخیر کا ارادہ مصمم کرلیا اور جو تدبیر کامیابی کے لئے سوجھی تھی وہ ٹھیک اُتری۔ حیدرآباد کو شہزادہ محمد نے غارت کیا اور عبداللہ قطب شاہ نے صلح کی درخواست کی اور بقایائے خراج کو ادا کردیا۔ سلطان عبداللہ نے ۱۶۷۲ء مین انتقال کیا۔ اُس کے بعد ابوالحسن عرف تانا شاہ اُس کا داماد جو اُس کا بھتیجا بھی تھا تخت نشین ہوا۔ اورنگ زیب نے بعد فتح بیجاپور جو ۱۶۶۱ء مین واقع ہوئی اپنی توجہ کو گولکنڈہ کی جانب معطوف کرکے اُس کے دوسرے سال اس کو بھی فتح

کیا اور ابوالحسن کو مقید کرکے بیدر کو اور پھر دولت آباد کو روانہ کیا جہاں اوس نے سنہ ۱۷۶۱ء مین انتقال کیا اُس کے ساتھ سلطنت قطب شاہیہ بھی منقرض ہوگئی۔

سلطنت آصفجاہی

اس سلطنت ابد پیوند آصفیہ کی بنیاد آصف جاہ بہادر نے ڈالی جو اورنگ زیب کے ایک بڑے جنرل اور اصلاً ترکمان تھے۔ ایک مدت تک دربار دہلی مین رہنے کے بعد جہان اُن کی شہرت امورات رزم و ملک رانی کے متعلق عام تھی اُن کا تقرر صوبہ داری دکن پر ۱۷۱۳ء مین ہوا اور لقب نظام الملکی سے ممتاز ہوے جو اسوقت تک اس خاندان عظیم الشان مین جاری ہے۔ سلطنت مغلیہ کی حالت اِس وقت بسبب مرہٹون کے تسلط و طغیان اور نیز بسبب اندرونی مخالفتون کے نہایت مخدوش تھی۔ ایسی حالت انتشاش مین آصف جاہ بہادر کو اپنی خود مختاری کے اظہار مین کوئی دقت پیش نہین آئی لیکن اُنکو مرہٹون کی مداخلتون کی مداست بھی واجب ہوئی جو ان کی ریاست جدید کے مغرب کی جانب رخنہ انگن ہورہے تھے۔ اُن کی خود مختاری نے دربار دہلی مین آتش رشک و حسد کو مشتعل کر دیا اور دربار کے بعض اُمرا نے خفیہ طور پر مبارز خان حاکم خاندیس کو اُن کی مدافعت کے لئے آمادہ کیا کہ بزور سلاح اُن کو مقہور کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ موضع شکر کھیڑا (ضلع بلٹھانا ملک برار) کے قریب ماہ اکٹوبر سنہ ۱۷۲۴ء مین تلافی فریقین واقع ہوکر جنگ سخت کے بعد مبارز خان کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا۔ اس جنگ نے آصف جاہ بہادر کی خود مختاری کو بالکل مستقل کر دیا اور صوبہ برار بھی ضمیمہ ریاست دکن ہوگیا اور نواب آصف جاہ بہادر نے حیدرآباد کو اپنا مقر سلطنت قرار دیا۔ اُن کے انتقال کے وقت جو واقعہ سنہ ۱۷۴۸ء مین بمقام برہان پور

واقع ہوا وہ ایک مستقل اور خود مختار بادشاہ تھے جن کی سلطنت موجودہ مملکت اور صوبہ برار دونون کے شامل تھی۔ اُن کی نعش کو برہان پور سے روضہ مین منتقل کیا گیا جو دولت آباد کے قریب ہے۔

فرانسیسی و انگریز

اُن کے انتقال کے بعد اُن کے فرزند ثانی ناصر جنگ اور اُنکے نواسے مظفر جنگ دونون دعویدار سلطنت ہوے۔ اس وقت دو بڑی یوروپین سلطنتین انگلستان و فرانس کی ہندوستان مین کوشش کر رہی تھین کہ ایک دوسرے پر سبقت لے جاوے چنانچہ ان دونون دعویداران سلطنت دکن نے ان دونون یوروپین طاقتون سے کمک چاہی ناصر جنگ کے دعوے کی تائید سلطنت انگلنڈ نے کی اور مظفر جنگ کو فرانسیسون نے کمک دی۔ لڑائی مین مظفر جنگ اپنے مامون کے ہاتھ مقید ہو گئے۔ لیکن ناصر جنگ کے شہید ہو جانے کے بعد مظفر جنگ بادشاہ ہو گئے۔ چونکہ فرانسیسی ان کے حامی تھے تو ڈوپلے فرانسیسی کمانڈر گویا نظام حیدرآباد کے اقتدارات کا منتظم قرار پایا۔ مگر اس زمانہ مین مظفر جنگ کو کسی پٹھان نے قتل کیا اور فرانسیسون نے نواب صلابت جنگ کو جو ناصر جنگ کے بھائی تھے سلطنت کے لئے انتخاب کیا۔ نواب غازی الدین فرزند ارشد نواب آصف جاہ مرحوم جو ابتدا مین اپنے حق سے کنارہ کش ہوے تھے اس وقت مرہٹون کی کمک سے دعویدار ریاست ہوے لیکن اُن کی ناگہانی موت نے آیندہ کے جھگڑون کو نمود ہونے سے باز رکھا۔ انگریز اور فرانسیسی اِس وقت دکن مین اپنے اقتدارات کے بڑہانے مین کمال درجہ کوشان تھے۔ لیکن کرناٹک مین کلائیو کی نمایان فتوحات نے

فرانسیسیون کو اپنی توجہ اپنے مقبوضات کی طرف پھیرنے پر مجبور کیا اور صلابت جنگ کو اونہون نے اپنی حالت پر چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے - نواب نظام علی خان بہادر فرزند چہارم نواب آصفجاہ مرحوم نے اس وقت انگریزون کی کمک اس شرط پر حاصل کی کہ فرانسیسیون کو بالکل اپنی ملازمت سے علیحدہ کر دین - صلابت جنگ کو ۱۷۶۱ء مین تخت سے اتار دیا گیا اور نواب نظام علی خان بہادر تخت نشین ہوئے -

تفویض سرکار شمالی

۱۷۶۶ء مین شمالی سرکار انگریزون کو اس شرط پر تفویض کی گئی کہ بوقت جنگ انگریز لوگ فوجی کمک نواب نظام علی خان بہادر کو دین اور سرکار نظام کو سالانہ چھ لاکھ روپیہ اُس وقت دیا کرین جبکہ فوجی کمک کی ضرورت نہ ہو - اور سرکار نظام کی طرف سے یہ وعدہ ہوا تھا کہ بوقت ضرورت انگریزون کو اپنی فوج سے مدد کرین - اِس کے بعد ۱۷۶۸ء کا عہدنامہ تکمیل پایا جس مین یہ قرار پایا تھا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب کرناٹک سرکار نظام کو بوقت ضرورت فوج سے کمک کرین اور وہ اُس فوج کے مصارف کو جو اثنائے مہم مین لاحق ہون ادا کرین ۱۷۹۰ء مین ٹیپو سلطان ابن حیدر علی اور انگریزون مین لڑائی چھڑ گئی اور ایک عہدنامہ جدالی و دفائی درمیان سرکار نظام و انگریزون اور مرہٹون کے منعقد ہوا - ٹیپو سلطان نے صلح کر لی اور اپنے ملک مقبوضہ کے نصف سے دست بردار ہوا جو متعاہدین مین تقسیم پایا ۱۷۹۲ء مین ایک اور عہدنامہ درمیان سرکار نظام و انگریزون کے مکمل ہوا جس کی رو سے انگریزون نے چھ ہزار سپاہی کی پیدل فوج اور مناسب تعداد مین توپخانہ سرکار نظام کی خدمت کے لئے مقرر کرنے کا اقرار کیا اور سرکار نظام سے اس فوج کے مصارف کے لئے ۲۴ لاکھ روپیہ سالانہ دینے کا اقرار ہوا - سرنگ پٹن کے

فتح اور ٹیپو سلطان کے مرنے کے بعد سرکار نظام کو حسب عہدنامہ میسور ۱۷۹۹ء تقسیم ملک مفوضہ سے ایک بڑا حصہ ملا اور اُس حصہ کی مقدار آگے سے بھی زیادہ تھی کیونکہ اس درمیان مین مرہٹون نے اُس عہدنامہ سابقہ سے کنارہ کشی کرلی تھی۔

اضلاع مفوضہ

۱۸۰۰ء مین ایک جدید عہدنامہ درمیان سرکار نظام و سرکار عظمت مدار ہوا جس کی رو سے کمکی فوج کی تعداد مین دو بٹالین پیدل اور ایک رجمنٹ سوارون کا اضافہ کیا گیا اور سرکار نظام نے ان کے مصارف کے لئے وہ کل ملک جو از روے عہدنامجات ۱۷۹۲ء و ۱۷۹۹ء اُس کے حصہ مین آیا تھا اور جو بنام ملک مفوضہ مشہور تھا سرکار عظمت مدار کے تفویض فرمادیا اور یہ شرط کی کہ اس کل فوج سے باستثناے دو بٹالین کے جو اُن کی خاص حفاظت کے لئے مقرر تھین مع اپنے چھ ہزار پیدل اور نو ہزار سوار کے بوقت جنگ انگریزون کو کمک کرین

مرہٹون سے جنگ

نواب نظام علی خان بہادر کی طبیعت ۱۸۰۳ء مین ناساز ہوئی اور سرکار عظمت مدار نے جو باجی راؤ پیشوا کو دوبارہ مسندنشین کیا تھا تو سندھیا اور ہولکر نے مایوس ہوکر جنگ کا تہیہ کیا۔ مرہٹون کی تیاریون کی مدافعت کے لئے وہ کمکی فوج (سبسیڈیری فورس) جو مشتمل چھ ہزار پیدل دو رجمنٹ سوار پر تھی مع پندرہ ہزار فوج خاصہ سرکار نظام اس سرکار کی غربی سرحد پر قریب پرینڈہ کے مجتمع ہوئی۔ جنرل ویلزلی کو مع اپنے آٹھ ہزار پیدل اور تیرہ سو سوار کے اس فوج کے ساتھ متفقاً کام کرنے کا حکم دیا گیا تھا کہ پیشوا کی مسندنشینی مین کمک دے لیکن جنرل مذکور کے پونا پہونچنے کے قبل ہولکر وہان سے روانہ ہوچکا تھا اور اثناے راہ مین مالوا جاتے ہوے سرکار نظام کے بعض دیہات کو تاراج کرتا ہوا اورنگ آباد سے کچھ باج لیتا ہوا

چلا گیا - اس واقعہ کے سُنتے ہی کرنل اسٹیونس نے گوداوری کی جانب اپنی تمام ماتحت فوج کے ساتھ پیش قدمی کی اور جنرل ویلزلی کے ساتھ جالنہ مین ملاقی ہوکر جنگ کا منصوبہ بنوکر جدا ہوا - دوسرے دن (۳۱ ستمبر) وہ مشہور لڑائی آسانی کی لڑی گئی اور اُس کے بعد ہی آرگانون کی لڑائی واقع ہوئی جس سے مرہٹون کی طاقت بالکل ٹوٹ گئی اور سرکار نظام کا ملک محفوظ رہا -

نواب سکندر جاہ بہادر

نواب نظام علی خان بہادر نے ۱۸۰۳ء مین انتقال فرمایا اور اُن کے فرزند نواب سکندر جاہ بہادر تخت نشین ہوئے ۱۸۲۲ء مین ایک معاہدہ درمیان سرکار کمپنی و سرکار نظام تکمیل پایا جس کی رو سے سرکار نظام سے اُس چوتھ کی ادائی کی ذمہ داری ساقط ہوئی جسکی حقدار بوجہ پیشوا کے مغلوب ہونے کے سرکار کمپنی قرار پا چکی تھی -

نواب ناصر الدولہ بہادر

نواب سکندر جاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء مین رحلت فرمائی اور اُنکی فرزند نواب ناصر الدولہ جانشین ہوے ۱۸۳۹ء مین حیدرآباد مین ایک وہابی سازش کا افشا ہوا جسکی شاخین تمام ہندوستان مین پھیلی ہوئی تھین - اس کی تحقیقات عمل مین آئی جس سے ظاہر ہوا کہ مبارز الدولہ اور دوسرے لوگ اس سازش کے انتظام مین آلودہ ہین جس کا مقصد سرکار کمپنی اور سرکار نظام کی مخالفت تھی - مبارز الدولہ کو قلعہ گولکنڈہ مین مقید کیا گیا جہان تھوڑے دنون بعد اُن کا انتقال ہوا - راجہ چندولعل نے جو منیر الملک کے بعد وزیر ہوئے تھے ۱۸۴۳ء مین استعفا دیا اور سراج الملک میر عالم کے نواسے وزارت سے ممتاز ہوے -

۱۸۴۷ء شیعون اور سنیون مین سخت فساد ہوا اور اس جھگڑے مین پچاس آدمی

مارے گئے۔ سراج الملک جو اسی سال خدمت سے علیحدہ ہوئے تھے دوبارہ ۱۸۵۱ء مین خلعت وزارت سے سرفراز ہوے کنٹنجنٹ کے فوج کی تنخواہ چونکہ برابر وقت ادا نہین ہوتی تھی اور بقایا مین پڑگئی تھی تو ایک نیا معاہدہ ۱۸۵۳ء مین کیا گیا اور اضلاع جن کی مالگذاری پچاس لاکھ روپیہ تھی سرکار کمپنی کے تفویض کئے گئے یہ اضلاع مفوضہ علاوہ ملک برار کے اضلاع عثمان آباد (نلدرگ) و دوآبہ رائچور کے بھی شامل تھے۔ اس عہدنامہ کی رو سے سرکار کمپنی نے اقرار کیا کہ ککی فوج مشتمل بر پانچ ہزار پیدل و دو ہزار سوار و چار توپخانہ کی بیڑیان ہمیشہ قائم رکھے اور یہ ٹھیرا تھا کہ بعد ادائی تنخواہ فوج کنٹنجنٹ اور بعض دوسرے مصارف و سود قرضہ کمپنی کی جسقدر بچت ہو وہ سرکار نظام کو دی جایا کرے۔ اس معاہدہ کے مطابق اگرچہ سرکار نظام کو کل سبسیڈیری اور کنٹنجنٹ فوج کے کام مین لانیکا کامل حق تھا سرکار نظام کو اُس غیر محدود التزام سے بھی معاف رکھا گیا کہ اپنی فوج سے سرکار کمپنی کو کمک دین اور کنٹنجنٹ فوج اس کے بعد سرکار نظام کے فوج کا جزو باقی نہین رہی بلکہ ایک ککی فوج ہوگئی جس کو سرکار نظام کے کام کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس عہدنامہ کے تکمیل پانے کے ایک ہفتہ بعد سراج الملک نے انتقال کیا اور اُن کے بھتیجے سالار جنگ منصب وزارت سے سرفراز ہوے۔

نواب افضل الدولہ بہادر

نواب ناصر الدولہ بہادر نے ماہ مئی ۱۸۵۷ء مین رحلت فرمائی اور نواب افضل الدولہ بہادر تخت نشین ہوے۔ یہ زمانہ حیدرآباد کے لئے ایک نہایت نازک زمانہ تھا کیونکہ بلوائے ہند نے جو تمام ہندوستان کو ہلا دیا تھا حیدرآباد کو بھی متاثر کیا۔ خوف اس بات کا تھا کہ اگر حیدرآباد

علم طغیان کو بلند کرے گا تو تمام جنوبی ہندوستان اور نیز بمبئی بھی اس بغاوت مین اُسکا ساتھ دے گی۔ اگرچہ حضور کو اُنکے بعض ناعاقبت اندیش مصاحبین بغاوت کی ترغیب دیتے تھے مگر اُنہون نے اپنے جان نثار و وفادار وزیر سالار جنگ کے مشورہ کو سناؤ مستقل وفاداری کے ساتھ سرکار انگلشیہ کا ساتھ دیا۔

غدر کے طوفان کے فرو ہونے کے بعد سرکار عظمت مدار نے بعوض اس وفاداری کے جو حضور سے وقوع مین آئی تھی عہدنامہ ۱۸۵۳ء مین ترمیم کی اور ۱۸۶۰ء کے معاہدہ کے رو سے اضلاع عثمان آباد (نلدرگ) و دوآبۂ رایچور کو مسترد کیا جن کی سالانہ مالگذاری ۲۱ لاکھ روپیہ تھی بہ علاوہ اس کے پچاس لاکھ کا قرضہ بھی چھوڑ دیا اور صرف صوبۂ برار کے اضلاع محاصلی ۳۲ لاکھ روپیہ کو مقاصد مندرجۂ عہدنامہ ۱۸۵۳ء کی تکمیل کے لئے بطور امانی اپنے پاس رکھا۔ تحف عطا کئے گئے۔ اعلیٰ حضرت کو اگست ۱۸۶۱ء مین جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کا نشان بھی دیا گیا۔

اعلیٰ حضرت نواب میر محبوب علیخان صاحب مدظلہ العالی۔

۱۸۶۹ء مین نواب افضل الدولہ بہادر نے اس جہان فانی کو وداع فرمایا اور ہمارے اعلیٰ حضرت قدر قدرت بندگان عالی کو وارث تخت و تاج چھوڑا چونکہ اعلیٰ حضرت کی عمر صرف تین ہی سال کی تھی تو انتظام امور ملک کے لئے ایک ایجنسی قایم ہوئی اور نواب سر سالار جنگ اوّل ایجنٹ اور نواب شمس الامرا بہادر کو ریجنٹ مقرر ہوئے اور بہبودی ملک و امور سرکار سلطنتی مین صاحب عالیشان سے مشورت لی جاتی تھی۔ جب ۱۸۷۷ء مین نواب شمس الامرا نے انتقال فرمایا تو اُن کے بھائی نواب وقار الامرا بہادر کو ریجنٹ مقرر ہوے اور اُن کے انتقال (۱۸۸۱ء)

کے بعد سر سالار جنگ اول ہی منتظم اور ریجنٹ رہے اور اس کام کو اپنے مرنے کے وقت تک یعنی ۱۸۸۳ء تک انجام دیتے رہے۔

اصلاحات انتظام ممالک

سر سالار جنگ چونکہ اب بالاستقلال ریجنٹ و مدار المہام ہو گئے تھے انہوں نے نہایت جد و جہد کے ساتھ انتظام شروع کیا۔ چار صدر المہام جو ۱۸۶۰ء میں اُن کے زیر نگرانی عدالت و مالگذاری و پولیس و متفرقات کے لئے مقرر ہوئے تھے۔ مدار المہام موصوف اُن کے کاموں کو بھی بذات خود اکثر دیکھا کرتے اور اُن کو عمدہ ہدایات دیتے تھے ان چار دن صیغہ جات کے علاوہ اور جات و صیغہ جات ذیل راست اُنہی کے تحت تھے۔ یعنی فوج و منصب و فینانس و خزانہ و پٹہ خانہ و دار الضرب و ریلوے۔ معاملات متعلقہ سرکار عظمت مدار و تعلیم اعلیحضرت و انتظام صرف خاص کو خود بذاتہ بہت ہی توجہ کے ساتھ انجام دیتے تھے۔

اعلیٰ حضرت کی کم سنی کے زمانہ میں سر سالار جنگ اعظم نے ہر صیغہ و سررشتہ میں وسیع ترمیمات عمل میں لائیں پیمائش و بندوبست کا کام شروع کر کے ختم کیا گیا۔ عدالت ہائے دیوانی و فوجداری قایم کی گئیں اسٹامپ جاری کیا گیا اور ٹپہ خانہ کا معقول انتظام کیا گیا اور صفائی و تعمیرات و تعلیمات و طبابت کے طرف نہایت دلچسپی کے ساتھ اونہوں نے توجہ کی۔ ملخص مطلب یہ ہے کہ سرکار عظمت مدار میں جو جو صیغہ جات تھے اس ملک میں بھی قایم کئے گئے اس وزیر با تدبیر کی زیر نگرانی و ہدایت نہایت ہی سرگرمی و چستی کے ساتھ کام کرتے رہے علی الخصوص فنانس و آمدنی ملک کی افزائش کی جانب سر سالار جنگ مرحوم نے کمال درجہ کی توجہ کر کے ملک کی مالی حالت کو درست کیا۔

اعلیحضرت کی تخت نشینی

لارڈ ریپن ۳ فبروری ۱۸۸۴ء کو وارد حیدرآباد ہوے اور پانچوین ماہ مذکور کو چونکہ اعلیحضرت مسند نشینی کی عمر کو پہونچ چکے تھے۔ اُن کو اُن کے آبا و اجداد کرام کی مسند عزت پر متمکن اور تخت نشین کیا اور سر سالار جنگ ثانی وزیر مقرر ہوے اور اُنکے بعد ۱۸۸۸ء مین سر آسمانجاہ کو وزارت دیگئی۔

اعلیحضرت نے ۱۸۹۳ء مین قانونچہ مبارک مدار المہام کی ہدایت کے لئے نافذ فرمایا۔ اسکے بعد کینیٹ کونسل کا انعقاد مقرر فرمایا جس کے اعضا جملہ وزراے مملکت تھے۔ اِس کے دوسرے سال سر فخار الامرا وزیر مقرر ہوے اور مختلف دفاتر و صیغہ جات مین بڑی بڑی تبدیلیان وقوع مین آئین۔ اُنکے بعد ۱۹۰۱ء کے اواخر مین مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار دولت مدار المہامی کے عہدہ سے سرفراز ہوے اور اسوقت تک کارگذار ہین۔

ملک امانی برار

نومبر ۱۹۰۲ء مین ملک امانی برار سرکار عظمت مدار کو سالانہ پچیس لاکھ روپیہ کلدار پر بطور استیجار دایمی دیا گیا اور یہ واقعہ تاریخ حیدرآباد مین ایک معظم واقعہ ہے۔

اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی نواب میر محبوب علیخان بہادر آصف جاہ نظام الملک کا عہد نیمنت مہد ملک و رعایا کے لئے ایک نہایت سعید زمانہ ہے۔ ہر ہر رشتہ و صیغہ مین اقسام کی اعلی ترقی نظر آتی ہے۔ آبپاشی۔ ریلوے۔ معدنیات۔ مدارس و دواخانہ جات مخلص ہر صیغہ کے طرف توجہ مبذول ہے۔ آب نوشی کا عمدہ انتظام حیدرآباد و چادرگھاٹ و نیز اورنگ آباد مین کیا گیا ہے کل ملک کی پیمایش ہوئی پختہ بندوبست کیا گیا۔ عدالت و پولیس کا معقول انتظام ہے اور وہ اسکیم جس کی بنیاد سر سالار جنگ مرحوم اعظم نے ڈالی تھی اُس کے ہر ایک جزو کی تعمیل

وتکمیل اُن کے مرنے کے بعد اُن کے جانشین بتدریج عمل مین لاتے رہے ہین جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کا حیدرآباد اُس حیدرآباد سے کوئی نسبت نہین رکھتا ہے جبکہ وزیر مرحوم نے اُسکا جایزہ ۱۸۵۳ء مین لیا تھا۔

آثار عتیقہ

تاریخی لحاظ اور قدامت کے اعتبار سے بہت سارے باوقعت مقامات وعمارات کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین منتشر پائے جاتے ہین منجملہ انکے سب سے زیادہ مشہور ایلورہ واجنٹہ واورنگ آباد وعثمان آباد کے غار ہین۔ قدیم قلعجات مین گولکنڈہ ودولت آباد وگلبرگہ وپرینڈہ ونلدرگ ودرنگل کے قلعہ بہت نامور اور مشہور ہین انکے علاوہ ہندو ونکے اقسام وضع کی تعمیر کے مندر سرکار عالی کے ہر حصہ ملک مین پائے جاتے ہین جنمین سے بعض بہت قدیم ہین جیسے ہنمکنڈہ کا ہزار ستون کا مندر اور نیز تلجاپور وآنبہ جوگائی کے دیول۔

عمارات

قدیمترین نمونہ عمارات کے مذہبی حیثیت کے ہین جن کی مثال غار ہاے مذکورہ مین ملتی ہے جو بودہ وجین اور برہمن وضع تعمیر کے ہین۔ دوسرے غیر مشہور مقامات مین بھی متعدد غار نظر آتے ہین۔ ہنمکنڈہ کا مشہور مندر اور قلعۂ ورنگل کا مندر اور اُس کا ویران صحن اور نیز متعدد دوسرے دیول اور مندر ہندوؤن کے مذہبی صنف تعمیر کے عمدہ نمونے ہین۔ مسلمانون کی وضع تعمیر کی عمدہ مثالون مین قلعۂ گلبرگہ کی مسجد ہے جو مملکت اندلس کے شہر قرطبہ کی بڑی مسجد کے نمونہ کے مطابق بنائی گئی تھی۔ خاص بلدہ حیدرآباد مین مکہ مسجد وجامع مسجد۔ چارمینار۔ چارکمان۔ دارالشفا اور موسیٰ ندی کا پرانا پل اور قلعۂ گولکنڈہ کے شمال کی جانب سلاطین قطب شاہیہ کی عالیشان گنبدین بیدر

کے اطراف مین سلاطین بہمنیہ و شاہان بریدشاہیہ کے گنبد ہین اور بلدہ اور رنگ آباد مین عالمگیر کی بی بی کا مقبرہ یہ سب قابل قدر مثالین ہین۔ انکے علاوہ دوسری عمارتین بھی جو مسلمانون کی وضع تعمیر کو دکھلاتی ہین کثرت سے ہر جاے نظر آتی ہین جو اب ویران ہین جیسا کہ شاہی عمارات جو گولکنڈہ و بیدر و اورنگ آباد و دولت آباد مین موجود ہین۔

تعداد نفوس یعنی مردم شماری

عام بیان

ممالک محروسہ سرکار عالی کی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۱،۱۱،۴۱،۱۴۲) تھی یعنی شمار ۱۱،۱۱،۴۱،۱۴۲ مرد اور (۱۰،۹۷،۶۷،۵۱۳) عورت۔ بعبارۂ اخری فیصد ۵۰،۹۲ مرد اور ۴۹،۰۸ عورت تھی کل ملک کا رقبہ (۸۲۶۹۸) مربع میل ہے۔

گنجانی

اوسط گنجانی[1] نفوس کل ملک کی (۱۳۵) فی مربع میل ہے مگر بلدہ کو خارج کرنیسے ۱۲۹ ہوتی ہے۔ اگر ۱۴۱ سے ۱۸۴ تک کو گنجان اور ۱۲۵ سے ۱۴۰ تک کو اوسط گنجان اور ۵۴ سے ۱۷ تک کو چھدری فرض کیا جاے تو اضلاع بیدر۔ میدک۔ نلگنڈہ۔ ناندیڑ۔ ایلگنڈل اور رایچور گنجان مین شمار ہونگے اور اضلاع لنگسور۔ عثمان آباد۔ اندور۔ پربھنی اور اطراف بلدہ اوسط گنجان مین شامل ہونگے اور تتمہ پانچ اضلاع اورنگ آباد۔ بیڑ۔ محبوب نگر۔ ورنگل اور سرپور تانڈور چھدرے مین محسوب ہونگے۔

[1] گنجانی سے مراد وہ عدد ہے جو کسی رقبہ کی مردم شماری یعنی تعداد نفوس کو اُس رقبہ کی مربع میلون پر تقسیم کرنے سے حاصل ہو۔ مثلاً مردم شماری ۱۰۰۰ ہزار ہے اور رقبہ دس مربع میل تو گنجانی سو ۱۰۰ ہوگی یعنی فی مربع میل سو آدمی۔

قصبات و مواضع

اس مملکت مین ۹۷ شہر و قصبات اور ۲۰۰۱۰ مواضع یا دیہات آباد ہین اور کل مردم شماری مین (۱۱۳۲۱۰۹) نفوس یعنی ۱۱ فیصدی شہرون اور قصبات مین شمار ہوئے - حیدرآباد صرف ایک شہر ہے جسکی آبادی ۴۴۸۴۶۶ ہے - منجملہ بلاد و قصبات کے چار ایسے ہین جن کی مردم شماری بیس ہزار و پچاس ہزار کے درمیان ہے - ۱۶ قصبات ایسے ہین جن کی مردم شماری دس اور بیس ہزار کے درمیان ہے - اور ۵۸ قصبات مین پانچ ہزار سے دس ہزار نفوس تک آباد ہین - اقسام دیہات کی تعداد مردم شماری تختہ ذیل سے ظاہر ہوگی -

۲۰۰۰ سے	۵۰۰۰ تک کے دیہات		۵۱۴
۱۰۰۰ سے	۲۰۰۰	″	۱۸۶۲
۵۰۰ سے	۱۰۰۰	″	۴۳۴۴
اور ۵۰۰ سے	کمتر	″	۱۳۲۹۱

مردم شماری کے مقرر کردہ معیار کے مطابق کوئی بڑا زراعتی گانون بسبب اسمین پانچ ہزار یا زاید نفوس ہونیکے قصبہ کی تعریف مین داخل ہو جاتا ہے - حالانکہ بہت سارے تعلقات کے مستقر پوری بلدیت و قصباتی حیثیت رکھتے ہوے صرف پانچہزار سے کم نفوس اُن مین ہونیکی وجہ سے وہ مواضع یا دیہات سمجھے جاتے ہین -

مواضع کی حیثیت

ہر موضع کی اوسط مردم شماری (۵۰۰) نفوس ہے - تمام ملک مین گڑھیان اور حصار اور مواضع پائے جاتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوسینوین صدی کی ابتدا تک اندرونی جنگ کے خوف اور غارتگرون کے حملون سے بچنے کی غرض سے انکی سخت ضرورت تھی - دیہات مین

مکانات کی دیوارین اکثر مٹی کی اور چھتین گھاس و پھوس کی ہوا کرتی ہین - دس فیصدی سے زاید نفوس قصبات مین رہتے ہین جن کے مکانات پتھر اور اُنکی چھتین بھی کوٹے کی ہوتی ہین

تحرک نفوس

اِس ملک کی تعداد نفوس گذشتہ تین شمارون مین حسب ذیل تھی - سنہ ۱۸۸۱ء مین ۹۸۴۵۵۹۴ - سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۱۵۳۷۰۴۰ - اور سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۱۱۴۱۱۴۲ - سنہ ۱۸۹۱ء مین باستثناء ضلع ناندیڑ کے جسمین بمقابلہ سنہ ۱۸۸۱ء کچھ کمی ہوئی تھی باقی کل اضلاع مین اضافہ ہوا تھا - جو بقدر ۱۸٫۱۷ فیصدی تھا - چھ اضلاع لنگسور - رایچور - گلبرگہ - محبوب نگر - نلگنڈہ اور ورنگل مین فوق العادہ اضافہ ہوا - جو ۲۹ فیصدی سے ۲۶ فیصدی تک تھا - پہلے تین اضلاع ۷۷-۱۸۷۶ء کے قحط شدید سے بالکل تباہ ہو گئے تھے اور اُسیوقت گویا اُبھر رہے تھے - جبکہ سنہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری واقع ہوئی - اور پچھلے تین اضلاع وہ تھے جنمین زمانہ قحط مزبور مین شدت سے گرانی تھی -

سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین خالص کمی بہ نسبت سنہ ۱۸۹۱ء کے ۳۹۵۸۹۸ نفوس کی رہی یعنی ۳٫۴۵ فیصدی جو قحط ہائے سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۹۰۰ء اور وبای ہیضہ و طاعون کے کثیر التعداد اموات و تلفات کا نتیجہ تھا جو دہ سالہ سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء کے اخیر نصف مین واقع ہوئے خصوصًا اضلاع اورنگ آباد و بیڑ و ناندیڑ و پربھنی و عثمان آباد جنمین کمی ۱۳ فیصدی سے ۲۰ فیصدی تک تھی - اور اضلاع ایلگندل و اندور و رایچور مین کمی ایک فیصدی سے پانچ فیصدی تک تھی - بخلاف اُنکے اضلاع اطراف بلدہ و نلگنڈہ و محبوب نگر و سرپور ٹانڈہ و ورنگل و میدک و گلبرگہ و لنگسگور مین تقریبًا ۱۰ فیصدی کا اضافہ ہوا -

موازین عمر

عمر کے موازین مین یہ بات پائی جاتی ہے کہ اکثر لوگ ۶ سے ۱۰ سال تک کی عورتون کو شمار سے خارج کرنیکی کوشش کرتے - اِس ملک مین اور تمام ہندوستان مین لڑکیون کی تعداد بہ نسبت لڑکون کے پانچ سال کی عمر تک زیادہ ہے - مگر اُس عمر کی بعد لڑکیونکی تعداد بیس سالہ عمر تک دفعتہً گھٹ جاتی ہے - اور پھر عورتون کی تعداد مین ترقی نظر آتی ہے تیس سال کی عمر کے بعد ساٹھ سال تک عورتون کی تعداد مین پھر کمی واقع ہوتی ہے اور ساٹھ کے بعد پھر عورتون کی تعداد بہ نسبت مردون کے زیادہ ہوتی ہے - اور علاوہ اُس متروک کرنیکے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے کمی کی ایک وجہ غالباً کم عمری کی شادی اور زچگی کی بیماریون سے مرنا بھی ہو - ایک اور سبب بھی ہے کہ عموماً اہل ہند اور خصوصاً ہندو ناکتخدا لڑکیون کی عمرون کو کم بتلاتے ہین گو وہ شادی کی عمر کو پہنچ بھی گئی ہون - اگرچہ موازین عمر ناقص بھی ہون مگر قحط کا اثر عمر کے موازین پر ضرور ہوا ہے - چنانچہ پانچ سال سے کم عمر کے بچونکی تعداد ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین اُن کی تعداد سیعاد ۵ تا ۱۰ - اور ۱۰ تا ۱۵ کی مجموعی تعداد سے بھی کمتر تھی -

موازین ولادت وممات

موازین ولادت وممات کے صحیح اعداد مہیا نہین ہو سکتے ہین اگرچہ پولیس پٹیلونکو ہدایت انکے تخمینجات کے رکھنے کی دیگئی ہے - سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط نے تو الد پر جو اثر کیا تھا اوسکا بیان تو ہو چکا ہے کہ تعداد اموات اطفال کی بہت ہی بڑھی ہوئی ہوگی -

امراض

عام امراض ملک مین بخار سب سے اوّل ہے اور کل امراض کے اموات سے اسکی تعداد تقریباً نصف ہوتی ہے - اسمال پیچش اور دوسرے امعائی امراض اور چیچک بڑے اسباب موت کے ہین اور وبائے ہیضہ و چیچک سے اکثر اوقات بہت لوگ تلف ہو جاتے ہین - اگرچہ عموم ناس

چیچک کا ٹیکا لگانے سے پہلوتہی کرتے ہین - مگر اوس کے فوایداب بہ نسبت سابق بہتر سمجھے جانے سے لوگون کو وہ تنفر نہین رہا ہے جو آگے تھا -

طاعون اور اوسکے دفعیہ کے تدابیر

جن مقامات مین طاعون ظاہر ہوا وہان اوسکے روکنے اور دفع کرنیکے لئے مأوف مقامات کے مکانات و مواضع کو ساکنین سے خالی کرادیا گیا اور دافع عفونت ادویہ کا استعمال کیا گیا - اسکے بعد پلیگ کیمپ سرحدی مقامات کے ریلوے اسٹیشنون پر مقرر کئے گئے جہان مسافرین کا امتحان کیا جاتا تھا اور بصورت ضرورت اون کو روکدیا جاتا تھا اور جو مسافر طاعونی مقامات سے آتے تھے اون کو کیمپ سے رخصت ہونیکے بعد بھی تحت معائنہ رکھا جاتا تھا -

جنس یعنی مرد: عورت

جملہ تعداد نفوس یعنی ۱۱۱۴۱۱۴۲ مین سے ۵۶۷۳۶۲۹ مرد اور ۵۴۶۷۵۱۳ عورتین تھین یعنی سنہ ۱۹۰۱ء مین ہر سو نفوس مین ۵۰٫۹ مرد اور ۴۹٫۱ عورت تھے - اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۵۰٫۸ مرد اور ۴۹٫۲ عورت تھے اس حساب سے ہر ہزار مرد کے مقابلہ مین ۹۶۴ عورتین سنہ ۱۹۰۱ء مین تھین -

صرف دو ہی اضلاع ناندیڑ و اندور مین عورتون کی تعداد زیادہ ہے یعنی اول مین بمقابلہ ہزار مرد ۱۰۰۶ - اور ثانی مین ۱۰۰۵ عورتین تھین -

حالت کنخدائی

بلحاظ حالت کنخدائی اس ملک مین ہر سو لہ نفوس مین بطور اوسط ۸ کنخدا - ۵ ناکنخدا ۱ اور ۳ بیوہ یا رنڈوے ہین - مردون مین فیصدی ۴۶ ناکنخدا ۴۹ کنخدا ۱ اور ۵ رنڈوے ہین تو عورتون مین ۳۱ ناکنخدا ۵۰ کنخدا ۱ اور ۱۹ بیوہ ہین - اعداد بالا سے ظاہر ہوگا کہ تعداد کنخدا

مرد و عورت کی تقریباً مساوی ہے اور کل ملک مین تفاوت صرف ۲۳۲۲۳ یعنی ۶ر۱ فیصدی سے بھی کمتر ہے۔ مگر ناکتخدا عورتون کے ڈیوڑھے ہین اور بیوہ عورتین رنڈوون سے چوگنی ہین۔ کتخدا مردون اور عورتون کی مساوی تعداد سے ظاہر ہے کہ اس ملک مین باوجود جواز ہر دو مذاہب کے تعدد ازدواج کا رواج نہین ہے۔ بخلاف اس کے بیوؤن کی تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ملک مین بیوؤن کا نکاح ثانی پسند عام نہین ہے اور ہندوؤنکی بڑی اور چھوٹی ذاتین آپسمین مشترک الخیال ہین اور برہمنون کے رسوم کی پیروی کرتی ہین۔ زراعتی اقوام مین بیوہ کے نکاح ثانی کا بہت رواج ہے جس کو مرہٹواری مین موہتور اور تلنگان مین اُسکو مارنمو کہتے ہین۔

بلحاظ حالت کتخدائی میعاد عمر مین نفوس کی تقسیم کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناکتخدا لڑکے دس سال سے کم عمر کے ۹۰ فیصدی ہین اور لڑکیونکی تعداد مقابل اُسی عمر کے لئے ۹۹ فیصدی ہے۔ دوسری میعاد ۱۰ تا ۱۵ سال مین ناکتخدا لڑکون اور لڑکیون کی نسبت ۸۶ و ۴۰ فیصدی ہے۔ ۱۵ تا ۴۰ سال کی میعاد مین کتخدا مردون اور عورتون کی نسبت فی صدی ۷۱ اور ۷۸ ہے۔ تختہ ذیل سے نفوس کی تفصیل بلحاظ جنس و کتخدائی ظاہر ہوگی۔

	۱۹۰۱ء			۱۸۹۱ء		
	کل نفوس	مرد	عورت	کل نفوس	مرد	عورت
ناکتخدا	۴۳۱۵۲۵	۲۶۰۴۴۳۹	۱۷۰۷۰۸۵	۴۲۳۲۴۹۲	۲۵۰۳۲۳۶	۱۶۵۹۲۵۶
کتخدا	۵۵۰۲۳۶۷	۲۷۷۲۷۹۵	۲۷۴۹۵۷۲	۶۰۳۸۲۶۰	۳۰۵۵۲۶۶	۲۹۸۲۹۹۴
بیوہ و رنڈوا	۱۳۲۷۲۵۰	۲۹۶۲۹۵	۱۰۳۰۸۵۵	۱۲۵۹۹۱۰	۲۴۲۱۵۱	۱۰۱۷۷۵۹
بلاتفصیل	۰	۰	۰	۶۳۷۸	۲۴۷۶	۳۹۰۲
میزان	۱۱۱۴۱۱۴۲	۵۶۷۳۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۳	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۸۰۳۱۲۹	۵۶۶۳۹۱۱

زبان

تلنگی اس ملک کے ۴۶ فیصدی نفوس کی زبان ہے۔ اُس کے بعد ۲۶ فیصدی لوگ مرہٹی بولتے ہین۔ کنڑی و اُردو کے بولنے والون کی فیصدی تعداد ۱۴ و ۱۰ ہے۔ لہذا یہ چارون زبانین جو ملکی زبانین سمجھی جاتی ہین تقریباً ۹۷ فیصدی نفوس کی زبان ہین۔ مارواڑی و ہندی کے بولنے والے ۵۷۷۷۷ اور ۲۸۷۶۷ ہین۔ اول الذکر تو اُن ساہوکارون کی زبان ہے جو مارواڑ سے یہان آکر مقیم ہوئے ہین اور دوسری زبان شمالی ہند و ممالک متحدہ کے باشندون کی زبان ہے۔ ٹامل زبان کے بولنے والے جو اکثر صوبہ مدراس کے باشندے ہین ۲۷۴۷۵ ہین۔ گونڈ اور کویا کے گویندونکی تعداد ۵۹۶۶۹ اور ۱۵۸۹۵ ہے۔ خانہ بدوش اقوام کی زبان ۱۲۵۰۷۰ نفوس بولتے ہین۔ جنمین سے لمبانی (لمباڑی) یا بنجاری زبان کے بولنے والے ۱۲۰۳۹۴ ہین یورپین زبانون مین انگریزی ۹۰۷ نفوس کی مادری زبان ہے

تختہ ذیل سے زبانون کی تفصیل ظاہر ہوگی

نام السنہ		نفوس سنہ ۱۸۹۱ء	نفوس سنہ ۱۹۰۱ء
معظم ملکی زبانین	اُردو	۱۱۹۳۸۲	۱۱۵۸۴۹۰
	مرہٹی	۳۴۹۳۸۵۸	۲۸۹۵۸۶۴
	کنڑی	۱۴۵۱۰۴۶	۱۵۶۲۰۱۸
	تلنگی	۵۰۳۱۰۶۹	۵۱۴۸۰۵۶
دیگر زبانین		۳۶۲۶۸۵	۳۷۶۷۱۴
جملہ میزان		۱۱۵۳۷۰۴۰	۱۱۱۴۱۱۴۲

ذات و اقوام و ملل

اعظم مجموعہ قوانین کے جو اس سرکار مین ظاہر ہوے ہین ۲۱ ہین لیکن تعداد شعبہاے ذات جو انکے ضمن مین ہین ۸۱۲ ہے۔

ہندو ذاتین

کاپو یا کنبی جو ملک کی بڑی زراعت پیشہ ذات ہے (۲۹۵۳۲۰۰) نفوس پر مشتمل ہے یعنی کل ملک کی مردم شماری کے فیصدی ۲۶ ہوتے ہین اور ہندو ذاتون مین بہت ہی بادقعت ہے۔ اسکے بعد بلحاظ اعداد مالازات ہے جن کے افراد (۱۵۸۴۰۰۰) یعنی فیصدی ۱۴ ہین۔ اس ذات کے تحت مین مالا و دھیڑ و مادیگا ملنگان کے اور مہار و مانگ مرہٹواڑی کے شامل ہین اور اگرچہ اخلاقی معیار مین ان کا درجہ بہت ہی پست ہے مگر دیہی انتظام مین یہہ بہت ہی بکار آمد ذات ہین۔ دوسری ذاتین بلحاظ اعداد گولا یعنی دہنگر (۸۳۲۴۰۰) برہمن (۶۹۲۸۰۰) ویشیا یعنی بنئے وغیرہ تجارت پیشہ (۵۴۸۰۰۰) کورروا (۵۳۳۶۰۰) سالا یعنی باغبان (۴۲۴۹۰۰) گونڈلا یعنی سیندہی و تاڑی نکالنے والے اور شراب فروش (۲۸۴۶۰۰) ہین لمبانی یا لمباڑی جسکو بنجارے بھی کہتے ہین اور غلہ لایا کرتے ہین (۱۷۲۳۰۰) ہین اور معظم وحشی اقوام بھیل و گونڈ کی تعداد (۵۵۰۰۰) اور (۹۶۰۰) ہے۔

مذہب

اس ملک کے باشندون مین مختلف مذاہب کے لوگ شریک ہین لیکن دو ہی مذہب ہین جن کے پیرونکی تعداد معتدبہ ہے۔ ہندو و اسلام کیونکہ فیصدی نسبت ہندوون اور مسلمانون کی ۸۸/۶ اور ۱۰/۴ ہے۔ دوسرے مذاہب انیمسٹیک (۶۵۳۱۵) عیسائی (۲۲۹۹۶)۔ جین (۲۰۳۴۵) سکھ (۴۳۳۵) اور پارسی (۱۴۶۳) ہین۔ مذہب انیمسٹیک گونڈ (۵۴۹۹۶) بھیل (۹۵۱۱) گویا (۱۳۶) اور چنچو (۶۳۲) پر مشتمل ہے۔

ہندو

ہندوؤن کی تعداد مین بہ نسبت ۱۸۹۱ء کے فیصدی ۳ ر ۴ کی کمی ہوئی ہے اور یہ بیان کرنا بھی غیر مفید نہین کہ ہندوؤن کی تعداد بیس سال گذشتہ مین گھٹتی چلی آرہی ہے ۱۸۸۱ء مین اُن کی فی صدی نسبت ۳ ر ۹۰ تھی ۱۸۹۱ء مین ۴ ر ۸۹ - اور ۱۹۰۱ء مین ۶ ر ۸۸ تھی

مسلمان

بخلاف اِس کے مسلمانون کی تعداد بڑھتی جارہی ہے - گذشتہ دہ سالہ مین اُن کی تعداد مین ۴ ر ۸۰۷ نفوس کا اضافہ ہوا یعنی فیصدی ۵ ر ۱ - اور بلحاظ موازنہ ۱۸۹۱ء مسلمانون کی تعداد فیصدی مین ایک فیصدی اضافہ ہوا یعنی ۴۰ ر ۹ سے وہ ۱۹۰۱ء مین ۴ ر ۱۰ فیصدی ہوگئے -

عیسائی

مثل مسلمانون کے عیسائیون مین بھی ترقی ہوئی - گذشتہ دہ سالہ مین ۲۵۶ نفوس یعنی ۱۲ ر ۹ کا اضافہ ہوا -

جین

جین لوگون مین اِسی مدت مین ۵۰۰ نفوس کی کمی ہوئی یعنی فیصدی ۲۲ کی - اُنکی فوق العادہ بیشی ۱۸۹۱ء کی ممکن ہے اس وجہ سے ظاہر ہوئی ہو کہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری مین اُنکے اکثر افراد کو ہندو مذہب مین دکھلایا گیا ہو -

سکھ

گزشتہ دہ سالہ مین سکھونکی تعداد مین بھی کمی ہوئی زردشتیون یعنی پارسیون کی تعداد مین بیشی ہوئی - اگرچہ اونکی تعداد بہت ہی کم ہے -

مسلمانونکا اضافہ کچھ تو غیر مذاہب کا داخل دائرہ اسلام ہونیسے ہے اور کچھ اُنکی ذاتی بارآوری اور کثیر الاولادی کا نتیجہ ہے - اور عیسائیون کی بیشی زیادہ تر مشنریون کی دعوت اور کچھ یورپین لوگونکے فوج و تجارت مین شریک ہونیکی وجہ سے ہے -

بلحاظ قومیت یوروپین عیسائیون مین ۹۱۴ کی کمی ہوئی یعنی ۱۸۹۱ء مین ۴۳۴۷ تھے بمقابلہ ۱۹۰۱ء کے ۵۲۶۱ نفوس کے۔ بخلاف اسکے یوریشین اور دیسی عیسائیون مین اضافہ ہوا۔ یعنی ۱۸۹۱ء مین اونکی تعداد علی التناسب (۲۵۰۷) اور (۱۲۶۶۱) تھی جو ۱۹۰۱ء مین (۳۲۹۲) اور (۱۵۳۵۷) ہوگئی۔ تختہ ذیل سے مذاہب مختلفہ کا تفاوت ظاہر ہوگا۔

نام		نفوس ۱۸۹۱ء	نفوس ۱۹۰۱ء
ہندو		۱۰۳۱۵۲۴۹	۹۸۷۰۸۳۹
مسلمان		۱۱۳۹۶۶۶	۱۱۵۵۷۵۰
عیسائی	دیسی	۱۲۶۶۱	۱۵۳۵۷
	یوروپین یوریشین	۷۷۶۸	۷۶۳۹
جملہ دیگر مذاہب		۶۲۶۹۶	۹۱۵۵۷
جملہ میزان		۱۱۵۳۷۰۴۰	۱۱۱۴۱۱۴۲

عیسائی مشن

پہلا انگریزی اسکول وہ ہے جسکو اس ملک مین ایک چرچ آف انگلنڈ کے پادری نے کھولا اسکے بعد رومن کتھولک مشنریون نے ۱۸۳۴ء مین ایک اسکول کھولا۔ اور اُسوقت سے آج تک مشن مذکور نے بتدریج ایسی ترقی کی ہے کہ اُسکے متعدد اسکول اور مراہب مختلف مقامات ملک مین پائے جاتے ہین۔ رومن کتھولک فرقہ کے لوگ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین ۱۶۴۹ تھے چرچ آف انگلنڈ مشن کے متعلق چادرگھاٹ مین دو مدرسہ ہین ایک لڑکون اور دوسرا لڑکیون کے لئے۔ ۱۹۰۱ء مین اِس فرقہ کے پیرونکی تعداد ۶۸۱۳ تھی۔ دوسرے مشنونمین وسیلین اور

بپٹسٹ ہین جنکے پیرو علی الترتیب ۱۴۶۸ - اور ۸۸۵ ہین - اول الذکر اس ملک مین ۱۸۸۰ء مین کھولا گیا اور حسب ضرورت اُسکے دائرہ کو اضلاع شمالی وشمالی شرقی حیدرآباد مین توسیع دیگئی اور ذیل کے مرکزی مقامات مقرر کئے گئے - آیلر - کرینگر - سدی پیٹہ - اندور - میدک - وکندی - انکا کام طبابت وتعلیمات و دعوت عیسویت ہے اور اسکا بڑا طبی مرکز میدک مین ہے جہان ایک عمدہ شفاخانہ عورتون اور بچون کے لئے ہے اور اسکے دو اور شعبہ بھی ہین - کل اسکول اس کے از قسم مدارس ابتدائی ہین - فیتا ولیس کا بنانا سکندرآباد و کرینگر و سدی پیٹہ مین سکھلایا جاتا ہے - اور زردوزی کا کام میدک مین - بافندگی سدی پیٹہ مین اور لکڑی کا کام اندور مین - اس مشن کے ۱۱ اسکول مختلف اضلاع مین ہین جنمین سے چہ لڑکون کے لئے مخصوص ہین -

امریکن بپٹسٹ تلنگی مشن نے سکندرآباد مین اپنا کام ۱۸۷۵ء سے شروع کیا اُس کے بعد سے اسکی شاخین ہنمکنڈہ - محبوب نگر - نلگنڈہ - سوریا پیٹہ اور جنگاؤن اور گدوال مین کھولی گئی ہین - ۱۹۰۲ء مین ہنمکنڈہ مین ایک اسپتال کھولا گیا - اِس مشن کا کام صرف اِس ملک کے تلنگی اقوام سے متعلق ہے - اسکے جملہ اسکول دون وسطی تعلیم کے قسم سے ہین -

پیشہ

منجملہ کل نفوس ملک ہذا (۱۳۲۹۰۲۵) یعنی ۴۶ فیصدی زراعت سے اپنی گذراوقات کرتے ہین - اس ۴۶ فیصدی مین سے ۳۲ فیصدی تو مالک زمین و پٹہ دار ہین - ۹ زراعتی مزدور اور ۵ خاص خاص پیداوار کے حاصل کرنیوالی ہین - اس تعداد مین جزوی زراعت پیشہ لوگ شریک نہین ہین جن کی تعداد ۲۵۰۰۰۰ ہے - ذاتی وخانگی وصفائی کی ملازمت سے

۶۵۵۸۷۰ نفوس پرورش پاتے ہین یعنی ۵٫۹ فیصدی - غذا اور پینے کی اشیاء و مسکرات کے مہیا کرنے والے ۵۳۶۰۱۶ یعنی فیصدی ۴٫۸ ہین تجارت سے ۳٫۸ فیصدی یعنی ۴۲۷۹۴ کی روزی چلتی ہے - اور بافندگی و لباس بنانے والے ۳۰۱۷۲۹ یعنی فیصدی ۲٫۷ ہین - حیوانات کی نگہداشت سے ۲۸۴۳۰۴ یعنی فیصدی ۲٫۵ نفوس کی وجہ معاش ہمدست ہوتی ہے - مٹی کا کام اور عام مزدوری سے ۱۴۳۲۵۹ یعنی فیصدی ۱۳ نفوس کی گذر اوقات ہوتی ہے - اور آزاد و مطلق لوگونکی تعداد ۴۱۰۳۹۴ یعنی ۳٫۷ فیصدی ہے -

لوگونکی غذا اور اخلاقی میثیت

عام غذا غربا اور عموماً اس کی جوار اور باجرے کی روٹی پر منحصر ہے اور تلنگان مین چاول کا استعمال بھی کثرت سے کیا جاتا ہے - انکو اقسام دال و ترکاریون - پیاز مرچ - املی - اور گھی یا تیل کے ساتھ استعمال کرتے ہین - مسلمان و ہنود دونون بکری کا گوشت کھاتے ہین - اضلاع مین مسلمان لوگ محض اپنے ہندو بھائیون کے لحاظ سے گائے کا گوشت کبھی کھاتے ہین لیکن شہر اور بڑے قصبات کے مسلمانون کو اسکا خیال نہین - مالا اقوام کے لوگ بشمول ڈھیر و مانگ و مادیگا و چار و مہار - وغیرہ مردہ جانورونکا گوشت کھاتے ہین -

لباس

دیہاتی لوگونکا عام لباس مرہٹواڑی مین ایک دھوتی و جانگیا یا صدریہ اور سرخ یا سفید پگڑی پر مشتمل ہے اور تلنگان مین سفید ہی پگڑی سر پر رکھتے ہین - علاوہ اسکے کمل توسب کے لئے ناگزیر ہے - عورتین ایک ساڑی پانچ چھہ گز کی لمبی اور سوا گز عریض جسکا ایک چھیڑا کمر کے اطراف لپیٹا جاتا ہے اور دوسرا پلو سر اور جسم کو ڈھانپتا ہے اوڑھتی ہین - اسکے علاوہ چولی بھی ہوتی ہے جو سینہ کی حفاظت کرتی ہے - یہ لباس دیہات مین مسلمانون اور ہنود دونون مین

مشترک ہے لیکن اکثر مسلمان عورتین لنگا۔ چولی اور دوپٹا بھی اوڑھتی ہین۔ گونڈ اور وڈر ذاتون کی عورتین چولی کا بالکل استعمال نہین کرتی ہین بلکہ اوسی ساڑھی کے بالائی پلو سے سینہ کو ڈھانپ لیتی ہین۔

مکانات

عام دیہاتی اور زراعت کار لوگو نکے مکانون مین تین چار کمرہ ہوا کرتے ہین اور دیوارین مٹی کی اور چھت یا تو کویلی کی ہوا کرتی ہے یا گھاس وپھوس کی۔ یہ چھوٹے کمرے ایک چھوٹے احاطہ کے اطراف مین بنائے جاتے ہین۔ آسودہ حال رعایا کے مکان کسیقدر بہتر ہین اور اینٹ مٹی کے بنے ہوئے اور کویلی کی چھت سے پٹے ہوئے ہین اور کمرے یا حجرے ایک صحن یا بھونتی کے اطراف بنے ہوئے ہین۔ ڈہیڑ اور رزیل اقوام اور غریب رعایا ایسے جھونپڑون مین رہتے ہین جن کی دیوارین بھی مٹی سے بنی ہین جنکو گوبر اور مٹی سے لیپ دیا گیا ہے۔

مردونکی تدفین

ہندوونکی اعلی ذاتین مثل برہمن وراجپوت و بنیو نکے اپنے مردون کو جلاتے ہین۔ بخلاف اسکے چھوٹی ذاتون مین دفن کرتے ہین۔ مسلمانون مین ہمیشہ سے مردونکے دفن کا طریقہ رائج ہے۔

مشغولیات اور کھیل وغیرہ

بہت تھوڑے ایسے کھیل ہین جو زراعت پیشہ یا دیہاتی لوگون مین شائع ہون۔ وہ لوگ عصر کے وقت گانون کی چاوڑی پر اکثر جمع ہوتے ہین اور گانون کی گپ شپ مین شام گذارتے ہین یا اپنے مکانون مین اپنے اہل وعیال کے ساتھ وقت صرف کرتے ہین اور فصل وموسم اور پیداوار کے ذکر مذکور مین مصروف رہتے ہین کبھی کبھی ہمسایہ دیہات کے بازار کو یا قریب جوار

کے میلے یا جاترا کو جاتے ہین اور کبھی موضع کی دیسی نامک یا پہلوانون کا تماشا دیکھتے ہین جس کے لئے بطور چندہ رقم فراہم کرلیجاتی ہے۔

اعیاد و تہوار

عام تہوار ہنود کے ہولی دیوالی دسہرا ناگ پنچمی رام نومی و پترا پکشا و شیوراتری ہین۔ پولا کا میلا ہر جاے ہوتا ہے اور جانورون کو ہار پھول کے پہناکر گانون مین پھراتے ہین۔

مسلمانون کے متبرکہ ایام و اعیاد محرم۔ شب برات۔ عیدالفطر عیدالضحیٰ۔ دوازدہم اور یازدہم ہین۔ نوروز جمشیدی جو ایرانیون کے سال کا پہلا دن ہے یہان بھی بطور سرکاری منایا جاتا ہے

خاندان مشترکہ

ہندوؤن مین مشترک خاندان کا طریقہ ہر جاے شائع ہے لیکن اُسکا اثر صرف ایک ہی پشت تک ملحوظ رہتا ہے۔

نام

اِس ملک مین ہنود کے اکثر دو نام ہوا کرتے ہین صرف فرق یہی ہے کہ مرہٹواڑی مین گانون کا نام اصلی نام کے بعد آتا ہے مثل دادا کورلیکر یعنی دادا کورلہ کا رہنے والا لیکن تلنگان مین گانون کا نام پہلے آتا ہے۔ جیسا ماٹورنیکا یعنی ینکا جو ماٹور کا باشندہ ہے۔ یہ نام اُنکے خاندانی ہوجاتے ہین۔ مرہٹون اور برہمنون مین یا تو تین نام ہوتے ہین جسمین پہلا تو اُس شخص کا نام ہے دوسرا اُسکے باپ کا نام اور تیسرا اُنکے گھر یا گانون کا نام ہوتا ہے۔ مثلاً گنیش رامچندر یا گنیش رامچندر بھونسلے۔ یا شنکر سکھارام پرلیکر جسمین پہلا اور دوسرا نام اُس کا اور اُس کے باپ کا ہے۔ بھونسلے گھرانیکا نام ہے اور پرلیکر گانون کے نام سے منسوب ہے یعنی اصلاً پرلی کا رہنے والا۔

زراعت

عام حالات اراضی و سطح زمین و بارش

ممالک محروسہ کی زراعتی زمینین دو قسم پر منقسم ہوسکتی ہین - اراضی تلنگانہ و اراضی مرہٹواڑی تلنگانہ کی زمینین تین قسم کی ہین - سیاہ - سرخ اور ریتیلی - اور مرہٹواری کی زمینین بھی تین قسم کی ہین - سیاہ - سرخ اور ملوان - تلنگانہ کی زمینون مین مقامی طور پر مختلف نام ہین مثلاً **اونچی ریگر** جو سیاہ اور چکنی ہے اور غریلی مواد سے مرکب ہے جسمین چونا کافی مقدار مین اور کسیقدر ریت کا مادہ بھی ہے **کٹا ریگر** جو کم چکنی ہے اور قسم اول سے اسمین چونا بھی کمتر ہے - **راوڑا** عمدہ باغات کی زمین ہے جسمین سات فیصدی تک پسا ہوا چونا موجود ہے - **راوٹی** زمین یہ بھی باغات کی زمین ہے مگر صرف نصف فیصدی اسمین چونا ہے - **سولاز** مین مثل راوٹی کے ہے اور رنگ مین بھوری ہے اور آبی فصل کے دھان کے لئے موزون ہے خصوصاً بھیڑ بکریان اسمین کھاد کی غرض سے بٹھلائی جاتی ہین **چونیکی** ریگر بھی چکنی قسم کی ہے اور بارفیصدی تک اوسمین چونہ کا جزو ملا ہوا رہتا ہے اور جوار مونگ تور و دیگر غلات کے لئے موضوع ہے - **چوکا ریگر** یا ملوان سرخ اور سیاہ مٹی سے مخلوط ہے - مگر چونا اسمین بہت کم ہے - **چلکا** یا ریوازمین - یہ بالکل مہین اجزا سے ریت وغیرہ کے مرکب ہے اور کسیقدر چونیکا جزو بھی اسمین موجود ہے - اور فصل خریف کے لئے نہایت موضوع ہے - **پرا چوکا** ہر طرح سے چلکے کی زمین کے مشابہ ہے لیکن اوسکے اجزا ویسے مہین نہین - مرہٹواڑی کی زمینین **گیرٹیان** (سب اسرخی مائل) اور ملوان ہین - بلند مقامات کی زمینین بہت چکنی اور **الیومنا** کا جزو انمین کثرت سے ہے - اور جو زمینین میدان مین واقع ہین وہ ہلکی اور چکنی کے ساتھ مخلوط ہین لیکن انکی گہرائی زیادہ نہین - عموماً یہ زمینین بسالٹ

اور وا کے پتھر کی تحلیل سے پیدا ہوئی ہین یعنی بسالٹ سے چکنی رگڑ اور وا کے سے بھربھری مٹی لیکن جب یہ دونون قسم کی مٹی مخلوط ہوجاتی ہین تو نہایت حاصل خیز چکنوٹ اسکا نتیجہ ہے جسمین رطوبت کو محفوظ رکھنے کی عمدہ قابلیت ہے۔

موسم و مقدار بارش

اضلاع مرہٹواری کا موسم مارچ سے آخری تک گرم اور خشک رہتا ہے اور بقیہ مہینون مین معتدل۔ مگر تلنگانہ مین مارچ سے آخر سپٹمبر تک گرم اور مرطوب رہتا ہے اور باقی مدت مین معتدل۔ تین چوتھائی سے زیادہ بارش یعنی تقریباً ۲۳ انچ جون اور سپٹمبر کے درمیان ہوتی ہے اور تتمہ اکٹوبر اور نومبر مہینون مین برستی ہے۔

طریقہ زراعت

زرد جوار۔ تل۔ باجرا۔ تور۔ کپاس اور دیگر محلات وجبوب خریف یعنی بارش کی فصل مین بوئے جاتے ہین۔ اور چنا۔ جو۔ کپاس۔ السی فصل ربیع کی پیداوار ہین۔ کل رقبہ اراضی خالصہ کا جو ۱۹۰۱ء مین مزروع ہوا تھا ۳۰۰۴۰ مربع میل تھا جسمین ۹۴ فیصدی زراعت خشکی تھی اور ۶ فیصدی تری۔

مرہٹواڑی مین صرف دو ہی فصل بوئی جاتی ہین۔ خریف و ربیع۔ لیکن تلنگانہ مین پانچ فصلین ہین۔ آبی تابی تری کے لئے اور پناس (خریف) ربیع اور ماکی۔ یہ اخیر فصل مابین خریف و ربیع کے بوئی جاتی ہے۔

اضلاع مرہٹواڑی مین خریف و ربیع کا رقبہ بارش پر موقوف ہے۔ اگر بارندگی جون سے شروع ہوجاے تو ابتداے فصل مین خریف کثرت سے بوتے ہین۔ لیکن اگر بارش دیر کرکے شروع ہو تو اور خریف بونے کی فصل گذر چکی ہو تو زیادہ زمین ربیع کے لئے رکھی جاتی ہے۔

تلنگانہ مین چونکہ ربیع کے بونے کی زمینین کمتر ہین خریف کی کاشت جولائی تک بھی جاری رہتی ہے اور اوسکے بعد ہی ماکی کی کاشت شروع ہوجاتی ہے ۔ دھان کے بعض اقسام جو آبی مین بوتے ہین اگر بارش دیر مین ہو تو اگسٹ کے ابتدا تک بھی بوسکتے ہین ۔ اور تابی کے دھان ڈسمبر سے آخر فبروری تک بوے جا سکتے ہین ۔

عمل زراعت جوتنا وغیرہ

رعیت اپنی زمینون مین خریف کے لئے ڈسمبر و جنوری سے اور ربیع کے لئے ایام بارش مین جب کبھی بارش موقوف ہو ہل چلا کر تیار کرتا ہے ۔ ریگڑ کے لئے بڑا ہل ضرور ہے جسمین آٹھ بیل جوتے جاتے ہین اور یہ ہل سات یا آٹھ سال مین ایک بار چلانا کافی ہے اس کے بعد ہر سال صرف بکھر سے زمین درست کیجاتی ہے ۔ بخلاف اس کے تلنگان کی زمین چونکہ مجرّا اور ریتیلی ہے اوسمین ہلکا ساہل یا بکھر کا چلانا کافی ہے ۔ پہلے ہل ایک سمت مین کھیت کے طول سے چلاتے ہین ۔ بعد دوبارہ علی القوایم اوسکے عرض سے جوتتے ہین اور یہ عمل متواتر کیا جاتا ہے تاکہ مٹی بالکل نرم اور مہین ہوجائے ۔

جب زمین اس طرح پر صاف اور تیار ہوگئی تب اوس کے بونے کا انتظام کیا جاتا ہے اور دو ایک پانی جون مین برسنے ہی فصل خریف کی کاشت شروع ہوجاتی ہے تلنگان مین چند روز اچھی طرح پانی برسنے کے بعد زمین دھان کے لئے جوتی جاتی ہے اور بعد اوس کو چہ روز تک ویسا ہی چھوڑ دیا جاتا ہے اور تخم کا دھان جو آگے سے بھگو کر رکھا گیا ہے اور اسمین سولکا نکل آیا ہے کھیت مین چھڑک دیا جاکر ہل سے کیچڑ مین اوسکو ملا دیتے ہین ۔ لیکن اُن کھیتون مین جنکو تالاب کا پانی دیا جاتا ہے تیاری فصل بارش کے

قبل شروع ہوجاتی ہے۔ ربیع کی کاشت کے لئے جو زمینین موسم بارش مین تیار کی گئی ہین اون مین ستمبر اور اکٹوبر مین تخم ڈالدیا جاتا ہے چونکہ اس موقع پر ضرور کچھ پانی برسنا ہے جو ربیع کی کاشت کے لئے لازم ہے۔ وہان کی تابی فصل کے لئے بادلیون اور تالابون کے پانی سے زمین تر کیجاتی ہے اور دو مہینے بلکہ تین مہینے تک بھی کاشت جاری رہتی ہے یعنی ڈیسمبر سے آخر فبروری تک۔

مرہٹہ کاشتکار اپنے خریف و ربیع کے کھیتونکی برابر تین چار مرتبہ نلائی کراتے ہین لیکن تلنگانہ کے کاشتکار اس بارے مین بہت بے پرواہ ہوتے ہین اور صرف ایک یا دو مرتبہ نلائی کراتے ہین مگر وہ زیادہ تر توجہ وہان کی فصل کیطرف مبذول کرتے ہین اور اوسکی تین چار بار نلائی مین دریغ نہین کرتے کیونکہ اوسمین فائدہ زیادہ ہے۔

زرد جوار۔ باجرا اور آبی کے وہان کی فصل ڈیسمبر تک تیار ہوجاتی ہے اور سفید جوار۔ چنا۔ گیہون۔ جو۔ اور تابی کے وہان اپریل سے آخر می تک قابل درو ہوجاتے ہین۔

کپاس جملہ اضلاع مین جہان سیاہ ریگڑ ہے بوئی جاتی ہے اور تلنگان مین بھی جہان اوسکے بونے کے لایق زمین موجود ہو خالی نہین چھوڑتے ہین۔ چھوٹی کپاس کے بونیکا زیادہ رواج ہے کیونکہ رعیت کو اوسمین آسانی اور کفایت ہے جن اضلاع مین ریل جاری ہے وہان روئی صاف کرنے اور دبانے کے بہت سارے کارخانے جاری ہوگئے ہین اور پچھلے چار پانچ سال مین متعدد کارخانے کھولے گئے ہین کیونکہ ریل کی وجہ سے کارخانون کی مشینری اور کلین آسانی سے آسکتی ہین۔ ریلوے کے امتداد سے کپاس اور دوسرے

غلّات وحبوبات کی کاشت مین بھی ترقی ہوئی ہے۔

نفوس جو مشغول زراعت ہین

کل ملک کی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۱۱۴۱۴۲) اتھی جسمین سے (۵۱۳۲۹۰۲) نفوس کی گذر زراعت پر تھی یعنی فیصدی ۴۶ کی جنکی تفصیل ذیل مین مندرج ہے۔

اشخاص جن کو زمین سے تعلق ہے مثل جاگیردار و زمیندار و رعایا۔ ۳۵۱۳۱۵۲

زراعتی مزدور ... " " " ۱۶۱۹۷۵۰

معظم پیداوار

مرہٹواڑی کی معظم پیداوار جوار۔ باجرا۔ گیہون۔ کپاس۔ السی اور دیگر حبوب ہین۔ اور تلنگان کی پیداوار وہان۔ زرد جوار۔ باجرا۔ ارنڈ۔ تل اور دیگر غلات وحبوب پر مشتمل ہے مرہٹواڑی کے لوگون کی اکثر غذا جوار باجرا اور کسیقدر گیہون ہے۔ مگر تلنگان مین جوار و باجرا کے علاوہ چاول کا بھی کثرت سے استعمال ہے۔ دال وحبوبات وغلات اقسام کل ملک مین بوئے جاتے ہین۔ روغن دار اجناس مین السی۔ تل۔ کڑاو اور ارنڈ شامل ہین جنمین سے پچھلی دو جنسین تلنگان مین زیادہ بوئی جاتی ہین۔ علاوہ کپاس کے انباڑہ کا اور میٹھا سن بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور شاکا ٹے (جنگلی کپتگی) اور بھنڈ یکا سن بھی معقول مقدار مین نکلتا ہے۔ ملک بھر مین ہر جاے مرچ بوئی جاتی ہے اور اضلاع بیدر و اطراف بلدہ و سرحد ٹانڈور مین زیرہ اور اجواین بھی پیدا ہوتی ہے ۱۹۰۱ء مین جو معظم اجناس کل ملک مین بوے گئے تھے اونکا رقبہ اور فیصدی نسبت کل رقبۂ مزروعہ کے ساتھ تختہ / صفحہ ۵۶ مین درج کی گئی ہے۔

۱۰۷۶۸

نام جنس	رقبہ بربع میلوں مین	فیصدی نسبت	نام جنس	رقبہ بربع میلوں مین	فیصدی نسبت
جوار اقسام	۱۲۵۲۱	۴۱٫۴	تور (ارہر)	۵۶۱	۱٫۸
کپاس	۳۲۲۶	۱۰٫۷	کسوسب	۵۳۱	۱٫۷
باجرا	۲۴۸۸	۸٫۲	مکائی	۴۸۴	۱٫۶
چاول	۱۲۵۸	۴٫۱	رالا (کنگنی)	۴۲۵	۱٫۴
تل (اقسام)	۱۲۶۳	۴٫۲	مونگ	۳۰۷	۱٫۰
گیہون	۹۱۴	۳٫۰	کودرو	۱۷۷	۰٫۵
ارنڈ	۸۸۳	۲٫۹	مرچ	۱۴۳	۰٫۵
چنا	۷۶۸	۲٫۵	تمباکو	۱۱۲	۰٫۴
السی	۶۱۷	۲٫۰			

۱۰۶۸

مختلف پیداوار فی ایکڑ مین اس قدر اختلاف ہے کہ بدقت کوئی مناسب اوسط قرار دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً وہان کی پیداوار فی ایکڑ سوا چار من سے بتیس ۳۲ من تک ہوتی ہے۔ بہرحال اضلاع سے جو مواد ہمدست ہوا ہے اوسپر سے حسب ذیل معظم پیداوار کی اوسط اوزان درج کئے جاتے ہین۔ گڑہ (۲۶ من)۔ وہان (۱۴٫۰ من)۔ جوار (۳۰ من) گیہون (۳۰ من) باجرا (۳۰ من) سانوان (۳۰ من) کلتھی (۲۰ من) تخم ارنڈ (۲۰ من) چنا (۲۰ من) تل (۲۰ من)۔ السی (۲۰ من) اور کپاس (۳۲ سیر)

کھاد اور تدویر زراعت

وہان اور نیشکر کے کھیتون مین کھاد کافی دینی ہوتی ہے خصوصاً کما دیعنی نیشکر کے لئے

اور یہ کھاد دیہات کے مویشی اور گانون کے کچرے کوڑے سے حاصل ہوتی ہے اور اشجا کے پتے اور ڈالیون کو بھی اسمین شریک کردیا جاتا ہے۔ ریگڑ کی زمینون مین جوار اور گیہون کے لئے کھاد نہین دیجاتی ہے۔ تلنگانہ مین تدویر کا شت کا طریقہ صرف چلکہ اور ادنی قسم کی زمینون مین مستعمل ہوتا ہے۔ بنجر زمینون کو جب پہلے پہل تیار کرتے ہین تو اوسمین پہلے سال روغندار اجناس بوتے ہین اور اُسکے بعد کے سال مین جوار اور بعد سانوان اور کودرو بوئی جاتی ہے۔ بہتر قسم کی زمینون مین جب قوت زائل ہوجاتی ہے تو جوار کے بعد کپاس بوتے ہین۔ چونکہ زرد جوار سے زمین کی قوت کم ہوجاتی ہے اِس لئے اوسکو ہرگز دو سال پے در پے اوسی زمین مین نہین بوتے ہین۔ اگر نئی زمین عمدہ قسم کی ہے مثل ریگڑ یا ملوان کے اور ربیع کی فصل کے لایق ہے تو اوسمین پہلے کلتھی یا لاکھ یا ارنڈ بوتے ہین۔ دوسرے سال اسمین چنا۔ کلتھی۔ یا دوسرے دال کے اقسام سے بوتے ہین۔ تیسرے سال جوار مین السی یا کرڑ (کسوسب) ملاکر بوتے ہین اور اُسکے بعد ایکسال درمیان جوار اور کلتھی بویا کرتے ہین۔ دہان کی زمینون مین تدویر کا عمل رائج نہین لیکن بعض اوقات نیشکر یا پان اونمین لگایا جاتا ہے۔ اضلاع مرہٹواڑہ مین تدویر و تبدیل کا طریقہ حسب ذیل ہے جب بنجر زمین کو پہلے خریف کی کاشت کے لئے درست کیا جاتا ہے تو پہلے اُسمین باجرا یا کپاس بوئی جاتی ہے اور مابعد کے دو تین سال مین برابر باجرا اُس سے حاصل کرتے ہین۔ اُسکے بعد پے در پے مونگ۔ اوڑد۔ مٹھ یا سن اوسمین بوتے ہین اور جب زمین جوتنے کی عمدہ حالت مین آجاتی ہے تو اوسمین تور (ارہر) بوتے ہین۔ اِس جنس کی جڑین زمین مین بہت

گہری جاتی ہین اور اُسکو پولی اور پھلپھلی کر دیتی ہین جس سے قلبہ رانی آسان ہوجاتی ہے لیکن جب ربیع کی کاشت کے لئے بنجر زمین کو درست کرتے ہین تو پہلے جوار یا کڑ (کسومب) بوتے ہین اور بعد کے چار پانچ سال مین گیہون یا جوار بوتے ہین -

میوجات اور ترکاریان

اورنگ آباد وعثمان آباد و پربھنی ونرسل اور اُنکے حوالی مین کونلا کثرت سے حاصل ہوتا ہے مگر حیدرآباد اور دیگر مقامات مین صرف خانہ باغون مین پیدا ہوتا ہے - معمولی آم تمام ملک مین ہوتا ہے - لیکن خاص بلدہ حیدرآباد کے باغات مین نہایت عمدہ قسم کے پیوندی آم ہوتے ہین - موسم بارش مین ملکی ترکاریان سب جاے ہوتی ہین لیکن انگریزی ترکاریان حیدرآباد و مضافات بلدہ و سکندرآباد اور اضلاع کے مستقرات پر بوئی جاتی ہین -

توسیع زراعت و ترقی تخم اجناس

زراعت ملک مین پچھلے بیس سال مین بہت کچھ ترقی و توسیع ہوئی ہے - بڑے بڑے قطعات قابل زراعت نلدنگانہ کے اضلاع سرپور تانڈور - محبوب نگر - ورنگل - ایلگنڈل اور اندور مین اُفتادہ پاے جاتے ہین - مگر اضلاع مرہٹواڑی مین کل قابل زراعت زمین اٹھالی گئی ہے - رعایا نے عمدہ تخم کے انتخاب و نئے اقسام تخم کے استعمال یا نئے آلات کشاورزی کے کام مین لانے سے دلچسپی ظاہر نہین کی -

موجودہ آلات زراعت کی حیثیت

مرہٹواڑی مین جو ہل مستعمل ہوتا ہے بہت بڑا اور سنگین ہے جو ریگو کی چکنی مٹی کے توڑنے کے لئے ضرور ہے اور جسمین چار جوڑ سے پانچ جوڑ تک بیل لگائے جاتے ہین - مگر تلنگان مین چھوٹا ہل کافی ہوتا ہے - دوسرے آلات بکھر اور تپن ہین جو زمین کو ہموار کرنے مین مستعمل ہوتے ہین - آبپاشی کے لئے معمولی سوٹ کا ڈول کام مین آتا ہے جسمین ایک جوڑی بیل

کی ضرور ہوتی ہے۔ ندیون اور نالونکے کنارون پر باتم اور بھڑکی سے پانی چڑہایا جاتا ہے جسمین ایک سے دو آدمی تک کام کرتے ہین۔

فی الحال اس سرکار مین کوئی زراعت کا محکمہ نہین ہے اور اس کے متعلق جو کام ہوتے ہین وہ محکمۂ مال کے ذریعہ سے انجام پاتے ہین۔ رعایا کو ایام گرانی و قحط مین کنوون اور باولیون کے کھودنے کے لئے رقم بطور امداد دیجاتی ہے اور وہ باولی اور کھیت تا ادائے رقم مکفول سمجھے جاتے ہین اور رقم مذکور اقساط سے ادا کیجاتی ہے جس کا سود بحساب سالانہ چھ فیصدی ہے۔ رعایا اکثر ساہوکارون کے قبضہ مین پھنسی ہوئی ہے اور آخر ساہوکارون کے کاشتکار ہوجاتے ہین۔ علاوہ ساہوکارون کے بعض مالدار زمیندار و کاشتکار بھی روپیہ قرض پر دیتے ہین۔ اگر زراعتی بنک عمدہ اصول پر کھولیجائین تو رعایا کے حق مین نہایت مفید ثابت ہونگی۔ ساہوکارون کا معمولی سود پچیس ۲۵ روپیہ فیصدی فصل کے لئے ہوا کرتا ہے۔ ساہوکار آیندہ فصل کی ضمانت پر رعیت کو قرض دیتا ہے اور درو کے وقت پچیس ۲۵ روپیہ سود کے عوض فقد یا جنس مین اوسی قیمت پر جو اوس وقت رائج ہے مال لے لیتا ہے۔ اس حساب سے سالانہ پچاس فیصدی سے زاید سود ہوجاتا ہے۔

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ بکریان

باستثنا مشرقی تلنگان کے سفید جانورون اور کھمم و دیور کنڈہ و عادل آباد و امرآباد کے جانورون کے۔ اس ملک مین کوئی اور خاص نسل جانورونکی نہین ہے۔ مذکورہ سفید جانور خاص اسی ملک کے ہین اور مضبوط سفید رنگ کے ہوتے ہین فقط اونکی دم سیاہ ہوتی ہے۔ انسے تو کھمم و دیور کنڈہ کے جانور زیادہ تر مضبوط ہین اور میسور کے جانورون

سے بہت مشابہ ہین۔ عادل آباد (سرپور تانڈور) وامرآباد کے جانور گو قد مین چھوٹے ہوتے ہین لیکن تیز قدم ہین۔ تلنگانہ کے بنجر اور افتادہ زمینین اور جنگلات اونکے پرورش کے لئے عمدہ چراگاہ ہین۔ عمدہ قسم کے گھوڑے فوجی اور رسمی ضرورتونکے لئے آگے بہت پالے جاتے تھے۔ لیکن عربی اور آسٹریلین گھوڑون کے آنیسے ان کی قدر گھٹ گئی ہے۔ سرکار نے اضلاع مرہٹواری و تلنگانہ مین نسل کی ترقی کے لئے متعدد تخمی گھوڑے رکھے ہین۔ جسکا نتیجہ خاطرخواہ برآمد ہورہا ہے۔ دکن کے ٹٹو راسخ قدمی و مضبوطی و تحمل زحمت مین بہت مشہور ہین دوسرے جانور مثل بھینس بکریان اور بھیڑ معمولی قسم کی ہوتی ہین لیکن مرہٹواڑی کی بھینسین دودھ زیادہ دیتی ہین اور اسیوجہ سے دو چند و سہ چند قیمت پر بکتی ہین۔ مرہٹواڑی مین گجراتی بکریان پالی جاتی ہین جو زیادہ اور عمدہ دودھ دیتی ہین۔ زراعتی جانورون کی قیمت فی جوڑ چالیس روپیہ سے ڈیڑھ سو اور دو سو تک ہوا کرتی ہے۔ ٹٹو پندرہ روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ تک بھینس تلنگانہ مین تیس سے پینتالیس روپیہ تک ہے۔ لیکن مرہٹواڑی مین پچاس روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ تک اوسکی قیمت ہوتی ہے بھیڑون کی قیمت دو روپیہ سے ساڑھے تین تک فی راس اور دودھ کی بکریون کے سات روپیہ سے بیس و پچیس روپیہ تک ہوتی ہے۔

گذشتہ قحط نے اضلاع قحط زدہ مین لاکھون جانورون کا ستیاناس کیا۔ اگرچہ چراگاہین علیحدہ کردیگئی ہین لیکن خشک موسم مین اونمین گھاس بہت کم ہوتی ہے۔ کڑبی یعنی جوار و باجرے کے ڈنٹل معظم علوفہ حیوانات کا ہے جو اچھی فصلونمین ضرورت سے زیادہ

پیدا ہوتا ہے اور خشک سالی کے خیال سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

میلے اور جاترا

۱۸۹۰ء تک موضع مالیگانون ضلع بیدر مین ہر سال گھوڑونکا بہت بڑا بازار ہوتا تھا جسمین گھوڑے اور دوسرے جانور کثرت سے فروخت ہوتے تھے۔ کئی سال سے یہ جاترا بسبب طاعون کے موقوف کر دیگئی ہے۔ خاص حیدرآباد مین بھی گھوڑون کی بڑی تجارت ہوتی ہے اور ہر ضلع مین ہفتہ واری و ماہواری بازار بھرتے ہین جنمین گھوڑے اور زراعتی جانور کثرت سے فروخت ہوتے ہین۔

آبپاشی

چونکہ ملک مرہٹواڑی کی زمینین سیاہ ریگڑ کی ہین وہان پانی کی اوسقدر ضرورت نہین ہوتی ہے جس قدر کہ تلنگان مین ہوتی ہے۔ کیونکہ ریگڑ مین قابلیت رطوبت کو محفوظ رکھنے کی زیادہ ہے اور موسم سرما مین شبنم بھی جو کثرت سے پڑتی ہے ضرورت کو پورا کرنیکے لئے کافی ہے اور ربیع کی کاشت کے لئے کافی ہوتی ہے۔ لیکن جہان نشکر اور دہان بوے جاتے ہین یا باغات ہوتی ہے وہان عمدہ ذریعہ آبپاشی کا باولیان ہین۔ بخلاف اسکے تلنگان کی زمین چونکہ ریتلی ہوتی ہے وہان پانی جمع کرنیکی سخت ضرورت ہے اور اس غرض کی تکمیل کے لئے زمین کے نشیب و فراز سے فائدہ اٹھایا گیا ہے اور نالون اور چھوٹی ندیونکی وادیون مین آڑے بند درمیان دو مرتفع نقاط کے باندھکر پانی کو روکا گیا ہے۔ بارش کا پانی جو ایک بڑی سطح پر برس کر بہتا ہے وہ ان نشیبی مقامات مین جمع ہوتا ہے جسکو تالاب کہتے ہین اور بذریعہ قوم یعنی دریچہ کے پانی نیچے کی زمینون کو بقدر ضرورت دیا جاتا ہے۔ علاوہ ان تالابون اور کنٹون (چھوٹے تالاب) کے زراعت کی آبپاشی باولیون

نہرون اور نالون کے ذریعہ سے بھی ہوا کرتی ہے - وہان - کماؤ یعنی نینتکر و ہلدی کے فصل کی موجودی تک پانی کا ہمیشہ رہنا ضرور ہے - مگر باغات کے لئے صرف وقتاً فوقتاً پانی کی ضرورت ہوتی ہے - گیہون اور جو اکثر باولیون کے نزدیک بوتے ہین جنسے اون کو ہفتہ مین ایکبار پانی دیا جاتا ہے ضلع لنگسگور مین تنگبھدرا دریا کے کنارہ پر ایک سلسلہ انیکٹ یعنی بندونکا قایم کیا گیا ہے جو پانی کو روکتے ہین اور وہ پانی بذریعہ نہرون کے تالابون کے بھرنے اور زراعتون کے سینچنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے جو اس دریا کے کنارہ پر واقع ہوئے ہین - اس دریا کے کنارہ پر تیس میل کے فاصلہ تک ایسے بند متعدد مقامات پر باندھے گئے ہین اور موضع کورکال کے قریب جو ایک بند باندھا گیا ہے وہ اس دریا کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک ممتد ہے یہ بند ایک زمانہ آگے باندھے گئے تھے اسلئے اونکے مصارف کا اندازہ اِس وقت معلوم ہونا دشوار ہے - دریاے مانجرا سے بھی ایک بڑی نہر نکالی گئی ہے جو ضلع میدک مین واقع ہے اور زراعت کی آبپاشی اور تالابون کے معمور کرنے مین نہایت بکار آمد ثابت ہوئی ہے -

تالاب

سرکاری تالابون کا پانی تری کی زمینات کی سیرابی کے لئے دیا جاتا ہے جن پر پانی کا نرخ لیا جاتا ہے - کل ملک مین بڑے تالاب (۳۷۰) اور کنٹے یعنی چھوٹے تالاب (۱۱۰۱۵) ہین انکے علاوہ (۱۳۴۷) نہرین اور نالے بھی ہین - بڑے تالابون کی نگہداشت صیغہ تعمیرات سے ہوتی ہے اور کنٹونکی نگہداشت عہدہ داران مال کے علاقہ مین ہے - جیسے کہ دستبند کا طریقہ جاری ہوا ہے زمینداردن دیہی عمال اور دیگر خوش باشون نے بعض شکستہ تالابونکی درخواست کرکے اون کو ایک معین رقم پر لے لیا ہے کہ اونکی نگہداشت ہمیشہ کیا کرین اور

ایک معین رقم دن کو سرکار سے مجرا دیجاے۔ مگر یہ تالاب کوئی بڑے تالاب نہین ہین۔

باولیان

جن اراضی کو باولیون سے سیچا جاتا ہے وہان وہی قدیم موٹ اور چمڑیکے ڈولونکا رواج ہے۔ اس سرکارمین (۱۲۳۱ف) زراعتی باولیان ہین۔ جہان کہین نہر یا نالہ کے ذریعہ سے تالابون مین پانی پہونچایا جاتا ہے تو رعایا بعض اوقات گوڑہ یا بھٹر کی نہر کے کنارہ پر قایم کرکے چمڑہ کے ڈول کے ذریعہ سے نہر کے اطراف کے کھیتونکی آبیاری کرتے ہین اور اس طریقہ سے پانی مسلسل جاری رہتا ہے۔ پختہ باولی کی تیاری مین چار سو سے چھہ سو روپیہ تک صرف ہوتے ہین۔ اور خام باولیان جنکی دیوارین صرف پتھر کی ہین اور چونے کا استعمال انکی بندش مین نہین ہوا ہے دو سو روپیہ سے تین سو تک مین تیار ہوسکتی ہین۔ ایسی باولیون پر دو موٹ لگاتے ہین اور یہ دہان یا نیشکر کے چار سے پانچ ایکڑ اور باغات کے دس ایکڑ تک کو سیراب کرنے کے قابل ہوتی ہین۔

اکثر بڑے تالاب مثل حسین ساگر۔ میر عالم۔ افضل ساگر۔ جلپلی اور دوسرے بڑے نامور تالاب اور نہرین شاہان سلف اور اونکے وزرا کے تعمیر کئے ہوئے ہین۔ اور اضلاع کے تالاب قدیم کے زمینداروں کی تعمیر ہین۔ کوئی کامل اطلاع انکی حقیقی مصارف کے متعلق ہمدست نہین ہوسکتی لیکن جو تالاب زمانۂ حال مین تعمیر ہوے ہین اُن کا بیان صیغۂ تعمیرات کے مضمون مین آئیگا۔

مالگذاری۔ مزدوری اور نرخ

مالگذاری یا لگان

چونکہ اس ملک مین عموماً رعیت داری طریقہ مروج ہے اس لئے جو رقم رعیت یا کاشتکار ادا کرتا ہی وہ زر مالگذاری زمین یا اُس کا کرایہ ہے۔ دیہات ویران مین جو اجارہ پر دئے گئے ہین اجارہ دار کو آزادی حاصل ہے کہ اپنے کاشتکارون سے جو رقم چاہے وصول کرے بدین شرط کہ اگر کوئی رعیت اُسمین آگے سے کاشت کرتا تھا اور جو رقم وہ سرکار مین دیتا تھا اوس سے زیادہ کا مطالبہ نکیا جاے۔ پٹہ دار یا رعیت نے جو سرکار سے بلاواسطہ زمین لی ہے اپنی زمینون کو کلاً یا جزاً کسی کو کاشت کے لئے دیسکتا ہے۔ کسی کو اپنا شریک یا شکمیدار بنا سکتا ہے۔ یہ شکمیدار زمین کو اصل پٹہ دار کی شراکت مین کاشت کرکے محاصل کو اپنے جانورون کی تعداد کے مطابق تقسیم کر لیتے ہین اسکے علاوہ پٹہ دار اپنے شکمیدار یا شریک سے زر مالگذاری کا بھی ایک جزو وصول کرتا ہے۔ لیکن اگر پٹہ دار اپنی زمین ضمنی کاشتکار کو دیتا ہے تو اپنے ضمنی کاشتکار سے نسبتہً کسیقدر زیادہ رقم وصول کرتا ہے۔ انعامدار اور غیر کاشتکار لوگ اپنے پٹہ کی زمینون کو اس طریقہ پر مزروع کراتے ہین۔ اگر غیر کاشتکار پٹہ دار ساہوکار ہو اور زمین کے حق قبضہ کو اوسنے خریدا ہو تو عموماً اپنے ذیل کاشتکار سے نسبت انعامدارونکے زیادہ حصہ لے سکتا ہے کیونکہ انعامدارونکے پاس زراعتی جانور نہوتے سے وہ اپنی زمینون کو کمتر حصہ پر دیدیتے ہین۔ بخلاف اسکے وہ ساہوکار اپنے ذیل کاشتکار کو آلات اور بیلونکی خرید کے لئے رقمی مدد دیتا ہے اور اُسکے معاوضہ مین یا تو سود لیتا ہے یا اُس سے زیادہ لگان پر زمین ذیل کاشتکار کو دیتا ہے جو آپ اوسکو سرکار مین دینی ہوتی ہے۔ یہ اخیر طریقہ مرہٹواڑی مین کثرت سے رائج ہے جہان بندوبست کے بعد سے زمین

کی قیمت بہت ترقی کر گئی ہے اور جہان غیر کاشتکار لوگ جو اکثر ساہوکار ہین بہ نسبت تلنگان سے زیادہ ہین

مزدوری

موجودہ نرخہاے مزدوری کا کوئی سرکاری داخلہ بہدست نہین ہوسکتا ہے - زراعتی مزدور اور دیہات کے خانگی ملازمین کو ہم بطور غیر فنی مزدورون کے سمجھین گے اور بڑھائی لوہار اور راج وغیرہ کو فنی مزدور خیال کرینگے صنف اول کو سالانہ ۵ سے ۵ روپیہ دئے جاتے ہین اور ایک وقت کا کھانا اور ایک کملی اور ایک جوڑ چپل کی بھی سالانہ اونکو دیجاتی ہے کبھی زراعتی مزدور دو یا تین سال کی مزدوری اپنے مالک سے شادی کے لئے پیشگی وصول کرتا ہے اور مقررہ تنخواہ سے کمتر رقم پر نوکری بجالاتا ہے جسمین تفاوت رقم بمقابلہ سود کے سمجھی جاتی ہے مزدوری کبھی جزؑ نقد اور جزؑ اجنس مین بھی ادا کی جاتی ہے - روزانہ مزدورون کو مزدوری جنس مین دیجاتی ہے لیکن روئی چننے کی مزدوری مین ایک مقدار معین کپاس اونکو دیتے ہین - دیہات کے کاریگرون کو جنس مین مزدوری دیجاتی ہے البتہ بعض صورتون مین ایک جزو نقد اور ایک جزو جنس مین ایصال ہوتی ہے جب غلہ گران ہوتا ہے تو نقد مزدوری دیجاتی ہے - تعصبات اور شہرون کے قرب وجوار مین اور نیز اون مقامات مین جہان روئی صاف کرنے اور دبانے کے کارخانے یا معدن براری کا کام ہوتا ہے جیسا کہ کوئلہ کی معدن یا پتھر کے معدن مین یا جہان ریل بنائی جاتی ہے تو وہان گران اور نقد مزدور طلب کرتے ہین جسکی مقدار ماہیانہ معہ ۲۰ روپیہ سے ۴۰ تک ہے -

گرانی کے زمانہ مین مزدوری کا نرخ اوسط سے بھی گھٹ جاتا ہے کیونکہ کام کے نہونے سے بہت سے مزدور بیکار ہو جاتے ہین - گذشتہ بندوبست کے بعد سے جو لگان مین مناسب تخفیف ہو گئی ہے تو زراعت کی طرف زیادہ توجہ ہونیسے مزدوری کی مانگ زیادہ ہوئی ہے اسی وجہ سے

مزدوری بھی بڑھ گئی ہے اور جو مزدور آگے تیس روپیہ سالانہ پر قانع تھا اب چھتیس روپیہ سالانہ کا طالب ہے۔ یہی حال دوسرے مزدورون فنی مزدورون اور خانگی ملازمون کا ہے۔ غلّہ کی گرانی بھی مزدوری کے نرخ کی ترقی کا باعث ہوئی ہے۔

مالی حالت

رعایا کی مرفہ الحالی ملک کے طبیعی حالات پر عموماً موقوف ہے جسکے لحاظ سے ملک کے مختلف قطعات منقسم ہین بسبب موجودی ذرائع آبپاشی وقطعات وسیعہ جنگل وہ حصّہ ملک کا جو تلنگان کہلاتا ہے نسبتہً قحط سالی وتلف جانوران سے بزمانہ خشک سالی محفوظ ہے۔ اور اس قطعہ کے لوگونکی مادی آسایش بھی بہ نسبت مرہٹواری کے لوگون کے زیادہ ہے کیونکہ قحطہاے پے در پے۔ کمی بارش۔ طاعون اور وبائی ہیضہ سے یہ قطعہ یا حصہ ملک محفوظ رہا ہے۔ آباد حصّہ ملک مین رعایا کی غذا اور پوشاک بہتر ہے اور تانبے اور پیتل کے برتن اونکے پاس موجود ہین۔ بخلاف اسکے مرہٹواری کے اضلاع کی رعایا کی حالت تلنگان کے مزدورونکی حالت سے بہتر نہین ہے۔

کاشتکارون کے مکانات مین عموماً چار پانچ حجرے ہوتے ہین جو ایک صحن کے اطراف بنائے ہوئے ہین جنکی دیوارین مٹی کی اور چھت پھوس یا کویلی کی ہوا کرتی ہے۔ اسباب خانہ داری مین دو ایک کھٹیا اور چند بڑے مٹی کے برتن ہوا کرتے ہین جنمین اُنکے غلہ کا ذخیرہ رکھا جاتا ہے۔ مزدور پیشہ اور پست اقوام کے لوگ ایک حجرے کے جھونپڑون مین رہتے ہین جنکی چھت پھوس کی اور جن کی دیوارین ٹٹی کی ہوتی ہین جسکو مٹی اور گوبر سے لیپا گیا ہے۔ ایک منشی جسکی آمدنی ماہیانہ تیس روپیہ سے چالیس روپیہ تک ہوتی ہے اس سے اعلیٰ معیار پر گذر کرتا ہے اور اینٹ کی دیوار کے مکان مین رہتا ہے جسکا کرایہ ایک روپیہ سے دو روپیہ فی ماہ تک ہوتا ہے وہ اوس کے اہل وعیال کا خانہ

نوٹ متعلقہ صفحہ ۶۶

قیمت اجناس (برائے کرم صفحہ ۶۶ سطر ۳ کے بعد قیمت اجناس کا مضمون ملاحظہ کیجئے)

بسبب عدم موجودی واخذ باضابطہ متعلق قیمت اجناس خاص طور پر مواد اس کا فراہم کرکے تختۂ قیمت اجناس مین دیا گیا ہے - افسوس ہے کہ ریلوے کے جاری ہونے کے قبل کی قیمتین بدست نہین ہوسکتی ہین لیکن اسمین شک نہین کہ اسوقت سے زیادہ ارزانی تھی - کیونکہ ذرایع حمل ونقل کے نہونے سے تھوڑا سا غلہ باہر جاتا تھا - ریلوے نے غلہ کی قیمتون کو بڑے بڑے قطعات ملک مین یکسان کردیا ہے - اور ممالک ہمسایہ کے قحط وگرانی کے زمانہ مین ملک کی زاید پیداوار باہر بھیجی جاتی ہے - جس سے قیمتین ترقی کرتی ہین - سنہ ۱۸۹۶ء اور سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کی قیمتون مین فوق العادہ ترقی ہوگئی تھی اگرچہ ماؤف مقامات کے لیے غلہ باہر سے آتا تھا لیکن ملک کے دوسرے مقامات سے دوسرے ممالک کو بھی بھیجا جاتا تھا جہان زیادہ نفع کی امید تھی - سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کے زمانہ مین جوار اورنگ آباد مین پانچ سیر - ناندیڑ اور بیڑ مین پونے چار سیر - بھنبی اور عثمان آباد مین سوا چار سیر اور بیدر مین پانچ سیر فی روپیہ بکتی تھی - تختہ قیمت اجناس مین نمک کی قیمت صرف حیدرآباد کے لیے دیگئی ہے کیونکہ اضلاع مین بھی اسکی قیمت تقریباً وہی ہے

کے بنے ہوے کپڑے استعمال کرتے ہین اور اسکے مکان کی آرایش و فرنیچر مین چند ٹین یا لکڑی کے صندوق اور بہتر بنی ہوئی چارپائی ہوتی ہین - مسلمانون کی معیار معیشت اِس سے بھی کسیقدر بڑھی ہوئی ہے - یہ لوگ ہندوؤن سے بہتر کھانا کھاتے ہین اور اُونی اور سوتی توڈے کے کپڑے پہنتے ہین اور مکان مین دو ایک کرسیان اور ایک آدھ میز بھی ہوا کرتی ہے - ہندوؤن کے مکان کا فرش مٹی اور گوبر سے لیپا جاتا ہے لیکن مسلمانون کے مکانون مین چندرزان قسم کی قالین یا شطرنجیان بچھی ہوتی ہین

جنگلات

کل رقبہ جنگلات کا تقریباً (۱۸۰۰۰) مربع میل ہے جو تین حصہ قسمون مین منقسم ہے - محصورہ (۵۱۸۴) مربع میل محفوظہ (۴۴۰۸) اور غیر محفوظہ (۸۳۸۷) مربع میل - محصورہ و محفوظہ جنگلون کا جو بینہ سررشتہ جو بینہ کے تحت مین ہے لیکن کہلے یعنی غیر محفوظہ جنگلون مین صرف سولہ قسم کا جو بینہ محفوظ کیا گیا ہے یعنی صندل ساگون - سیسم - آبنوس ساٹین - ایپا یعنی مہوہ - نلا مدی - ہیجا سال - بٹا گونم - سومی - دہاوڑا باترمن کرشنا - گھیر - بھنڈرا - سوکاب اور چنگی - جنگلات چھ قسمون مین منقسم ہین - یعنی زنگل - اندور نرمل - محبوبنگر - اورنگ آباد - اور گلبرگہ - آخری دو قسمین مرہٹواری سے متعلق ہین اور بقیہ قسمین تلنگان سے ہر قسم ایک مددگار ناظم جنگلات کے تفویض ہے - اس صیغہ کا انتظام ۱۸۹۹ء کے ایکٹ کے مطابق کیا گیا ہے - جس کی رو سے ناظم جنگلات کو محصورہ و محفوظہ جنگلات اور محفوظہ اشجار پر کامل اقتدار حاصل ہے - خریدارون کو جو بینہ معین قیمتون پر دیا جاتا ہے لیکن کاشتکارون کو تعمیر و سامان زراعتی کی تیاری اور ایندہن کے لئے مفت دیا جاتا ہے - صحرائی پیداوار مثل

گھاس - درختون کے ڈال پات وغیرہ بھی مقامی رعایا کو معاف ہین اور چرائی بھی بعض شرائط کے ساتھ معاف ہے - مقامی ضرورتون کے رفع ہونیکے بعد اقسام کا چوبینہ ملک کے مختلف مقامات کو بھیجا جاتا ہے - مقامی ریلوے اور فوجی کارخانون مین یہی چوبینہ صرف ہوتا ہے اور بعد اندازہ بطور امانی برآمد کیا جاتا ہے - اِس ملک کے جنگلات مین ہاتھیون سے کوئی کام نہین لیا جاتا ہے اور نہ ندیون پر چوبینہ بہاکر لیجاتے ہین -

ایندہن اور گھاس کے کوئی خاص محصورہ جنگل نہین ہین لیکن محصورہ و محفوظہ جنگلون مین علاقہ چوبینہ سے چرائی کا انتظام ہوتا ہے - اور چرائی کی رقم یا تو بذریعہ سررشتہ چوبینہ صریحًا وصول ہوتی ہے یا مستاجر کے ذریعہ سے وصول کیجاتی ہے غیر محفوظہ جنگلو نہین چرائی کے حقوق کا رواج سالانہ صیغہ مالگذاری سے ہوتا ہے ایّام گرانی و قحط مین رعایا کے جانور جنگلات مین بھیجدیے جاتے ہین اور رعایا کو چرائی معاف ہوتی ہے - پتون کا استعمال جو کھاد کے طور پر کیا جاتا ہے ایسی تدابیر عمل مین لائی گئی ہین کہ اصل درختون کو صدمہ یا نقصان نہ پہونچے اور ایسے وقت مین گھاس اور علوفہ جمع کرنیکی تدبیرین بھی کیجاتی ہین - غربا اور قحط زدہ لوگون کو ایام قحط مین جنگلی میوجات اور جڑین اور بعض درختون کے پھول معاف ہین - قیمتی چوبینہ کے جنگلو نہین آتش زدگی سے حفاظت کرنے کے لئے باضابطہ طور پر راون کو محفوظ کیا گیا ہے اور جلنے والی چیزین جنگل کے حدود مین لیجانے سے ممنوع ہین نہ وہان چرائی کی اجازت ہے - بلکہ اوسکی نگرانی کے لئے پہرہ چوکی مقرر ہے - اِس ملک مین کوئی خاص بیش قیمت پیداوار کے باغات نہین ہین - تختہ ذیل سے اقسام جنگلات کی تفصیل قسمت وار بابت ۱۹۰۱ء دیگئی ہے -

جنگلات کی قسمتین	رقبہ مربع میلون مین			
	محصورہ	محفوظہ	غیر محفوظہ	جملہ رقبہ
ورنگل	۲۳۶۸	۰	۲۰۰۰	۴۳۶۸
اندور	۹۰۷	۶۴۴	۲۹۸۰	۴۵۳۱
نرمل	۷۰۰	۳۳۰۷	۲۰۰۰	۶۰۰۷
محبوب نگر	۸۰۰	۳۲۲	۵۴۷	۱۶۶۹
اورنگ آباد	۲۸۸	۶۹	۶۰۰	۹۵۷
گلبرگہ	۱۲۱	۶۶	۲۶۰	۴۴۷
جملہ میزان	۵۱۸۴	۴۴۰۸	۸۳۸۷	۱۱۹۷۹

چونکہ جنگلات کے حدود باقاعدہ پیمایش ہوکر منضبط نہین ہوے ہین لہذا رقبات بالا کو تقریبی سمجھنا چاہیے اور یہ ممکن ہے کہ ثلث اس رقبہ کا مزروع بھی ہوتا ہو جنگلات مساوی طور پر کل ملک مین منقسم نہین ہین - اضلاع عثمان آباد و بیڑ مین جنگل مطلق نہین بخلاف اسکے اضلاع کریمنگر و ورنگل و عادل آباد کا نصف رقبہ جنگل ہی ہے نسبت تانگانہ کے مرہٹواری مین جنگلات بہت کم ہین تخمینہ ذیل سے اوسط آمدنی و خرچ اور بچت سرشتہ چوبینہ کی متعدد سالونکی بابت ظاہر ہوگی -

تفصیلات	اوسط دہ سالہ تخمینہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ تخمینہ ۱۹۰۰ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۳ء
کل آمدنی	اعـ صما للعـ ۵	اعـ ۷ الـ ۷ تہ للعـ	صـ ۷ للعـ ۱۴ الـ ۷ صـ للعـ ۵	لعـ ۷ للـ ۷ صمال ۵
کل خرچ	معـ سما ۵	للعـ للـ ۷ سما	للعـ للعـ ۱۳ سما ۱۵	معـ للعـ للـ ۷ صـ ۵
جملہ بچت	ست ما ۵	معـ ما عـ	الـ ۷ الـ ۷ معـ ۵	عـ ۷ الـ ۷ سما ۵

جنگلات مین پوڈ کا طریقہ یعنی ہر سال کہین زراعت کر لینا جو چند سال قبل تک جاری تہا اب بالکل مسدود ہے لیکن بعض اوقات موقتی زراعت کے لئے چوری سے جنگل کو کاٹ لیتے ہین مگر معلوم ہوجانے پر ملزمین کو سرشتہ جوبینہ سے سزا دیجاتی ہے۔ بعض قسم کی گھاس قیمتی خیال کئے جاتے ہین مثل متنا کوپری اور موڈیم رسبون اور کھاٹ بننے کے لئے کام آتے ہین۔ اگر ان کا استعمال باقاعدہ طور پر کیا جاے تو عمدہ قسم کا کاغذ اُن سے طیار ہوسکتا ہے۔ منجملہ جنگلی پیداوار کے سوہ کا پھول دیسی شراب کی تیاری مین بکثرت مستعمل ہوتا ہے

معادن ومعدنیات

کویلا

ممالک محروسہ سرکار عالی مین معادن کثرت سے ہین جیسا کہ ورنگل کے وسیع کوئلے کی کانون اور لنگسور کے معادن طلا سے ظاہر ہوتا ہے۔ سنگارینی کے کوئلے کے معدن کو ڈاکٹر کنگ سرکار عظمت مدار کے جیالاجیکل سروے کے افسر نے ۱۸۷۲ء نے دریافت کیا مگر کوئلا نکالنا ۱۸۸۹ء سے شروع ہوا یعنی حیدرآباد کن کمپنی نے جب اس کا ٹھیکا لیا اور سنگارینی کے مقام پر کوئلا نکالنا شروع کیا جو اب تک اس ملک مین جاری اور بامنفعت ہے سنگارینی کے کوئلے کے معدن مین چار مختلف طبقات دریافت ہوئے ہین۔ پہلا طبقہ ۴۰ فٹ سے ۵۰ فٹ تک ضخیم ہے اور کوئلے اور زغال آمیز شیل کے متعدد تہون پر مشتمل ہے اسمین جو کوئلے کی تہ ہے اوس کا کوئلا انجنون مین اچھی طرح کام آسکتا ہے۔ دوسرا طبقہ جو پہلے طبقہ کے سو فٹ نیچے ہے شیل آمیز کوئلے سے مرکب ہے تیسرا طبقہ جو دوسرے کے کوئی ۳۰ سے ۴۰ فٹ تک

نیچے واقع ہے نیز مثل طبقہ نانی کے ہے اور سخت شیل آمیز کوئلہ سے مرکب ہے اور چونکہ ان دونوں تحتانی طبقات کے کوئلے مین جلانے سے ۲۰ فیصدی راکھ نکلتی ہے اسکی کوئی تجارتی قیمت نہین ہے اسی لئے اُسکو چھوڑ دیا گیا ہے۔ چوتھا طبقہ جس کا نام کنگ سیم (لحاظ نام ڈاکٹر کنگ) رکھا گیا ہے نہایت قیمتی کوئلے سے مملو ہے۔ اور عمدہ قسم کا اسٹیم کول ہے مگر اس کا چھوٹا کوئلہ نہین بن سکتا ہے۔ لیکن گاس کی روشنی کے لئے عمدہ ہے۔ اور یہی طبقہ ہے جس سے آجکل کوئلا نکالا جاتا ہے۔ خالص کوئلے کے طبقہ کا اوسط یا ضخامت ۳ فٹ سے ۷ فٹ تک ہے۔ اور اس کا رقبہ نو مربع میل ہے۔ اگر اوسکی اوسط ضخامت کو ۵ فٹ فرض کرین تو اس ایک طبقہ مین ۴ کروڑ پچہتر لاکھ ٹن کوئلا موجود ہے۔ سرکار عالی کو جو حق مالکانہ اس کوئلے پر دیا جاتا ہے وہ فی ٹن ۸ آنہ سے ایک روپیہ تک ہے۔ سنہ ۱۸۹۶ء مین سرکار کو سوا لاکھ روپیہ حق مالکانہ عاید ہوا۔ سنگاریني کے معدن سے سنہ ۱۸۸۶ء مین (۳۲۵۹) ٹن برآمد ہوا اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۴۴۶۶۸) ٹن ہوا۔ اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۲۱۲۱۸) ٹن اور سنہ ۱۹۰۴ء مین (۴۶۱۹۵۴) ٹن برآمد کیا گیا

سونا ضلع لنگسگور مین تبدیل یافتہ (ٹرنزیشن) سلسلہ کے احجار مین بمقام مشکی بونہال وساگر برآمد ہوا ہے۔ کل رقبہ طلا آمیز احجار کا اس ملک مین ازروے تحقیقات جیالاجیکل سروے ونیز ازروے تحقیقات حیدرآباد دکن کمپنی (۱۲۴۰) مربع میل قرار پایا ہے۔ اُن تین تہون مین سے پہلی تہ دریاے کشنا و تنگبھدرا کے درمیان واقع ہے۔ اور جس پتھر مین سونا نکلتا ہے وہ اکثر از قسم شسٹوز سیاہ ہارن بلنڈی ترپائیڈ ہے۔ اِس تہ کا امتحان نہایت کوشش کے ساتھ سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء مین حیدرآباد دکن کمپنی کی طرف سے کیا گیا تھا اور اُسیوقت

سے ایک ضمنی کمپنی اس سنگ بلور کو کام مین لانے کے لئے قایم ہوئی - کہا جاتا ہے کہ اوسط پیداوار طلائی ٹن پتھر مین ایک اونس یعنی اڑہائی تولہ ہے - اور بعض نمونون مین فی ٹن بیس اونس یعنی پچاس تولہ تک بھی نکلا ہے - مگر یہ شاذ و نادر ہے - پانی کی قلت اسٹامپس کے جلانے کی مانع تھی مگر اس مانع کو بھی ایک تالاب بناکر رفع کیا گیا ہے - دوسری تہ بونہال کے قریب ہے اور کشنا کے بائین کنارہ سے جو شورا پور کے غرب کی جانب بیس میل یا زاید تک جاکر بھیما اور کشنا دریاؤن کے درمیان ریگڑ کے نیچے پوشیدہ ہوگئی ہے - یہ تہ عرض مین تین میل سے زاید نہین ہے - اور اکثر حصہ اس کے پتھر کا ہارن بلنڈی شسٹ سے مرکب ہے - پرانے معدنون کی بے شبہہ نشانیان اس موقع مین پائی گئی ہین اور اسپر سے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ تہ ممکن ہے کہ آیندہ بھی زرخیز نکلے - تیسری تہ جو ساگر کے قریب ہے اور ساگر و شورا پور کے درمیان واقع ہے چندان قابل لحاظ نہین -

لوہا

بیشمار اور مختلف الاقسام لوہے کے معدن تمام ملک کے لاٹیرٹی و گرانیٹی قطعات پر پھیلے ہوے ہین - اور اسی قسم کے لوہے کے معدن ریتلے پتھر مین وادی گوداوری و وردہا کے درمیان بھی دریافت ہوئے ہین - دریاے کشنا و تنگبھدرا کے درمیان ہیمہ ٹائٹیٹ جو ایک اعلی قسم کے لوہے کا معدن ہے کثرت سے موجود ہے - کامٹی سلسلہ کے احجار جو بہت نمایان طور سے گوداوری و وردہا کے وادیون کے مابین موجود ہین اسمین ایک سخت قسم کے آہن آمیز روڑے اور چکنی مٹی نکلتی ہے جن سے تعلقہ چنور ضلع عادل آباد مین لوہا نکالا جاتا ہے - نرسل جگتیال - ورنگل - یلغنڈپ اور دوسرے مقامات فولاد کے قرص کے لئے مشہور ہین جو اسی کوئلے

سے تیار کئے جاتے تھے اور دور دور بھیجے جاتے تھے۔

الماس

اِس ملک مین قدیم الایام سے ہیرے کے معادن جو اطراف موضع پرتیال و قریب روڈ کشنا و دیگر مقامات مین غربی زمین مین واقع ہین اُن مین کام کیا جاتا تھا۔ پرتیال کے ہیرے کی تہ دس سے ۱۸ انچھ تک ضخیم ہے اور سیاہ ریگڑ سے ڈھپی ہوئی ہے۔ حیدرآباد دکن کمپنی معدنی نے جو پچھلے سالون مین بصرف زر استحان اُس تہ کا کیا اُن کو ناکامی رہی اور بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہیرے نکلے کیونکہ قدیم کے معدن نکالنے والون نے عمدہ پتھر سب نکال لئے تھے۔

دیگر معدنیات

منجملہ دوسرے معادن کے جو اس سرکار مین برآمد ہوئے ہین ورنگل مین ابرک (طلق) اور تعلقہ پالونچہ ضلع مذکور مین کورنڈا اور گارنٹ جو ایک ادنی قسم کا یاقوت ہے۔ اور حسن آباد ضلع کریمنگر (ایلگنڈل) مین گرافیٹ یعنی وہ ذغالی مادہ جس سے سرسۂ قلم بنائے جاتے ہین۔ دریافت ہوئے ہین حال مین ایک رگ تانبے کے معدن کی بھی موضع چنتال ضلع نلگنڈہ مین دریافت ہوئی ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ یہ رگ زرخیز ثابت ہو چونیکا عمدہ پتھر جس کو شاہ آباد کا پتھر کہتے ہین واڈی اسٹیشن اور گلبرگہ کے درمیان کثرت سے برآمد ہوتا ہے اور ریل کی لین کے دونون جانب بہت دور تک نکلتا ہے۔ یہ چونیکا پتھر جو از قبیل سنگ مرمر ہے دو رنگون کا ہوتا ہے ایک تو معمولی خاکستری رنگ کا اور دوسرا سیاہ رنگ۔ مگر اول الذکر ہی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اُسمین عمدہ جِلا کے قبول کی قابلیت ہے۔ جیسی کہ سنگ مرمر مین ہوا کرتی ہے۔ یہ کام بہت ہی سرگرمی سے کیا جا رہا ہے اور یہ پتھر نہ صرف اسی ملک مین عام

طور پر فرش مکانات وغیرہ کے کام مین آتا ہے بلکہ کثرت سے ملک کے باہر بھی جاتا ہے۔ اوعجائز مین مستعمل ہوتا ہے۔ علاوہ احجار و معدنیات مذکورہ کے گارٹ (ایک ہلکے قسم کا یاقوت) اور سرخ چاک (ولایتی چونا) اور معادن نمک آمیز بھی دریافت ہوئے ہین۔

صنعت و دستکاری

بافندگی کا کام تقریباً کل تعلقات مین ہوتا ہے۔ ساڑیان و ہوتیان اور کھادی ہر بڑے موضع مین ملکی بافندہ تیار کرتے ہین جن کو لوگ کثرت سے استعمال کرتے ہین اور اگرچہ یہ کچھ عمدہ نمونہ کے اور نازک نہین ہوتے ہین لیکن بہ نسبت گرنمون کے تیار شدہ مال کے بہت زیادہ پائدار ہین۔ ریشمی ساڑیان اور کپڑے نلگنڈہ۔ رایچور۔ نارائن پیٹھ (ضلع محبوب نگر) لنگسگور۔ اورنگ آباد۔ اندور۔ ایلگندل و دیگر اضلاع مین تیار ہوتے ہین اور بعض ان مین سے نہایت عمدہ اور نازک و پائدار ہوتے ہین اور انکی قیمت بھی گران ہوتی ہے۔ ان پچھلے سالون مین قوم سالی نے جو ریشم کے بافندے ہین ضلع نلگنڈہ مین بہت کچھ ترقی کی ہے اور مستعملہ اضلاع کے بافندون نے بھی ان کی تقلید شروع کردی ہے۔ اورنگ آباد و پٹن تو قدیم سے زردوزی اور سنہری و روپہلی گیت اور لیس کے کام مین مشہور ہین کمخاب بھی اورنگ آباد و پٹن مین نہایت عمدہ تیار ہوتا تھا مگر اب صرف بلدہ اورنگ آباد مین اس کے صرف ہارا ماگھ جاری ہین۔ فی زمانہ ہذا ہمرو کا کام بسبب عمدہ نمونون کے بہت کچھ ترقی پر ہے اس مین ریشم اور سوت ملا ہوا ہے اور عمدہ نمونے جو شال کے نمونون پر سے اخذ کئے گئے ہین تیار ہوتے ہین۔ عمدہ صفت اس کپڑے کی ہے

کہ دھل سکتا ہے۔ مشروع والا ایچا اور دوسرے قسم کے ریشم آمیز کپڑے بھی تیار ہوتے ہین اور اُن کی مانگ بھی بکثرت ہے۔ نہایت عمدہ سیلانا نیڈرا ور امرچنتہ مین تیار ہوتا ہے جو ڈھاکہ کے ململ کا بخوبی مقابلہ کرتا ہے۔ افسوس ہے کہ بسبب ناقدردانی کے یہ کام روبہ انحطاط ہے۔

کلابتون طلائی ونقرئی عمدہ قسم کا اورنگ آباد و وجیاپور مین بنتا ہے لیس وفیت بھی کمربند وغیرہ کے لئے مختلف عرض کی تیار ہوتی ہے ٹھسر کا ریشم بھی کثرت سے ساڑیون اور دوسرے ملبوسات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی ٹھسر کے پیلہ کو (یعنی کیڑون کے گھرون کو) اضلاع شرقی وجنوبی مین جمع کرکے اُن مین سے ریشم اُسیطرح سے نکالا جاتا ہے جیسا کہ معمولی ریشم کے پیلہ سے اور اس ٹھسر سے بہت عمدہ اور پائدار کپڑے تیار کئے جاتے ہین ہنمکنڈہ وحسن پرتی وٹھواڑہ ضلع ورنگل مین اور نارائن پیٹھ ضلع محبوب نگر مین اور کوسگی ضلع گلبرگہ مین اسکے لئے مشہور ہین۔ پاکھال کے تالاب کے قرب وجوار کے جنگلون مین اس ٹھسر کا کیڑا اکثرت سے ہوتا ہے لیکن بہترین قسم کا ٹھسر نارائن پیٹھ مین اور مہادیوپور ضلع ایلگندل مین ہوتا ہے۔

ورنگل سوتی ریشمی اوراونی قالینون کے لئے قدیم سے مشہور نزدیک ودور ہے۔ اور یہان کی قالینین یورپ کے اکثر نمایشگاہون مین بہت قیمت سے فروخت ہوتی ہین۔ اَنی لین یعنی پڑیا کے رنگ کے استعمال سے اس صنعت کو بہت نقصان پہونچا ہے کیونکہ جو چیزین ان سے رنگی جاتی ہین اُن کا رنگ پائدار نہین ہوتا ہے۔ مگر پرانے رنگ جو بالکل پختہ ہین وہ بہت پائدار رہتے ہین جو قالین پرانے رنگون سے تیار ہوتی ہین اُن کی قیمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ہر قسم کی دریان اور شطرنجیان گلبرگہ اور ورنگل کے سنٹرل جیل اور دیگر اضلاع کے محابس مین تیار ہوتی ہین۔

اورنگ آباد سونے اور چاندی کے کام مین مشہور ہے۔ پلنگ کے پائے۔ اگالدان۔ پاندان وغیرہ جو تمولین کی شادیون مین کام آتے ہین یہان کثرت سے تیار ہوتے ہین۔ چاندی کے تار کا کام بھی اورنگ آباد و ایلگنڈل مین اچھا تیار ہوتا ہے جس سے عمدہ صناعی یہان کے کاریگرون کی ظاہر ہوتی ہے۔

بیدری کام جو بیدر مین تیار ہونے کی وجہ سے بدری موسوم ہے جست تانبا قلعی اور سیسہ کے میل سے بنتا ہے جس کے ظروف بنتے ہین اور بعد کو اُن کی سطح پر چاندی اور بعض اوقات سونے کے پتّر اور تار سے مختلف نمونے بنا کر اوسمین جڑ دیتے ہین اور پھر اُن کو جلا دیکر صاف کرتے ہین۔ پلنگ کے پائے پاندان چکنی ڈلی کی ڈبیان لوٹے سیلابچی لگن حقہ کٹورہ وغیرہ کثرت سے تیار ہوتے ہین۔ یہ کام نہایت عمدہ اور نازک اور اس کے نمونہ بہت پاکیزہ ہوتے ہین۔

تلوار کے پھل اور دیگر حربہ سابق مین حیدرآباد۔ ونپرتی۔ گدوال۔ کولاپور۔ جگدیو پور اور دوسرے مقامات مین تیار ہوتے تھے۔ لیکن یہ ویسے عمدہ نہین ہوتے تھے جیسے کہ ایران سے آکر بہاری قیمت سے فروخت ہوتے تھے۔ لیکن یہ صنعت اب مفقود ہوگئی اور ہوتی جاتی ہے کیونکہ زمانہ کے انقلاب کے اثر سے یہ بھی متاثر ہوگئی ہے۔ بلدہ کے کارخانے مین معمولی بندوقین پولیس اور بیقاعدہ فوج کے لئے تیار ہوتی تھین لیکن یہ کارخانہ اب برخاست ہوگیا ہے۔ خنجر جنبیہ وچھریان جن کو عرب اور جمعیت بے قاعدہ کے لوگ استعمال کرتے تھے گدوال و جگدیو پور اور بلدہ مین نرمل کے فولاد سے تیار ہوتے تھے لیکن بسبب ایسے حربون کے عدم ضرورت کے اب اُن کا بننا موقوف ہے۔

گرنیان اور کارخانے پارچہ بافی کے بلدہ اور گلبرگہ و اورنگ آباد مین جاری ہین۔ اور روئی

صاف کرنے اور دبانے کے کارخانے اضلاع اورنگ آباد۔ پربھنی ونانڈیڑ واندور ویاچور وگلبرگہ۔ وبیڑ وعثمان آباد و بیدر ورنگل مین جاری ہین اور بسبب ریل کھلجانے کے ان مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ کپڑے بننے کی گرنیان تین ہین جن مین (۲۷۱۲) آدمی کام کرتے ہین۔ (۱) حیدرآباد مین (۲) گلبرگہ مین اور (۳) ایک اورنگ آباد مین ہے۔ پہلے کارخانہ مین ۱۸۷۵ء سے کام شروع ہوا اور آخری دو کارخانہ ۱۸۸۶ء و ۱۸۸۹ء مین جاری ہوئے۔

تختۂ ذیل سے تینون گرنیون کی ترقی ظاہر ہوگی۔

تفصیلات	۱۸۸۰-۸۱ء	۱۸۹۰-۹۱ء	۱۹۰۰-۰۱ء
۱	۲	۳	۴
تعداد گرنیہا	۱	۳	۳
تعداد ماگھہ کی	۱۶۹	۴۴۳	۴۵۹
تعداد چرخیون کی	۱۲۹۵۸	۵۰۷۱۳	۴۹۴۶۵
تعداد مزدورون کی	۵۸۳	۲۲۳۶	۲۴۹۰

تجارت

برآمد و درآمد

اگرچہ کوئی باقاعدہ موازین تجارت کے موجود نہین ہین لیکن کروگیری اور ریلوے کے تخمینجات پر سے ایک عام حالت تجارت کی نوعیت و وضع کی معلوم ہوسکتی ہے۔ معظم اشیا جو ملک سے برآمد کی جاتی ہین۔ غلات۔ کپاس۔ السی۔ تل۔ مونگ پھلی۔ ارنڈ۔ نیل۔ اقسام تیل۔ چوبینہ سیسی پارچہ

چمڑے - مویشی اور معدنی کویلا ہے - اور معظم درآمد ملک مین کارخانہ کا بنا ہوا کپڑا - سوت - ریشم خام - نمک - ولایتی شکر - خشک میوجات - چھالیا - گھوڑے - مویشی - چاندی سونا - تانبے اور پیتل کے پتر اور برتن - لوہا - چوبینہ - معدنی تیل اور افیون شامل ہین -

معتبر مراکز تجارت

ریل اور سڑکون کی راہ سے جو مال ملک مین داخل ہوتا ہے یا برآمد کیا جاتا ہے اوسکی کردگیری وصول کرنے کی غرض سے ملک کی تقسیم نو قسمتونپر کی گئی ہے جنمین سے پانچ یعنی نلدرگ - جالنہ لنگسگور - راجورہ اور کودلاڑ پر سڑکونکی راہ سے جو مال آتا جاتا ہو اونپر محصول وصول کرنے کے لئے محصولخانہ مقرر ہین اور تمہ چار مقامات یعنی حیدرآباد - سکندرآباد - ورنگل رگلبرگہ اسٹیشن پر سڑکون اور ریل سے جو مال آتا جاتا ہے اونکے لئے محصولخانہ مقرر ہین - علاوہ مراکز مذکورۂ فوق کے ذیل کے مراکز بھی معتبر ہین - یعنی اورنگ آباد - ناندیڑ - پربھنی - ہنگولی - پرلی - شورا پور - کپل - لاتور رایچور - سیڈم - شاہ آباد - نارائن پیٹھ - سداسیو پیٹھ - سدی پیٹھ - اندور - کرکیلی - کھمٹ اور عادل آباد (ایدلاباد) ان مقامات سے بھی مال تجارت ملک مین تقسیم ہوتا ہے - سررشتہ کردگیری مین ہر ایک مقام پر مال کی درآمد برآمد کی مقدار کا کامل حساب نہین رکھا جاتا ہے بلکہ صرف وہی مال وہان درج ہوتا ہے جسپر محصول لیا جاتا ہے اور ریل کے تخمینجات سے فقط مال کا وزن معلوم ہو سکتا ہے -

اندرونی تجارت

بصورت عدم موجودی موازین قابل اعتماد ملک کے اندرونی تجارت کی مقدار کا اندازہ غیر ممکن ہے لیکن اسمین شک نہین کہ اوسکی مقدار خارجی تجارت سے کہین زیادہ ہے - برآمد کی غرض سے ملک کی کل پیداوار اندرونی مقامات سے چند معتبر مرکزونپر جمع کیجاتی ہے

اور اضلاع متصلہ مین بھی باہمی مبادلہ اجناس کا ہوا کرتا ہے۔ وہی ذریعہ جو ملک سے مال برآمد کرنے مین مصروف ہے درآمدہ مالکی تقسیم بھی ملک مین کرتا ہے جس سے بذریعہ بیلون اور چھکڑون کے کل ملک کے دور دست مقامات مین وہ مال پہونچایا جاتا ہے۔ تجارت پیشہ اقوام سرپٹواری مین جتین والی قوم اور کرناٹک مین لنگایت والی اور تلنگانہ مین کومٹی ہین اور مارواڑی قریب قریب ہر معتبر قصبہ مین موجود ہین۔ موضع کا بنیا ایک عام تاجر ہے جو غلہ و پارچہ بھی بیچتا ہے اور ساہوکار بھی کرتا ہے۔ وہی بنیا رعایا کو سرکاری مطالبہ ادا کرنے مین کمک کرتا ہے اور دروکے وقت کل پیداوار پر قبضہ کر لیتا ہے جس کو وہ بڑے تاجرون کے گماشتون کے پاس معتبر مراکز تک پہونچا دیتا ہے یا کسی قریب کے ریل کے اسٹیشن پر پہونچاتا ہے۔

خارجی تجارت

مال تجارت و اجناس جو سرکار عظمت مدار کے ملک سے بذریعہ ریل ملک کے معتبر اسٹیشنون پر وارد ہوتا ہے یا سرحدی اضلاع مین جہان ریل نہین ہے بذریعہ بیلون اور چھکڑون کے خارج از ملک مراکز سے لایا جاتا ہے جیسا کہ بارسی۔ شولاپور۔ احمدنگر۔ کرنول۔ اودنی۔ بلاری۔ بیجاپور۔ جگیا پیٹھ۔ بجواڑہ۔ بھدراچلم اور چندرپور سے۔ اور جو مال بذریعہ ریل آتا ہے اوس کا اکثر حصہ بمبئی سے اور ایک جزو بھی مدراس سے آتا ہے مگر مال برآمدہ کے متعلق سرحدی اضلاع کی پیداوار انہین خارج از ملک مراکز کو بھیجی جاتی ہے اور اندرونی حصص ملک کی پیداوار قریب کے ریل کے اسٹیشنون تک پہونچائی جاتی ہے جہان سے وہ یا تو حیدرآباد کو بھیجی جاتی ہے یا بمبئی یا مدراس کو روانہ ہوتی ہے۔ تجارت کے معتبر ذرائع حمل و نقل گریٹ انڈین پنسولا ریلوے مغرب و جنوب مین اور جنوب و مشرق مین۔ مدراس وائیسٹ کوسٹ ریلوے ہین۔ یہ جملہ ریلوے نظام

اسٹیٹ ریلوے سے ملحق ہے جو ممالک محروسہ مین مغرب مین واڈی سے براہ حیدرآباد بجواڑہ تک منجانب مشرق ممتد ہے۔ حیدرآباد گوداوری ریلوے ویلی جو ملک کے وسطی اور شمالی غربی اضلاع مین سے گذرتی ہے پائے تخت کو منماڑ سے ملاتی ہے جو صوبہ بمبئی کے ضلع ناسک مین واقع ہے۔ متعدد معاون سڑکین ملک کی پیداوار کو قریب کے اسٹیشنون تک لاتی لیجاتی ہین معتبر برآمد ۱۹۰۳ء مین بمبئی کو بھیجی گئی۔ السی (۴۶۴۶ ٹن) ارنڈ (۴۵۰۹ ٹن) اور دیگر روغندار اجناس (۲۹۵۵ ٹن) چمڑے (۵۲۷ ٹن) اور متفرق مال (۱۲۳۴۳ ٹن) تھا اور مدراس کو اسی سال مین السی (۵۲۳۳ ٹن) ارنڈ (۴۰۹۵ ٹن) دیگر روغندار اجناس (۵۰۹۴ ٹن) چمڑے (۳۳۶ ٹن) اور متفرق مال (۲۶۸۴۵ ٹن) تھا۔ بمبئی سے جو مال درآمد کیا گیا سوت (۱۷۵۴ ٹن) پارچہ (۵۱۹۴ ٹن) غلہ (۳۶۳۴ ٹن) معدنی تیل (۸۵۲۲ ٹن) میوجات و خوردنی اشیاء (۱۱۰۷ ٹن) لوہا (۷۳۹۱ ٹن) تمباکو (۲۵ ٹن) اور نمک (۳۳۸۴۸ ٹن) تھا اور مدراس سے سوت (۲۴۰ ٹن) پارچہ (۴۵۱ ٹن)۔ غلہ (۴۷۶۸۸ ٹن) تمباکو (۲۰۶۲ ٹن) اور میوجات و اشیاء خوردنی (۷۰۳ ٹن) ان دو صوبون کے علاوہ دوسرے مقامات سے جو مال درآمد کیا گیا اُسمین صرف غلہ (۴۷۳۱ ٹن) تھا۔ جملہ برآمد بذریعہ ریل ۱۹۰۱ء مین (۱۱۳۳۴۰ ٹن) اور جملہ درآمد (۱۲۲۳۴۵ ٹن) تھی۔ ان اعداد مین معدنی کوئلہ شریک نہین ہے جن کی قیمت و مقدار ذیل مین درج ہے۔

۱۸۹۱ء	۸۱۸۸۲ ٹن	معدنی کوئلہ
۱۹۰۱ء	۳۴۲۹۴۵ ٹن	ریت سونا
۱۹۰۳ء	۲۹۱۴۹۹ ٹن	معدنی کوئلہ

ذرایع حمل و نقل

ریلوے

ممالک محروسہ کے جنوبی غربی حصّہ مین (۱۳۷) میل تک براڈ گیج لائین بمبئی سے مدراس کو جاتی ہے (۱۲۰) میل اس لائین کے جی آئی پی ریلوے کا جنوبی شرقی حصہ ہے اور تتمہ مدراس ریلوے کا شمالی غربی حصّہ ہے اور راچور دونون لائنون کا جنکشن ہے - اسٹیشن واڑی (جی آئی پی ریلوے) سے نظام کا رنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے مشرقی سمت مین ورنگل تک اور جنوبی شرقی سمت مین وہان سے بجواڑہ تک جاتی ہے جو مدراس ریلوے کا شمالی شرقی حصّہ ہے - کل طول اس ریل کا (۲۱۰) میل ہے اور دو شاخین اسکی سکندرآباد سے تا حیدرآباد اور ڈورنگل سے سنگارینی کے کویلے کے معدن تک طول مین اور بتیس میل ہین - حیدرآباد - گوداوری ریلوے (میٹر گیج) کا طول (۳۹۱) میل ہے جو حیدرآباد سے شمالی غربی سمت مین منمار تک جاتی ہے جو جی آئی پی ریلوے کا شمالی شرقی حصّہ ہے - اس حساب سے کل ملک مین (۴۷۰) میل براڈ گیج ریلوے ہے جو ۱۸۹۱ء کے قبل سے جاری ہے اور (۳۹۱) میل نرّو گیج ہے جو مابین ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۱ء جاری ہو -

طریقہ عمل

جی آئی پی ریلوے سرکاری لائین ہے اور مدراس ریلوے کمپنی کی ہے - نظام اسٹیٹ ریلوے بھی ایک کمپنی کی ہے جو سرکار عالی کی گارنٹی سود پر کام کرتی ہے - اور نیرو گیج ریلوے کو بھی یہی کمپنی چلاتی ہے - جسکا سرمایہ مرہونہ ڈبنچر زر پر فراہم کیا گیا تھا -

مالی نتایج

۱۹۰۴ء کے آخر تک جو سرمایہ نظام اسٹیٹ ریلوے کیلئے صرف ہوا تقریبًا دو کرور تیس لاکھ روپیہ تھا اور اوس سال مین خالص آمدنی یا منفعت اٹھاسکین لاکھ روپیہ تھی یعنی ساڑھے چھ فیصدی حیدرآباد - گوداوری ریلوے کی تیاری کا خرچ دو کرور ساٹھ لاکھ روپیہ ہوا اور سال مذکور کی خالص

آمدنی پونے آٹھ لاکھ روپیہ تھی یعنی فیصدی تین روپیہ - لیکن ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء مین آمدنی سوا تین روپیہ فیصدی تھی -

سڑکین

باستثنا اُن سڑکون کے جو حیدرآباد کے حوالی مین ہین کوئی سڑک سرکار عظمت مدار کے معین کردہ معیار کے مطابق اول درجہ مین شمار نہین ہوسکتی ہے اور یہ بھی جو عمدہ ہین وہ موسم کی ہین نہ پتھر کی ۱۸۶۸ء کے قبل شاہراہین حیدرآباد سے شولاپور - گلبرگہ - کرنول مچھلی بندر - ہنمکنڈہ اور ناگپور تک نہی ہوئی تھین - بعض جنمین سے نقل و حرکت کیلئے ابتداً سرکار عظمت مدار کے افسرون نے بنائی تھین اور اجد کو ۱۸۶۸ء مین سرکار عالی کے سپرد کردیگئین -

عظم شوارع

معظم اور معتبر شاہراہین ملک کی حسب ذیل ہین - حیدرآباد و ناگپور کے درمیان جو شمال کو جاتی ہے اور ضلع عادل آباد مین موضع پولارا کے قریب ختم ہوتی ہے حیدرآباد سے (۱۹۵) میل طویل ہے - یہ سڑک عمدہ ہے اور ہر موسم مین اسپر عبور ہوسکتا ہے اور سب جائے اسپر پل بنے ہوئے ہین - دوسرے حیدرآباد جالنہ کی سڑک ہے جو بیدر و اودگیر و منگا کھیڑ پر سے گذرتی ہے - بیدر تک تو نہایت عمدہ سڑک ہے اور ہر موسم مین عبور کے قابل ہے - مگر بانسے آگے صرف خشک موسم کے کام کی ہے - ایک اور سڑک براہ ہنما باد ندرگ - شولاپور کے اسٹیشن تک جاتی ہے اسپر ہر جائے پل ہین اور طول مین (۱۸۰) میل ہے - جی آئی پی لائن جب شولاپور تک نہی تھی تو بمبئی سے حیدرآباد کا یہی راستہ تھا - حیدرآباد سے کرنول کی سڑک (۱۳۶) میل ہے اور ہر وقت گذرنے کے قابل ہے - اسکی ایک شاخ ساٹھ میل لمبی جو چڑلہ سے کشانڈی تک ۱۸۷۲ء و ۱۸۸۲ء کے درمیان تعمیر ہوئی تھی - ایک اور شاخ اوٹھتر وین میل سے براہ مکھتل جی آئی پی کے کشنا اسٹیشن تک جاتی ہے اور (۴۲) میل لمبی ہے اور ایک تیسری شاخ رائچور تک (۵۵) میل ہے - یہ اخیر سڑک حیدرآباد

وبلاری کی سڑک کا ایک حصہ ہے جسکا کل طول (۵۸) میل ہے - حیدرآباد سے مچھلی بندر - کی سڑک (۱۱۶) میل لمبی ہمیشہ عبور کے لایق ہے اسپر اکثر جانے پل بنے ہوئے ہین - اسکے ساٹھوین میل سے قدیم مدراس کی سڑک نکلتی ہے - ایک اور سڑک حیدرآباد سے ورنگل تک (۹۱) میل اور وہان سے کنارہ دریاے گوداوری پر موضع منگم پیٹہ تک (۷۲) میل ہے - پہلا حصہ اسکا ۱۸۶۷ء مین تعمیر ہوا اور دوسرا حصہ ۱۸۷۱-۷۶ء مین تیار ہوا - اِن بڑی سڑکون کے علاوہ حیدرآباد و میدک کی سڑک (۵۴) میل اورنگ آباد ناندگاؤں کی (۵۴) میل جسکے (۴۳) میل ممالک محروسہ مین واقع ہین - اورنگ آباد سے جالنہ تک (۳۹) میل اورنگ آبادی تولکہ تک (۲۵) میل - اورنگ آباد سے بیڑ تک (۷۲) میل - بیڑ سے احمد نگر کے اسٹیشن تک (۷۰) میل ہے جو وہان سے براہ پرینڈہ بارسی روڈ اسٹیشن کو جاتی ہے - نلدرگ سے گلبرگہ تک (۵۲½) میل - نلدرگ سے عثمان آباد (دہارا سیون) تک (۳۲½) میل - گلبرگہ سے شولاپور تک (۶۰) میل - رائچور سے لنگسگور تک (۵۵) میل اور یہ سڑک کرنول و دہاڑواڑ کی سڑک کا ایک حصہ ہے - بھونگیر سے نلگنڈہ (۴۰) میل اور ہمناباد سے گلبرگہ تک (۳۶) میل اِن سڑکونمین سے فی الحال اکثر ریلوے کی معاون کام دیتی ہین -

معاون سڑکین

جی آئی پی لائن کی جب توسیع شولاپور سے گلبرگہ ورائچور تک ہوئی تو (۱۲) معاون سڑکین تیار کیگئین جنکا مجموعی طول (۳۸۲) میل تھا - اور جب ۱۸۷۴ء مین نظام اسٹیٹ ریلوے واڑی سے سکندرآباد تک جاری ہوئی تو سات معاون سڑکین (۹۷½) میل لمبی بنائی گئین - گیارہ سال بعد سکندرآباد سے ورنگل اور ڈورنکل کی لائن جب جاری ہوئین تو اور تیرا معاون سڑکون کی ضرورت ہوئی - اِسکے بعد ریلوے کمپنی کی درخواست پر اور پندرا سڑکین (۱۰۹) میل طویل حیدرآباد گوداوری

لائن کی معاون بنائی گیئن۔

موازین شوارع

سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۹۱) میل طویل سڑکین جاری تھین جنکی نگہداشت کا خرچ تین لاکھ روپیہ سالانہ تھا مگر سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۶۱۴) میل سڑکون کا طول تھا اور انکی نگہداشت مین ساڑہے پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوتے ہین سنہ ۱۹۰۱ء کے اضافہ خرچ کیساتھ نگہداشت کے عمدہ طریقہ بھی کام مین لائے گیے اور پل اور بعض سڑکین از نو تعمیر کی گیئن۔

چھکڑے اور بار برداری کے بیل

اندرون ملک بیلون اور چھکڑون کے ذریعہ سے ہی مال کا حمل ونقل ہوتا ہے چھکڑے اور بندیان معمولی ہین اور دیہاتی بڑہئی اور لوہار کی بنائی ہوئی ہین اور مضبوط ہین۔ یہ کل لکڑی کی بنی ہوئی ہوتی ہین اور پہیو پر تلکی لوہے کا پٹا چڑہا ہوا رہتا ہے۔

سررشتہ پٹہ

سرکار عالی اندرونی پٹہ کے لیے اپنی پوسٹ کا انتظام آپ کرتی ہے اور اسٹامپ بھی جاری ہین سنہ ۱۸۵۶ء سے سنہ ۱۸۶۹ء تک سرکاری پٹہ ایک معین رقم پر ٹھیکہ سے بھیجا جاتا تھا۔ سال آخر الذکر سرسالار جنگ مرحوم اول نے اپنے پوسٹ کا انتظام کیا۔ گھونگرو کا پٹہ بھی اسیوقت جاری ہوا تہا مگر سنہ ۱۸۹۲ء مین اوسکے خرچ کو فضول خیال کرکے موقوف کردیا گیا کیونکہ ہر چوکی پر دو ہرکارے رکھنے ہوتے تھے۔

جب سنہ ۱۸۶۹ء مین سرکار نے پٹہ کا انتظام اپنے ذمہ لیا تھا تو (۱۲۵) پٹہ خانہ (پوسٹ آفیس) فوراً اضلاع وتعلقات مین قایم کردئے گیئے۔ پہلے سال مین خرچ دو لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ اور آمدنی سولہ ہزار ایک سو روپیہ تھی بتدریج پٹہ خانون کی تعداد بڑہائی گئی چنانچہ سنہ ۱۹۰۲ء مین تعداد (۱۹۵) ہوگئی اور آمدنی و خرچ دونون مین اضافہ ہوا یعنی خرچ دو لاکھ ساٹھ ہزار ہوا اور آمدنی ایک لاکھ ۲۷ ہزار ۳ سو روپیہ ہوئی

سنہ ۱۹۰۱ء تک پٹہ خانون کی تعداد (۲۳۹) کو پہونچی اور تقریباً تین لاکھ روپیہ کے خرچ کے مقابلہ مین ایک لاکھ ۵۷ ہزار سات سو روپیہ آمدنی ہوئی - اس آمدنی مین سرکاری ٹپہ لیجانیکی آمدنی شریک نہین ہے اور سرکاری ٹپہ گویا مفت جاتا ہے - اگر سرکاری ٹپہ اُجرت پر بھیجا جاتا تو سنہ ۱۹۰۱ء مین اوس سے تین لاکھ ۶ ہزار ۵ سو روپیہ وصول ہوتے سنہ ۱۹۰۱ء مین بذریعہ ہرکارون کے ٹپہ (۳۸۸۲) میل پوسٹ لائن پر بھیجا گیا اور بذریعہ ریل (۱۰۷۶) میل پر سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۸۸۱) نفر ملازم ٹپہ تھے اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۱۷۷) نفر تختہ ذیل سے مغلانی اور انگریزی پوسٹ آفس کے بتابع بابت ۳-۱۹۰۲ء مین ظاہر ہونگے

ابواب	سرکار عالی	سرکار عظمت مدار
تعداد پوسٹ آفیس یعنی ٹپہ خانہ - - -	۲۴۸	۳۸
تعداد صندوق وستون - -	۲۸۹	۶۴
تعداد میل جن پر ٹپہ بھیجا گیا - - -	۴۹۱۰	۱۳۰۰
جملہ اشیاء جو بذریعہ ٹپہ تقسیم پائے - -	۶۶٫۸۳٫۷۱۸	۶۴٫۶۱٫۰۷۳
خطوط - - - - -	۵۶٫۱۲٫۳۰۳	۳۲٫۳۵٫۱۷۷
پوسٹ کارڈ - - - - - -	۱۰٫۳۳٫۵۶۰	۱۹٫۲۰٫۷۳۵
بستہ جات بشمول اخبارات غیر رجسٹر شدہ -	†	۵ ۲۵٫۸۰۷
اخبارات رجسٹر شدہ - - - -	†	۷٫۳۴٫۹۵۴
پارسل یعنی پلندہ - - - -	۳۷٫۸۵۶	۴۴٫۴۰۰
قیمت اسٹامپ فروخت شدہ -	لغایت ۵ روپیہ	لغایت ۵ روپیہ
قیمت منی آرڈر جاری شدہ - - -	†	لغایت ۵ روپیہ
جملہ رقم مجموعہ سیونگ بنک - - -	†	لغایت ۵

قحط

ممالک محروسہ سرکار عالی مثل دیگر ممالک وصوبجات ہندوستان قحط کے شدید وضعیف حملون سے محفوظ نہین رہا ہے - تاریخ سے معلوم ہے کہ سنہ ۱۶۲۹ء و سنہ ۱۶۵۹ء و سنہ ۱۶۸۵ء

سنین قحط تھے اور اٹھارہوین صدی مین بھی تین سال قحط کے تھے - یعنی ۱۷۱۳ء و ۱۷۳۷ء و ۱۷۸۳ء اُنیسوین صدی مین قحطی دگرانی کے گیارہ حملہ ہوئے یعنی ۱۸۰۴ء و ۱۸۱۳ء و ۱۸۱۹ء و ۱۸۴۳ء و ۱۸۵۴ء و ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۶ء و ۱۸۷۶-۷۸ء و ۱۸۹۶-۹۷ء و ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء مگر ۱۸۷۶ء کے ماقبل کے قحطونمین رعایا کے بچاؤ کی کیا کیا تدبیرین عمل مین لائی گئی تھین - ان کا کوئی قابل اطمینان واقعہ بہدست نہین ہوتا ہے - اِس اخیر سال مین بارش بالکل نہین ہوئی - اور اضلاع لنگسگور - رایچور - گلبرگہ - بیڑ و عثمان آباد (نلدرگ) قحط سے متاثر ہوئے - اگرچہ اضلاع ناگنڈہ و محبوب نگر مین قحط تو نہین ہوا لیکن گرانی غلہ سے رعایا کو سخت تکالیف جھیلنی پڑین گویا اِس قحط شدید کا اثر تمام ممالک محروسہ پر ہوا کیونکہ غلّہ کی قیمت قحط زدہ اضلاع کی رعایا کے ہجوم لانے سے ہر جائے ترقی کر گئی - امدادی کام ۱۸۷۶ء کے اکتوبر مین جا بجا جاری کیے گیے - جو ۱۸۷۸ء کے نومبر مین ختم ہوئے - اِس عرصہ مین ساڑھے باسٹھ لاکھ نفوس (افراد) کے لیے کام مہیا کیا گیا اور بیس لاکھ نفوس (افراد) محتاج خانون مین پرورش پائے - یعنی چھ ساڑھے بیاسی لاکھ نفوس کو نفقہ دیا گیا - اِس قحط کا صرف بعلاوہ معافیات مالگذاری کے پونے چودہ لاکھ روپیہ ہوا - ۱۸۹۰ء مین جنوبی اضلاع مین پھر بارش نہین ہوئی اور امدادی کام جاری کرنے اور مالگذاری کی معافیات سے رعایا کو سنبھال لیا گیا -

۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء

۱۸۹۶ء مین ایک شدید قحط کے آثار نمودار ہوئے لیکن خوش قسمتی سے نومبر کی بارش نے ربیع کی کاشت کو بچا لیا - اگرچہ قحط تو نہین ہوا - مگر بعض مقامات پر رعایا پر

سخت آفت نازل ہوئی کیونکہ ہمسایہ اضلاع قحط زدہ سرکار عظمت مدار مین تجار نے کثیر مقدار غلّہ کی بھیجی جس سے اُس ملک مین سخت گرانی واقع ہوئی جملہ اضلاع رایچور و لنگسگور اور بعض حصص گلبرگہ و عثمان آباد و بیڑ جنکا مجموعی رقبہ (۱۰۲۷۸) مربع میل اور جنکی مردم شماری پندرہ لاکھ نفوس تھی اس گرانی کی وجہ سے سخت تکالیف مین مبتلا ہوئے۔ جولائی ۱۸۹۷ء مین رقبہ متاثرۂ ملک کا (۱۷۸۳۵) مربع میل ہوگیا اور تعداد نفوس مبتلا شدہ کی ۲۴ لاکھ ہوگئی۔ مگر اگسٹ مین بارش ہوجانیسے قحط ہونے نہین پایا۔ اِن دو سالون مین سرکار پر پونے آٹھ لاکھ روپیہ کا خرچہ لاحق ہوا۔

۱۸۹۹ء مین جملہ مقدار بارش (۱۵٫۵) انچھ ہوے جو اوسط ملک کے نصف سے بھی کمتر ہے۔ صوبجات اورنگ آباد و گلبرگہ مین آخری بارش بھی بالکل مفقود ہوگئی۔ چنانچہ ۱۹۰۰ء مین متاثرہ رقبہ (۲۳۰۰۷) مربع میل ہوگیا جسکی مردم شماری تقریباً (۳۵٫۷۳۶۵۱) تھی اسکے علاوہ گرانی غلّہ سے جو رقبہ متاثر ہوا وہ (۱۵۱۴۱) مربع میل تھا جس کی مردم شماری ۶۵ لاکھ سے زاید تھی۔ قحط زدہ اضلاع مین فصل خریف فقط فی روپیہ چار آنہ ہوی اور فصل ربیع جو غلہ کی سب سے زیادہ حاصل خیز فصل ہے فقط فی روپیہ دو آنہ ہوئی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین (۳۹۴۸۹۸) نفوس کی عین کمی ہوئی اور اگر معمولی ترقی نفوس کی فرض کیجاے تو گویا باوجود مصارف قحط کے جو دو کرور سے زاید ہوئے پندرہ لاکھ نفوس تلف ہوئے۔ ۱۸۹۹ء مین سرکار عالی نے سرکار عظمت مدار سے دو کرور روپیہ قحط کے امدادی کامون کے لئے قرض لیا

۱۸۹۹ء ۱۹۰۰ء

حصۂ ملک جو اکثر متاثر ہوتا ہے

اضلاع لنگسگور و رایچور و گلبرگہ ایسے اضلاع ہین جنپر بارش کے نہونے سے پہلا حملہ قحط کا ہوتا ہے اور بہ نسبت دوسرے حصص ملک کے یہ اضلاع اکثر متاثر ہوتے ہین - ابتدائی بارش کا نہونا گویا فصل خریف کی تباہی ہے جس سے رعایا کی خوراکی کے نصف غلہ کی پیداوار مفقود ہو جاتی ہے - اور اگر آخری بارش نہوئی تو ربیع کی پیداوار غارت ہو جاتی ہے جس سے نہ صرف کپاس و السی و گیہون وغیرہ کا نقصان رعایا کو ہوتا ہے بلکہ انکی غذا کا خاص غلہ یعنی جوار ربیع بھی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے -

قحط کے آثار

قحط کے پہلے آثار غلہ کے نرخ کی ترقی سے نمودار ہوتے ہین - اگر اضلاع و ممالک ہمسایہ مین پیداوار نے جواب دیدیا تو قرب و جوار کے لوگ مزدوری کی طلب مین داخل ملک ہوتے جاتے ہین - بعض اوقات ملک کے حوائج کے لئے کافی غلہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن - اگر ملک ہمسایہ مین قحط ہو جائے تو مقدار کثیر غلہ کی باہر جانی شروع ہو جاتی ہے جس سے ملک مین گرانی ہو جاتی ہے - ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء مین بعینہ یہی کیفیت تھی ۱۸۹۹ء مین بارش نہین ہوئی اور غلہ بمقدار کثیر صوبہ بمبئی کو جانے لگا جہان نومبر ۱۸۹۹ء مین نو دہزار آدمی قحط کے کام مین مصروف تھا -

انسداد قحط

اضلاع مرہٹواڑی مین جو خشکی کے پیداوار کے اضلاع ہین طریقہ وصول مالگزاری بالکل مطابق صوبہ بمبئی کے ہے اور پیداوار نہونے سے کوئی معافی نہین دیجاتی ہے لیکن ۱۹۰۰ء کے قحط نے رعایا کو اس درجہ تباہ کر دیا تھا کہ اُن اضلاع کے لئے سرکار سے بطور خاص وسیع معافیون کے دینے کی منظوری حاصل کی گئی اور سرکار کا نقصان اس مد سے

۴۵ لاکھ روپیہ سے کم نہ تھا۔ تلنگانہ کے اضلاع کے لئے ذرایع آبپاشی کے نہایت عمدہ اور وسیع اسکیم تیار کئے گئے ہین اور اضلاع مرہٹواری کے لئے حفاظتی تدابیر تجویز کئے گئے ہین جیسے کہ ساخت و توسیع و نگہداشت سڑک ہاے جدید و قدیم۔ باولیونکا کھودنا اور دوسرے امدادی کام۔ ایام قحط مین کام کے لایق لوگون کو پکا ہوا کھانا اور راتب دیا جاتا ہے ضعیف و مریض و غربا کے لئے محتاج خانہ کھولے جاتے ہین۔ رعایا کو تقاوی سے مدد دیجاتی ہے کہ زراعتی جانور خرید سکین اور دوسرون کے لئے غلہ کی دوکانین کھولی جاتی ہین کہ ارزان غلہ فروخت کرین۔

حکومت

حکومت

طریقۂ موجودۂ حکومت اُن اصلی ہدایات کے مطابق ہے جو اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے اپنے فانونچہ مبارکہ ۱۸۹۳ء مین ارشاد فرمایا ہے اور جسکی ترمیم بھی بعدمین بحسب مناسبت و ضرورت وقت کی گئی ہے۔ اس فانونچہ کے مطابق مدار المہام ریاست کے اعلیٰ منتظم ہین اور انتظام امور مملکت کے لئے چار معین المہام یعنی وزرا رصیغجات مقرر ہین۔ جملہ معظم مسایل کنبیٹ کونسل مین پیش ہوتے ہین جس کے میر مجلس مدار المہام اور اراکین معین المہام ہین۔ جن امور مین کسی وزیر صیغہ کی راے سے مدار المہام کو اختلاف ہوتا ہے وہ امور بھی کنبیٹ کونسل مین پیش ہوتے ہین اور جو کارروائی کنبیٹ کونسل مین طے ہوتی ہے اوسکی اطلاع فوراً حضرت اقدس و اعلیٰ کو دیجاتی ہے اور بلا انتظار حکم اقدس کونسل

کے حکم کی تعمیل ہوجاتی ہے مگر اوس صورت مین کہ حضرت اقدس واعلیٰ کوئی خاص ترمیم اوس حکم مین فرماوین۔

تقسیم کار

کام کی تقسیم حسب ذیل کی گئی ہے: ۔معین المہام فنانس کے تحت مین دفاتر فنانس و دارالضرب و ریلوے و معدنیات و افزایش نسل چوپایہ ہے۔ معین المہام عدالت کے تفویض صیغجات عدالت و مجالس و رجسٹریشن و طبابت و ٹپہ خانجات اور امور مذہبی ہین۔معین المہام افواج باقاعدہ و بیقاعدہ و ایمپیریل سرویس ٹروپس کے امور طے فرماتے ہین۔ اور معین المہام متفرقات کے سپرد صیغجات پولیس و تعمیرات عامہ و تعلیمات و صفائی و حفظان صحت ہین۔سررشتۂ مالگذاری راست مدار المہام کے زیر نگرانی ہے جسکے تفویض ذیل کے صیغجات ہین:۔ مالگذاری اراضی سررشتۂ پیمایش و بندوبست۔ انعام۔ کرورگیری۔ افیون و آبکاری۔ جنگلات۔ زراعت۔ و تجارت اور لوکل فنڈ۔ معتمدین سرکار اپنے اپنے متعلقہ صیغجات کے ذمہ دار ہین اور مدار المہام و وزیر صیغہ کے جوابدار۔ معتمدین کی تعداد حسب ذیل ہے (۱) معتمد فنانس (۲) معتمد مال مع شریک معتمد (۳) معتمد عدالت و پولیس و امور عامہ (۴) معتمد تعمیرات (۵) معتمد افواج اور (۶) معتمد خانگی یعنی پرایویٹ سکرٹری مدار المہام معتمد فنانس کے تحت مین صدر محاسبی و صیغہ تنقیح (آڈیٹ) ہے۔ معتمد تعمیرات کے تحت مین دو سوپرنٹنڈنگ انجنیر شاخ عام و آبپاشی ہین۔ دوسرے صیغجات حسب ذیل ہین۔ صیغہ عدالت تحت عدالت العالیہ ہے جسمین ایک میر مجلس اور پانچ رکن ہین

پولیس اضلاع و محابس ناظم کوتوال اضلاع کے تحت مین ہے۔ بلدہ کی پولیس کوتوال کے تفویض ہے۔ کرورگیری پرکشنر اور تعلیمات پر ایک ناظم مقرر ہین۔ اسٹامپ اور دارالضرب ایک مہتمم کے سپرد ہین۔ جنگلات و ٹپہ خانجات و طبابت پر ایک ایک ناظم مقرر ہے۔

تقسیم کی انتظامی

تھوڑے دنون آگے تک کل ملک باستثنا رضلع اطراف بلدہ علاقہ صرفخاص بغرض انتظام چار صوبون پندرا ضلاع اور ایک عملداری پر منقسم تھا۔ ۱۹۰۵ء مین بعض تغیرات اضلاع مین عمل مین لائے گئے اور ہرچند کہ تعداد صوبجات وہی قایم ہے لیکن ضلع لنگسگور شکست کردیا گیا۔ اور عملداری کو ضلع بنا دیا گیا اور اب صرف پندرا اضلاع پر کل ملک منقسم ہے۔ ہر صوبہ پر ایک صوبہ دار معین ہے اور ہر ضلع پر ایک اول تعلقدار۔ اول تعلقدارون کی امداد کے لئے دو یا تین مددگار اون کو دے گئے ہین جو دوم یا سوم تعلقدار کہلاتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

باستثنا رضلع اطراف بلدہ علاقہ صرفخاص مگر بشمول جملہ جاگیرات دمستانات سنہ ۱۹۰۱ء مین ہر صوبہ کا اوسط رقبہ (۱۹۸۲۵) مربع میل اور اوسط مردم شماری (۲۵۶۷۹۹۳) نفوس تھی۔ مطابق انتظام جدید رقبات و مردم شماری کی تفصیل ہرگز نہین ہوسکتی ہے اور سوا ذیل سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری پر مبنی ہے۔ ہر ضلع کا اوسط رقبہ (۴۹۵۶) مربع میل اور مردم شماری (۶۴۱۹۹۸) ہے اور اوسوقت سولہ ضلع تھے۔

ان اضلاع مین کل (۱۱۷) تعلقات تھے جس سے ہر تعلقہ کا اوسط رقبہ (۶۷۸) مربع میل اور اوسط مردم شماری (۸۷،۹۴) تھی۔ تحصیلدار صیغۂ مال و فوجداری کا ذمہ دار ہے تحصیلدار کی اعانت کے لئے ایک پیشکار اور ایک گرداور مقرر ہے مگر گرداورون کا تقرر صرف تلنگانہ مین ہے جہان تریکی کاشت پر بارش کی کمی یا بیشی یا تالابون کے ٹوٹ جانیکی وجہ سے معافی دینی ہوتی ہے اور یہ گرداور کا فرض منصب ہے جو نقصان وجوہ مذکورۂ بالا سے ہوا ہو اوسکی تصدیق کرکے رپورٹ پیش کرے۔

عمال دیہی

موضع کے افسر کو مقدم یا پٹیل کہتے ہین اور موضع کے محاسب کو پٹواری۔ کرنم یا کلکرنی کہتے ہین۔ جن مواضع کی آمدنی پانچ سو روپیہ سے زاید ہو وہان دو پٹیل مقرر ہوتے ہین ایک مالی اور دوسرا پولیس پٹیل۔ سنہ ۱۸۷۰ء تک پٹیل و پٹواریون کو بمعاوضہ خدمت زمین انعام جاری تھی۔ سال مذکور مین اونکے انعام شریک خالصہ کرلئے گئے اور معاش نقدی جاری کی گئی مگر اونکے اراضی انعام پر لگان مقرر کرکے اونہی کے قبضہ مین دیگئی علاوہ اراضی خالصہ یا دیوانی کے متعدد جاگیرات و سمستانات بھی برقرار ہین۔ معتبر سمستانون مین گدوال۔ امرچنتا۔ وینرتی۔ جٹپول و بالونچہ ہین اور چھوٹے سمستانون مین گوپالپیٹھ نارایں پور۔ انا گندی۔ گرگنٹہ اور میدک شامل ہین۔ یہ جملہ سمستان ملک کے جنوبی حصہ مین پھیلے ہوئے ہین۔ بڑے جاگیردارونمین جنکی وسیع جاگیرین ہین نواب سالار جنگ تینون امرای پائیگاہ۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر۔ نواب خانخانان بہادر۔ نواب فخر الملک بہادر۔ مہاراجہ شیوراج بہادر اور راجہ رامے رایان بہادر ہین۔ جاگیرات ہر حصہ ملک مین

موجود ہین - ان بڑی جاگیرون کے علاوہ بہت سی چھوٹی جاگیرین بھی ہین جنمین ایک موضع سے پچاس یا ساٹھ مواضع تک بھی شامل ہین ۱۹۰۱ء مین جاگیرات وسمناتات کا مجموعی رقبہ تقریبًا (۲۴۴۰۰) مربع میل اور اونکی مردم شماری تقریبًا (۳۲۵۹۰۰) تھی -

عدالت وقانون

تاریخ عدالت

۱۸۷۰ء مین مدارالمہام وقت سر سالار جنگ مرحوم اول نے مسلمان مقننون کی ایک کمیٹی قایم کی تاکہ سرکار عظمت مدار کے قوانین کے نمونہ کے مطابق اس سرکار کے لئے بھی قوانین مرتب کرین - اوس کے بعد کونسل آف اسٹیٹ کو جسکے میر مجلس خود اعلیحضرت اور جسکے اراکین امرائے معظم تھے لیجسلیٹو کونسل کی بھی حیثیت دیگئی اور اسکے کامون کی تکمیل اور نیز مسودات قوانین کی ترتیب کے لئے ایک خاص کمیٹی بھی قایم ہوئی -

۱۸۹۰ء مین ایک قانونی کمیشن مع میر مجلس ومعتمد مستقل مقرر ہوا - میر مجلس مذکور کا کام تھا کہ ملک مین دورہ کرکے اپنی تنقیح کی رپورٹ کمیشن مین پیش کرے تاکہ کمیشن مذکور ضروری قوانین کے مسودات اس وضع پر مرتب کرے کہ بعد مین اونکو ایک مجموعہ کی صورت مین ترتیب دیا جاسکے - ان مسودات کے ساتھ رپورٹ بھی پیش کرنی لازم کی گئی جس مین موجودہ قوانین کی تشریح اور اونکی تعمیل مین جو نقایص ہون اونکے رفع کرنیکی تدابیر بھی شامل ہون - عدالت العالیہ کو بھی حکم دیا گیا کہ کمیشن مذکور کی اطلاع کے لئے مسودات ایسے قوانین کے پیش کرے جو اوس کے زیر غور تھے اور ایسے معاملات

بھی پیش کرے جنکے لئے اوسکی راے مین نئے قوانین یا موجودہ قوانین کی ترمیم کی ضرورت ہو - دوسرے عہدہ دارون سے بھی خواہش کیگئی کہ اونکی نظر مین جو قوانین لایق ترمیم یا تبدیل ہون اونکی نسبت معتمد عدالت سے مراسلت کرین -

لیجسلیٹو کونسل کی تاریخ

جب حضرت اقدس واعلیٰ کی توجہ ایک لیجسلیٹو کونسل کے قیام کی ضرورت کی جانب مبذول ہوئی تاکہ قوانین منتظم ترتیب دئے جائین - تب ۱۸۹۳ء مین اوس کے قایم کرنیکے بارہمین احکام جاری ہوے - ان احکام کے مطابق عہدہ داران ذیل اس کونسل کے اراکین مقرر ہوئے یعنی چیف جسٹس (میر مجلس عدالت العالیہ) ایک رکن عدالت العالیہ - انسپکٹر جنرل مال - ناظم تعلیمات - ناظم کو توالی اضلاع اور معتمد فنانس ۱۸۹۴ء مین ۱۳۰۴ فصلی کا پہلا ایکٹ حضرت اقدس واعلیٰ کی منظوری سے مشرف ہوا جسمین رعایا کا حق شرکت ترتیب قوانین مملکت مین تسلیم کیا گیا - سنہ ۱۹۰۱ء مین اس ایکٹ مین بعض ترمیمات کیگئین جسکو بعد مین ایکٹ نمبر ۳ بابت ۱۳۰۹ فصلی قرار دیا گیا جو ابتک جاری ہے -

انتظام لیجسلیٹو کونسل

اس کونسل مین فی الحال انیس ۱۹ رکن ہین جنمین سے علاوہ میر مجلس و نایب میر مجلس کے گیارہ سرکاری اور چھ غیر سرکاری رکن ہین - مدار المہام اسکے میر مجلس ہین اور وہ معین المہام جنکے علاقہ کے متعلق کوئی مسودہ قانون کونسل مین پیش ہے اوس جلسہ کے نایب میر مجلس ہونگے - منجملہ گیارہ اراکین سرکاری کے میر مجلس عدالت العالیہ و معتمد عدالت و مشیر قانونی بلحاظ عہدہ اسکے رکن ہونگے اور باقی آٹھ اراکین سرکاری کو دو سال کے لئے مدار المہام

نامزد کرینگے۔ منجملہ چھ اراکین غیر سرکاری کے دو رکن جاگیرداروں کی جانب سے منتخب ہونگے اور دو وکلاے عدالت العالیہ مین سے اور باقی دو کو مدارالمہام سرکار ملک کے خوشامد شوں مین سے منتخب کرینگے مگر ان مین سے ایک کو علاقہ پایگاہ کی طرف سے نامزد کیا جاویگا اراکین غیر سرکاری کا تقرر بھی دو سال کے لئے ہوگا مگر ختم میعاد کے بعد وہ مکرر منتخب ہوسکینگے۔

تنقیہ عامہ

آرار عامہ کی دریافت کی سہولیت کے لئے قوانین کونسل مین یہ درج ہے کہ مسودات قانون مع بیان اغراض واسباب و وجوہ جریدہ سرکاری مین ایسی زبان مین شائع ہونگے جسکو کونسل پسند کرے۔ یہ مسودات قوانین اسلام و ہند و شاستر و کسی خاص فریق کے قوانین خاص اور رسم و رواج پر جو حکم قانون کا رکھتے ہین مبنی ہونگے۔ اُن ماخذوں کے علاوہ اُن قوانین سے بھی مدد لیجائیگی جو سرکار عظمت مدار مین جاری و نافذ ہین۔

ایکٹہاے منظم

۱۳۰۴ فصلی مین ایکٹ نمبر ۱ مذکورۂ فوق جاری ہوا۔ ۱۳۰۵ فصلی مین پانچ ایکٹ جاری ہوئے جنمین ایکٹ نمبر ۲ متعلق قمار بازی کے تھا۔ ۱۳۰۹ فصلی (۱۸۹۹ء) مین چھ ایکٹ جاری ہوے جو متعلق قسم (حلف) و اقوام جرایم پیشہ و سرٹیفکٹ و راثت و رسوم عدالت و کورٹ آف وارڈس و معاہدات مزدوری تھے۔ اُسکے مابعد کے سال مین جو چھ ایکٹ جاری ہوئے وہ ترمیمات قوانین پولیس اضلاع و قوانین اسٹامپ و دفعات عام و وصول مطالبات سرکاری و افیون و قانون وکلار سے متعلق تھے۔ منجملہ ۱۳۰۹ فصلی (۱۸۹۹ء) کے تیرا ایکٹو نکے فوج و لوکل سیس و حفاظت

شکار و تپہ خانہ و علامت شمست (فنگر امپریشن) و حصول اراضی و ایجادات و اختراع و جنگلات و سکہ قلب کے ایکٹ زیادہ معظم ہین سنہ ۱۳۱۰ فصلی (۱۹۰۱ء) کے معظم ایکٹون مین ایکٹ ہاے مردم شماری و اوزان و کیل اور میعاد سماعت شامل ہین۔

عدالت دیوانی و فوجداری

عدالت کے انتظام کے لئے (۱۲۳) عدالتہاے دیوانی اور (۲۷۱) عدالتہاے فوجداری بشمول عدالت العالیہ موجود ہین۔ تحصیلدارون کو سو روپیہ کے مقدمات کی دریافت کا اقتدار ہے مگر صرف (۷۹) تحصیلدارون اور پانچ نایب تحصیلدارون کو یہ اقتدار حاصل ہے۔ اور جہان کہین منصف مقرر ہین وہان تحصیلدارون کو دیوانی اقتدار نہین ہے۔ پندرا منصف مقرر ہین جو پانچسو روپیہ تک کے مقدمات کی دریافت کرسکتے ہین اور ناظم دیوانی ضلع اور مددگاران عدالت کو پانچہزار روپیہ کے مقدمات کی سماعت و دریافت کا اقتدار حاصل ہے باستثنا صوبہ بیدر کے جہان دس ہزار تک کا اقتدار ہے۔ صرف پانچ اول تعلقداروں کو دیوانی مقدمات کی دریافت کا اقتدار حاصل ہے اور اونکے اقتدار کے لئے کوئی حد یا مقدار رقم کی معین نہین۔ ناظم صوبہ پانچہزار اور اوس سے زاید رقم کے مقدمات کی سماعت و دریافت کرسکتے ہین۔ تحصیلدارون اور منصفون کے مقدمات کا مرافعہ ناظم دیوانی ضلع یا اول تعلقدار کے پاس ہوسکتا ہے جہان اول تعلقدارون کو دیوانی اقتدارات حاصل ہین اور ناظم دیوانی اور تعلقدارون کے منفصلہ مقدمات کا مرافعہ ناظم صوبہ سماعت کرسکتے ہین۔ چونکہ صوبۂ بیدر مین کوئی عدالت صوبہ نہین ہے اس لئے

اضلاع کے مقدمات دیوانی کے مرافعہ عدالت العالیہ کے ڈیویژنل بنچ کے روبرو پیش ہوتے ہین - بلدہ حیدرآباد مین دیوانی خرد مین پانچہزار روپیہ تک کے مقدمات رجوع و فیصل ہوتے ہین اور اوسکے ماتحت نظما کے پانچسو روپیہ کے مقدمات کا مرافعہ بھی دیوانی خرد سماعت کرسکتی ہے - دیوانی خرد بلدہ اور نظماے صوبجات کے مقدمات کا مرافعہ عدالت العالیہ کے ڈیویژنل بنچ کے روبرو پیش و سماعت ہوتا ہے تین سو روپیہ کے مقدمات دیوانی کے فیصلہ جنمین عدالت ضلع کو عدالت تحتانی سے اتفاق ہو قطعی ہونگے اور اونکا مرافعہ نہین ہوگا لیکن اون کی نگرانی لنکات قانونی کی بنا پر ہوسکتی ہے - اسیطرح سے پانچسو روپیہ کے مقدمات دیوانی خرد جو نظمار ماتحت کے منفصلہ ہون اور جنمین ناظم دیوانی کو اتفاق ہو قطعی سمجھے جائین گے اور اونکا مرافعہ نہین ہوسکیگا البتہ عدالت العالیہ کے صیغہ ابتدائی مین اونکی نگرانی ہوسکیگی -

مقدمات فوجداریمین تحصیلدارون اور دوم و سوم تعلقدارون کو اقتدارات درجہ سوم و دوم حاصل ہین اور چونکہ تعلقداران اول ضلع کے چیف مجسٹریٹ ہین اون کو اول درجہ کے اقتدارات حاصل ہین - تحصیلدارون اور دوم و سوم تعلقدارون کے فوجداری مقدمات کا مرافعہ اول تعلقدار سماعت کرسکتے ہین اور اونکے فیصلونکا مرافعہ ناظم صوبہ کے ہان ہوسکتا ہے - فوجداری مقدمات باستثنا ردریافت مقدمات قتل - اگر جرمانہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہو تو ناظم صوبہ کا فیصلہ قطعی سمجھا جاتا ہے لیکن مواد قانونی کی بنا پر نگرانی ممکن ہے - باقی جملہ مقدمات مین مرافعہ عدالت العالیہ کے ڈیویژنل

بنچ کے روبرو پیش ہوسکتا ہے اور اوسکا فیصلہ قطعی خیال کیا جاتا ہے۔ بلدہ کے ماتحت نظماے فوجداری کے منفصلہ مقدمات جنمین سزاے قید اندرون سہ ماہ تجویز ہوئی ہو یا سو روپیہ تک جرمانہ کیا گیا ہو مرافعہ ناظم اول فوجداری کے اجلاس پر پیش ہوسکتے ہین لیکن اگر سزاے مجوزہ کی میعاد و مقدار مذکورہ بالا سے زاید ہو تو اوسکا مرافعہ عدالت العالیہ مین ہوگا۔ عدالت العالیہ کے صیغۂ ابتدائی کو اقتدارات سشن بنچ کے حاصل ہین۔ ڈیویژنل بنچ چودہ سال قید کی سزا دیسکتا ہے مگر حبس دوام کی سزا اگر عدالت العالیہ تجویز کرے تو مدار المہام کی منظوری لازم ہے۔ سزاے قتل کے لئے حضرت اقدس واعلی کی منظوری ضرور ہے۔ اکثر بڑے جاگیرداروں اور والیان سمستان کو اقتدارات دیوانی و فوجداری اونکے اپنے علاقون کے لئے عطا ہوئے ہین لیکن اونپر لازم ہے کہ اپنے علاقجات کی عدالتی کارروائیون کے میعادی تخنجات سرکار کے علاقہ عدالت مین روانہ کیا کرین۔

مقدمات کی ترقی

دیوانی مقدمات مین کوئی خوق العادہ بیشی نظر نہین آتی ہے البتہ ایام قحط یا گرانی مین انکی تعداد گھٹ جاتی ہے۔ بخلاف اسکے فوجداری مقدمات مین بسبب شدت سختی موسم اضافہ ہوتا ہے۔ عدالتی موازین ۱۸۸۵ء سے فراہم ہونے شروع اور اوسی سال سے عدالتی رپورٹون کی ترتیب بھی آغاز ہوئی تخنجات صفحہ ۹۵ سے کیفیت ظاہر ہوگی۔

عدالت دیوانی

نوعیت مقدمات	اوسط چہ سال کا تا آخر سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	تعداد حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد حقیقی سنہ ۱۹۰۵ء
مقدمات رقمی و جایداد منقولہ	۱۲٫۸۵۵	۱۲٫۷۸۷	۱۱٫۹۱۳	۱۱٫۰۷۶
مقدمات حقوق و دیگر مقدمات	۱٫۵۳۵	۲٫۴۴۱	۲٫۲۸۰	۲٫۴۳۶

عدالت فوجداری

نوعیت مقدمات	اوسط چہ سال مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	تعداد حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد حقیقی سنہ ۱۹۰۵ء
تعداد اشخاص زیر دریافت				
(ا) متعلق جرایم نسبت اشخاص یا مال	۷۳۷۳	۶۰۶۲	۶٫۲۷۶	۱۶٫۶۶۰
(ب) متعلق خلاف ورزی پینل کوڈ یعنی قانون فوجداری	۳۶٫۰۴۳	۳۱٫۸۸۲	۲۹٫۵۹۹	۱۶٫۳۵۶
(ج) متعلق خلاف ورزی قوانین خاص یا مقامی	۷۴۲	۴٫۳۴۷	۷٫۶۳۲	۶٫۷۶۲

خلاف ورزی قوانین خاص و مقامی مین جو اضافہ ہوا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ سنہ ۱۸۹۱ء کے آخر تک صفائی کے مقدمات کی شنوائی فوجداری عدالتون مین نہین ہوتی تھی۔

رجسٹریشن

سنہ ۱۸۸۹ء مین رجسٹریشن کا صیغہ عدالت العالیہ کی ماتحتی مین قایم کیا گیا اور سنہ مذکور مین اسکی تعمیل کے متعلق ایک ایکٹ بھی منظور ہوا سنہ ۱۸۹۰ء سے سنہ ۱۸۹۵ء تک یہ صیغہ کمشنر آبکاری کے ماتحت رہا لیکن اوسکے بعد دوبارہ عدالت العالیہ کے سپرد ہوا سنہ ۱۸۹۷ء مین ایک انسپکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ کا تقرر ہوا اور یہ صیغہ اُنکے تفویض ہوا سنہ ۱۸۹۹ء مین اضلاع اورنگ آباد و بیڑ و عثمان آباد و اطراف بلدہ و ایچور و گلبرگہ مین تنخواہیاب رجسٹرار مقرر ہوے مگر بقید اضلاع و تعلقات مین یہ کام عہدہ داران مال و عدالت کے سپرد تھا اور اونکو فیس مین سے نصف سے دو تہائی تک دیا جاتا تھا۔ خاص بلدۂ حیدرآباد مین ایک رجسٹرار بلدہ کا تقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۸) رجسٹرار اور (۱۰۰) سب رجسٹرار مقرر تھے اور (۱۶۹۵۶) اسناد کی رجسٹری ہوئی۔ دہ سالہ من ابتدای سنہ ۱۸۹۱ء تا آخر سنہ ۱۹۰۰ء کی اوسط سالانہ تعداد (۱۸۴۶۵) تھی۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین بیس رجسٹرار اور (۱۲۱) سب رجسٹرار کے دفاتر تھے اور رجسٹریون کی تعداد اوس سال (۱۵۸۲۶) تھی۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین بیس رجسٹرار اور (۱۲۲) سب رجسٹرار کے دفاتر قایم تھے اور اسناد رجسٹر شدہ کی تعداد (۱۲۰۳۳) تھی۔

فنانس

آمدنی

آمدنی وخرچ ملک کے جو موازین تخمینجات متعلقہ مین لئے گئے ہین اونمین علاقۂ صرفخاص وعلاقجات پایگاہ وجاگیرات شریک نہین ہین جنکا مجموعی رقبہ کل ملک کے رقبہ کا ثلث ہوتا ہے۔ ان مستثنیات کے بعد دہ سالہ ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۰ء تک کی سالانہ اوسط آمدنی تین کرور ستائیس لاکھ روپیہ تھی اور ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۰ء تک دس سالکی اوسط سالانہ آمدنی تین کرور تراسی لاکھ روپیہ تھی ۱۹۰۱ء کی حقیقی آمدنی چار کرور ستر لاکھ اور ۱۹۰۴ء کی حقیقی آمدنی چار کرور آٹھ لاکھ روپیہ ہوئی۔ معظم ذریعہ آمدنی کا زرمالگذاری اراضی تھا جو ۱۹۰۴ء مین دو کرور تینتالیس لاکھ روپیہ ہوا۔ یعنی کل آمدنی کی (۵۱) فیصدی۔ کرور گیرہ سے ساڑھے چھپن لاکھ۔ آبکاری سے اٹھاون لاکھ اور ریلوے سے چھتیس لاکھ روپیہ وصول ہوے۔ ریلوے سے گذشتہ بنیس سال یعنی ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۰ء تک مین نقصان تھا۔ اب اوسمین فائدہ نظر آرہا ہے۔ باوجود بدہنگامیون کے آمدنی مین جو اضافہ ہوا ہے صاف بتلا رہا ہے کہ مختلف صیغجات ملک مین عمدہ انتظام ہوا ہے۔

خرچ

جس طرح سے کہ آمدنی مین ترقی ہوئی ہے اسیطرح سے خرچ مین اضافہ ہوتا گیا ہے ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۰ء تک کی دہ سالہ میعاد کا سالانہ اوسط خرچ تین کرور سولاکھ روپیہ تھا۔ جو دہ سالہ مختتمہ ۱۹۰۰ء مین چار کرور دو لاکھ روپیہ ہوا اور ۱۹۰۱ء مین چار کرور گیارہ لاکھ اور ۱۹۰۴ء مین چار کرور پچاس لاکھ تھا۔ مصارف تحصیل مالگذاری مین مدات ذیل بھی شامل ہین یعنی ادائی دستگردان وجزو تنخواہ عہدہ داران وعملۂ متلع (جنکی تنخواہ

کا ایک جزو عدالت مین محسوب ہوتا ہے) وپیمایش وبندوبست وصیغۂ انعام واسکیل مقدم وٹپواریان ودستبند وتنخواہ عہدہ داران کرورگیری وجنگلات وافیون و آبکاری اسٹامپ ورجسٹریشن وغیرہ - ان سب کا مجموعہ ۱۹۰۴ء مین چھپن لاکھ روپیہ ہوا -

صدر مدعام انتظام ملک مین مدار المہام ومعین المہامون کی تنخواہ اور پائتخت کے عہدہ دارون کے دفاتر کے مخارج اور چارون صوبہ دارون اور اونکے دفاتر کی تنخواہین سب شریک ہین - عدالت وقانون (بشمول محابس) وپولیس وتعلیمات وطبابت کے مصارف مین معتدبہ اضافہ کیا گیا ہے - خرچ وظایف کی مدمین مختلف قسم کے مصارف شریک ہین جو گھٹتے جاتے ہین مگر وظایف خدمتمین اضافہ ہے جو عہدہ داران سرکار کے مراتب کی ترقی کی وجہ سے ہوا ہے - مصارف متفرقہ مین قحط کا خرچ بھی شامل ہے جسکی وجہ سے اوسمین بھی اضافہ ہوا ہے - دو کرور کا قرضہ جس کا ذکر آگے ہو چکا ہے مع اوسکے سود فیصدی چار کے حساب سے کچھ تو خزانہ سرکار سے اور ایک جزو بھی برار کی آمدنی سے جو سرکار معظمت مدار سے وصول ہوتی ہے ادا کیا جارہا ہے - آخر کتاب مین تخمینجات آمدنی وخرچ ملاحظہ ہون -

سکہ

ملک کا سکہ رایج حالی سکہ مشہور ہے جو تخمیناً دس کرور کے قریب اندازہ کیا جاتا ہے - سکہ حالی کا رواج ۱۸۵۴ء سے شروع ہوا جبکہ سر سالار جنگ اول وزیر تھے اور باستثنا کچھ وقفہ کے برابر شایع ہوتا رہا ہے - ۱۸۹۳ء تک دار الضرب مین

بلا روک ٹوک سکّہ بنتا تھا لیکن اوس کے بعد سے بہت کم چاندی مسکوک ہوئی روپیہ کی مقدار جو رائج تھی کسیقدر گھٹ گئی اور سکہ حالی وکلدار کے بٹاون مین سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء مین شدّت سے ترقی وتنزل کرنیکے بعد اب کچھ قیام پیدا ہوا ہے۔ اور فی الوقت اونکی قیمت بلحاظ مقدار چاندی کے آٹھ فیصدی زاید ہے سنہ ۱۹۰۴ء مین ایک نئے نمونہ کا روپیہ شایع کیا گیا جس کے ایک طرف چارمینار کی شکل بنی ہوئی ہے جو وسط شہر حیدرآباد کی مشہور عمارت ہے اور یہ سکّہ سکّہ محبوبیہ کہلاتا ہے۔ جب سے کہ یہ نیا سکہ شایع ہوا ہے اسکی اشاعت مین ایسا اہتمام کیا گیا ہے کہ بٹاون کا اوتار چڑہاؤ شدّت سے نہونے پائے اسکا نرخ فی الحال بمقابلہ سو کلدار روپیونکے ایک سو پندرا اور ایک سو سولہ کے درمیان ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء سے دارالضرب حیدرآباد سے ایک عدہ نمونہ کا مسی سکہ بھی جاری کیا گیا ہے جس کی قیمت پرانے پیسون کے مساوی ہے۔ آدہ آنہ کے سکہ بھی شایع ہورہے ہین۔ پرانے پیسے ابھی تک رائج ہین اور شاید اس وقت تک رائج رہین جب تک کہ ایک کافی مقدار نئے سکونکی بن جائے۔

انتظام مالگذاری اراضی

تمام ملک مین رعیت واری طریقہ مالگذاری کا جاری ہے۔ جملہ نو اضلاع مرہٹواڑی اور تلنگانہ کے چار ضلع کی پیمایش اور اونکا بندوبست اسی طریقہ کے مطابق ہوا ہے

یعنی اضلاع اورنگ آباد و بیڑ و ناندیڑ و پربھنی و گلبرگہ و عثمان آباد و رایچور و لنگسگور و بیدر و اندور و میدک و محبوب نگر و ورنگل۔ بقیہ اضلاع مین سے کریمنگر و نلگنڈہ کی پیمایش ہوچکی ہے اور فی الجملہ بندوبست بھی ہوا ہے مگر ضلع عادل آباد (سرپور ٹانڈور) و اطراف بلدہ کی پیمایش بہی نہین ہوئی ہے۔ پہلے بندوبست مین میعاد تیس سال رکھی گئی تھی۔ اوسکے بعد جن اضلاع کی پیمایش ہوئی اونمین میعاد پندرہ سال کی رکھی گئی ہے قسم آخر مین بعض کی میعاد ختم ہوچکی ہے۔ یا ہونیوالی ہے اور نظر ثانی کا کام ان مین جاری کیا گیا ہے۔

طریقہ رعیتواری قبضہ کا

رعیتواری طریقہ کے مطابق ہر کھیت ایک مقبوضہ سمجھا جاتا ہے جو رعیت سرسیاً سرکار سے لیتا ہے اور کھیت کے قابض کو پٹہ دار کہتے ہین۔ پٹہ دار کا حق قبضہ لگان کی بلا ناغہ ادائی پر منحصر ہے اور بصورت ادا نکرنے معاملہ کے اوس کا حق زائل ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت مین زمین پھر سرکار کی ہوجاتی ہے اور سرکار کے مطالبہ و بقایا کی ادائی کے لئے حق قابضت ہراج کیا جاتا ہے۔ مدت قبضہ ایکسال عموماً سمجھی جاتی ہے لیکن اگر پٹہ دار سرکاری معاملہ برابر ادا کرتا رہے تو اوسکا قبضہ دوامی سمجھا جائیگا۔ پٹہ دار مجاز ہے کہ نوٹس دیکر اپنے قبضہ سے دست بردار ہوجائے یا اگر چاہے تو اپنے حق قبضہ کو فروخت کردے یا منتقل کردے۔ شکمیداری کے شریک لینے کے متعلق لگان کے بیان مین ذکر ہوچکا ہے۔

دیگر اقسام قبضہ

دیگر اقسام قبضہ مین جاگیر و انعام و مقطعہ یا سررشتہ و پیشکش و اگر ہار و اجارہ ہین

جاگیر ایک عطیہ ہے ایک یا زاید مواضع کا جو ہر قسم کے محصول سے معاف ہے اور اسمین چار قسمین ہین۔ التمغا یا انعام التمغا ایک دوامی عطیہ ہے اور نسلاً بعد نسل جاری رہتا ہے۔ ذات جاگیر معطی لہ کی ذات کے لئے عطا ہوئی ہے۔ جاگیرات پایگاہ امرائے پایگاہ کو خاص حضور پرنور کے لئے فوج رکھنے کی غرض سے عطا ہوی ہین۔ اور تنخواہ محلات وہ عطیہ ہے جو بعض مقامی مصارف کے لئے جن کی ادائی سرکار پر فرض تھی عطا ہوئی ہین۔ انعام کھیت یا اراضی ہین جو بعوضہ خدمت یا بعنوان خیرات واوقاف عطا ہوئے ہین اور انمین یا تو بلا محصول جاری ہین یا بعض پر کچھ محصول دینا ہوتا ہے۔ مقطعہ یا سررشتہ مثل قبضہ جاگیر کے ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قابض کو سرکار مین ایک معین رقم داخل کرنی ہوتی ہے۔ اضلاع مرہٹواڑی مین اسکو پالم پٹ بھی کہتے ہین۔ پیشکش کا قبضہ وہ ہے کہ مواضع ایک معین رقم پر دئے جاتے ہین جیسا کہ شمالی ہند مین زمینداری ہوا کرتی ہے اور اس سرکار مین ممتانون کا قبضہ اسی قسم مین شریک ہے۔ اگرہار ایک ملا محصول عطیہ ایک یا زاید مواضع کا ہے جو ہنود کے معابد کے مصارف کے لئے عطا ہوا ہے۔ اجارہ ایک سالم ویران موضع کا پٹہ ہے جو تیس یا چالیس سالہ میعاد پر دیا گیا ہے۔ اسمین اجارہ دار پہلے تین یا پانچ سال تک کچھ نہین دیتا ہے بعداً سکے ایک جزو سالم لگان کا ادا کرتا ہے جو دسوین حصہ سے پانچوین تک ہوتا ہے جسمین ہر سال اضافہ کیا جاتا ہے جبتک کہ سالم رقم کی حد پہونچ جاتی ہے اور

یہ سالم رقم ختم میعاد تک اوسکو ادا کرنی ہوتی ہے۔

مواضع کے اقسام

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۳۰۳۰) مواضع رعیتواری (۲۹۰۴) جاگیرات (۶۶۴) مواضع مقطعہ یا سربستہ۔ (۶۸۱) مواضع پیشکش (۴۱۵) مواضع اجارہ (۳۰۹) مواضع اگرہار (۱۰۰۶) مواضع ویران اس سرکار مین تھے۔ رعیتواری مواضع سے (۱۹۱) لاکھ و مقطعجات سے (۶۷) لاکھ اور پیشکش سے (۱۳۹) لاکھ روپیہ محاصل سرکار کو وصول ہوتا ہے۔

طریقہ وصول مالگذاری

ابتداء مالگذاری کسی کھیت کے بوے ہوے تخم کی مقدار یا حاصل کی مقدار پر مقرر کی جاتی تھی جس کا ایک حصہ سرکار بعنوان لگان یا معابدہ وصول کرتی تھی۔ زراعت خشکی پر سرکاری حصہ ایک ربع پیداوار کا ہوتا تھا اور تری زیر تالاب پر نصف اور تری زیر چاہ پر دو خمس پیداوار سرکاری حصہ ہوتا تھا جب نقدی معاملہ قرار پایا تو سرکاری حصہ پیداوار کی معادل رقم اوس کھیت کی مالگذاری مقرر کی گئی جب کسی تعلقہ کی پیمائش ختم ہوجاتی ہے تو اوسکے دیہات کو لگان اور پرت بندی کے لئے مجموعون مین تقسیم کیا جاتا ہے۔ زرخیزی و عمق فراش و موجودی یا مفقودی ریت یا چونکھڑ یا چوڑ (کھار) مجموعۂ دیہات کا قرب و بُعد مراکز تجارت یا ریل سے اور سہولیت حمل و نقل پیداوار ان جملہ امور پر لحاظ کرنے سے لگان یا مالگذاری کا تقرر کیا جاتا ہے۔ اس بنا پر ایک معیار فی ایکر ہر مجموعہ کے لئے مقرر کیجاتی ہے اور اراضی کی درجہ بندی جسکو پرت بندی کہتے ہین ان فوائد یا نقائص کی موجودی یا مفقودی پر موقوف رہتی ہے۔

زمان سابق کی مالگذاری

کوئی داخلہ موجود نہین ہے جس سے زمانۂ سلف کی مالگذاری کا حال معلوم ہوسکے کیونکہ مسلمانون کی حکمرانی مین مالگذاری اجارہ پر دیجاتی تھی - بندوبست کا کچھ کچھ پتا شاہان بہمنیہ وعادلشاہیہ وقطب شاہیہ کے زمانہ کا بعض اضلاع مین نظر آتا ہے لیکن اکبر بادشاہ کے انضمام صوبہ برار (۱۵۹۶ء) اور ملک عنبر کی حکومت اورنگ آباد مین بھی باضابطہ بندوبست کا ہونا ثابت ہوتا ہے - صوبہ برار مغلیہ کے زمانہ مین اب سے زیادہ تھا کیونکہ اوسمین اضلاع سرپور - ٹانڈور - ایلگندل - اندور - ناندیڑ پربھنی اور اورنگ آباد بھی شریک تھے جو فی الحال سرکار عالی کے حدود مین شامل ہین - اکبر کے مشہور بندوبست مین اراضی کی باقاعدہ پیمایش کرکے اوسکی پیداوار کا اندازہ احتیاط کے ساتھ کیا جاتا تھا اور اوسپر سے لگان مقرر کیجاتی تھی - ہر بیگھہ پر اوسکی ربع پیداوار قایم کیجاتی تھی اور اس طرح پر ہر موضع کی جمع یعنی تنخواہ مقرر ہوتی تھی سنہ ۱۶۰۰ء مین صوبۂ مذکور کی مالگذاری (۱۶۱) لاکھ تھی اور نواب اصفجاہ اول کے زمانہ مین (۱۲۰) لاکھ روپیہ تھی -

تلنگانہ کی مالگذاری ابوالحسن تانا شاہ کے زمانہ مین (۱۶۶) لاکھ روپیہ تھی مگر قطب شاہی حکومت کے حدود اوسوقت سمندر تک منتہی ہوتے تھے جسمین شمالی سرکار بھی شامل تھی - اندازہ کیا گیا ہے کہ اس وقت کی مالگذاری ستر ہوین صدی عیسوی کی ابتدا کی نقدی مالگذاری کے برابر ہے اٹھارہوین صدی مین مرہٹون کی یورشون سے اس ملک کو بہت صدمہ پہونچا اور جس وقت ملک مین امن قایم ہوا تو ملک کی

مالگذاری کا اجارہ ساہوکارون اور عرب و پٹھان جمعدارون کو دیا گیا اور وہ لوگ سختی تمام رعایا سے رقم نچوڑ لیتے تھے - سر سالار جنگ مرحوم اول نے وزیر مقرر ہوتے ہی اس طریقہ کو بالکل موقوف کر دیا اور اُسیوقت سے رعایا کی مرفہ الحالی مین ترقی ہوتی گئی

قبضہ کی مقدار اور مالگذاری کا پرتہ

ہر رعیت کا اوسط قبضہ (۲۰ ½) ایکر ہوتا ہے مگر مرہٹواڑی اور تلنگانہ مین اس کا قبضہ علی التناسب (۲۸ ½) اور (۱۲ ½) ایکر ہے - مرہٹواری مین خشکی زمینون کی لگان (۱ء۴) فی ایکر سے (۱۰ - ۲ ء) فی ایکر تک ہے مگر اوسط دہارا (۱۲ر ۹ ء) فی ایکر ہوتا ہے اور تری و باغات کا اوسط دہارا (۵ء۶ر) فی ایکر ہے لیکن زیادہ سے زیادہ (۵ء۹) اور اقل دہارا (۴ء) فی ایکر ہے - تلنگان مین اوسط دہارا خشکی زمینون کا (۱۳ر ۵ ء) فی ایکر ہے (اعلیٰ للعہ اور اقل ار) فی ایکر - اور تری زمینون کا اوسط دہارا (۴ء۲ر) فی ایکر ہے اور اعلیٰ للعہ۵ اور اقل ۱ روپیہ ہے - کل ملک کا اوسط دہارا فی ایکر بشمول تری و خشکی (۳ء۸ر) ہے مگر مرہٹواری کا اوسط دہارا (۱۲ر ۳ ء) اور تلنگانہ کا (۱۳ر۱۰ء) فی ایکر ہے تلنگان کے دہارے کی زیادتی اور قبضہ کی کمی تری کی کاشت کی وجہ سے ہے - کل ملک کی خام پیداوار کے موازین و اعداد دہدست نہین ہو سکتے ہین اس لئے رقم مالگذاری کی نسبت پیداوار کی قیمت کے ساتھ دکھلانا غیر ممکن ہے - رقم کے وصول مین کوئی دقت واقع نہین ہوتی ہے اور جبری تدابیر وصول کی کوئی ضرورت نہین ہوتی جو دہارون کی ملایمت کی دلیل ہے - عام اصول مالگذاری کے یہ ہین کہ مصارف کاشت کے وضع کرنیکے بعد منافع کا نصف حصہ حق سرکار کے طور پر وصول کیا جاے -

تعطل و معافی مالگذاری

گرانی و قحطی کے زمانہ مین مالگذاری کے وصول مین تعطّل کیا جاتا ہے اور دوسرے سال وصول کیجاتی ہے۔ اور بصورت سختی موسم یا تلف جانوران زراعتی معافی بھی دیجاتی ہے۔ مرہٹواری اور تلنگانہ کے بندوبست شدہ اضلاع مین خشکی زمینون پر معافی نہین دیجاتی ہے کیونکہ دہارا نہایت ملایم ہے مگر غیر بندوبست شدہ اضلاع مین معافی سقیم فصل مین یا زیادتی بارش کی وجہ سے بھی دیجاتی ہے اور تری زمینون پر پانی کا نہونا یا تالابون کا ٹوٹجانا یا بادلیون کا خراب ہوجانا معافی کے لئے کافی وجوہ ہین لیکن ان کل وجوہ کو قحط یا گرانی سے کوئی تعلق نہین ہے۔ بندوبست شدہ اضلاع مین تہری کی زمینون پر معافی دیجاتی ہے جب کہ پانی مین کمی ہوجائے۔

بندوبست شدہ اضلاع مین دہارا کل زمین مقبوضہ پر لیا جاتا ہے بخلاف اسکے غیر بندوبست شدہ اضلاع مین صرف اراضی مزروعہ پر دہارا قایم کرکے غیر مزروعہ حصہ کو معافی دیجاتی ہے کیا وہ زمین خشکی ہو یا تری۔ امرائی لگانے کے لئے خاص قوانین تشویق رعایا کے لئے جاری کئے گئے ہین اور اس کام کے لئے دس آنہ فی ایکڑ سے زمین دیجاتی ہے۔

رعیت کو اختیار ہے کہ اپنے زمین کا حق قبضہ منتقل کردے یا فروخت کردے۔ اس طریقہ پر ساہوکارون نے اضلاع مرہٹواریمین بہت ساری زمینون کا قبضہ خرید کر رکھا ہے۔ تلنگان کی رعایا حقوق قبضہ سے اب واقف ہوچلی ہے۔

متفرق آمدنی

افیون و ادویات

متفرق آمدنی ملک کی افیون و ادویات و کروڑگیری و آبکاری اور اسٹامپ یعنی محصور پر مشتمل ہے حسب معاہدہ جو سرکار عظمت مدار و سرکار عالی مین ہوا ہے کاشت افیون سنہ ۱۸۹۱ء سے موقوف ہے اور کل افیون مالوہ سے افیون کے ایجنٹ کی معرفت بذریعۂ پاس درآمد کیجاتی ہے۔ محصول افیون پندرہ روپیہ فی سیر ہے مگر دس روپیہ فی سیر پاس کی اجرائی کے وقت لیا جاتا ہے اور پانچ روپیہ فی سیر درآمد کے وقت گنّہ افیون کی فروخت کا اضلاع مین اور بلدہ مین ہراج ہوتا ہے۔ بھنگ و گانجہ وغیرہ اشیاء مسکرہ کا بھی ہراج ہوا کرتا ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ء مین نشتر سیر کی پیٹیان (۲۴۹) درآمد کیگئین۔ خام قیمت افیون برآمد شدہ کی حسب ذیل ہے۔ اوسط سالانہ دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۱ء لاکھ ۷۳ ہزار۔ اوسط سالانہ دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء لاکھ ۱۰۴ ہزار اور حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ء لاکھ ۹۰ ہزار۔ خالص محصول جو افیون و اشیاء مسکرہ سے من ابتدای سنہ ۱۸۹۴ء وصول ہوا ہے تختہ ذیل سے ظاہر ہوگا

ابواب	اوسط ہشت سال مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۳ء
افیون	معہ لاکھ ۱۱ ہزار	لاکھ ۱۴	لاکھ ۸	لاکھ ۶
گانجہ و بھنگ و دیگر اشیاء مسکرات	۴	۱۰	۱۱	معہ لاکھ ۱۵
میزان	معہ لاکھ ۱۵ ہزار	لاکھ ۱۴	لاکھ ۱۹	معہ لاکھ ۲۱

کرورگیری

کرورگیری کا محصول مال درآمدہ کی قیمت پر بحساب فیصد پانچ روپیہ وصول کیا جاتا ہے جو کہ زیادہ سے زیادہ رقم ہے جو حسب معاہدہ سرکار عظمت مدار مقرر کی گئی ہے۔ ۱۸۸۵ء سے چاندی کا محصول فیصد دس روپیہ کیا گیا تاکہ ناجائز سکہ کے چاندی کی کمتر درآمد ہو۔ نمک بمبئی اور مچھلی بندر سے ریل پر آتا ہے اور اوسپر فی پلہ (۱۲۰ سیر) دو روپیہ محصول لیا جاتا ہے۔ کل مقدار نمک کی جو درآمد گئی حسب ذیل ہے۔ اوسط سالانہ بابت دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۹ء (۱۱،۷۱،۵۲۰) من بابتہ دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء (۱۲،۲۹،۴۸۰) من اور حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ء (۱۳،۱۰،۶۸۰) من۔ اس حساب سے خرچ کا پرتہ سالانہ فی کس ۱۸۸۱ء مین ۴ ۳/۴ آنار، سنہ ۱۸۹۱ء مین ۴ ۱/۴ آنار اور سنہ ۱۹۰۱ء مین ۴ ۳/۴ آنار تھا۔

آبکاری

تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے محصول کرورگیری بشمول محصول نمک ظاہر ہوگا آبکاری کے محصول کا ٹھیکہ ہراج کیا جاتا ہے جسمین ہراج کی مدت تین سال سے دس سال تک ہوا کرتی ہے معظم مدات اسکے دیسی شراب وسیندھی تاڑی اور گلمہوہ ہین۔ اضلاع مین

ابواب	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
محصول درآمد	معہ صما معہ	لعہ لاکھ للعہ لعہ
محصول برآمد	عہ لاکھ عہ عصر	معہ صما لاکھ عہ
چنگی	لعہ لاکھ معہ	لعہ لاکھ لعہ
نمک	معہ لاکھ عہ	لعہ لاکھ للعہ
محصول شراب وغیرہ قیاسی	معہ صما عہ	معہ مار معہ
متفرق	عہ اسما معہ	للعہ لاکھ لعہ
میزان	للعہ لاکھ عہ	معہ لعہ لاکھ معہ

بھٹیون مین شراب تیار ہوتی ہے مگر مقدار و قوت شراب کے متعلق کوئی روک ٹوک نہین سکندرآباد مین ایک بڑی بھٹی سرکاری جاری ہے۔ اضلاع مین تاڑی و سیندھی کے نکالنے اور فروخت کا ٹھیکہ تعلقہ وار دیا جاتا ہے اور خاص بلدہ مین بشمول سکندرآباد و بلارم بھی طریقہ مرعی ہے مگر علاوہ برین سیندھی کی دوکانون سے نذرانہ بھی لیا جاتا ہے اور فی گھڑا (۲۴ سیر) چار آنہ محصول بھی وصول کیا جاتا ہے گلمہوہ کا محصول فی پلہ یعنی تین من سولہ روپیہ ہے۔ آبکاری کا محصول تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا۔

ولایتی شراب کے فروخت کے لئے فیما دتیس روپیہ محصول ادا کرنے پر پروانہ دئے جاتے ہین۔ چادرگھاٹ مین ایک تجارتی شراب کے کارخانہ کی اجازت دیگئی ہے جسمین ولایتی شراب شکر خام اور گڑ سے تیار کیجاتی ہے۔

آبکاری کے محصول کا پرتہ فی کس فی سال بلحاظ مردم شماری ۱۹۰۱ء ہین پانچ آنے چھ پائی اور ۱۹۰۳ء مین چھ آنہ تین پائی تھا سیندھی تاڑی کا استعمال تلنگان مین کثرت سے ہے جو درخت خرما اور تاڑ سے نکلتی ہے مرہٹواڑہ مین

ابواب	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
دیسی شراب		
سیندھی و تاڑی		
گلمہوہ		
سکندرآباد کا ٹھیکہ		
میزان		

سیندہی اور تاڑ کے درخت شاذ و نادر نظر آتے ہین لہذا وہان مہوہ کی شراب کا استعمال بہ نسبت تلنگانہ کے زیادہ ہے۔ خاص بلدہ و مضافات مین اور نیز مستقرات اضلاع مین ولایتی شراب (عرق) کا رواج روبہ ترقی ہے۔ عموماً مسکرات کے استعمال کو روکنے کے لئے کوئی خاص کوشش تو نہین کی گئی ہے مگر عمدہ انتظام کی وجہ سے اونکی قیمت مین اضافہ ہونیسے کچھہ اثر ضرور ہوا ہے۔

اسٹامپ

ٹپہ اور دیگر اقسام کے اسٹامپ۔ پوسٹ کارڈ۔ اسٹامپ دار لفافہ اور کاغذ ممہور سرکار کے دفتر ممہور مین تیار ہوتے ہین۔ ہر قسم کے اجازت یافتہ اسٹامپ فروشون کو پانچ فیصدی تنزیل دیجاتی ہے۔ ملک برار کے اجارہ ہوجانیکے قبل تک کل اسٹامپ جو اُس صوبہ مین مستعمل ہوتا تھا حیدرآباد کے اسٹامپ آفس سے جاری کیا جاتا تھا لیکن سنہ ۱۹۰۲ء سے مسدود ہے۔ اکثر بڑے جاگیردار جنکی اپنی عدالتین ہین دفتر ممہور سے اسٹامپ اوسکی ربع قیمت اصلی پر حاصل کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۹۲ء تک مال اور عدالت کے لئے علیحدہ علیحدہ اسٹامپ تھے لیکن اوس سال کے بعد سے سب پر لفظ مال لکھا ہوا رہتا ہے۔ فصل کی خرابی سے اسٹامپ کی فروخت پر ضرور اثر پڑتا ہے تخمینہ ذیل سے اقسام اسٹامپ وغیرہ کی حقیقی آمدنی سنہ ۱۸۸۱ء سے ظاہر ہوگی۔

اقسام اسٹامپ	اوسط دہ سالہ سنہ ۱۸۸۱ء تا آخر سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ سنہ ۱۸۹۱ء تا آخر سنہ ۱۹۰۰ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
کاغذ اسٹامپ (ممہور)	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ ہزار ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ ہزار ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ ہزار ۔۔۔ روپیہ	۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ ہزار ۔۔۔ روپیہ

اقسام اسٹامپ	اوسط دہ سالہ ۱۸۸۱ء تا آخر ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ ۱۸۹۱ء تا آخر ۱۹۰۰ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
اسٹامپ ٹپہ	لہ ۔۔۔	للعہ سالہ ۔۔۔	معہ سالہ ۔۔۔	۔۔۔ للہ ۔۔۔
اسٹامپ کے لفافہ	مہ لا مہ ۔۔۔	۔۔۔ للہ ۔۔۔	۔۔۔ للہ ۔۔۔	۔۔۔ للہ ۔۔۔
پوسٹ کارڈ	+	للعہ ۔۔۔	مہ سا عہ ۔۔۔	لہ ۔۔۔ للہ ۔۔۔
ہنڈی کا کاغذ	+	صہ سا عہ ۔۔۔	للعہ لا لعہ ۔۔۔	اعہ سا مہ ۔۔۔
اسٹامپ زر طلبانہ	+	معہ سا عہ ۔۔۔	صہ لا لعہ ۔۔۔	۔۔۔ للعہ سا مہ ۔۔۔
اسٹامپ رسید	+	للعہ لا عہ ۔۔۔	عہ صا للعہ ۔۔۔	معہ لا لہ ۔۔۔
اسٹامپ ہنڈی	+	اعہ صا لعہ ۔۔۔	عہ سا صہ ۔۔۔	مہ لا معہ ۔۔۔
جملہ میزان	لعہ للہ ۔۔۔ معہ سا لعہ ۔۔۔	عہ للہ ۔۔۔ مہ لا لعہ ۔۔۔	لہ ۔۔۔ للہ ۔۔۔ للعہ سا معہ ۔۔۔	۔۔۔ للہ ۔۔۔ ۔۔۔ سا للہ ۔۔۔

لوکل بورڈس یعنی حکومت مقامی

سنہ ۱۸۸۱ء سے مالگذاری اراضی پر فی روپیہ ایک آنہ بنام لوکل سیس لیا جانا شروع ہوا۔ ابتدا صرف بندوبست شدہ اضلاع مین لیا جاتا تھا مگر بعد ضلع ورنگل مین بھی قبل بندوبست لیا جانے لگا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین ایک ایکٹ دوسرے اقسام کے ٹکس کے وصول کے جواز کے لئے نافذ ہوا جیسا کہ روشنی اور گاڑیوں کا ٹکس مگر بعض جامی

ابتک اُنکا لینا مقرر نہین ہوا ہے۔ لوکل بورڈ کا علاقہ پہلے پہل ۱۸۸۷ء مین قایم ہوا اور حیدرآباد کے مرکزی بورڈ کے تحت مین دیا گیا جسکے اراکین بڑے افسر تھے مگر ۱۸۹۴ء مین یہ صدر یا مرکزی بورڈ موقوف ہوا اور صوبہ وارون کو پانچہزار روپیہ کے کامونکی منظوری کا اقتدار دیا گیا مگر اونکی عام نگرانی مجلس مالگذاری کے سپرد تھی جس کو دس ہزار روپیہ تک کی منظوری کا اختیار حاصل تھا اور اگر کوئی تخمینہ اوس سے زاید رقم کا ہوتا تو مدارالمہام کی منظوری لازم تھی۔

تعداد اور انتظام بورڈس

۱۹۰۱ء مین تیرا ضلع کے اور (۱۰۷) تعلقات کے بورڈس قایم تھے جنکے اراکین کی تعداد تنا سبًا (۱۸۲) اور (۵۶۰) تھی۔ ضلع کے بورڈ کے میر مجلس اول تعلقدار ہین اور تیرا رکن اوسکے ہوا کرتے ہین جنمین سے سات رکن غیر ملازم زمرۂ زمینداران وتجار و وکلای معتبر سے منتخب ہوتے ہین۔ اور سرکاری اراکین مین علاوہ میر مجلس کے مددگار مال مستقر ضلع وڈسٹرکٹ انجنیر و مہتمم پولیس وحکیم ضلع وتحصیلدار تعلقہ مستقر وصدر مدرس ہین۔ تعلقات کے بورڈ ضلع کے بورڈ کے تحت مین ہین جسکے دو رکن سرکاری دوم یا سوم تعلقدار معینۂ تعلقہ اور تحصیلدار اور تین غیر سرکاری رکن ہوا کرتے ہین۔ تعلقہ کے بورڈ تعلقہ کے کامونکے مصارف کی نگرانی کرتے ہین جن کو ضلع کے بورڈ نے منظور کیا ہے اور ایسے مصارف کا تفصیلی حساب رکھتے ہین۔ ضلع کے بورڈ کو دو ہزار روپیہ کے کامونکی منظوری کا اقتدار ہے۔

مقاصد خرچ

لوکل سیس کی رقم سے مقامی راستون مدرسون دواخانون مسافرخانون

اور دیگر کاموں کی تعمیر و نگہداشت کیجاتی ہے جو رفاہ عام کے لئے ہین رعایا سے مالگذاری کی ہر قسط پر یہ سس وصول کیا جاتا ہے اور حسب ذیل جمع مین لایا جاتا ہے دیہی پولیس کے لئے چار پائی۔ تعلیمات کے لئے دو پائی۔ راستون کی درستی کے لئے دو پائی۔ طبابت کے لئے ایک پائی اور رفاہ عام کے لئے تین پائی۔ دیہی پولیس کی رقم سرکار کے جمع مین آتی ہے کیونکہ دیہی پولیس کا خرچ خزانہ سرکار سے ادا ہوتا ہے اور تعلیمات کی رقم کا اختیار صیغۂ تعلیمات کو ہے۔

بورڈ کے کام

بورڈ کے ذریعہ سے جو کام اوسکے ابتداے قیام سے ہوئے ہین اقسام ذیل سے ہین۔ مستقرات کی سڑکون کی ترمیم۔ تعلقات کے مستقرات تک کے سڑکونکی تعمیر پل۔ گھاٹ۔ دواخانجات۔ چاوڑیان۔ مسافرخانہ دہرم سالے۔ سرائے۔ مارکٹ پانی پینے کے کنوین اور باغات کی تعمیر وغیرہ مصارف صفائی و روشنی سڑک حفظان صحت۔ قصبہ کی پولیس اور لوکل بورڈ کے مدرسہ ٹیکا لگانا اور جانورون کے امراض کے طرف بھی توجہ ہوئی ہے۔ زمانۂ قحط مین بہت سارے نئے کنوین کھودے گئے اور پرانے کنوونکی گل برآری اور مرمت کی گئی۔ ملخص مطلب یہ ہے کہ وہ جملہ کام بورڈ کی تفویض ہین جو صحت عامہ خلایق اور اوکی آسایش و آرام سے متعلق ہین۔ یہ سب کام لوکل بورڈ کے انجنیر سے متعلق ہین اور صیغۂ تعمیرات کے افسرونکے تحت مین نہین ہین۔

تختۂ حاشیۂ صفحہ ۱۱۳ سے بورڈ کی آمدنی ظاہر ہوگی۔ محصولات ملکی مین ٹول ٹکس اور

جو میلون اور جاتراون مین	ابواب	اوسط دہ سالہ ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۰ء	حقیقی ۱۹۰۱ء	حقیقی ۱۹۰۳ء
وصول ہوتی ہین شریک				
ہین متفرق مین بازگشت	محصولات ملکی			
وجرمانہ واجرت تعلیم و	سود	+		
پولیس پٹیلونکی تنخواہ و	تعلیمات			
آمدنی باغ سرکاری و	طبابت			
صفائی ضلع وامانت	متفرق			
شامل ہین تعلیمات و	تعمیرات امانی			
طبابت سے مراد وہ دو	رود گھاٹ			
پائی اور ایک پائی ہین جو	جملہ میزان			

لوکل سیس مین سے ان کامون کے لئے علیحدہ رکھی گئی ہین۔

تخمتہ حاشیہ سے لوکل بورڈ	مدات خرچ	اوسط دہ سالہ ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۰ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
کے مصارف ظاہر ہونگے	تعلیمات			
تخمینات آمدنی وخرچ کل	طبابت			
ملک سے تعلق رکھتے ہین	متفرق			
باستثنای اضلاع کرینگر	تعمیرات امانی			
(ایگلنڈل) ونلگنڈہ و	میزان			

عادل آباد (سریورتا محمود) داطراف بلدہ صرفخاص - تمام تعلیمات وطبابت کا خرچ بذریعہ معتمدی امور عامہ دفتر تعلیمات وتعلیم المعلمین ومعتمدہاے تعلیمات کی تنخواہون اور ناظرین تعلیمات کے خرچ سفر وکرایہ مکانات ووظائف واتعامات وتعمیر مکانات مدارس مین اور صیغہ طبابت مین دفاتر کے الاونس اور چیچک برارون کے لئے صرف ہوتا ہے - مدستفرق مین پولیس کی تنخواہ اور پٹیلونکی تنخواہ - ہات افسر کا الاونس - باغ سرکاری کا خرچ اور بنگلون کے اطراف نصب انجار کا خرچ شامل ہے -

حکومت صفائی

صفائی بلدہ ومضافات

صفائی کا انتظام ابتدا ۱۸۶۹ء مین حیدرآباد مین جاری ہوا اور خاص بلدہ چار اور اوسکے مضافات پانچ قسمتون مین اغراض صفائی کے لئے منقسم ہوئے اور کل انتظام اس کا ایک قسم کے تحت مین دیا گیا - ۱۸۸۱ء مین بیرون بلدہ یعنی مضافات کا رقبہ ایک جداگانہ افسر کے تحت مین دیا گیا - اور دونون افسران صفائی کا لقب اسکے بعد سے معتمد صفائی بلدہ وحیدرآباد گھاٹ رکھا گیا - ۱۹۰۳ء مین دونون صفائیون کا انضمام کردیا گیا اور ایک خاص عہدہ دار کے تحت مین دیا گیا جسکو فی الحال معتمد کمیٹی صفائی کہا جاتا ہے - اراکین کمیٹی کمشنران صفائی کہلاتے ہین اور تعداد مین شائیس ہین - میر مجلس اور بعض اراکین اسکے سرکاری عہدہ دار ہین اور بقیہ کا انتخاب زمرہ وکلا، عدالت العالیہ وساہوکارون سے کیا گیا ہے علاوہ انکے صرفخاص اور پائیگاہ

علاقون کے نمایندہ اور دوسرے خوشباش بھی موجود ہین جو ملازم نہین ہین۔

دوسری صفائیان

حفظان صحت و صفائی کا انتظام مستقرات صوبہ و اضلاع و تعلقات مین بھی کیا گیا ہے مگر باضابطہ انتظام اور کمیٹیون کا تقرر لوکل بورڈس کے جاری ہونے اور ایک آنہ کا سس وصول ہونیکے بعد سے عمل مین آیا جس سے صفائیون کا خرچ بھی ادا کیا جاتا ہے اور لوکل بورڈس کے مصارف بھی اجرا ہوتے ہین۔ لوکل بورڈ کے اراکین مجلس صفائی کے بھی اراکین ہین جو اضلاع و صوبہ کے مستقرات پر قایم ہین۔ باستثنائے بلدہ کل ملک مین ۱۹۰۱ء مین اکیس صفائیان قایم تھین۔ ان مین سے چودہ صفائیان ایسے قصبات مین تھین جنکی مردم شماری دس ہزار اور سینتیس ہزار نفوس کے درمیان تھی اور بقیہ سات کی مردم شماری (۴۸۰۰) اور دس ہزار کے درمیان تھی۔ ان مین کل مستقرات صوبہ و اضلاع اور بعض مستقرات تحصیل شامل ہین۔

ٹکس

صفائی بلدہ و چادرگھاٹ مین ۱۹۰۱ء مین پر تہ ٹکس کا فی کس علی التناسب (۴/۸/۲) (۷/۸/۴) تھا اور معظم مدات وصول کرایہ کی گاڑیونکے پروانون۔ بازارات مسلخ و کرایہ اور سکاونگی ٹکس سے تھے۔ مکانون کا ٹکس سالانہ کرایہ پر تین فیصد یکے حساب سے لیا جاتا ہے۔ پانی کا ٹکس بلدہ مین ۱۸۹۷ء سے وصول کیا جاتا ہے اور چادرگھاٹ مین ۱۸۹۶ء سے۔ انتظام صفائی کے عمدہ نتایج مین توسیع راہ و کوچہا۔ تعمیر بدرروہا اور صاف کیا ہوا پانی کا انتظام ہے جو بلدہ مین تالاب سیر عالم سے اور چادرگھاٹ مین حسین ساگر سے لایا گیا ہے۔

تعمیرات عامہ

صیغۂ تعمیرات عامہ ابتدا ۱۸۶۹ء مین قایم ہوا اور ایک چیف انجنیر مع چند مددگارون کے مقرر ہوے اور اونکی ہدایت کے لئے ایک دستور العمل مرتب ہوا۔ اس صیغہ کی عام نگرانی اور اوسکے حسابات کی تنقیح چیف انجنیر کے سپرد تھی۔ کل ملک کی تقسیم چودا اضلاع مین کی گئی اور ہر ایک پر ایک ڈسٹرکٹ انجنیر مقرر کیا گیا ۱۸۶۹ء مین مدار المہام کے تحت مین ایک صدر المہام کا تقرر ہوا۔ اور چیف انجنیر سررشتہ تعمیرات کے معتمد قرار پاے ۱۸۷۵ء مین جدید انتظام کیا گیا اور اسکی دو تقسیمین کیگئین ایک انتظامی صیغہ اور دوسرا عملی صیغہ۔ پہلے کے افسر اعلی مدار المہام تھے اور دوسرے کے صدر المہام اور ہر صیغہ کے لئے ایک معتمد مقرر ہوا۔ علاقہ صفائی اور آبپاشی علیحدہ ہی تھے مگر ۱۸۸۴ء مین یہ دونون بھی تعمیرات کے سررشتہ مین ضم کردے گئے لیکن صیغۂ آبپاشی کو شاخ عام سے یعنی تعمیر عمارات و سڑک سے ۱۸۸۷ء علیحدہ کیا گیا۔ بعد مین صدر المہام کے نام کو معین المہام سے بدلا گیا اور دونون صیغہ یعنی انتظامی اور عملی اونکے تحت مین دئے گئے۔ ۱۸۹۴ء مین کام کی کثرت کی وجہ سے معتمد تعمیرات کے دفتر کو چیف انجنیر کے دفتر سے علیحدہ کیا گیا مگر ریلوے اور معادن اور صفائیون اور ٹیلی فون کے صیغہ معتمد تعمیرات کے سپرد کئے گئے۔ مگر ۱۹۰۱ء سے ریلوے اور معادن کا کام معتمد فنانس سے متعلق کردیا گیا ہے۔

انتظام موجودہ

اس سررشتہ کے انتظام مین دوسرے تغیرات بھی ہوے ہین جس سے موجودہ انتظام حسب ذیل ہے۔

سررشتہ کے صدر معین المہام ہین جنکے تحت مین ایک معتمد صیغۂ انتظامی پر مامور ہے جسکی دو شاخین ہین ایک شاخ آبپاشی اور دوسری شاخ عام اور شاخ عام مین عمارات کی تعمیر سڑکین - نل کا پانی - صفائی اور ٹیلیفون شامل ہین - ایک سوپرنٹنڈنگ انجنیر کے تحت مین عملی اور نیز فی الجملہ انتظامی کام صیغہ آبپاشی کا دیا گیا ہے اور دوسرے سوپرنٹنڈنگ انجنیر کے سپرد شاخ عام ہے - اور یہ دونون افسر و معتمد کمیٹی صفائی اور مہتمین باغ عام و ٹیلیفون سب معتمد تعمیرات کے ماتحت ہین -

شاخ تعمیر سڑکہا

اضلاع کا کام ڈسٹرکٹ انجنیر ونکے تفویض ہے جو تعمیر و ترمیم عمارات و سڑک کی نگرانی کرتے ہین - اس وقت (۱۶۱۴) میل لمبی سڑکونکی نگہداشت اس صیغہ کے تفویض ہے جنکا سالانہ خرچ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ ہوتا ہے -

تعمیرات کے کام

پچھلے سالونمین جو بڑے کام ہوئے اوسمین رسالۂ جوش کی بارکس - کمانڈنگ افسر کا مکان بمقام شورا پور - نلدرگ مین فوج کی بارکس - گولکنڈہ سلاح خانہ اور شفاخانہ - اور چادرگھاٹ مین بینڈ والونکی بارکس - سرورنگر کا محل - ملک پیٹہ کا سرکاری اصطبل - ٹھگی کا محبس - پولیس کی بارکس - ایوان و عدالت صوبہ داری ہنمکنڈہ - دفاتر بندوبست رایچور و گلبرگہ و ہنمکنڈہ - سنٹرل جیل اورنگ آباد و گلبرگہ و ورنگل اور محابس ناندیر و میدک - گھٹرپال کا منار و انبار خانہ طبابت بلدہ - شفاخانجات - ناندیڑ - واڈی - بھونگیر - ملگنڈہ اندور کھمتل - ہنگولی اور یادگیر - میدان شرط کی عمارت - عمارت تعمیرات عامہ اور دارالشفاے افضل گنج شامل ہین - سڑکون کا تو بیان ہو چکا ہے - ضلع گلبرگہ مین متعدد پل بنائے گئے

ہین اور حسین ساگر کی چادر و پل بہی تیار ہوئے ہین -

موریان اور پانی کے نل

حیدرآباد مین مرکی نالہ کا پھرانا اور اوسکی اصلاح - افضل ساگر اور شاہگنج کی موریون کی تعمیر اور باغ عامہ سے گوشہ محل کے گنٹہ تک نہر کا لیجانا یہ سب کام ہوی ہین - حیدرآباد (بشمول چادر گھاٹ) و اورنگ آباد و اندور وہ مقامات ہین جہان نل کا پانی لایا گیا ہے اور بذریعہ نگرانی صیغہ تعمیرات وہ کام کئے گئے ہین - حیدرآباد و اورنگ آباد کے نل تو سرکاری مصارف سے بنائے گئے ہین مگر اندور کے پانی کے لائینکا خرچ رانی سرناپل کے طرف سے ہوا مگر سب کی نگہداشت سرکار کے اور کونسل فنڈ کیطرف سے ہوتی ہے -

ٹیلیفون

۱۸۸۴ء مین ٹیلیفونکا سررشتہ بھی قایم ہوا - اسکو بمبئی کے ٹیلیفون کمپنی نے قایم کرکے آٹھ ماہ تک چلایا مگر اوسکے بعد سرکار نے اوس کا انتظام اپنی طرف کرلیا - امراے بزرگ و متمولین اور جملہ بڑے افسر اس سلسلہ کے شریک ہین - اسکی سالانہ نگہداشت ۳۰۰ روپیہ ہے اور جو چندہ اس کا غیر سرکاری لوگون سے وصول ہوتا ہے ۳۰۰ روپیہ ہے - جملہ تعداد دفاتر و مکانات کی جنکو اسکا تار پہونچایا گیا (۱۵۴) ہے جسمین (۷۱) سرکاری بہی شامل ہین -

خرچ صیغہ تعمیرات

تعمیرات کے کام کا اوسط سالانہ خرچ بابت دہ سالہ مختتمہ ۱۸۹۰ء اٹھارا لاکھ تہا جو دوسرے دہ سالہ مین تیئیس ۲۳ لاکھ روپیہ ہوا - ۱۹۰۱ء مین خرچ حقیقی (۳۱/۵) لاکھ تھا اور ۱۹۰۳ء مین (۳۶/۲) لاکھ روپیہ ہوا - ۱۸۹۵ء سے ہر شاخ کا خرچ علحدہ کیا گیا

ہے۔ شاخ عام کا خرچ سنہ ۱۸۹۹ء مین (۱۸۷۵) لاکھ سے گھٹ کر (۱۴/۲۵) لاکھ ہوا اور اسی زمانہ سے صیغۂ آبپاشی کا خرچ سات لاکھ سے ترقی کرکے (۱۶/۷۵) لاکھ ہوا۔

صیغۂ فوج

سرکار کی فوج کی کل تعداد سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۴۰۱۲) تھی یعنی باقاعدہ (۶۴۸۱) اور بیقاعدہ (۱۷۵۳۱)۔ افواج باقاعدہ مین تین رسالہ ہین جنمین (۹۱۵) سوار ہین اور دو رسالہ امپیریل سروس کی فوج ہے اور تعداد مین (۸۰۶) سوار ہین۔ تین توپخانون مین (۳۶۰) گولہ انداز ہین اور پیدل کی چھ فوجین تعدادی (۴۴۰۰) ہین۔ پیدل فوج کے چند چھوٹے گروہ اورنگ آباد و گلبرگہ و اندور و رنگل کے سنٹرل جیلونکی حفاظت کے لئے مامور ہین۔ اور جب سے کہ آنبہ (موسن آباد) اور ہنگولی کی چھاونیون سے کنٹنجنٹ کی فوج اٹھ گئی ہے وہان رسالہ کے معتدبہ جوان متعین کئے گئے ہین بیقاعدہ فوج مین (۲۰۹۰) سوار اور (۱۴۸۵۲) پیدل ہین۔ منجملہ اسکے (۳۱۳۲) پیدل اور (۱۳۵۸) سوار اضلاع کے محابس کی حفاظت کیلئے اور سوار سرکار عالی اور سرکار عظمتدار کے پٹہ کے بدرقہ کے لئے متعین ہین۔ ایک مختصر والنٹیر فوج بھی ہے جو بنام "نظام مونٹڈ والنٹیر" موسوم ہین جنکی تعداد (۱۲۰) ہے سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۸۹۰ء مین اوسط سالانہ خرچ (۶۹/۸) لاکھ روپیہ تھا۔ اور دوسرے دہ سالہ کا سالانہ اوسط خرچ (۶۹/۴) لاکھ اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۳/۹) لاکھ روپیہ تھا۔

شاہنشاہی فوج

شاہنشاہی یعنی سرکار عظمتدار کی فوج اس سرکار کے حدود مین ۱۹۰۳ء مین (۲،۹۸۸) گورے اور (۵۵۴۹) دیسی سپاہی تھے۔ حیدرآباد جزءاً سکندرآباد کی قسمت مین واقع ہے جو کہ بالفعل صریحاً کمانڈر انچیف کے ماتحت ہے اور جزءاً غربی کمانڈ کے پونہ کی قسمت مین ہے۔ پہلی قسمت کی چھاونیان فی الحال بلارم اور سکندرآباد ہین اور دوسری قسمت کی چھاونی اورنگ آباد۔ حیدرآباد والنٹیر ریفل کا مستقر سکندرآباد ہے اور برار والنٹیر ریفل اور جی آئی پی ریفل بھی اس سرکار کے حدود مین مقیم ہین۔ انکی مجموعی تعداد ۱۹۰۳ء مین (۱۲۷۸) تھی۔

پولیس یعنی کوتوالی و محاسب

سر سالار جنگ مرحوم اول کی وزارت کے قبل اس سرکار مین کوئی باقاعدہ پولیس نہین تھی اور مختلف حصص ملک مین جو انتظام کیا جاتا تھا وہ اکثر عہدہ داران مال پر منحصر تھا ۱۸۶۶ء مین جب پہلی ضلعبندی ہوئی تو ایک باقاعدہ کوتوالی کی جمعیت فراہم کرکے اوسکو عہدہ داران مال کے ماتحت دیا گیا مگر اسکا نتیجہ اطمینان بخش نہین تھا۔ ۱۸۶۹ء مین ایک خاص صدرالمہام کا تقرر ہوا جنکو کوتوالی پر پورا اقتدار حاصل تھا۔ اس کے ایک سال بعد صدر مہتمم ہر ایک صوبہ کے لئے مقرر ہوے مگر ۱۸۸۴ء مین وہ برخاست کردئے گئے اور ایک انسپکٹر جنرل یعنی ناظم کوتوالی اضلاع کا تقرر عمل مین آیا اور صدرالمہام کا لقب معین المہام صیغہ پولیس سے مبدل ہوا۔ اضلاع کی کوتوالی اول

تعلقداران اضلاع کے ماتحت کردیگئی اور مہتمم کوتوالی ضلع اونکے عملی مددگار مقرر ہوئے۔ اسکے بعد خفیہ پولیس کا صیغہ قایم ہوا جسکو ملک برار کے ایک افسر کے تحت مین دیا گیا ہے علاوہ پولیس بلدہ کے جو پولیس اضلاع سے بالکل علیحدہ ہے اس سرکار مین تین مختلف ادارجات پولیس کے موجود ہین۔ یعنی پولیس صرفخاص۔ پولیس دیوانی یا خالصہ اور پولیس پایگاہ وجاگیرات۔

انتظام موجودہ

نگرانی کے اسٹاف مین ناظم کوتوالی اضلاع۔ اونکے پانچ مددگار۔ ستر اہتمام اور (۱۱۹) امین شامل ہین۔ اور کوتوالی کی جمعیت (۱۱۱۷۳) جوان و (۴۱۳) سوارون پر مشتمل ہے۔ اس قاعدہ جمعیت کے علاوہ دیہی پولیس بھی ہے جو تعلقدارون کے تحت مین ہے اور جنکو کوتوالی اضلاع سے کوئی تعلق نہین ہے۔ انمین (۱۲۷۷۶) کوتوالی (پولیس پٹیل (۲۷۹۸) کوتوال اور (۱۷۵۳۳) راموسی ہین جنکی مجموعی تعداد (۳۳۱۰۶) ہے۔ تختہ ذیل سے اونکی تعداد اور تنخواہ کی کیفیت ظاہر ہوگی۔

علاقہ	نوعیت	۱۹۰۱ء		۱۹۰۳ء	
		تعداد	تنخواہ	تعداد	تنخواہ
دیوانی	اسٹاف نگرانی	۱۴۲	۳۱۸۱۵	۱۳۹	۳۱۸۱۵
ایضاً	جمعیت ماتحت	۴۰۰۰۸	۲۸۰۱۸۵	۲۸۲۹۲	۲۸۰۱۸۵
صرفخاص	اسٹاف نگرانی	۱۷	۳۸۱۵	۲۰	۳۸۱۵
ایضاً	جمعیت ماتحت	۴۶۸۴	۲۸۰۱۸۵	۶۲۶۵	۳۸۱۵
	میزان	۴۴۸۵۱	۳۱۸۱۵	۴۴۷۱۶	۳۱۸۱۵

پرتہ علاقہ دیوانی مین ہر (۹۹۰) نفوس کے لئے ایک جوان کوتوالی کا ہے اور علاقہ صرفخاص مین ہر (۶۰۹) نفوس کے لئے ایک جوان ہے۔ اور بلحاظ رقبہ دیوانی مین ہر جوان کے مقابل (۱/۷) مربع میل ہے اور علاقہ صرفخاص مین (۱/۴/۳) مربع میل۔

پولیس مین داخل ہونیوالون کا طبی امتحان اونکی جسمانی قابلیت کا کیا جاتا ہے اور اونکے چال چلن کی تصدیق کیجاتی ہے۔ بھرتی ہونیوالونکی زیادہ سے زیادہ عمر پچیس سال اور اونکا کم سے کم قد ۵ فٹ ۵ انچہ ہونا چاہئیے۔ شریک ہونیکے بعد ہر شخص کو اضلاع کے مستقر پر ایک سال کی تعلیم قانون وعملیات وقواعد آموزی وکثرت وسگنلینگ وغیرہ مین لازمی ہے تعلیم یافتہ ملکی لوگ تنخواہون کی کمی کی وجہ سے پولیس کی خدمت کو پسند نہین کرتے ہین۔ خفیہ پولیس کی شاخ ایک منتخب افسر کے تحت مین ہے جن کا ایک مددگار ہے اور متعدد امین وجمعدار ودفعدار وجوان اونکے تحت مین کام کرتے ہین اس صیغہ نے بہت سارے ڈاکون اور مجرمین کی گرفتاری مین بہت عمدہ کام کیا ہے مجرمین کی شناخت کے لئے انگھوٹھے کی نشانی کا کام ۱۸۹۸ء مین جاری کیا گیا اور عمدہ کامیابی اسمین حاصل ہوئی۔ پولیس اضلاع کے پاس اوپر سے بھرتی کی پرانی قسم کی بندوقین ہین مگر افسرونکے پاس تلوار اور طپانچہ ہین۔ اس سرکار مین کوئی فوجی پولیس نہین ہے۔

پولیس بلدہ

کوتوالی بلدہ کوتوالی اضلاع سے بالکل علیحدہ ہے اور ایک کمشنر کے ماتحت ہے جو کوتوال کہلاتا ہے اور جسکی حکومت اندرون حدود صفائی ہے۔ کوتوالی بلدہ کی جمعیت

تین ہزار ہے جنمین پچاس سوار اور سو عرب بھی شامل ہین اور اسکا خرچ ۱۹۰۱ء مین ۴/۴ لاکھ روپیہ تھا۔

ریلوے پولیس

ریلوے پولیس بھی ایک علیحدہ ادارہ ہے جسکو کو توالی اضلاع سے کوئی تعلق نہین ۔ ۱۸۷۱ء مین جب بمبئی و مدراس کے مابین ریلوے جاری ہوگئی تو (۱۱۷) افسر وجوانونکے مامور کرنیکی ضرورت لاحق ہوئی ۔ یہ تعمیت بتدریج بڑہتی گئی کیونکہ نئی لین کھلتی گئین چنانچہ ۱۹۰۳ء مین ایک مہتمم کے تحت مین (۵۲۰) افسر اور جوان مامور تھے ریلوے پولیس مین فی جوان (۱/۶) میل کی سڑک ہے ۔ ایک جماعت منتخب لوگونکی خفیہ پولیس کے کام پر بھی مامور ہے اور ہر ایک پاسنجر ٹرین مین وہ سفر کرتے ہین اور سرقت پیشہ لوگونکی منزادہانی مین مفید ثابت ہوے ہین ۔

تختہ ذیل سے مقدمات علاقجات دیوانی و صرفخاص و ریلوے کا حال ظاہر ہوگا ۔

تفصیل	اوسط پنجسالہ مختتمہ ۱۹۰۱ء			
	دیوانی	صرفخاص	ریلوے	جملہ
تعداد مقدمات مرجوعہ	۷۸۰۶	۹۷۱	۲۴۷	۹۰۲۴
تعداد مقدمات منفصلہ عدالتہاے فوجداری	۳۷۶۷	۴۴۱	۱۵۷	۴۳۶۵
تعداد مقدمات جنمین مجرم رہا ہوے	۱۷۴۶	۱۷۸	۹	۱۹۳۳
تعداد مقدمات جنمین مجرم سزایاب ہوے	۲۰۲۱	۲۶۳	۱۴۸	۲۴۳۲

محابس

انتظام محابس کا ناظم کوتوالی اضلاع کے تحت مین ہے جو ناظم محابس ممالک محروسہ بھی ہین اضلاع کے سنٹرل جیل ہر ایک مہتمم کے ماتحت ہین جسپر اول تعلقدار کی نگرانی بحیثیت ناظم محابس ضلع رہتی ہے۔ اضلاع محابس سوم تعلقدارون یا مستقر کے تحصیلدارون کی زیر نگرانی رہتے ہین۔ حیدرآباد کا سنٹرل جیل بھی ایک مہتمم کے تحت مین ہے لیکن مہتمم مذکور صریحًا ناظم محابس اضلاع کے ماتحت ہے۔ حیدرآباد۔ اورنگ آباد گلبرگہ۔ ورنگل اور نظام آباد مین سنٹرل جیل موجود ہین اور بقیہ اضلاع کے مستقرات پر صدر محبس ضلع قایم ہین۔ بعض تعلقات کے مستقر پر حجرہ حبس کرنیکے لئے معین ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین جیلخانون کی اوسط مماست (۲۸/۹۱) فی ہزار تھی لیکن سنہ ۱۹۰۱ء مین ترقی کرکے (۶۵/۳) فی ہزار ہوگئی جو قحط اور وبا کے اثر کا نتیجہ تھا۔ حالانکہ اوسی سنین مین حیدرآباد کے سنٹرل جیل کی اوسط مماست یعنی فوتیون کی تعداد متناسبًا ۱۰/۷ اور ۱۳/۹ فی ہزار تھی۔

خیمہ۔ وردیان۔ قالین اقسام۔ سرکی لنگیان۔ کمربند۔ جوتے میز کی چادرین۔ تولئے فرنیچر اقسام۔ ٹاٹ پٹی۔ سوتی ٹویڈ۔ قمیص کے کپڑے۔ معدہ محابس مین تیار ہوتے ہین اور کوتوالی و دفاتر سرکاری کے چپراسیون کا لباس اور وردیان بھی تیار کیجاتی ہین جلد بندی اور طبع کا کام بھی ہوتا ہے اور جریدۂ اعلامیہ سرکاری اور دوسرے مطبوعات سرکاری سنٹرل جیل چنچل گوڑہ حیدرآباد مین طبع ہوتے ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین کل محابس کا خرچ ۵/۲ لاکھ روپیہ تھا لیکن اوس وقت محابس مین قیدی بسبب بدہنگامی کے

کثرت سے جمع پڑے تھے۔ محاسبہ کے متعلق تفصیلی موازین بطور تختہ آخر کتاب مین مندرج ہین

تعلیمات

اس ملک مین پاٹ سالے یعنی ملکی مکاتب اکثر دیہات مین جاری ہین۔ لڑکون کو لکھنا پڑھنا اور حساب سکھلایا جاتا ہے۔ اُستاد کی اُجرت تعلیم جنس مین دیجاتی ہے اوس کی مقدار موضع کی حیثیت و بزرگی پر موقوف ہے۔ پہلے انگریزی اسکول کی بنیاد ایک چرچ آف انگلنڈ کے پادری نے ۱۸۴۴ء مین ڈالی۔ اُس کے بعد ہی ایک رومن کتھولک اسکول کھولا گیا۔ خاص بلدہ مین نواب امیر کبیر مرحوم اول نے جو علم کے بڑے سرپرست اور خود بھی بڑے ریاضی دان تھے اُسی زمانہ مین ایک عربی و فارسی مدرسہ کھولا۔ پہلا باقاعدہ سرکاری انتظام تعلیم کا ۱۸۵۴ء مین عمل مین آیا جبکہ مدرسۂ دارالعلوم بلدۂ حیدرآباد مین قایم کیا گیا۔ اس کے بعد اضلاع مین مدارس و مکاتب کھولنے کا انتظام عمل مین آیا اور ۱۸۵۹ء مین احکام جاری کئے گئے کہ ہر تعلقہ مین ایک فارسی اور ایک ملکی زبان کا مکتب کھولا جاے اور ہر مستقر ضلع مین بھی یہی عمل ہو۔ انتظام کے لئے ہر تعلقہ کے مکتب کے لئے دو پٹیل دو دو پٹواری تحتِ میر مجلسی تحصیلدار مقرر ہوئے اور ضلع کے مدارس کے لئے ایک پٹیل ایک پٹواری و تحصیلدار دامین کوتوالی تحتِ میر مجلسی سوم تعلقدار ضلع مامور ہوے۔ سوم تعلقدار مذکور ضلع کے اعزازی ناظر مدارس بھی مقرر ہوے اور حین دورہ تمام مکتبون کا معاینہ و امتحان بھی کرتے تھے۔ گویا تعلیم

کا کام بالمرہ حکام مالگذاری کے تحت مین تھا اسیوجہ سے اوسکے طرف کامل توجہ نہین ہوئی۔ ۱۸۶۸ء مین تعلیمات کا کام مالگذاری سے علیحدہ کرکے صدر المہام متفرقات کے تحت مین کردیا گیا اور اضلاع کے مدرسی کے درخواستگذارون کو لازم گردانا گیا کہ دارالعلوم سے سند حاصل کرین ۱۸۷۰ء مین مسٹر و بلکنسن پرنسپل مدرسۂ انجنیرینگ تعلیمات عامہ کے ناظم مقرر ہوے۔ اس تبدیل کا کوئی اثر اضلاع پر نہین ہوا لیکن بلدہ مین البتہ دارالعلوم کی پانچ شاخین کی گئین اور ایک انگریزی و ملکی زبان کا مدرسہ بھی قایم ہوا۔ ۱۸۷۱ء مین ایک ورناکیولر ناظم بھی مقرر ہوے جنہون نے ایک جدید طریقہ اضلاع کے مدارس کے انتظام کے لئے جاری کیا لیکن انتظامی کام پھر حکام مالگذاری کے تحت مین رہا۔ اس بھدے طریقۂ انتظام سے کل احکام و گشتیات جو ناظم تعلیمات کے دفتر سے جاری ہوتے تھے بتوسط حکام مالگذاری مختلف مدارس اضلاع کو پہونچتے تھے۔

مابعدی ترقی

۱۸۷۲ء مین بلدۂ حیدرآباد و مضافات مین سولہ اسکول جاری تھے جن مین سے صرف ایک ہی اسکول مین انگریزی کی تعلیم ہوتی تھی۔ اضلاع مین (۱۲۵) ملکی اسکول تھے۔ دوسالہ ۱۸۷۱-۷۲ء تعلیمات کے لئے ایک سرگرم زمانہ تھا جیسا کہ امور ذیل سے ظاہر ہوگا۔ ۱۸۷۵ء مین پانچ نایب ناظر اضلاع کے لئے مقرر ہوئے جنکے تقرر سے عہدہ داران مالگذاری کار تعلیمات سے سبکدوش کئے گئے۔

۱۸۷۷ء مین بلدہ کا انگلو ورناکیولر اسکول موقوف ہوا اور اُس کے طلاب چادرگھاٹ کے اسکول مین منتقل ہوے۔ اور اُسی سال اورنگ آباد مین ایک انگلو ورناکیولر اسکول

جاری ہوا۔ ۱۸۷۸ء مین اضلاع مین تعلیم کی اُجرت ختمی کردانی گئی۔ ۱۸۸۰ء مین چادرگھاٹ ہائی اسکول بحیثیت کالج درجۂ دوم، مدراس یونیورسٹی کے تحت مین کیا گیا مگر ۱۸۸۱ء مین اُسکو کالج درجہ اول بنادیا گیا۔ اسی دہ سالہ مین دو بڑے معتبر مدرسہ اعلیٰ طبقہ کے نوجوانون کے لئے بلدہ مین جاری کئے گئے۔ ایک مدرسہ عالیہ دوسرا مدرسۂ اعزہ۔ مدرسۂ عالیہ جو ابتداءً ایک خانگی مدرسہ سر سالار جنگ اعظم کے لڑکون اور اقارب کے لئے تحت اساتذۂ انگریز قایم ہوا تھا اُس کو اس زمانہ مین سرکاری مدرسہ اعلیٰ طبقات کے نوجوانون کی تعلیم کے لئے مقرر کیا گیا اور اس حیثیت سے اُس نے بہت ترقی کی۔ ۱۸۷۹ء مین اُس مین صرف (۱۹) طالب العلم تھے اور صرف کا پرتہ فی طالب العلم سرکار کو (۱۱۱/۱۱۱) پڑتا تھا لیکن ۱۹۰۱ء مین دو سو طالب العلم اس مین تعلیم پاتے ہین اور پرتہ صرفہ کا فی کس معہ ۵ کے درمیان ہے۔ مدرسۂ اعزہ کی ابتدا بھی خانگی تھی اور اُس کے طلاب بھی اُسی طبقہ کے تھے جو مدرسہ عالیہ مین تعلیم پاتے تھے۔ صرف فرق اتنا تھا۔ کہ فیس کی مقدار اس مدرسہ مین مدرسہ عالیہ سے کمتر تھی متعدد وظائف بھی عطا ہوے۔

انتظام عالیہ

حسب انتظام حالیہ سررشتۂ تعلیمات ایک ناظم کے تحت مین ہے جن کی تجاویز بذریعہ دفاتر معتمد امور عامہ و وزیر علوم (معین المہام) مدار المہام کے پاس پیش ہوتی ہین۔ اسوقت ولایت سے صرف معدودے چند اُستاد نظام کالج کے لئے بلوائے جاتے ہین۔ نظارت کا کام پانچ صدر ناظرون سے انجام پاتا ہے۔ دس برس قبل تک کل مدراس

ملک صریحاً تحت اِدارہ تعلیمات تھے۔ اگرچہ بتدریج مدارس لوکل بورڈ کے تفویض کئے جارہے ہین لیکن بسبب ہدست نہ ہونے لایق اور پُرجوش اراکین کے ابتک سرکار نے اپنا تعلق اِن مدارس کے انتظام سے بالکلیہ اُٹھا نہین لیا ہے۔

یونیورسٹی کی تعلیم

فی الحال تین مدارس آرٹس (آرٹس کالج) اس ریاست مین جاری ہین۔ نظام کالج حیدرآباد (درجہ اول) اورنگ آباد کا کالج (درجہ دوم) جو دونون تحت یونیورسٹی مدارس ہین۔ اور مدرسۂ دارالعلوم حیدرآباد جس کے طلاب پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات القاب مشرقی کے لئے بھیجے جاتے ہین۔ یہ تینون مدارس سرکاری ہین۔ اگرچہ نظام کالج سے ایک عمدہ بورڈنگ ہوس متعلق ہے لیکن جائے اس قدر محدود اور فیس اسقدر سنگین ہین کہ غریب طُلاّب جو باہر سے آتے ہین اِس سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے ہین۔ اضلاع مین کوشش جاری ہے کہ بعض ہائی اسکول کے طُلاّب کے لئے بورڈنگ ہوس تیار کیا جائے۔ تختۂ ذیل سے نتائج یونیورسٹی کی تعلیم کے ظاہر ہون گے۔

یونیورسٹی کی تعلیم

کس امتحان مین پاس ہوے	تعداد ۱۸۸۱ء	تعداد ۱۸۹۱ء	تعداد ۱۹۰۱ء	تعداد ۱۹۰۲ء
مٹریکیولیشن	۳	۴۲	۱۸	۱۳
وسطی آرٹس یا سائنس	۲	۳	۴	۳
معمولی ڈگری بچلر	۱	۱	۲۰	۸
اعلیٰ و خاص ڈگریان	۰	۱۴	۴۷	۰

تعلیم وسطی

سنہ ۱۹۰۱ء مین ہائی اسکولون کی تعداد (۱۶) تھی کیونکہ گذشتہ دہ سالہ ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین دو اور مدرسون کا اضافہ ہوا تھا۔ کل لڑکون کے ہائی اسکولون مین انگریزی زبان اول رکھی گئی ہے اور تعلیم کا نصاب مدراس کے مٹریکیولیشن کے مطابق رکھا گیا ہے مڈل اسکولون مین مقامی مڈل اسکول کے امتحان کے لئے لڑکے تیار کئے جاتے ہین۔ ان مین سے (۳۸) مین انگریزی پہلی زبان ہے اور (۱۵) محض ملکی زبان کے ہین منجملہ ہائی اسکولون کے (۸) سرکاری۔ (۷) معاونتی اور ایک غیر معاونتی ہے اور مڈل اسکولون مین (۳۸) سرکاری (۹۲) معاونتی اور (۶) غیر معاونتی ہین۔ اسوقت تک کوئی وسطی مدرسہ لوکل بورڈ کے تحت مین نہین ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین جو لڑکے مدارس مین شریک تھی اونکی تعداد مدرسہ جانے کی عمر کے کل اطفال کی تعداد کی ڈیڑھ فیصدی تھی۔

تعلیم ابتدائی

سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۴۸) مدارس ابتدائی تھے جن مین سے (۱۳) حیدرآباد مین تھے کل تعداد طلاب کی جو ان مدارس مین تھے (۷،۵۷) تھی جس کی نسبت مدرسہ جانے کی عمر کے کل اطفال کے ساتھ نصف فیصدی تھی۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین یہ نسبت فیصدی اڑھائی ہوئی۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین مدارس ابتدائی کی تعداد (۵۳،۷) ہوئی اور تعداد طلاب کی (۴،۱۸،۷۶) ہوئی اور زیر تعلیم طلاب کی تعداد کو مدرسہ جانے کی عمر کے کل اطفال کے ساتھ فیصدی (۲/۴) کی نسبت تھی۔

حال مین استادون کی درجہ بندی کا طریقہ جاری کیا گیا ہے اور مدارس ابتدائی کے

لئے جملہ اساتذہ کو مدرسۂ تعلیم المعلمین مین تعلیم پانا ضروری ہے۔ ابتدائی مدارس کے ادنیٰ طبقہ کے بعض اساتذہ کو (معہ وسطے ولعہ) روپیہ تنخواہ ملتی تھی لیکن اب ان مدارج کو تخفیف کرکے ادنی مقدار تنخواہ کی (۱۵) روپیہ ماہوار قرار پائی ہے۔ عموماً تنخواہ ابتدائی مدارس کے درجہ اول کے مدرسین کی ۱۵ سے ۲۵ روپیہ ہے اور درجۂ اعلیٰ کے مدرسین کی تنخواہ ۲۵ سے ۳۵ روپیہ تک۔ ناظرین مدارس کو پورا اقتدار دیا گیا ہے کہ زراعتی اضلاع مین اُن زراعت پیشہ لڑکون کو جن کی ضرورت کھیتون کے کامون مین ہوتی ہے زراعت کے مہینون مین پورا وقت تعلیم مین صرف کرنے سے معاف رکھین۔

تعلیم نسوان

جیسی حالت کہ تعلیم نسوان کی تمام ہندوستان مین ہے یہان بھی ہے۔ مدرسہ جانے کی عمر کے اطفال سے فیصدی (۶ر۰۶) لڑکے زیر تعلیم ہین تو (۵۳ر۰) لڑکیان ہین اس جانب ترقی بہت بطی الحرکت ہے اور اضلاع مین تو بالکل قابل اطمینان نہین بوقت انتظام جدید ۱۸۹۳ء مین ایک ہی مدرسۂ قرآن شریف لڑکیونکے لئے پائتخت کے باہر تھا جس مین (۳۰) لڑکیان تھین ایک اور مدرسہ کے اوستاد کی آنکھین جاتی رہی تھین تو سرکار نے اُس کی پرورش کے لئے اُس کی زوجہ کو قرآن شریف پڑھانے مقرر فرمایا۔ اسی زمانہ مین بلدہ مین تین انگریزی مڈل اسکول تھے جنمین (۲۲۴) لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ علاوہ ان کے (۴) انگریزی اور (۴) ملکی ابتدائی اسکول بھی تھے جنمین (۹۹) اور (۳۲۳) لڑکیان تھین ۱۸۹۱ء مین کل (۱۷) اسکول لڑکیون

کے لئے موجود تھے اور لڑکیون کی نسبت مدرسہ جانے کی عمر کے کل اطفال کے ساتھ فیصدی (۶ر۰) تھی۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین مدارس نسوان کی تعداد (۷۷) ہوئی اور فیصدی نسبت (۵ر۰) ہوگئی۔ اکثر مدارس نسوان سرکاری تھے مگر لوکل بورڈون نے بھی اب چند ایسے مدارس کھولے ہین۔

تین بڑے موانع ترقی کی راہ مین واقع ہین۔ پہلا مسلمانون کی روکاوٹ ہے کہ لڑکیون کو قرآن سے زیادہ نہ پڑہایا جائے مگر عام خیال اس وقت ضعیف ہوتا جاتا ہے اور لڑکیون کو پڑہنا لکھنا اور حساب ابتدائی نصاب تک اکثر مدرسون مین سکھلایا جارہا ہے۔ علاوہ اس کے سینا اور کاڑنا اور ایک مدرسہ مین پکوان بھی سکھلایا جاتا ہے۔ ہندوون کی کم عمری مین شادی دوسرا مانع ہے مگر یہ کوئی ایسا سخت مانع نہین خصوصاً جبکہ ابتدائی تعلیم سے زیادہ سکھلانا مقصود نہین۔ سب سے بڑی دقت عدم موجودگی تعلیم یافتہ استانیون کی ہے جو تنخواہین دی جاتی ہین وہ اس قدر کم ہین کہ باہر سے کسی کو طلب نہین کرسکتی ہین اور معلمات کی تعلیم کے لئے کوئی مدرسہ بھی نہین ہے۔ جب تک کہ یہ ضرورت رفع نہ ہو کوئی محسوس اثر کے پیدا کرنے کی امید نہین تعلیم نسوان کے متعلق نہایت قابل لحاظ امر ایک اعلیٰ درجہ کا زنانہ مدرسہ ہے جس کی بنیاد حیدرآباد مین ڈالی گئی ہے۔ یہ مدرسہ کھلنے کے بعد سے ملکی سوسائٹی مین عمدہ تعلیم یافتہ اور با اثر مستورات کی مخالطت سے اس درجہ کامیاب ہوا ہے کہ اس کا اثر اب پبلک رائے پر ہونے لگا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اکثر اعلیٰ طبقات کے لوگ اپنی لڑکیونکی

عمدہ تعلیم کے لئے لایق گورنس (اُستانیان) اپنے مکان پر تعلیم دینے کے لئے مقرر کرتے ہین یا اپنی لڑکیون کو اس مدرسہ مین یا ملک کے باہر بغرض تعلیم روانہ کرنا شروع کردیا ہے اِس زنانہ اسکول مین اس وقت (۴۱) لڑکیان شریک ہین اور ایک بڑی لیکن غیر کافی تعداد انگریز اور ملکی معلمات کی وہان مقرر ہے۔ اور انگریزی۔ عربی۔ فارسی پڑھائی جاتی ہین سکھلائی جاتی ہین علاوہ اِن کے معمولی علوم جو لڑکیون کے اعلی مڈل اسکول کے سلسلۂ تعلیم مین شریک ہین اُن کی بھی تعلیم دیجاتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ عنقریب اس کو ہائی اسکول کے درجہ تک ترقی حاصل ہو۔ مدارس نسوان جو ویسلین و امریکن میشن سوسائٹیون کے قایم کردہ ہین علی العموم عمدہ کام کرتے ہین

مدارس خاص

ایک چھوٹا مدرسۂ انجنیرینگ جو ابتداءً شہر ورنگل مین نوجوانون کو ادنی طبقات ملازمت تعمیرات کے لئے تیار کرنے کی غرض سے کھولا گیا تھا ۱۸۹۶ء مین بلدۂ حیدرآباد مین منتقل کیا گیا اور ۱۸۹۹ء مین ایک خاص مدرسۂ قانونی بھی سرکار نے بلدہ مین جاری فرمایا جس مین دو لکچرر مقرر ہین۔ سرکار کی طرف سے ایک مدرسہ طبابت بھی بلدہ مین زمانہ سے جاری ہے اور رزیڈنسی سرجن اوس کے پرنسپل ہین لیکن اس مدرسہ کو صیغۂ تعلیمات سرکار سے کوئی تعلق نہین ہے۔ حیدرآباد مین ایک مدرسۂ تعلیم المعلمین بھی ہے جس مین مدارس ابتدائیہ اضلاع کے اساتذہ تعلیم پاکر باہر بھیجے جاتے ہین سکندرآباد مین بھی ایک ایسا ہی مدرسہ ویسلین میشن نے لڑکیون کے لئے قایم کیا تھا جہان وہ تعلیم پاکر اُن کے علاقہ کے مدارس نسوان کی معلمہ ہوکر بھیجی جاتی ہین۔ یہ مدرسہ

بھی عمدہ طرح سے اپنا کام کرتا ہے۔ مدرسۂ صنعتی اورنگ آباد ۱۸۸۹ء مین کھولا گیا اور اوس نے صنایع و دستکاریہائے قدیم کو جن کے لئے اورنگ آباد مشہور تھا بہت کچھ ترقی دی ہے۔ ایک دوسرا صنعتی مدرسہ جو ۱۸۹۰ء مین ورنگل مین قایم ہوا تھا حیدرآباد مین منتقل کیا گیا ہے اور عمدہ کام کر رہا ہے۔ ۱۸۹۹ء مین ایک سنسکرت کا مدرسہ حیدرآباد مین قایم کیا گیا جسکو سرکار سے امداد ملتی ہے۔

یوروپین اور یوریشین تعلیم

صرف پائے تخت حیدرآباد مین ہی خاص انتظام یوروپین اور یوریشین اقوام کی تعلیم کیلئے موجود ہے۔ اس قسم کے صرف آٹھ اسکول جاری ہین جن کو سرکار عظمت مدار سے امداد ملتی ہے اور وہ بمتابعت بنگال کوڈ جو یوروپین اسکولون کے لئے نافذ ہے۔ عمل پیرا ہین منجملہ اُن کے تین اسکول ایسے ہین جن کو سرکار عالی سے بھی امداد ملتی ہے ۱۹۰۱ء مین آٹھ اسکول اور اُن مین (۶۵۰) طالب علم تھے۔ اس کے بعض طالب علم توحیدرآباد کی باقاعدہ فوج مین بھرتی ہوتے ہین اور بعض بہی اس سرکار کی گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے مین ملازمت حاصل کرتے ہین۔

مسلمانونکی تعلیم

مسلمانون کی تعداد اس سرکار مین اگرچہ (۱۰٫۴) فیصدی کل نفوس کی ہے مگر (۸۳) فیصدی کالجون کے طالب علم اور (۴۵) فیصدی طلبائے مدارس وسطی اور (۴۲) فیصدی طلبائے مدارس ابتدائی مسلمان ہین۔ یہ نتیجہ مسلمانونکی وقعت کا ہے جو اونکو اس سرکار مین حاصل ہے جسکا بادشاہ بھی مسلمان ہے۔ مگر یہ بہی قابل لحاظ ہے کہ امتحانون مین ہندو نسبتہً مسلمانون سے زیادہ کامیاب ہوتے ہین۔

پست اور اصلی قدیم وحشی اقوام کی تعلیم

اصلی قدیم وحشی اقوام مین گونڈ و لمباڑے کثرت سے ہین لیکن ان مین سے کوئی بھی اپنی اولاد کو تعلیم نہین دیتے ہین بھیل جو اکثر صوبہ اورنگ آباد مین ہین بتدریج اپنے بچون کو مدرسون مین بھیجنے لگے ہین۔ ممالک محروسہ کے مدارس بلا امتیاز قوم سب کے بچون کے لئے کھولے گئے ہین۔ لیکن عملی طور پر اقوام بالا اس اجازت عام سے کمتر فائدہ اٹھاتے ہین۔ یہ جز اردو سری اعلیٰ ذاتون کے پرہیز کی وجہ سے ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین وحشی اقوام کے (۲۳) اور دوسرے پست اقوام (۶۲۶) لڑکے مدرسون مین زیر تعلیم تھے لیکن انکی زیادہ سے زیادہ تعداد مختلف مشن اسکولون مین تھی۔

اخبارات

پہلا باقاعدہ انتظام اخبارات و مطابع کی نگرانی و کتب و اخبارات کی رجسٹری کا سنہ ۱۸۸۶ء مین اس سرکار مین کیا گیا جملہ اخبارات و اخباری رسالہ جات جو ممالک محروسہ مین سنہ ۱۹۰۱ء مین طبع ہوے (۱۴) تھے جن مین سے (۱۲) محض اردو تھے اور (۲) اردو و مرہٹی اس سرکار مین ایک بھی انگریزی اخبار نہین چھپتا ہے اور ہر چند بہت سے اخبارات باہر طبع ہوتے ہین لیکن ان کی اشاعت اس ملک مین نہایت وسیع ہے اور ان مین اکثر مضامین حیدرآباد کے متعلق ہوا کرتے ہین۔ منجملہ (۱۴) اخبارات مذکورۂ بالا کے (۷) تو اخبار ہین اور تتمہ ماہواری رسالہ جات ہین۔ اخبارات مین امور سیاستی و ملکی پر بحث ہوا کرتی ہے مگر رسالہ جات مین قانونی اخلاقی اور علمی مضامین چھپتے ہین اور بشیر دکن جو ایک مقامی اردو روزانہ اخبار ہے اوس کی اشاعت وسیع ہے۔

کتب

جو کتب جو سنہ ۱۹۰۱ء مین رجسٹر ہوے (۲۳) تھے۔ ان کی تفصیل بلحاظ مضامین

حسب ذیل ہے۔ قانون (۶) تاریخ (۲) مذہب (۴) نظم یعنی اشعار (۳) علم طب (۱) علم ریاضی (۱) قصص (۲) متفرق (۴) باستثنا امیر عبدالرحمن خان مرحوم والی کابل کی سوانح عمری کے اُردو ترجمہ کے باقی کتابین اصلی تصانیف ہین۔

طبابت

عام بیان

پہلا طبی مدرسہ جو اس سرکار مین ۱۸۴۶ء مین کھولا گیا وہ حیدرآباد میڈیکل سکول تھا جسمین حیدرآباد کے صیغہ طبابت کے اعلیٰ اور ادنی افسرون اور برار کے ہاسپٹل اسسٹنٹونکی عمدہ تربیت ہوئی۔ پہلے تو اُردو مین تعلیم ہوتی تھی لیکن ۱۸۸۴ء سے زبان انگریزی مین تعلیم شروع ہوئی۔ ۱۸۸۵ء تک امتحان بذریعہ سکندرآباد کے میڈیکل بورڈ کے ہوتا تھا مگر اوسکے بعد سے تحریری امتحان کے لئے مدراس یا بمبئی کے میڈیکل کالجون سے پرچہ آتے ہین اور زبانی امتحان کے لئے سکندرآباد سے ایک میڈیکل بورڈ مقرر ہوتا ہے۔ نصاب تعلیم مدراس کے ایل ایم ایس کے برابر ہے۔

انتظام حالیہ

بالفعل سرکار کا صیغہ طبابت ایک ناظم کے تحت مین ہے جو رزیڈنسی سرجن بھی ہین۔ اور جن کی مدد کے لئے، ستقر پر ایک کافی اسٹاف لایق سرجنونکا موجود ہے۔ اضلاع کے اسٹاف مین ہر ضلع کے لئے بلحاظ ضرورت تین سے پانچ ڈاکٹر۔ ایک سے پانچ تک ہاسپٹل اسسٹنٹ۔ ۴ سے سات تک کمپونڈر اور پانچ سے گیارہ تک چیچک برار مقرر ہین۔ اکثر ڈاکٹران اضلاع حیدرآباد کے طبی مدرسہ کے سند یافتہ ہین۔ اورنگ آباد مین

دو لیڈی ڈاکٹر ہین اور اضلاع گلبرگہ و رایچور و رنگل مین ایک ایک ہے۔ خاص بلدہ مین ایک بڑی جماعت اطبا کی موجود ہے جنمین پندرہ ڈاکٹر۔ سات ہاسپٹل اسسٹنٹ چوبیس کمپونڈر۔ گیارہ چیچک برار ہین۔ انکے علاوہ متعدد سند یافتہ نرس ہین جو شفاخانون مین بیمارون کی تیمار کے لئے مقرر ہین۔ جملہ تعداد اس سرکار مین حسب ذیل ہے۔ (۴۷) ڈاکٹر (۱۲) لیڈی ڈاکٹر (۳۱) ہاسپٹل اسسٹنٹ (۱۰۴) کمپونڈر اور (۱۱۶) چیچک برآر۔

شفاخانجات و دواخانجات

حسابات صحیح ۱۸۸۴-۵ء سے ہی دستیاب ہوسکتے ہین۔ اُس سال بلدہ و مضافات مین چھہ اسپتال و دو دواخانہ جات اور اضلاع مین ۴۸ دواخانجات تھے ۱۸۹۱ء مین تعداد دواخانجات کی ۶۷ تھی جو ۱۹۰۱ء مین (۸۴) ہوگئی جملہ تعداد مریضان مرجوعہ خارجی کی جملہ اسپتالون اور دواخانجات مین ۱۸۸۵ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین علی التناسب (۲.۹۲.۵۱۵) (۳.۸۴.۶۶۶) اور (۶۳۶۰۴۴) تھی۔ سنین مذکورہ مین بڑے عمل جراحی کی تعداد (۳۹۳)۔ (۳۳۱۳) اور (۴۶۲۸) تھی۔ اور تعداد چھوٹے عملہاے جراحی کی (۳۳۷۷) (۱۶۰۹۵) اور (۱۵۰۰) تھی۔ زنانہ صیغہ جو افضل گنج کے شفاخانہ سے متعلق ہے جو خاص پردہ نشین مستورات کے لئے ہے اُسمین (۳۰۰۰) مریض رجوع ہوے اور (۲۰۰۰) عمل جراحی کا کسب ہوا۔ جملہ مصارف سرکار سے دئے جاتے ہین۔

۱۹۰۱ء مین خرچ کی رقم ۵٫۴ لاکھ روپیہ تھی۔

دارالمجانین

اگرچہ کوئی خاص دارالمجانین اس ملک مین نہین ہے مگر سنٹرل جیل حیدرآباد مین

نوٹ متعلقہ صفحہ ۱۴۱

(براہ کرم صفحہ ۱۴۱ سطر ۱۵ کے بعد پیمائش کا مضمون ملاحظہ کیجئے)

پیمائش

یہ مملکت بھی کل ہندوستان کی بڑی مثلثی پیمائش مین شامل تھی - مابعدی تفصیلی پیمائش یا تو اسی پر یا اس ملک کے مثلثون کی توسیع پر مبنی تھی - اس سرکار نے اس اہم کام مین شرکت کی - ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوڈرمل طریقہ مالگذاری کو اس ملک کے اکثر مرہٹواڑے کے اضلاع مین ملک عنبر اور مرشد قلی خان نے سترہوین صدیکے ابتدا مین جاری کیا جو اراضی کی سرسری پیمائش پر مبنی تھا - ۱۷۷۸ء مین مرہٹون نے جریب سے تفصیلی پیمائش کی - جب ۱۸۶۵-۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی تو (۳۶۰۰) مربع گز کا بیگہ معیار قرار دیا گیا اور اراضی کی سرسری پیمائش کیگئی - ۱۸۷۶ء مین یہ قرار پایا کہ باقاعدہ پیمائش پختہ شروع کیجائے اور ابتداءً ضلع اورنگ آباد سے کام شروع کیا گیا اور بتدریج دوسرے تعلقات و اضلاع مین جاری کیا گیا - اس باقاعدہ پیمائش مین انگریزی پیمانہ ایکڑ کا قایم کیا گیا - صوبجات اورنگ آباد و گلبرگا پختہ بندوبست ۱۸۹۴ء کے آخر تک ختم ہوا - صوبجات بیدر و رائچور نگل کی پیمائش اور بندوبست بہی ۱۹۰۴ء و ۱۹۰۵ء مین ختم ہوا - ضلع عادل آباد (سرپور تانڈور) اور چند تعلقات ضلع کرمنگر (ایلگندل) کے باقی ہین جنکی نہ تو پیمائش ہوئی ہے نہ بندوبست ہوا ہے -

مجانین کے معالجہ اور رکھنے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ ۱۸۹۱ء مین ۷ سزایافتہ اور ۲۹ معمولی مجانین محبس مین تھے۔ اور ۱۹۰۱ء مین انکی تعداد علی التناسب ۲۱ و ۱۰۹ تھی۔ انکی نگہداشت کا جملہ خرچ سرکار کی طرف سے ہوتا ہے جو ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین ۱۱۱۱ء۹ اور ۱۱۱۱ء۹ تھا۔ اعظم اسباب جنون استعمال اشیاء مسکر و شراب خیال کئے جاتے ہین۔

ٹیکا لگانا

اس ملک مین ٹیکا لگانا ۱۸۴۵-۱۸۴۶ء سے شروع ہوا اور ۸ چیچک برار مقرر ہوے اور کامیاب ٹیکونکی تعداد اُس سال ۴۰۶۲ تھی اور فی کامیاب ٹیکہ ۱۱۱۱ء۳ صرف ہوا۔ ۱۸۹۱ء مین (۱۰۶۸۸۰) کامیاب مقدمات ٹیکہ کے تھے لیکن ۱۹۰۱ء مین اونکی تعداد (۲۷۸۸۰) تھی۔ ۱۸۹۱ء کے اضافہ کی وجہ چیچک برارونکی تعداد مین اضافہ ہونے سے تھی۔ جنکو لوکل بورڈون نے بعلاوہ تعداد معمولی کے مقرر کیا تھا۔ لیکن ۱۹۰۱ء کے تعداد کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ چیچک برارونکی کثیر تعداد قحط اور طاعون کے کامون مین مصروف کی گئی تھی۔

چیچک برارى یعنی ٹیکہ اندازی کا صرفہ ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین لعل۱۱۱۱ء۹ و معہ ۱۱۱۱ء۱ تھی اور اوسط خرچ فی کامیاب ٹیکہ کا اُن سالون کے لئے ۱۱۱۰ر۳ پائے اور ۱۱۱۱ء۳ تھا۔ ٹیکہ کے کام مین کلّاگاے کا لِمف مستعمل ہوتا ہے جو سرکار کے ٹیکہ اندازی کے صیغہ مین تیار کیا جاتا ہے۔ ٹیکہ اندازی یورپین طریقہ سے کیجاتی ہے۔

جاگیرات پایگاہ

علاقہ پایگاہ ایک مجموعہ جاگیرات کا ہے جو ۲۳ تعلقات پر مشتمل ہے اور جو اضلاع بیدر و ناندیڑ و عثمان آباد و گلبرگہ و مسیدک و اطراف بلدہ و نظام آباد مین منتشر ہین۔ علاوہ انکے متفرق دیہات

اضلاع اورنگ آباد و بیڑ بگل محبوب نگر و نلگنڈہ مین بھی پائے جاتے ہین - انمین (۱۲۷۳) مواضع و قصبات ہین اور انکا مجموعی رقبہ (۴۱۳۴) مربع میل اور آمدنی چالیس لاکھ روپیہ سے - یہہ جاگیرات مین امیران مرحوم یعنی نواب سر آسمانجاہ بہادر و نواب سر خورشید جاہ بہادر و نواب سر وقار الامرا بہادر کے جانشینونکے قبضہ مین ہین - تختۂ ذیل سے تفصیل ان علاقونکی مطابق مردم شماری ۱۹۰۱ء کے ظاہر ہوگی -

نام	تعداد تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد مواضع	مردم شماری ۱۹۰۱ء
سر آسمانجاہ	۷	۱۲۳۲	۳۹۶	۲۱۵۱۹۴
سر خورشید جاہ	۸	۱۵۱۲	۴۶۸	۲۶۸۹۰۲
سر وقار الامرا	۸	۱۳۹۰	۴۰۹	۲،۴۰۳۱۵
جملہ میزان	۲۳	۴۱۳۴	۱۲۷۳	۷،۷۴۴۱۱

امرای بایگاہ کی تاریخ اکبر بادشاہ کے عہد سے شروع ہوتی ہے - ملا جلال الدین بانی خاندان اس بادشاہ کے عہد مین شکوہ آباد سے لاہور آئے - انکے فرزند محمد بہاء الدین خان اکبر آباد (آگرہ) کے خزانہ کی افسریت سے بزمانہ اورنگ زیب سرافراز ہوے - نواب آصفجاہ کی توجہ بانی کے پوتے محمد ابوالخیر خان کیطرف معطوف ہوی اور اونکو اپنے ہمراہ دکن کو لے آئے اور بعد مالوہ کی نایب صوبہ داریکے وہ آخر کار حیدرآباد مین قیام پذیر ہوے ۱۷۴۳ء مین اونکو باپو نایک مرہٹہ کے مقابلہ مین بھیجا گیا جو اُس وقت اِس سرکار مین چوتھ وصول کر رہا تھا

اور اسکو شکست ہوی۔ اسکے بعد وہ نائب صوبہ داری خاندیس و اورنگ آباد پر مامور رہے
سنہ ۱۷۹۹ء مین انکا انتقال برہانپور مین ہوا۔ انسے صرف ایک ہی فرزند ابوالفتح خان باقی رہے
جسکو نواب نظام علیخان بہادر نے خطاب تیغ جنگ عطا فرمایا۔ انکو اور بھی امتیازات و خطابات
ملے جنمین سے شمس الامرا بھی ایک ہے جو اسوقت سے اس خاندان عالی کا خطاب ہوگیا
ہے انکو دس ہزار سوار کی افسری دیگئی جو پائگاہ کی افواج کی ابتدا ہے اور جسکی نگہداشت
کے لئے انکو اصلا یہ جاگیرات عنایت ہوئی تھین۔ ابوالفتح خان کا انتقال بانگل مین ہوا
جبکہ وہ ٹیپو سلطان کے مقابلہ مین مہم کے ساتھ جا رہے تھے انکے بعد اونکے فرزند محمد
فخرالدین خان اونکے جانشین ہوئے اور اپنے دادا ابوالخیر خان کے خطاب سے سرفراز
ہوئے۔ سنہ ۱۸۰۰ء مین نواب نظام علیخان بہادر کی صاحبزادی عقد ازدواج مین آئین اور
یہہ پہلا موقع تھا کہ اس خاندان کو خاندان سلطنت سے رشتہ کا شرف حاصل ہوا۔ سنہ ۱۸۲۰ء
مین خطاب امیر کبیر سے سرفراز ہوے۔ نواب فخرالدین خان مرحوم علم کے بڑے سرپرست
اور خود بھی ریاضیات مین ماہر تھے چنانچہ کتاب ستہ شمسیہ جو طبیعیات و جر ثقیل و ہیئت وغیرہ
سے بحث کرتی ہے انکی تصنیف ہے جہان نما اور متعدد محلات انکی بنا ہین۔ انکا انتقال سنہ ۱۸۵۵ء
مین ہوا اور انسے پانچ فرزند باقی رہے۔ اونکے تیسرے فرزند رفیع الدین خان جو اپنے
والد کے بعد امیر کبیر ہوے نواب افضل الدولہ بہادر کی رحلت کے بعد سنہ ۱۸۶۹ء مین سرسالار
جنگ مرحوم اول کے ساتھ کوریجنٹ مقرر ہوے کیونکہ اوسوقت ہمارے اعلیحضرت خلد اللہ
ملکہ کا سن شریف تین سال کا تھا۔ اس خدمت کو اونہون نے اپنے انتقال کے وقت

تک یعنی ۱۷۹۹ء تک انجام دیا اونکے بعد اونکے چھوٹے بھائی نواب رشید الدین خان بہادر کو ریجنٹ مقرر ہوے اور شمس الامرا امیر کبیر کے خطابات سے سرفراز ہوے۔ جاگیرات پائیگاہ اس وقت اس خاندان کے دو شعبو نمین تقسیم پائین۔ یعنی نواب سر آسمانجاہ نیبر فخر الدین خان مرحوم اور نواب رشید الدین خان ہین جنکا انتقال ۱۸۸۱ء مین ہوا اور اونکے دو فرزند سر خورشید جاہ بہادر مرحوم اور سروقار الامرا بہادر مرحوم تھے۔

جب اعلیحضرت نے زمام حکومت اپنے دست مبارک مین لی تو سر آسمانجاہ کو امیر کبیر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ امیر موصوف ۱۸۸۸ء مین وزیر اعظم ریاست مقرر ہوے اور چند سال تک وزارت کرنیکے بعد ۱۸۹۳ء مین دست بردار ہوے اور سروقار الامرا بہادر اونکی جاے وزیر مقرر ہوے۔ سر آسمانجاہ نے ۱۸۹۸ء مین انتقال فرمایا اونسے صرف ایک فرزند نواب معین الدین خان بہادر اس وقت موجود ہین۔ سروقار الامرا مرحوم ۱۹۰۱ء مین مستعفی ہوے اور اوائل ۱۹۰۲ء مین انتقال فرمایا اونسے دو فرزند نواب سلطان الملک بہادر اور نواب ولی الدین خان باقی ہین۔ سر خورشید جاہ بہادر اپنے بھائی کے ایکسال بعد تک زندہ رہے۔ اونسے بھی دو فرزند باقی رہے نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر اور نواب امام جنگ بہادر۔ نواب ظفر جنگ نے بھی ۱۹۰۷ء کی ابتدا مین انتقال کیا

علاقجات سر سالار جنگ مرحوم

یہ ایک علاقہ ہے جسمین چھ تعلقات ہین جو سرکار عالی کے مختلف اضلاع مین واقع ہین ماسمین (۳۳۳) مواضع ہین اور اسکا مجموعی رقبہ (۱۴۸۰) مربع میل ہے اور ۱۹۰۱ء مین مردم شماری اس علاقہ کی (۱۸۰۱۵۰) تھی۔ ضلع گلبرگہ مین کوسگی۔

اورنگ آباد مین اجنٹہ - رایچور مین گپل ویلگرہ - میدک مین دندگل اور نلگنڈہ ضلع مین رایگیر تعلقات ہین - کل مالگذاری اس علاقہ کی ۲ ۸/ لاکھ روپیہ ہے -

اس خاندان کے چشم وچراغ نواب سالار جنگ بہادر نواب سرسالار جنگ مرحوم اعظم جی - سی - ایس - آئی - کے پوتے ہین جو اس سرکار کے مشہور وزیر تھے - اس خاندان کا سلسلہ شیخ اویس قرنی تک پہونچتا ہے جو حضرت رسالتمآبؐ کے زمانہ مین تھے - شیخ اویس ثانی نے جو اونکی دسوین پشت مین تھے علی عادلشاہ کے زمانہ مین (۱۰۵۶ھ تا ۱۰۷۲ھ) ہندوستان مین آکر بیجاپور مین اقامت اختیار کی اور اونکے فرزند شیخ محمد علی کی شادی ملا احمد نوابط وزیر بادشاہ بیجاپور کی لڑکی کے ساتھ ہوئی جن کے بطن سے انکو دو فرزند ہوے جو اعلیٰ مناصب سے ممتاز ہوے - جب ملا احمد نے ۱۰۷۵ھ مین سلطنت دہلی کی ملازمت اختیار کی تو اونکے جانشین نے ان دونون بھائیون سے بدسلوکی شروع کی جو آخر کار سکندر عادل شاہ کے زمانہ مین بیجاپور کو ترک کرکے اورنگ زیب کی ملازمت مین شریک ہوے - ایک بھائی شیخ محمد باقر تلکوکن کے دیوان مقرر ہوے اور ملازمت سے کنارہ کش ہونیکے بعد اورنگ آباد مین مقیم رہے جہان ۱۱۱۵ھ مین اُنکا انتقال ہوا - اُنکے فرزند شیخ محمد تقی کو اورنگ زیب و بہادر شاہ و فرخ سیر کی ملازمت کا شرف حاصل رہا - نواب آصفجاہ بہادر صوبہ دار دکن نے انکو اپنے جملہ قلعجات کے احشام کا افسر اعلیٰ مقرر کیا - انکے فرزند شمس الدین محمد حیدر نواب

---

۱ ملاحظہ ہو سوانح عمری سالار جنگ مصنفہ نواب عماد الملک بہادر (مولوی سید حسین صاحب بلگرامی) ۱۸۸۳ء

۲ ملاحظہ ہو تاریخ نوابط مولفہ نواب عزیز جنگ بہادر مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۹۰۳ء

آصفجاہ بہادر کی ملازمت مین ہمیشہ رہے اور اونکے جانشینون نے انکو بہت ترقی دی۔
نواب صلابت جنگ کے عہد مین انکے تحت مین سات ہزار پیدل اور سات ہزار سوار تھے۔
اور انکو خطاب منیر الملک عطا ہوا۔ اس کے بعد وہ صوبجات دکن کے دیوان مقرر ہوے
آخر مین کنارہ کش ہوکر اورنگ آباد مین مقیم ہوے جہان کی حکومت انکو حاصل تھی۔ انسے دو
لڑکے باقی رہے۔ بڑے کا نام صفدر خان غیور جنگ تھا۔ جو ۱۷۹۴ء مین صوبجات
دکن کی دیوانی سے ممتاز ہوئے۔ غیور جنگ کے تیسرے فرزند جنسے خاندان کے موجودہ
اراکین کو صریحًا رشتہ تعلق مرتبط ہے نواب علی ضمان منیر الملک بہادر ثانی تھے۔ انکے انتقال
کے بعد انکے خلف اکبر منیر الملک ثالث کے عقد ازدواج مین سید ابوالقاسم عرف میر عالم مرحوم
کی دوا لڑکیان یکے بعد دیگرے آئین۔ میر عالم مرحوم جو سر سالار جنگ مرحوم اعظم کے پرنانا
ہوتے ہین سادات نور یہ شوشتر مملکت ایران سے تھے۔ میر عالم کے والد سید رزاق عنفوان
شباب مین ہندوستان آئے اور حیدرآباد مین اقامت اختیار کی۔ نواب نظام علیخان بہادر نے
اونکو جاگیرات عنایت فرمائین۔ ۱۷۹۴ء مین میر عالم وزیر حیدرآباد اور سفیر سرکار کمپنی کے
مابین وکیل تھے۔ اسکے دو سال بعد وہ منجانب حضور پرنور کلکتہ بھیجے گئے اور ۱۷۹۱ء
مین لارڈ کارنوالیس کی خدمت مین روانہ کئے گئے تھے تاکہ ٹیپو سلطان اور متعاہدین
کے درمیان صلح کے مسئلہ کے متعلق گفتگو کرین۔ ۱۷۹۹ء کی جنگ مین جو ٹیپو سلطان سے
ہوئی یہ سرکار نظام کی کل افواج کے افسر اعلی تھے اور اعظم الامرا کے انتقال کے بعد ۱۸۰۴ء
مین اس سرکار کے وزیر مقرر ہوے۔ ۱۸۰۸ء مین انکا انتقال ہوا اور انکے داماد منیر الملک

ثالث انکے جاے وزیر ہوے ۔

سر سالار جنگ اول منیر الملک ثالث کے پوتے تھے اور ۱۸۵۳ء مین اپنے چچا سراج الملک کی منصب سے سرفراز ہوے تیس سال تک اونکی سوانح عمری حیدرآباد کی تاریخ ہے جس کے بیان کو اس کتاب مین ملاحظہ کیا جاے ۔ اونکے نمایان خدمات کے صلہ مین اونکو جی سی ایس آئی ۔ کا تمغہ عنایت ہوا اور جب وہ ۱۸۷۶ء مین انگلنڈ گئے ہوے تھے تو اسکنڈ نے درجہ ڈی ۔ سی ۔ ایل ۔ اعزازی اونکو دیا اور شہر لندن کی آزادی بھی انکو حاصل ہوئی ۔ ۱۸۸۴ء مین ہمارے اعلیحضرت نے اسکے بڑے فرزند کو اپنا وزیر مقرر فرمایا مگر وہ ۱۸۸۷ء مین مستعفی ہوے بعد دو سال ان کا بھی انتقال ہوا ۔ انسے ایک خرد سال فرزند نواب یوسف علیخان بہادر سالار جنگ باقی رہے جو فی الحال اس نامور خاندان کی یادگار ہین

سمستان امرچنتہ

سمستان امرچنتہ یا آتماکور خلع رایچور کی مشرق مین ایک خراجگذار سمستان اس سرکار کا ہے جسمین (۶۹) مواضع اور آتماکور (۲۳۳۰ نفوس) اوس کا مستقر ہے ۔ اسکا رقبہ (۱۹۰) مربع میل ہے اور اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۲۴۱۴۷) تھی ۔ اسکی آمدنی (۱۴۴) لاکھ روپیہ ہے اور سالانہ پیشکش جو سرکار عالی کو دیا جاتا ہے ۹۰۰۰ روپیہ ہے یہ ایک قدیم سمستان ہے لیکن اسکے تاریخی حالات ہدست نہین ہوے ۔ راجا صاحب کا مقر حکومت آتماکور ہے جو اس وقت بھی عہدہ حالت مین ہے ۔ دریاے کشنا اسکی جنوبی سرحد پر بہتا ہے اور اس سمستان اور سمستان گدوال کے درمیان حد فاصل واقع ہوا ہے مگر اسکا پانی بسبب کنارون کی بلندی کے آبپاشی کے کام نہین آسکتا ہے ۔ امرچنتہ

کے سیلے اور ململ مشہور ہین جسکے رومال دوہوتیان اور پگڑیان ریشمی اور سنہری کور کی بنتی ہین

سمستان گدوال

سمستان گدوال یا کیشونگر ایک خراجگذار سمستان ہے جو ضلع رایچور کے مشرق مین واقع ہے۔ اسمین ایک قصبہ گدوال (۱۰۱۹۵ انفوس) اور ۲۱۴ مواضع ہین۔ اسکا رقبہ (۸۶۴) مربع میل ہے اور مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۹۶۴۹۱) تھی۔ اسکی آمدنی تین لاکھ روپیہ ہے اور سالانہ پیشکش جو سرکار عالی مین داخل ہوتا ہے [illegible] روپیہ ہے۔ گدوال کا وجود سرکار عالی کے قایم ہونیکے بہت زمانہ قبل سے ہے۔ یہ سمستان سابق مین اپنا سکہ آپ شایع کرتا تھا جو شاید ابتک یہی ضلع رایچور مین بنام سکہ گدوالی جاری ہے۔ اس سمستان کی ابتدائی تاریخ کا کوئی حال معلوم نہین۔ قلعہ گدوال جو راجہ صاحب کا مقر حکومت ہے تقریبًا ۱۷۰۳ء مین شروع کیا گیا اور ۱۷۱۰ء مین راجہ سوتادری نے اوسکو ختم کیا۔ راجہ صاحب حال صغیر ہین اسلئے ۱۹۰۴ء سے یہ سمستان تحت نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے۔ دریاے کشنا و تنگبھدرا اسکے شمالی و جنوبی حصون کو سیراب کرتے ہین اور جو زمینین انکے کنارون کے اطراف مین واقع ہین نہایت حاصل خیز ہین بقیہ زمین سب اوسر غیر قابل زراعت افتادہ پر مشتمل ہے۔ اکثر زراعت اسکی خشکی ہے چونکہ تالاب اسمین بہت کم ہین اسلئے تری کی کاشت ممکن نہین اور باولیون سے بھی بہت کم آبپاشی ہوتی ہے۔

ریشمی ساڑیان رومال پگڑیان اور دوہوتیان سنہری کور کی قصبہ گدوال مین نہایت عمدہ تیار ہوتی ہین۔ دس کارخانہ جاری ہین اور سالانہ تقریبًا دو لاکھ روپیہ کا مال حیدرآباد

سکندرآباد۔ رایچور اور متصلہ مقامات کو جاتا ہے۔

سمستان چنچولی

یہ ایک باجگذار سمستان ہے جو ضلع محبوبنگر کے جنوب مین واقع ہے اسمین ۸۹ موضع ہین اور ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۳۱۶۱۳) تھی اور رقبہ اسکا (۱۹۱) مربع میل ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی (۹/۱) لاکھ روپیہ ہے اور سالانہ پیشکش ۵۰۰۰ روپیہ سرکار عالی کے خزانہ مین داخل ہوتا ہے۔

کتبون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۲۴۳ء مین آنا پوتا ناٹیڈو نے اس سمستان پر قبضہ کیا اور قلعہ پانگل اور دیگر قلعجات کو بھی اپنے قبضہ مین کر لیا۔ اس راجہ کی حدود ریاست جانب مشرق نیلی اور جانب مغرب گٹا اور سگور تک رجو اسوقت سمستان وپرتی مین شامل ہے اور جانب شمال دیورکنڈہ تک اور جانب جنوب دریاے کشنا تک ممتد تھے۔ اس راجا کی اولاد و احفاد نے کئی صدیون تک حکومت کی۔ اٹھارہوین صدی کے اواخر مین راجہ جگناتھ راؤ نے بسبب لاولدی لچھاراؤ کو پاکھال کے راو خاندان سے متبنیٰ لیا۔ ۱۸۳۱ء مین لچھاراؤ نے سرکار عالی سے گنہ چنچولی کو معہ ۷ روپیہ سالانہ نذرانہ پر اجارہ مین لیا۔ راجہ صاحب حال راجہ وینکٹ لچھاراو جو راجہ صاحب وینکٹ گری علاقہ مدراس کے چھوٹے بھائی ہین بطور متبنی یہان کے وارث ہوے۔ انکے حسن انتظام سے اس سمستان کا تقریباً دو لاکھ روپیہ کا قرضہ ادا ہو گیا ہے۔ راجہ صاحب گوکھاپور (۲۲۰۴ نفوس) مین رہتے ہین اگرچہ اٹھی سال آگے تک چنچولی مستقر تھا۔ دریاے کشنا اسکی جنوبی سرحد ہے اور اس علاقہ کے موضع کاتور کے قریب دریاے تنگبھدرا اس سے ملاقی ہوتا ہے

سمستان بالونچہ

یہ ایک خواجگذار سمستان ضلع دنگل کے جنوب مشرق مین واقع اور چھوٹے تعلقات

یعنی پٹیو نپر مشتمل ہے۔ جسکا رقبہ ۱۰۸۰ مربع میل ہے اور مردم شماری اسکی ۱۹۰۱ء مین (۴۲،۱۳۹) تھی۔ اسکی آمدنی صرف معہ ۲ روپیہ بتلائی جاتی ہے اور سالانہ پیشکش ۵ للعہ ۱۰ ہے۔ اس سمستان کو للعہ ۹ روپیہ رسوم دیکھی بھی اس سرکار سے ملتا ہے ضلع گوداوری علاقہ مدراس مین بھی بھدراچلم اور ریکاپلی کے علاقہ راجہ صاحب کے قبضہ مین ہین۔

ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سمستان ورنگل کے راجہ پرتاب رودر عہد کے آگے سے تھا چنانچہ راجہ موصوف نے والی سمستان کو اُن کی شہسواری کی وجہ سے اشوراد کا خطاب عنایت کیا شوا سنسکرت مین بمعنی گھوڑے کے ہے۔ جب مسلمانون نے ورنگل پر قبضہ کیا تو بادشاہ دہلی نے ۱۳۲۴ء مین حسن آباد و سنگر گیری (پالونچہ) کے پرگنہ اپنا اشوراد کو عنایت کئے اور یہ پرگنہ اس خاندان مین اٹھارہ پشت تک ۱۶۹۸ء تک رہے ۱۷۶۹ء مین رستم خان اشوراد ظفر الدولہ کے ساتھ لڑتے لڑتے مارا گیا جسکے بعد راجا کا خزانہ لوٹا گیا اور تمام کاغذات و قدیم اسناد جو تانبے کی تختیون پر کندہ تھے ظفر الدولہ کے ہاتھ لگے ۱۷۹۸ء مین نواب نظام علیخان بہادر نے نئی سند کرکے دینکٹ رام اشوراد کو خطاب بھی عطا فرمایا اس شرط کے ساتھ کہ وہ دو ہزار سوار اور تین ہزار پیدل ہمیشہ قایم رکھین مگر یہ شرط تھوڑی مدت تک رہی اندرونی فسادات و جھگڑے اس خاندان کے دو شعبون مین شروع ہوے اور ۱۸۵۸ء تک جاری رہے اوس وقت سر سالار جنگ وزیر اعظم حیدرآباد نے راجا ستیا رامچندر کو سند جدید دیکر اس جھگڑے کو مٹا دیا۔ اوسی جھگڑے کے زمانہ مین تعلقات بھدراچلم و ریکاپلی کو سرکار عظمت دار نے ضبط کرلئے جو دریاے گوداوری کے بائین کنارہ پر واقع ہین۔ راجہ صاحب نے قرضہ کثیر لیکر

سمستان کو ایک ساہوکے پاس رہن کیا اور لاولا فوت ہوے۔ یہ ساہوبارا سال تک مالگذاری سمستان کی وصول کرتا رہا اور اسکے بعد مقدمہ کرکے چھ لاکھ روپیہ کی ڈگری حاصل کی سرکار عالی نے اپنے خزانہ سے تین لاکھ روپیہ نقد ساہوکو دیکر دو تعلقات ملور و رامنبورم اوسکے نام بمعاوضہ باقی تین لاکھ روپیہ کے منتقل کرکے سمستان کو ضبط کرلیا راجہ صاحب کی مان نے ۱۸۷۵ء مین انتقال کیا لیکن انتقال کے قبل اپنے نواسے کو جو راجہ صاحب حال ہین تبنی کرلیا تھا۔ ایک بہت طویل تحقیقات کے بعد سرکار عظمت مدار نے تعلقات بھدراچلم وریکاپلی راجا صاحب کو مسترد کردئے اور سرکار عالی نے بھی تین لاکھ روپیہ جو خزانہ سے دئے گئے تھے واپس لیکر چھون تعلقات منضبطہ کو بحال فرمایا۔ ۱۸۷۴ء سے اسوقت تک ۲۸ راجا پے درپے یہان حکمران رہے ہین۔ آگے تو پالونچہ اسکا مستقر تھا۔ بعد چند روز تک بھدراچلم مقر حکومت رہا لیکن اسوقت اشورا پیٹھ اسکا مستقر ہے۔

یہ سمستان بسبب گھنے جنگل کے بہت بدآب وہوا و ملیریس ہے۔ دریاے گوداوری اسمین شمال غرب سے جنوب شرق کی سمت بہتا ہے اور اسکو دو حصونمین تقسیم کرتا ہے۔ داہنے کنارہ کا حصہ سرکار عالی کے ملک مین اور بائین کنارہ کا حصہ علاقۂ مدراس مین واقع ہے۔ اس دریا کی تہ اس قدر نشیب مین ہے کہ اس کے پانی سے آبپاشی نہین ہوسکتی ہے

یہ سمستان ایک ہاجگذار علاقہ ہے جو ضلع محبوبنگر کے جنوب غرب مین واقع ہے اسکے ۲۲۴ مواضع ہین جو ضلع مذکور کے تعلقات ناگرکرنول۔ جڑچرلہ۔ محبوب نگر۔ کلواکرتی و امرآباد مین متفرق ہین۔ اسکا رقبہ (۴۰۳) مربع میل ہے اور مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۲۱۹۷)

تھی۔ اسکی آمدنی (۱۵ وا) لاکھ ہے اور پیشکش کی رقم سالانہ ۵ لاکھ روپیہ ہے۔ ۱۸۲۶ء تک سگور راجہ صاحب کا مستقر تھا جس سے سمستان سگور کہلاتا تھا مگر بعد مین دنپرتی مقر حکومت قرار پایا۔ دریاے کشنا اسکے جنوبی غربی حصہ مین سولہ میل تک بہتا ہے اور بسبب تلی کی عمق کے اسکا پانی زراعت کے لئے کام نہین آسکتا ہے۔ خاص دنپرتی مین ایک تیل نکالنے کا کارخانہ ہے جسمین ارنڈ کا تیل نکالا جاتا ہے اور رایچور اور کرنول (علاقہ سرکار عظمت مدار) کو جاتا ہے۔ اگرچہ یہان بھی سوتی اور ریشمی ساڑیان اور کپڑے بنتے ہین مگر امرچنتہ و گدوال کے مال کے برابر نہین ہوتے۔

فہرست کتب جنسے مدد لیگئی ہے

ایمپیریل گزیٹر سر ولیم ہنٹر بابت ۱۸۸۵ء گزیٹر اورنگ آباد۔ گزیٹر اضلاع احمد نگر شولاپور علاقہ انگریزی ہسٹاریکل و ڈیسکرپٹیو اسکیچ مصنفہ مولوی سید حسین صاحب بلگرامی و مسٹر ڈیلمٹ۔ یادداشت سکاتب جنرل فرزر رپورٹ مردم شماری حیدرآباد بابتہ ۱۹۰۱ء و ۱۹۱۰ء مصنفہ میر زاہد علیخان ناظم۔ رپورٹ مردم شماری برار بابت ۱۹۰۱ء ایضاً میسور ۱۹۰۱ء۔ نظم و نسق ممالک سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۲ف و ۱۳۲۰ف مولفہ مسٹر ٹولاپ۔ کاشتکاران اورنگ آباد مصنفہ مسٹر فرید و نجی جمشید جی۔ تاریخ خاندان ہمنیہ مصنفہ کرنل کنگ۔ اسٹوری آف مائی لائف ٹو کرنل کوین مصنفہ کرنل میڈوز ٹیلر رپورٹ کارہاے قحط ممالک سرکار عالی بابت ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۹ء مولفہ مسٹر ڈلاپ۔ نظم و نسق لوکل بورڈ ممالک سرکار عالی بابتہ ۱۳۰۶ف تا ۱۳۰۹ف نظم و نسق پٹہ خانجات سرکار عالی بابت ۱۳۰۹ف۔ ۱۳۱۰ف۔ نظم و نسق علاقہ چوبینہ سرکار عالی بابت ۱۳۰۹ف یادداشت آبپاشی مولفہ مسٹر اسکاٹ کن۔ گلمپسز آف حیدرآباد۔ سوانح عمری سر سالار جنگ مرحوم مولفہ مولوی سید حسین صاحب و مسٹر ہلمٹ۔ رپورٹ ہاے بندوبست ممالک محروسہ سرکار عالی۔ یادداشتہاے جیالوجیکل سروے ہندوستان

تختۂ نمبر ۱۔ تفصیل مردم شماری ملک سرکار عالی بابت سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

نشان سلسلہ	نام اضلاع	رقبہ مربع میلونین	تعداد		جملہ مردم شماری			مردم شماری قصبات			تعداد نفوس فی مربع میل رقبہ دیہات
			قصبات	مواضع	کل نفوس	مرد	عورت	جملہ نفوس	مرد	عورت	
۱	اطراف بلدہ بشمول بلدہ و مضافات	۳۳۹۹	۱	۸۴۷	۸،۶۹،۱۶۸	۴،۴۶،۲۵۸	۴،۲۲،۹۱۰	۴،۴۸،۴۶۶	۲،۳۲،۲۹۵	۲،۱۶،۱۷۱	۱۲۵
۲	اندور (نظام آباد)	۴۸۲۲	۷	۱،۱۵۴	۶،۳۴،۵۸۸	۳،۱۶،۵۲۸	۳،۱۸،۰۶۰	۵۳،۸۰۶	۲۶،۴۸۲	۲۷،۳۲۴	۱۲۰
۳	میدک (گلشن آباد)	۲،۰۰۵	۳	۶۳۱	۳۶۶،۷۲۲	۱۸۶،۲۷۲	۱،۸۰،۴۵۰	۲۰،۲۸۵	۱۰،۴۶۰	۹،۸۲۵	۱۷۳
۴	محبوب نگر	۶۵۴۳	۲	۱،۳۵۳	۷۰،۵۰،۷۲۵	۳۵۷۰۹۸	۳،۴۸،۶۲۷	۱،۹،۶۱۶	۹،۹۴۲	۹،۶۷۴	۱۰۵
۵	نلگنڈہ	۴۱۴۳	۲	۹۷۲	۶،۹۹،۷۷۹	۳،۷۴،۵۷۷	۳،۲۵،۲۰۲	۱۱،۶۹۵	۵،۶۵۵	۵،۷۴۰	۱۶۶
	میزان صوبہ میدک گلشن آباد	۱۷،۵۱۳	۱۴	۴،۱۰۸	۳۴،۰۶،۸۱۴	۱۲،۳۴،۴۷۵	۱۱،۷۲،۳۳۹	۱۰۵،۴۰۲	۳۲،۸۳۹	۵۲،۵۶۳	۱۳۱
۶	ورنگل	۹۷۲۹	۳	۱۴۸۸	۹۵۲،۹۴۶	۴۹۶۰۴۱	۴۵۶۶۰۵	۲۸،۲۴۳	۱۵،۵۱۷	۱۲،۷۲۵	۹۵
۷	ایلگندل (کریمنگر)	۷،۲۰۳	۷	۱،۵۱۶	۱۰،۳۵،۵۸۲	۵۰۴۰۶۴۹	۴۹۴۹۳۳	۴۹،۳۰۷۲	۲۵۶۶۳	۲۳،۷۱۰	۱۳۶
۸	سرپور تانڈور (عادل آباد)	۵۰۲۹	۱	۹۸۳	۲،۷۲،۸۰۵	۱۳۷،۵۷۲	۱۳۵،۲۴۳	۶،۳۰۳	۲،۹۷۶	۳،۳۲۷	۵۳
	میزان صوبہ ورنگل ..	۲۱۹۶۱	۱۱	۳۹۸۷	۲۲۶۱۰۴۳	۱۱،۷۴،۲۹۴	۱۰،۸۶،۸۰۱	۸۳۹۱۷	۴۴،۱۵۵	۳۹،۷۶۲	۹۹
۹	گلبرگہ	۴۰۹۲	۷	۱،۱۰۲	۷۴۴۰۴۵	۳۰۶۸۷۶	۳۶۵۸۶۹	۶۹۲۲۳	۳۵۵۵۷	۳۳۶۶۶	۱۶۵
۱۰	عثمان آباد	۴۰۱۰	۶	۸۶۰	۵۳۵۰۲۷	۲۷۰۹۲۴	۲۶۴۱۰۳	۴۶۷۴۳	۲۳۷۰۱	۲۳۰۴۲	۱۲۲
۱۱	رائچور	۳۶۰۴	۶	۸۹۳	۵۰۶۲۴۹	۲۵۶۳۳۲	۲۵۲۹۱۷	۵۸۱۱۳	۲۷۵۵۸	۳۰۵۵۵	۱۲۶
۱۲	لنگسگور	۴۸۷۹	۷	۱۲۶۶	۶۷۵۸۱۳	۳۳۹۴۱۵	۳۳۷۳۹۸	۴۶۹۹۶	۲۳۲۱۲	۲۳۷۸۴	۱۲۹
۱۳	بیدر	۴۱۶۸	۷	۱۴۵۷	۷۶۶۱۲۹	۳۸۵۰۶۷	۳۸۱۰۶۲	۵۳۵۸۵	۲۶۴۶۸	۲۷۱۱۷	۱۷۱
	میزان صوبہ گلبرگہ	۲۰۷۵۳	۳۳	۵۵۷۸	۳۲،۲۸۹۶۳	۱۶۲۷۶۱۴	۱۶۰۱۳۴۹	۲۰۴۶۶۰	۱۳۶۴۹۶	۱۳۸۱۶۴	۱۴۴
۱۴	اورنگ آباد	۶۱۷۲	۵	۱۸۲۵	۷۲۱۰۴۰۷	۳۶۱۰۸۲	۳۶۰۳۲۵	۸۲۰۳۵۵	۴۱۸۴۶	۴۰۵۰۹	۱۰۳
۱۵	پربھنی	۵۰۹۱	۷	۱۴۹۵	۲۴۵۰۶۵	۳۲۳۳۱۲	۳۲۲۴۵۳	۵۹۶۴۸	۳۰۱۶۱	۲۹۴۸۷	۱۱۵
۱۶	ناندیڑ	۳۳۴۹	۴	۱۱۷۰	۵۰۳۶۸۴	۲۵۱۰۸۱	۲۵۲۱۰۳	۳۴۲۷۵	۱۷۱۸۲	۱۷۱۹۳	۱۴۰
۱۷	جیڑ	۴۴۶۰	۴	۱۰۰۰	۴۹۲۲۵۸	۲۴۸۱۵۱	۲۴۴۱۰۷	۴۳۲۸۶	۲۲۳۳۸	۲۰۹۴۸	۱۰۱
	میزان صوبہ اورنگ آباد	۱۹۰۷۴	۲۰	۵۴۹۰	۲۳۶۲۱۴	۱۱۸۳۶۲۶	۱۱۷۹۴۸۸	۲۱۹۶۶۴	۱۱۱۵۲۷	۱۰۸۱۳۷	۱۱۲
۱۸	ریلوے	+	+	+	۱۲۰۴۰	۷۳۹۴	۴۶۴۶	+	+	+	۰+
	جملہ میزان ملک	۸۲۶۹۸	۷۹	۲۰۰۱۰	۱۱،۴۱،۶۴۲	۵۶،۷۳،۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۳	۱۱،۳۲،۱۰۹	۵۷۷۷۱۲	۵۵۴۷۹۷	۱۲۱

تنبیہ ۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین بسبب ضلعبندی جدید تقریباً کل اضلاع کے رقبونین تغیر واقع ہوا ہے جدید رقبات کی تفصیل اضلاع کے بیان مین درج ہے ۔

تختہ نمبر ۲ - موازین زراعت و آبپاشی ملک سرکار عالی

	اوسط دو سالہ ۱۸۸۹ء تا ۱۸۹۰ء	اوسط دو سالہ ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۰ء	حقیقی ۱۹۰۱ء	حقیقی ۱۹۰۳ء
	مربع میل	مربع میل	مربع میل	مربع میل
جملہ رقبہ	۳۳٫۲۸۱	۴۰٫۸۶۱	۴۷٫۹۶	۶۰٫۷۳۴
جملہ غیر مزروعہ رقبہ ..	۱۲٫۶۰۸	۱۳٫۳۷۵	۱۶٫۸۵۴	۲۸٫۸۶۲
قابل زراعت بنجر و افتادہ	۵٫۰۶۱	۵٫۲۷۰	۵٫۹۹۷	۶٫۱۷۲
غیر قابل زراعت	۷۵۴۷	۸۱۰۵	۱۰٫۸۵۷	۲۲٫۶۹۰
جملہ رقبہ مزروعہ	۲۰٫۶۷۳	۲۷٫۴۸۶	۳۰٫۲۴۲	۳۱٫۸۷۲
تری بذریعہ نہر	۴۱	۵۷	۴۶	۴۸
تری بذریعہ تالاب و باولی	۶۰۷	۱٫۱۵۶	۱٫۵۷۹	۱٫۷۳۲
تری بذرایع دیگر	۳۷	۲۹	۳۴	۳۶
جملہ رقبہ تری	۷۶۵	۱۲۴۲	۱۹۵۹	۱٫۸۱۶
جملہ رقبہ خشکی	۱۹٫۹۰۸	۲۶٫۲۴۴	۲۸٫۵۸۳	۳۰٫۰۵۶
رقبۂ پیداوار				
دھان	۱٫۰۳۲	۱٫۱۸۰	۱٫۳۵۸	۱٫۴۰۲
گیہون	۷۶۱	۸۸۳	۹۱۴	۹۴۱
جوار	۷٫۱۸۹	۱۰٫۱۷۴	۱۲٫۵۳۱	۱۲٫۵۳۰
باجرا	۲٫۹۱۱	۳٫۱۴۵	۲٫۴۸۷	۲٫۵۵۶
دیگر غلات	۱٫۵۹۱	۲٫۰۴۱	۳٫۶۳۱	۳٫۶۹۳
اجناس روغندار ..	۲۹۱۰	۳٫۰۰۹	۳٫۲۹۴	۳٫۴۲۰
مرچ	۱۲۳	۱۲۰	۱۴۹	۱۶۴
روئی (کپاس) ..	۱٫۵۴۳	۱٫۷۶۱	۳٫۲۲۶	۳٫۵۱۷
دیگر ریشہ جات ..	۵۰	۵۳	۸۵	۸۶
نیشکر	۱۸	۲۰	۲۹	۲۹
تمباکو	۱۰۷	۱۱۰	۱۲۵	۱۲۴
نیل	۹۲	۱۰۸	۹۴	۹۵
متفرق	۲٫۳۴۵	۴٫۲۸۲	۲٫۳۱۹	۳٫۳۰۶
جملہ رقبۂ مزروعہ	۲۰٫۶۷۳	۲۷٫۴۸۶	۳۰٫۲۴۲	۳۱٫۸۷۲

تختہ نمبر ۳۔ معظم پیداوار کی اوسط قسمین سیر روپین فی روپیہ حیدرآباد منتخب مقامات مین

نام منتخب اجناس و منتخب مقامات کے	اوسط دہ سالہ مختمہ		
	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء
چاول — پربھنی	۱۱	۱۰	۹
چاول — عثمان آباد	۸	۹	۸
چاول — رائچور	۱۰	۱۰	۹
چاول — بلدہ حیدرآباد	۱۰	۸	۶
چاول — میدک	۱۰	۱۰	۱۰
چاول — ورنگل	۱۱	۱۱	۱۱
جوار — پربھنی	۳۴	۳۲	۲۶
جوار — عثمان آباد	۲۲	۲۱	۱۷
جوار — رائچور	۲۴	۲۷	۱۸
جوار — بلدہ حیدرآباد	۲۴	۲۰	۱۰
جوار — میدک	۱۵	۱۵	۱۵
جوار — ورنگل	۲۱	۳۰	۲۰
باجرا — پربھنی	۲۶	۱۶	۱۳
باجرا — رائچور	۲۴	۲۶	۱۹
باجرا — بلدہ حیدرآباد	۲۰	۱۸	۱۳
باجرا — ورنگل	۴۴	۲۹	۲۱
گیہون — پربھنی	۲۰	۱۷	۱۴
گیہون — عثمان آباد	۱۳	۱۵	۱۱
گیہون — رائچور	۱۰	۱۲	۸
گیہون — بلدہ حیدرآباد	۱۲	۱۰	۶
گیہون — میدک	۱۰	۱۰	۱۰
گیہون — ورنگل	۱۲	۱۲	۱۰
نمک — بلدہ حیدرآباد	۸	۸ ½	۱۰ ½

روپیہ حیدرآباد (سنہ ۱۹۰۱ء) سکہ کلدار کے ۱۳ آنہ ۹ پائی کے مساوی ہے۔

تنبیہ۔ سنین متذکرہ بدیں مضمون سنہ ۱۸۷۷-۷۸ء و سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کے اعداد خارج کردئے گئے ہین

تختہ نمبر ۴ سوازین قیمت تجارت ممالک سرکار عالی (ہزارون روپیہ میں) بابتہ سال ۱۹۰۰ء الغایۃ ۱۹۰۳ء

نام اشیاء	بذریعہ ریل و شوارع		
	سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	سنہ ۱۹۰۰-۰۱ء	سنہ ۱۹۰۲-۰۳ء
درآمد	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ
سوتی پارچہ	۱,۳۴,۶۷	۵۹,۵۲	۹۶,۹۵
سوت	۳۴,۴۹	۳۵,۴۴	۳۵,۷۲
ریشم	۱۲,۵۰	۳۹,۹۴	۱۱,۸۳
نمک	۵۶,۷۷	۵۰,۷۴	۴۳,۴۶
شکر	۱۵,۴۵	۱۷,۴۳	۲۵,۱۹
میوجات	۲۲,۷۳	۲۰,۳۶	۱۰,۸۳
مغزیات	۱۱,۱۷	۷,۱۶	۶,۷۷
مویشی و بھیڑ بکریان ..	۳۲,۸۳	۳۴,۲۹	۸,۲۳
چاندی	۱۴,۲۱	۳,۶۰	۱۱,۷۸
پیتل و تانبے کے برتن وغیرہ	۶,۰۴	۲,۸۹	۵,۵۸
لوہا	۶,۱۷	۵,۴۶	۵,۷۱
چوبینہ	۷,۷۶	۵,۶۵	۱,۴۸
دیگر اشیاء ..	۱,۳۳,۰۱	۱,۵۷,۰۸	۲۰۶,۲۹
جملہ	۴,۸۷,۸۰	۴,۳۹,۶۶	۴,۶۹,۵۲
برآمد			
غلہ و اقسام دال	۶۲,۸۶	۶۷,۷۱	۳۵,۵۶
روئی (کپاس)	۱,۲۸,۴۸	۲,۲۹,۹۰	۲,۱۷,۰۱
السی	۵۲,۵۸	۲۴,۷۸	۵۹,۸۵
اجناس رونگدار	۲۸,۵۶	۳۲,۷۵	۱۲,۰۷
بھوسی سونگ (سیم و لاپتی) ..	۱۱,۱۲	۴۸	۳۶
ارنڈ	۲۴,۶۰	۵۶,۷۹	۵۳,۸۲
نیل	۷,۹۲	۲,۹۲	۱,۹۰
تیل اقسام	۱۷,۲۰	۱۶,۵۳	۴۲,۳۶
چوبینہ	۳,۶۱	۲,۴۱	۲,۵۶
سوتی پارچہ	۱۲,۷۶	۷,۰۱	۹,۸۵
چرم (گاؤ و گوسفند) ..	۲۵,۹۷	۲۸,۷۸	۲۳,۰۷
مویشی و بھیڑ	۱۷,۴۳	۱۹,۹۷	۱۵,۱۹
دیگر اشیاء	۳۲,۵۸	۳۸,۳۰	۲۲,۵۵
جملہ	۴,۳۵,۶۷	۵۴۹,۳۳	۳,۶۹,۳۰

تختہ نمبر ۵

ا - موازین متعلقہ عدالت ہائے دیوانی سرکار عالی

	اوسط شش سالہ مختتمہ ۱۸۹۹ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ ۱۹۰۰ء	حقیقی ۱۹۰۱ء	حقیقی ۱۹۰۵ء
تعداد مقدمات رقمی و جایداد منقولہ	۱۲،۸۵۵	۱۲،۷۸۷	۱۱،۹۱۳	۱۱،۰۷۶
تعداد مقدمات حقوق وغیرہ	۱،۵۳۵	۲،۴۴۱	۲،۲۸۰	۲،۴۳۶

ب - موازین متعلقہ عدالت ہائے فوجداری سرکار عالی

	اوسط شش سالہ مختتمہ ۱۸۹۹ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ ۱۹۰۰ء	حقیقی ۱۹۰۱ء	حقیقی ۱۹۰۵ء
تعداد اشخاص ماخوذہ بہ				
(ا) جرایم متعلقہ اشخاص و جائداد	۷،۳۷۳	۶،۰۶۲	۶۲۷۶	۶۶۶۰
(ب) اخلاف ورزی تعزیرات ہند	۳۶،۰۴۳	۳۱،۰۴۳	۲۹،۵۹۹	۱۶،۳۵۶
(ج) اخلاف ورزی قوانین خاص و متعامی	۷،۴۲	۴،۳۴۷	۷،۶۳۲	۶،۷۶۲

تختہ نمبر ۶ - منظم ذرایع آمدنی ملک سرکار عالی (ہزاروں روپیہ میں)

	اوسط دہ سالہ مختتمہ ۱۸۹۹ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ ۱۹۰۰ء	حقیقی ۱۹۰۱ء	حقیقی ۱۹۰۴ء
	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ
مالگذاری اراضی	۱۸،۹۴۷	۲،۰۶،۳۸	۲،۲۴،۹۰	۲،۴۳،۰۶
کرورگیری	۴۳،۲۲	۴۸،۳۷	۵۴،۱۷	۵۶،۵۰
اسٹامپ	۴،۶۵	۸،۳۳	۷،۹۱	۸،۵۷
آبکاری وغیرہ	۳۷،۶۲	۴۹،۳۰	۴۹۰۳	۵۸،۳۲
جنگلات	۱،۸۶	۲،۵۴	۴۱۳	۵،۲۰
رجسٹریشن	۸	۴۸	۴۱	۴۱
ریلوے	۱۱،۹۴	۲۱،۶۲	۴۸،۰۳	۳۶،۴۳
بچت برار	۱۸،۰۵	۹۰۵	×	۲۹،۸۷
ذرایع دیگر	۲۰،۲۹	۳۶،۷۲	۲۷،۶۰	۳۰،۶۸
جملہ آمدنی	۳،۲۶،۷۸	۳،۸۲،۷۹	۴،۱۶،۶۸	۴،۶۹،۰۴

تختہ نمبر ۷ - مدات خرچ ملک سرکار عالی (ہزارون روپیہ مین)

	اوسط دہ سالہ مختتمہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ ۱۹۰۰ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۳ء
	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ
باقی گذشتہ ..	۱٫۶۶٫۵	۹۴٫۳۶	۸۳٫۴۶	۱٫۸۱٫۳
مصارف متعلق بوصول رقم تنخواہ و خرچ دفاتر اہل قلم	۵۳٫۵۴	۶۶٫۵۴	۶۱٫۱۵	۵۶٫۳۸
(ا) عام انتظام ..	۱۴٫۹۴	۱۶٫۶۷	۱۶٫۷۷	۱۳٫۶۷
(ب) قانون و عدالت ..	۱٫۵۸	۱۲٫۵۳	۱۳٫۷۸	۱۱٫۶۵
(ج) کوتوالی	۲۴٫۵۲	۲۶٫۱۲	۲۸٫۷۶	۲۷٫۸۶
(د) تعلیمات	۳٫۳۶	۷٫۰۰	۷٫۴۹	۷٫۲۹
(ہ) طبابت	۲٫۶۰	۵٫۰۰	۶٫۲۱	۶٫۷۲
(و) چھوٹے دفاتر ..	۳٫۶۵	۳٫۲۳	۴٫۳۴	۱٫۹۳
جملہ	۵۹٫۶۵	۷۰٫۵۵	۷۷٫۳۵	۶۹٫۱۲
دارالضرب	۵٫۲	۵٫۳	۳٫۷	۹٫۷۸
وظائف الاونسٹوڈرارات مذہبی	۴۲٫۲۴	۴۳٫۷۸	۴۰٫۷۰	۳۹٫۴۴
توجیہات خاص اعلیحضرت	۴۱٫۲۲	۵۸٫۷۹	۵۰٫۲۹	۵۰٫۰۰
تعمیرات عامہ و آبپاشی ..	۱۷٫۱۱	۲۳٫۱۶	۳۱٫۵۲	۲۶٫۰۷
صیغۂ فوج	۶۹٫۷۶	۶۹٫۴۴	۶۳٫۹۳	۶۳٫۷۲
ریلوے	۲۱٫۹۵	۳۱٫۱۸	۴۲٫۵۱	۴۳٫۳۲
محاج متفرق زلشمول قحط	۹٫۹۶	۳۸٫۰۵	۴۳٫۲۲	۷٫۶۶
جملہ خرچ	۳٫۱۶٫۱	۴٫۰۲٫۰۲	۴٫۱۱٫۰۳	۴٫۵۰٫۴۹
باقی	۷٫۱۵	۹۲٫۷۴	۱٫۷٫۵۱	۱٫۲۸٫۴۹

تختہ نمبر ۸ - آمدنی و خرچ لوکل بورڈ علاقہ سرکار عالی

ا - آمدنی

	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۳ء
محصولات ملکی			
سود			
تعلیمات			
طبابت			
متفرق			
کارہائے امانی			
رود گھاٹ			
جملہ آمدنی			

ب - خرچ

	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۳ء
تعلیمات			
طبابت			
متفرق			
کارہائے امانی ..			
جملہ خرچ			

تختہ نمبر ۹۔ کل مصارف کوتوالی ملک سرکار عالی

علاقجات	۱۹۰۱ء		۱۹۰۳ء	
	تعداد نفری	کل رقم خرچ	تعداد نفری	کل رقم خرچ
دیوانی — اسٹاف نگرانی	۱۴۲		۱۳۹	
دیوانی — اسٹاف تحتانی	۴۰۰۰۸		۳۸،۲۹۳	
صرفخاص — اسٹاف نگرانی	۱۷		۲۰	
صرفخاص — اسٹاف تحتانی	۴۶۸۴		۶،۲۶۵	
جملہ میزان	۴۴۸۵۱		۴۴،۷۱۷	

تختہ نمبر ۱۰۔ سوازین مجالس دملک سرکار عالی

	۱۸۹۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
تعداد سنٹرل جیل ..	۱	۱	۵	۵
تعداد محابس اضلاع ..	۱۶	۱۶	۱۲	۱۲
تعداد محابس تفصیل ..	۱۰۰	۹۵	۹۵	۹۵
اوسط روزانہ قیدیان ..	۷۷۶	۳۹۹۴	۶۷۱۴	۴۸۳۲
مرد — سنٹرل جیلونمین	۷۴۳	۲،۱۸۷	۴،۳۶۴	۳،۸۸۲
مرد — دیگر محابس مین	×	۱،۶۲۶	۲،۲۳۰	۸۶۰
عورتین — سنٹرل جیلونمین	۳۳	۹۸	۶۵	۶۷
عورتین — دیگر محابس مین	×	۸۳	۵۵	۲۳
تعداد اموات محابس فی ہزار قیدی	×	۲۸/۹	۶۵/۳	۲۶/۹
خرچ نگہداشت محابس	×			
خرچ سالانہ فی قیدی	×			
منافع مال تیارشدہ محابس	×			
آمدنی فی قیدی	×			

فہرست مضامین حصہ دوم

ضلع اطراف بلدہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حدود و صورت طبعی پہاڑون اور		صورت طبعی تمہ	
ندیون کے سلسلے	۱	مویشی - ٹٹو - بھیڑ - بکریان	۶
طبقات الارض	۳	آبپاشی	۷
حیوانات	″	جنگلات	″
موسم و فصل و بارش	″	معدنیات	″
تاریخ	″	صنایع و دستکاری	″
آثار عتیقہ	۴	تجارت	″
مردم شماری	″	ریلوے اور سڑکین	۸
لوگون کی ذات و پیشہ	۵	قحط	″
عام حالات زراعت	۶	ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر	۹
معظم موازین زراعت	″	عدالت دیوانی و فوجداری	″

مضمون	صفحہ
صورت طبعی تمتہ	
انتظام مالگذاری اراضی	۹
صفائی اور لوکل بورڈ	۱۰
پولیس ومحابس	″
تعلیمات	″
دواخانجات وٹیکا لگانا	۱۱
تعلقہ میڑچل (شمالی)	″
تعلقہ عنبربیٹھہ (شرقی)	″
تعلقہ شاہ آباد (جنوبی)	۱۲
تعلقہ آصف نگر (غربی)	″
تعلقہ ٹپلور	۱۳
پٹی جوکل	″
بلارم	″
چادرگھاٹ	″
بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد	۱۴
عمارات قطب شاہیہ	۱۶
عمارات جدیدہ	۱۸

مضمون	صفحہ
صورت طبعی تمتہ	
مضافات یعنی بیرون بلدہ	۱۹
تالاب حسین ساگر میر عالم	۲۰
مکانات	۲۱
ادارات عمومی ودیگر عمارات	″
رزیڈنسی	۲۲
سکندرآباد	۲۴
گولکنڈہ	۲۶
صوبہ بیدک گلشن آباد	۲۷
صوبہ بیدر	۲۸
ضلع نظام آباد	۲۹
حدود وصورت طبعی پہاڑ اور ندیون کے سلسلے	″
نباتات	۳۰
طبقات الارض	″
حیوانات	″
موسم وفصل وحرارت وبارش	″

مضمون	صفحہ
ضلع نظام آباد تمتہ	
مردم شماری	۳۰
مالگذاری اراضی	۳۱
ضلع اندور	″
حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے	″
طبقات الارض	۳۲
نباتات	″
حیوانات	″
موسم و اعتدال ہوا و بارش	″
تاریخ	″
آثار عتیقہ	۳۳
مردم شماری	″
لوگونکی زاتین اور پیشہ	۳۴
عیسائی مشن	۳۵
عام حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت و عمدہ پیداوار	″

مضمون	صفحہ
ضلع اندور تمتہ	
مویشی - ٹٹو - بھیڑ - بکریان	۳۶
آبپاشی	″
جنگلات	″
معدنیات	۳۷
صنایع و دستکاری	″
تجارت	۳۸
ریلوے اور سڑکین	″
قحط	″
ضلع کی بڑی تقسیمین اور افسر	۳۹
عدالت دیوانی و فوجداری	″
انتظام مالگذاری اراضی	۴۰
لوکل بورڈ و صفائی	۴۱
پولیس و محالس	″
تعلیمات	۴۲
دواخانجات و ٹیکا لگانا	″
تعلقہ نظام آباد (اندور)	″

مضمون	صفحہ
ضلع اندور۔ تمتہ	
تعلقہ نرسالپور	۴۳
تعلقہ آرمور	″
تعلقہ کامارڈی پیٹھ	″
تعلقہ ہلارڈی پیٹھ	۴۴
تعلقہ بانسواڑہ	″
تعلقہ بودہن	″
قصبہ آرمور	۴۵
ہالکنڈہ	″
قصبہ بودہن	″
قصبہ کنڈلواڑی	۴۶
قصبہ نظام آباد (اندور)	″
ضلع میدک	۴۷
حدود وصورت طبعی اور پہاڑون اور	
ندیون کے سلسلے	″
طبقات الارض ونباتات	۴۸
حیوانات	″

مضمون	صفحہ
ضلع میدک تمتہ	
موسم واعتدال ہوا وبارش	۴۸
تاریخ	″
آثار عتیقہ	۴۹
مردم شماری	″
لوگون کی ذاتین اور پیشہ	۵۰
عیسائی مشن	۵۱
عام حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت وعمدہ پیداوار	″
مویشی۔ ٹٹو۔ بھیڑ۔ بکریان	۵۲
آبپاشی	″
جنگلات	۵۳
معدنیات	″
صنایع ودستکاری	″
تجارت	″
ریلوے اور سڑکین	۵۴
ضلع کی بڑی تقسمین اور افسر	″

مضمون	صفحہ
ضلع میدک تمتہ	
عدالتہاے دیوانی وفوجداری	۵۴
انتظام مالگذاری اراضی	۵۵
لوکل بورڈ وصفائی	۵۶
پولیس ومحابس	〃
تعلیمات	۵۷
دواخانجات وٹیکا لگانا	〃
تعلقہ میدک	〃
تعلقہ سدّی پیٹھہ	۵۸
تعلقہ باغات	〃
تعلقہ گلبگور	۵۹
تعلقہ اندول	〃
تعلقہ رامایم پیٹھہ	۶۰
موضع کندی	〃
قصبہ لنگم پیٹھہ	〃
قصبہ میدک	〃
قصبہ پٹنچرو	۶۱

مضمون	صفحہ
ضلع میدک تمتہ	
قصبہ سداسیو پیٹھہ	۶۱
قصبہ سنگاریڈی پیٹھہ	〃
قصبہ سدّی پیٹھہ	۶۲
ضلع محبوب نگر	〃
حدود وصورت طبعی اور پہاڑون	〃
اور ندیون کے سلسلے	〃
طبقات الارض	۶۳
نباتات	〃
حیوانات	۶۴
موسم واعتدال ہوا وبارش	〃
تاریخ	〃
آثار عتیقہ	۶۵
مردم شماری	〃
لوگونکی زاتین اور پیشہ	۶۶
عیسائی مشن	〃
عام حالات زراعت	〃

مضمون	صفحہ
ضلع محبوب نگر۔ تتمہ	
معظم موازین زراعت وعمدہ پیداوار	٦٧
مویشی۔ ٹٹو۔ بھیڑ۔ بکریاں	٦٨
آبپاشی	〃
جنگلات	〃
معدنیات	٦٩
صنایع ودستکاری	〃
تجارت	〃
ریلوے اور سڑکیں	٧٠
قحط	〃
ضلع کی بڑی تقسیمیں اور افسر	〃
عدالتہاے دیوانی وفوجداری	٧١
انتظام مالگذاری اراضی	〃
لوکل بورڈ وصفائی	٧٢
پولیس ومحابس	〃
تعلیمات	〃
شفاخانجات ودواخانجات	٧٣

مضمون	صفحہ
ضلع محبوب نگر۔ تتمہ	
ٹیکا لگانا	٧٣
تعلقہ محبوب نگر	〃
تعلقہ جڑچرلہ	〃
تعلقہ کلواکرتی	〃
تعلقہ امرآباد	٧٤
تعلقہ ناگرکرنول	〃
تعلقہ مکھتل	٧٥
تعلقہ نارایں پیٹھہ	〃
تعلقہ کوملکنڈہ	〃
تعلقہ پرگی	〃
قصبہ محبوب نگر	٧٦
قصبہ نارایں پیٹھہ	〃
قلعہ پانگل	〃
ضلع نلگنڈہ	٧٧
حدود وصورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے	〃

مضمون	صفحہ
ضلع نلگنڈہ تتمہ	
طبقات الارض	۷۸
نباتات	۷۹
حیوانات	″
موسم واعتدال ہوا و بارش	″
تاریخ و آثار عتیقہ	″
مردم شماری	۸۰
لوگون کی ذاتین اور پیشہ	۸۱
عیسائی مشن	″
عام حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت و عمدہ پیداوار	۸۲
ترقی زراعت	″
مویشی - ٹٹو - بھیڑ - بکریان	″
آبپاشی	″
جنگلات	۸۳
معدنیات	″
صنایع و دستکاری	″

مضمون	صفحہ
ضلع نلگنڈہ تتمہ	
تجارت	۸۴
ریلوے اور سڑکین	″
قحط	۸۵
ضلع کی بڑی تقسیمین اور افسر	″
عدالتہاے دیوانی و فوجداری	″
انتظام مالگذاری اراضی	″
لوکل بورڈ و صفائی	۸۶
پولیس و محابس	۸۷
تعلیمات	″
دواخانجات و ٹیکا لگانا	۸۸
تعلقہ نلگنڈہ	″
تعلقہ چریال	″
تعلقہ سوریاپیٹہ	″
تعلقہ پوچم چرلہ	۸۹
تعلقہ میریال گوڑہ	″
تعلقہ دیورکنڈہ	″

مضمون	صفحہ
ضلع نلگنڈہ - تتمہ	
تعلقہ بھونگیر	۹۰
قصبہ بھونگیر	〃
قصبہ نلگنڈہ	۹۱
صوبہ گلبرگہ	〃
ضلع گلبرگہ	۹۳
حدود و صورت طبعی و پہاڑون اور ندیون کے سلسلے	〃
طبقات الارض	۹۴
نباتات	〃
حیوانات	〃
موسم و بارش	〃
تاریخ	〃
آثار عتیقہ	۹۵
مردم شماری	〃
لوگونکی راہین اور پیشہ	۹۶
عیسائی مشن	〃

مضمون	صفحہ
ضلع گلبرگہ - تتمہ	
عام حالات زراعت	۹۶
معظم موازین زراعت	۹۸
ترقی زراعت	〃
مویشی زراعت - ٹٹو - بھیڑ - بکریان	〃
آبپاشی	〃
جنگلات	۹۹
معدنیات	〃
صنایع و دستکاری	〃
تجارت	〃
ریلوے اور سڑکین	۱۰۰
قحط	〃
ضلع کی بڑی قسمتین	۱۰۱
عدالتہاے دیوانی و فوجداری	〃
انتظام مالگذاری	〃
لوکل بورڈ	۱۰۲
پولیس و محابس	〃

مضمون	صفحہ
ضلع گلبرگہ۔ تمتہ	
تعلیم	۱۰۳
اسپتال و دواخانجات	″
ٹیکا لگانا	″
تعلقہ گلبرگہ	″
تعلقہ مہاگانون	″
تعلقہ چنچولی	″
تعلقہ کوڑنگل	۱۰۵
تعلقہ سیڑم	″
تعلقہ یادگیر	″
تعلقہ گراملٹکال	۱۰۶
تعلقہ شاہپور	″
تعلقہ شوراپور	″
تعلقہ اندولہ	۱۰۷
قصبہ السند	″
شہر گلبرگہ	″
قصبہ کوڑنگل	۱۰۹

مضمون	صفحہ
ضلع گلبرگہ تمتہ	
قصبہ کوسگی	۱۰۹
قصبہ ساگر	۱۱۰
قصبہ سیڑم	″
قصبہ شاہ آباد	″
قصبہ شوراپور	۱۱۱
قصبہ ٹانڈور	″
قصبہ یادگیر	″
ضلع لنگسگور	″
حدود و صورت طبعی پہاڑون اور	
ندیون کے سلسلے	۱۱۲
طبقات الارض	۱۱۳
نباتات	″
حیوانات	″
موسم۔ اعتدال ہوا و بارش	″
تاریخ	۱۱۴
آثار عتیقہ	″

مضمون	صفحہ
ضلع لنگسگور تمتہ	
مردم شماری	۱۱۴
لوگون کی زاتین اور پیشہ	۱۱۵
عیسائی مشن	۱۱۶
عام حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت و معظم پیداوار	″
زراعتی جانور - ٹٹو - بھیڑ - بکریان	۱۱۷
آبپاشی	″
جنگلات	۱۱۸
معدنیات	″
صنایع و دستکاری	″
تجارت	″
ریلوے اور سڑکین	۱۱۹
قحط	″
ضلع کی بڑی تقسیمین	″
عدالتہاے دیوانی و فوجداری	۱۲۰
انتظام مالگذاری	″

مضمون	صفحہ
ضلع لنگسگور - تمتہ	
لوکل بورڈ	۱۲۱
پولیس و محالبس	″
تعلیم	″
دواخانجات و ٹیکا لگانا	۱۲۲
ضلع عثمان آباد	″
حدود و صورت طبیعی اور پہاڑون اور	″
ندیون کے سلسلے	″
طبقات الارض و نباتات	۱۲۳
حیوانات	″
موسم و اعتدال ہوا و بارش	۱۲۴
تاریخ	″
آثار عتیقہ	″
مردم شماری	۱۲۵
لوگون کی زات اور پیشہ	۱۲۶
عام حالات زراعت	۱۲۷
معظم موازین زراعت و معظم پیداوار	″

مضمون	صفحہ
ضلع عثمان آباد - تمتہ	
ترقی زراعت	۱۲۸
زراعتی جانور - بھیر - بکری - ٹٹو -	″
آبپاشی	″
معدنیات	″
صنایع و دستکاری	″
تجارت	۱۲۹
ریلوے اور سڑکین	″
قحط	″
ضلع کی بڑی تمتین اور افسر	۱۳۰
عدالتہاے دیوانی و فوجداری	″
انتظام مالگذاری	۱۳۱
حکومت صفائی و لوکل بورڈ	″
پولیس و محابس	۱۳۲
تعلیم	″
دواخانجات و اسپتال	۱۳۳
ٹیکا لگانا	″

مضمون	صفحہ
ضلع عثمان آباد - تمتہ	
تعلقہ عثمان آباد	۱۳۳
تعلقہ کلم	۱۳۴
تعلقہ واسی	″
تعلقہ اوسہ	″
تعلقہ تلجاپور	۱۳۵
تعلقہ نلدرگ	″
تعلقہ پرینڈہ	″
قصبۂ لاتور	۱۳۶
قصبۂ مورم	″
موضع نلدرگ	″
قصبۂ عثمان آباد	۱۳۷
قصبۂ اوسہ	″
موضع پرینڈہ	۱۳۸
قصبۂ بھیر	″
قصبۂ تلجاپور	۱۳۹
ضلع رائچور	″

مضمون	صفحہ
ضلع رائچور - تتمہ	
حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکے سلسلے	۱۳۹
طبقات الارض	۱۴۰
نباتات	″
حیوانات	۱۴۱
موسم واعتدال ہوا و بارش	″
تاریخ	″
آثار عتیقہ	″
مردم شماری	۱۴۲
لوگون کی زاتین اور پیشہ	۱۴۳
عام حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت واکثر پیداوار	۱۴۴
ترقی طریقہ زراعت	″
زراعتی - جانور - ہل - بھیڑ - بکری	″
آبپاشی	″
جنگلات	۱۴۵

مضمون	صفحہ
ضلع رائچور - تتمہ	
معدنیات	۱۴۵
صنایع و دستکاری	″
تجارت	۱۴۶
ریلوے اور سڑکین	″
قحط	۱۴۷
ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر	″
عدالتہاے دیوانی و فوجداری	۱۴۸
انتظام مالگذاری	″
صفائی و لوکل حکومت	۱۴۹
پولیس و محابس	″
تعلیم	″
دواخانجات و ٹیکا لگانا	۱۵۰
تعلقہ رائچور	″
تعلقہ عالم پور	۱۵۱
تعلقہ مانوی	″
تعلقہ سندہنور	″

مضمون	صفحہ
ضلع رائچور - تمتہ	
تعلقہ گنگاوتی	۱۵۲
تعلقہ کشتگی	″
تعلقہ لنگسگور	۱۵۳
تعلقہ دیودرگ	″
قصبۂ اناگندی	″
قصبۂ دیودرگ	۱۵۴
قصبۂ گدوال	″
قصبۂ گنگاوتی	″
قصبۂ کلور	۱۵۵
قصبۂ کپل	″
قصبۂ لنگسگور	″
قصبۂ مانوی	۱۵۶
قصبۂ مدگل	″
قصبۂ رائچور	″
قصبۂ سندھنور	۱۵۸
ضلع بیدر	″
ضلع بیدر - تمتہ	
حدود و صورت طبعی اور پہاڑون	
اور ندیون کے سلسلے	۱۵۸
طبقات الارض	۱۵۹
حیوانات	″
موسم و اعتدال ہوا اور بارش	″
تاریخ	۱۶۰
آثار عتیقہ	″
مردم شماری	۱۶۱
لوگون کی ذات اور پیشہ	۱۶۲
عام حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت اور عمدہ پیداوار	″
مویشی - ٹٹو - بھیڑ اور بکریان	۱۶۳
آبپاشی	″
جنگلات	″
معدنیات	″
صنایع و دستکاری	″

مضمون	صفحہ
ضلع بیدر - تتمہ	
تجارت	۱۶۴
ریلوے اور سڑکیں	//
قحط	//
ضلع کی بڑی قسمتیں اور افسر	۱۶۵
عدالتہاے دیوانی وفوجداری	//
انتظام مالگذاری	//
صفائی ولوکل بورڈ	۱۶۶
پولیس ومحابس	//
دواخانجات وٹیکا لگانا	۱۶۷
تعلقہ بیدر	//
تعلقہ کاراموںگی	۱۶۸
تعلقہ نلنگہ	//
تعلقہ اودگیر	۱۶۹
تعلقہ دروال راجورہ	//
قصبۂ علی کھیڑ	//
قصبۂ بھالکی	//
ضلع بیدر - تتمہ	
شہر بیدر	۱۶۹
قصبۂ ہمناباد	۱۷۱
قصبۂ کلیانی	۱۷۲
قصبۂ کوہیر	//
موضع مالیگانون	۱۷۳
قصبۂ اودگیر	//
صوبہ اورنگ آباد	۱۷۴
ضلع اورنگ آباد	۱۷۵
حدود وصورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکے سلسلے	//
طبقات الارض	۱۷۶
نباتات	۱۷۷
حیوانات	//
موسم وآب وہوا بارش	//
تاریخ	//
آثار حقیقہ	۱۷۹

مضمون	صفحہ
ضلع اورنگ آباد - تتمہ	
مردم شماری	۱۷۹
لوگونکی زاتین اور پیشہ	۱۸۱
عیسائی	″
عام حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت	″
زراعتی جانور - ٹٹو - بھیڑ - بکریان	۱۸۲
آبپاشی	″
جنگلات	″
معدنیات	″
صنایع ودستکاری	۱۸۳
تجارت	″
ریلوے اور سڑکین	۱۸۴
قحط	″
ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر	۱۸۵
عدالتہاے دیوانی وفوجداری	″
انتظام مالگذاری اراضی	″

مضمون	صفحہ
ضلع اورنگ آباد - تتمہ	
صفائی ولوکل بورڈ	۱۸۶
پولیس ومحابس	″
تعلیم	۱۸۷
طبابت وٹیکا لگانا	″
تعلقہ اورنگ آباد	″
تعلقہ سلوڑ	۱۸۸
تعلقہ بھوکرون	″
تعلقہ جالنہ	″
تعلقہ انبڑ	۱۸۹
تعلقہ پیٹھن	″
تعلقہ گنگاپور	″
تعلقہ ویجاپور	۱۹۰
تعلقہ کنڑ	″
تعلقہ خلدآباد (روضہ)	″
اجنٹہ	″
انتور	۱۹۵

مضمون	صفحہ
ضلع اورنگ آباد۔ تتمہ	
آسائی	۱۹۶
بلدہ اورنگ آباد	″
دولت آباد	۱۹۹
ایلورہ	۲۰۱
قصبۂ جالنہ	۲۰۳
قادرآباد	۲۰۴
موضع خلد آباد (روضہ)	″
قصبۂ پیٹھن	۲۰۵
ویجاپور	۲۰۶
ضلع پربھنی	″
حدود وصورت طبعی اور پہاڑون اور	
ندیونکے سلسلے	″
طبقات الارض	۲۰۷
نباتات	″
حیوانات	″
موسم واعتدال ہوا وبارش	″
ضلع پربھنی۔ تتمہ	
تاریخ	۲۰۸
آشا عتیقہ	″
مردم شماری	۲۰۹
لوگونکی زات اور پیشہ	۲۱۰
عیسائی مشن	″
عام حالات زراعت	″
معظم معازین زراعت وعمدہ پیداوار	″
مویشی۔ ٹٹو۔ بھیڑ۔ بکریان	۲۱۱
آبپاشی	″
جنگلات	″
معدنیات	″
صنایع ودستکاری	″
تجارت	″
ریلوے اور سڑکین	۲۱۲
قحط	″
ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر	″

مضمون	صفحہ
ضلع پربھنی - تتمہ	
عدالتہائے دیوانی و فوجداری	۲۱۳
انتظام مالگذاری	″
توکل وصفائی کی حکومت	۲۱۴
کوتوالی ومحابس	″
تعلیم	″
دواخانجات وٹیکا لگانا	۲۱۵
تعلقہ پربھنی	″
تعلقہ جنتور	″
تعلقہ ہنگولی	۲۱۶
تعلقہ کلمنوری	″
تعلقہ سمبت	″
تعلقہ پالم	۲۱۷
تعلقہ پاتھری	″
قصبۂ سمبت	۲۱۸
قصبۂ گنگاکھیڑی	″
قصبۂ ہنگولی	″

مضمون	صفحہ
ضلع پربھنی - تتمہ	
قصبۂ مانوٹ	۲۱۹
قصبۂ پربھنی	″
قصبۂ پاتھری	″
قصبۂ سون پیٹھ	″
ضلع ناندیر	۲۲۰
حدود وصورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے	″
طبقات الارض	۲۲۱
نباتات	″
حیوانات	″
موسم واعتدال ہوا وبارش	″
تاریخ	″
مردم شماری	۲۲۲
لوگون کی زات اور پیشہ	۲۲۳
حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت وپیداوار	″

مضمون	صفحہ
ضلع ناندیڑ تمہ	
مویشی - ٹٹو - بھیڑ اور بکریان	۲۲۴
آبپاشی	″
جنگلات	″
معدنیات	″
صنایع و دستکاری	″
تجارت	۲۲۵
ریلوے اور سڑکین	″
قحط	۲۲۶
ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر	″
عدالتہاے دیوانی و فوجداری	″
انتظام مالگذاری	۲۲۷
لوکل بورڈ و صفائی	″
کوتوالی و محابس	۲۲۸
تعلیم	″
دواخانے اور ٹیکا لگانا	″
تعلقہ حدگانون	۲۲۹

مضمون	صفحہ
ضلع ناندیڑ تمہ	
تعلقہ مدہول	۲۲۹
تعلقہ بیلوس	″
تعلقہ ویلگور	۲۳۰
تعلقہ قندہار	″
تعلقہ ناندیڑ	۲۳۱
تعلقہ عثمان نگر	″
تعلقہ بھینسہ	″
قصبۂ بھینسہ	″
قصبۂ ویلگور	۲۳۲
قصبۂ مدہول	″
قصبہ بلکھیڑ	″
قصبۂ ناندیڑ	″
ضلع بیڑ	۲۳۳
حدود و صورت طبعی اور پہاڑون	
اور ندیون کے سلسلے	″
طبقات الارض	۲۳۴

مضمون	صفحہ
ضلع بیڑ تمہ	
حیوانات	۲۳۴
موسم و اعتدال ہوا و بارش	〃
تاریخ	〃
آثار عتیقہ	۲۳۵
مردم شماری	〃
رعایا کی زاتین اور پیشہ	۲۳۶
عام حالات زراعت	۲۳۷
معظم موازین و معظم غلات	〃
ترقی زراعت	〃
مویشی - ٹٹو - بھیڑ - بکریان	〃
آبپاشی	۲۳۸
معدنیات	〃
صنایع و دستکاری	〃
تجارت	۲۳۹
ریلوے اور سڑکین	〃
قحط	〃

مضمون	صفحہ
ضلع بیڑ تمہ	
ضلع کی بڑی تحصیلین اور افسر	۲۳۹
عدالتہاے دیوانی و فوجداری	۲۴۰
انتظام مالگذاری اراضی	〃
لوکل بورڈ و صفائی	۲۴۱
پولیس و محابس	〃
تعلیم	〃
دواخانجات و ٹیکہ لگانا	۲۴۲
تعلقہ بیڑ	〃
تعلقہ گیہوائی	〃
تعلقہ ماجلگانون	۲۴۳
تعلقہ آنبہ	〃
تعلقہ کیج	〃
تعلقہ آشٹی	〃
تعلقہ پاٹودہ	۲۴۴
قصبۂ آنبہ (سومن آباد)	〃
قصبہ بیڑ	۲۴۵

مضمون	صفحہ
ضلع بڑ تتمہ	
قصبہ ماجلگاؤں	۲۴۵
قصبہ پرلی	۲۴۶
صوبہ ورنگل	″
ضلع ورنگل	۲۴۷
حدود و صورت طبعی و پہاڑ و ندیاں	″
طبقات الارض	۲۴۹
نباتات	۲۵۰
حیوانات	″
موسم و بارش	″
تاریخ و آثار عتیقہ	″
مردم شماری	۲۵۲
لوگوں کی زراعت اور پیشہ	۲۵۴
عیسائی مشن	″
عام حالات زراعت	″
معظم موازین زراعت و عمدہ پیداوار	۲۵۵
مویشی ۔ ٹٹو ۔ و بھیڑ و بکریاں ۔	″
آبپاشی	″

مضمون	صفحہ
ضلع ورنگل تتمہ	
جنگلات	۲۵۶
معدنیات	″
صنایع و دستکاری	″
تجارت	۲۵۷
ریلوے اور سڑکیں	۲۵۸
قحط	″
ضلع کی بڑی قسمتیں اور افسر	″
عدالتہائے دیوانی و فوجداری	″
انتظام مالگذاری اراضی	۲۵۹
لوکل بورڈ و صفائی	۲۶۰
پولیس و محابس	″
تعلیم	″
دواخانجات و ٹیکا لگانا	۲۶۱
تعلقہ محبوب آباد (مانکوٹہ)	″
تعلقہ تاڑوائی	″
تعلقہ پاکھال	۲۶۲

مضمون	صفحہ
ضلع ورنگل - تمہ	
پٹی بلند لاپاڑ	۲۶۲
تعلقہ پالونچہ	//
تعلقہ کمبمٹ	۲۶۳
تعلقہ کلور (مدہرا)	//
تعلقہ ورنگل	۲۶۴
قصبہ ہنمکنڈہ	//
قصبہ حسن پرتی	۲۶۵
موضع ورنگل	۲۶۶
قصبہ ملنہ لاپاڑ	۲۶۷
ضلع کرمنگر	//
حدود و صورت طبعی وپہاڑ وندیان	//
طبقات الارض	۲۶۸
نباتات	//
حیوانات	//
موسم - اعتدال ہوا وبارش	//
مردم شماری	//

مضمون	صفحہ
ضلع ایلگندل	۲۶۹
حدود و صورت طبعی وپہاڑ وندیان -	//
طبقات الارض	۲۷۰
نباتات	//
حیوانات	//
موسم واعتدال ہوا وبارش	//
تاریخ	۲۷۱
آثار عتیقہ	//
مردم شماری	//
لوگوں کی آئین اور پیشہ	۲۷۳
عیسائی مشن	//
عام حالات زراعت	//
معظم مواذین زراعت ومعظم پیداوار	۲۷۴
مویشی - ٹٹو - بھیڑ وبکریاں	//
آبپاشی	//
جنگلات	//
معدنیات	//

مضمون	صفحہ
ضلع ایلگندل - تتمہ	
صنایع دستکاری	۲۷۵
تجارت	〃
ریلوے اور سڑکیں	〃
قحط	۲۷۶
ضلع کی بڑی قسمتیں اور افسر	〃
عدالتہائے دیوانی و فوجداری	〃
انتظام مالگذاری اراضی	〃
لوکل بورڈ و صفائی	۲۷۷
پولیس و محالس	〃
تعلیم	〃
دواخانجات و ٹیکا لگانا	۲۷۸
تعلقہ کرمینگر	〃
تعلقہ سلطان آباد	〃
تعلقہ مہادیوپور	۲۷۹
تعلقہ جمی کنٹہ	〃
تعلقہ پرکال	〃

مضمون	صفحہ
ضلع ایلگندل تتمہ	
تعلقہ سرسلہ	۲۸۰
تعلقہ جگتیال	〃
قصبۂ جگتیال	〃
قصبۂ کرمینگر	۲۸۱
قصبہ کورلہ	〃
قصبہ متنہی	〃
قصبہ دیلواڑہ	〃
ضلع عادل آباد	۲۸۲
حدود و صورت طبعی و پہاڑ و ندیان	〃
طبقات الارض	۲۸۳
نباتات	〃
حیوانات	〃
موسم و اعتدال ہوا و بارش	〃
مردم شماری	〃
ضلع کی بڑی قسمتیں اور افسر	〃
عدالتی انتظامات	۲۸۴

مضمون		مضمون	
ضلع عادل آباد - تتمہ -		**ضلع سرپور تانڈور تتمہ -**	
لوکل بورڈ - - - - -	۲۸۴	جنگلات - - - - -	۲۸۹
ضلع سرپور تانڈور - -	″	معدنیات - - - -	″
حدود و صورت طبعی و پہاڑ و ندیاں -	″	صنایع و دستکاری - -	۲۹۰
طبقات الارض - - - -	۲۸۵	تجارت - - - -	″
نباتات - - - - -	″	ریلوے اور سڑکیں - -	″
حیوانات - - - -	″	قحط - - - -	″
موسم و اعتدال ہوا و بارش -	″	ضلع کی بڑی تمتین اور افسر -	″
تاریخ - - - - -	۲۸۶	عدالتہائے دیوانی و فوجداری -	۲۹۱
آثار عتیقہ - - - -	″	انتظام مالگذاری اراضی -	″
مردم شماری - - -	″	حکومت صفائی و لوکل بورڈ -	″
لوگوں کی زاتیں اور پیشہ -	۲۸۷	پولیس و محابس - - -	۲۹۲
عام حالات زراعت - -	۲۸۸	تعلیم - - - -	″
معظم موازین زراعت و معظم پیداوار	″	دواخانجات و ٹیکا لگانا - -	″
ترقی زراعت - - - -	″	تعلقہ ایدلاباد (عادل آباد) -	″
مویشی - ٹٹو - بھیڑ و بکریاں -	۲۸۹	تعلقہ راجورہ - - -	۲۹۳
آبپاشی - - - -	″	تعلقہ سرپور - - -	″

مضمون		مضمون	
ضلع سرپور تانڈور تمہ ۔		ضلع سرپور تانڈور تمہ ۔	
تعلقہ چنگانون ۔ ۔ ۔	۲۹۳	تعلقہ کنوٹ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۹۵
تعلقہ چنور ۔ ۔ ۔ ۔	″	قصبہ ایدلآباد (عادل آباد) ۔	″
تعلقہ لکشٹی پیٹہ ۔ ۔ ۔	۲۹۴	قصبہ چنور ۔ ۔ ۔ ۔	″
تعلقہ نرمل ۔ ۔ ۔ ۔	″	قصبہ نرمل ۔ ۔ ۔ ۔	″
مختلف چھوٹے مضامین			
مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
بالاگھاٹ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۹۶	وردھاندی ۔ ۔ ۔ ۔	۲۹۸
جبالنہ کے پہاڑ ۔ ۔ ۔	″	دریائے کشنا ۔ ۔ ۔	″
سہیادری پروت ۔ ۔ ۔	۲۹۷	بہیماندی ۔ ۔ ۔ ۔	″
تالاب پاکمال ۔ ۔ ۔ ۔	″	تنگبھدراندی ۔ ۔ ۔ ۔	″
دریائے گوداوری ۔ ۔ ۔	″	موسیٰ ندی ۔ ۔ ۔ ۔	″
مانجراندی ۔ ۔ ۔ ۔	″	کرناٹک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	″
پائین گنگاندی ۔ ۔ ۔	۲۹۸	دکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۹۹

گزیٹیر ممالک محروسہ سرکار عالی

حصّہ دوم

بیان صوبہ جات و اضلاع و تعلقات و تعصبات

ضلع اطراف بلدہ

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلہ۔

ضلع اطراف بلدہ جیساکہ اوس کے نام سے ظاہر ہے اِس ریاست کے وسط مین شہر حیدرآباد کے اطراف مین واقع ہوا ہے۔ اِس کے اطراف مین جانب شمال ضلع میدک۔ جانب جنوب محبوب نگر۔ جانب مشرق نلگنڈہ اور جانب شمال شرق ضلع کریم نگر واقع ہین۔ چونکہ اس کے مواضع اطراف کے اضلاع کے مواضع کے ساتھ بالکل خلط ملط ہین اس لئے اسکے خطوط عرض بلد و طول بلد بطور یقین معیّن و مشخّص نہین ہو سکتے ہین۔ مگر تقریباً یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۶° ۳۰′ و ۱۸° ۲۰′) اور خطوط طول بلد شرقی (۷۷° ۳۰′ و ۷۹° ۳۰′) کے واقع ہے یہ ضلع صرف خاص ہے اور اس کا مجموعی رقبہ بشمول ۲۶ مربع میل رقبۂ بلدۂ حیدرآباد و

مضافات (۳۳۹۹) مربع میل ہے۔ اسکے منجملہ (۲۰۴۰) مربع میل توخاص مواضع صرفخاص کا رقبہ ہے۔ تتمہ جاگیرات موقوعہ ضلع کا رقبہ ہے۔ اکثر حصّہ اس ضلع کا پہاڑی ہے۔ ایک سلسلہ پہاڑونکا جو موسوم بہ راجکنڈہ ہے پیپل پاڑ تعلقہ عنبرپیٹہ سے جنوبی شرقی سمت مین چلکر ضلع نلگنڈہ کے تعلقہ دیورکنڈہ مین داخل ہوجاتا ہے۔ اِس سلسلہ مین بہت سارے گھنے جنگل ہین۔ دوسرا سلسلہ اننت گیری کا ہے جو تعلقہ پرگی ضلع محبوب نگر سے شروع ہوکر حیدرآباد و واڑی کی لین کو تقاطع کرکے اُس کے شمال کی جانب ریلوے لین کے متوازی وقارآباد سے دہارور تعلقہ ٹپلور تک چلاجاتا ہے۔ اس سلسلہ کا ایک بڑا حصہ اعلیٰ طبقات لاٹیرایٹ کے احجار سے مرکب ہے اور گرانیٹ کے علیحدہ علیحدہ پہاڑ ہر جاے نظر آتے ہین۔ خاصکر بلدۂ حیدرآباد کے اطراف مین بعض چوٹیان دوسو تین سو فیٹ تک مرتفع ہین جیسے کوہ مولا و قلعہ گولکنڈہ اور امام ضامن کا پہاڑ واقع ترملگیری۔ اس ضلع کی سطح کا عام میلان غرب سے شرق کی جانب ہے سب سے زیادہ معتبر ندی اس ضلع مین موسی ہے جو اس کے تین تعلقات کو سیراب کرتی ہے۔ اس کا منبع سیواریڈی پیٹہ کے قریب اننت گیری کے پہاڑون مین واقع ہے اور تقریباً شرقی سمت مین بہتے ہوے بلدۂ حیدرآباد اور اوسکے شمالی مضافات یعنی چادرگھاٹ کے درمیان سے گذرتے ہوے ضلع نلگنڈہ مین داخل ہوجاتی ہے۔ دریاے مانجرا ضلع کے شمال مین صرف دو ہی مواضع واقع تعلقہ آصف نگر کے پاس سے گذرتی ہے پٹیمیر جس کو ہلدی ندی بھی کہتے ہین۔ اس کے شمال مین سے گذرتی ہے اور دیوندی

پٹی جوکل مین واقع ہے۔ یہ دونون مانجرا کی شاخین ہین۔

طبقات الارض

اس ضلع کے طبقات ارضی آرکیئن نائیس قسم کے ہین۔ حیدرآباد کے اطراف مغرب کے جانب لنگم پلی تک جو حیدرآباد سے پندرہ میل فاصلہ پر ہے عجیب اگیت بڑے بڑے پتھر ایک دوسرے پر عجیب طرح سے جماے ہوئے نظر آتے ہین۔

حیوانات

اس ضلع کی چھوٹی جھاڑی اور جھنڈ کے جنگلو نمین تیندوا۔ ترس۔ ریچھ اور کبھی کبھی شیر بھی پاے جاتے ہین اور میدانون مین ہرن اور خرگوش اکثر رہتے ہین۔ اعلیٰحضرت کی شکارگاہ محفوظہ مین جس کا طول بلدہ سے ۲۴ میل ہے ہرن اور سیاہ ہرن بکثرت موجود ہین۔ پرندون مین تیتر۔ بٹیر۔ لوا۔ ہریل اور تالابون مین جنگلی بط۔ مرغابی۔ ٹیل اور اسنائیپ کثرت سے ہوتے ہین اور شکار خوب ہوتا ہے۔

موسم۔ آب و ہوا اور مقدار بارش

تالابون کی اور ندیون کی وجہ سے یہ ضلع مرطوب رہتا ہے اور موسم بارش مین ملیریل بخار عام ہوتا ہے۔ اکٹوبر سے آخر مارچ تک اسکی ہوا نہایت صحیح رہتی ہے۔ گذشتہ اکیس سال یعنی ابتداے ۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک بارش کا اوسط (۳۳) انچھ تھا۔ ۱۸۹۲ء و ۱۸۹۳ء و ۱۸۹۴ء مین مقدار بارش اوسط سے کہین زیادہ تھی۔ بخلاف اس کے ۱۸۹۹ء مین (۱۹) انچھ بارش ہوئی۔

تاریخ

یہ ضلع ورنگل کے کاکٹیا راجاؤن کے ملک کا ایک جزو تھا (۱۱۵۰ء سے ۱۳۲۵ء تک) لیکن اوسکے بعد سے جبکہ مسلمانون نے دکن کو فتح کیا مسلمان بادشاہون کے تحت حکومت رہا ہے۔ سلطان محمود شاہ بہمنی کے زمان سلطنت مین صوبہ دار تلنگان خود مختار ہوکر ۱۵۱۲ء

مین سلطان قلی قطب شاہ کا لقب اختیار کیا۔ قطب شاہیونکی سلطنت کا زمانہ اورنگ زیب کے فتح دکن تک رہا جس نے اس ملک کو ضمیمہ سلطنت دہلی کرلیا لیکن اٹھارویں صدی کے ابتدا مین جب ریاست حیدرآباد قایم ہوئی تو یہ ملک بھی سلطنت دہلی سے منتزع کرلیا گیا۔

آثار قدیمہ

اس ضلع مین مقامات ذیل بلحاظ قدامت دلچسپی سے خالی نہین ہین۔ قلعۂ محمد نگر عرف گولکنڈہ حیدرآباد سے پانچ میل جانب مغرب واقع ہے جو شاہان قطب شاہی کا پایۂ تخت تھا۔ قلعہ مذکور کے شمال کے بانب سلاطین قطب شاہی کی گنبدین ہین جو دکن مین مسلمانون کے مقابر و تعمیرات کے حیرت انگیز اور بہترین نمونہ خیال کئے جاتے ہین۔ سنگ خارا سیاہ پتھر کا ہے جس کو عمدہ جلا دیگئی ہے۔ اور اوپر آیات قرآنی اور اسماے دوازدہ امام نہایت خوشخط کندہ ہین۔ حیدرآباد سے دس میل جانب جنوب موضع میسرم کے قریب ہندون نے چند سندرون کے آثار باقی ہین جنکو اورنگ زیب نے بعد فتح گولکنڈہ منہدم کیا۔ ایک بڑے مندر کے پتھرون سے وہان ایک مسجد آج سے دو برس قبل بنائی جو ابتک موجود ہے۔ عمارات قدیمۂ موقوعۂ حیدرآباد و مضافات کا ذکر بلدۂ حیدرآباد کے بیان مین دیا گیا ہے۔

مردم شماری

اس ضلع کے مواضع شمول جاگیرات (۸۴۷) مین اور اسکی مردم شماری باستثنای بلدۂ حیدرآباد گذشتہ تین مردم شماریون مین حسب ذیل تھی۔ ۱۸۸۱ء مین (۳۵۵۰۸۷) ۱۸۹۱ء مین (۳۹۵۰۱۴) اور ۱۹۰۱ء مین (۴۲۰۷۰۲) یہ ضلع پانچ تعلقات اور ایک

پٹی پر منقسم ہے جن کے موازین بابت سنہ ۱۹۰۱ء تختہ ذیل سے ظاہر ہونگے۔

تعلقات	قریب رقبہ بمیل مربع	تعداد		مردم شماری	نفوس فی مربع میل	فیصدی تغیر مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء	
		قصبات	مواضع				
مٹیرچل	۲۷۹	۰	۶۱	۳۳۵۴۴	۱۲۰	— ۱۱۷۸	تعلقہ دار اعلیٰ غیر معمولی اختیارات رکھتا ہے
عنبرپیٹہ	۵۶۰	۰	۱۴۴	۸۱۵۳۵	۱۴۵	+ ۱۳۷۰	
شاہ آباد	۳۰۲	۰	۶۵	۴۱۳۸۴	۱۳۷	+ ۴۷۹	
آصف نگر	۲۹۰	۰	۶۴	۴۷۲۱۷	۱۶۲	+ ۲۰۰۴	
چٹلو	۵۲۲	۰	۱۱۵	۴۵۰۰۶	۸۶	۲۰۰	
جوکل پلی	۸۷	۰	۲۲	۱۵۷۹۹	۱۸۱	+ ۴۵۷۱	
جاگیرات وغیرہ	۱۳۳۳	۰	۳۹۶	۱۵۶۲۲۶	۱۱۷	+ ۶۷۶	
میزان ضلع	۳۳۶۳	۰	۸۴۷	۳۰۰۶۰۲	۱۴۱	+ ۰۰۹	۱۴۷۴۵

اس ضلع مین ۸۷ فیصدی سے زاید ہندو ہین اور ۸۶ فیصدی کی زبان تلنگی ہے۔

سب سے زیادہ تعداد کاپو یعنی زراعت کار لوگون کی ذات کی ہے جو (۷۵۷۷۴) ہین یعنی ضلع کی مردم شماری کی فیصدی ۱۸۔ برہمن (۳۹۶۰۰)۔ کومٹی یعنی بنئے (۱۳۴۰۰) گولا یعنے چرواہے (۳۲۹۰۰)۔ گونڈلا یعنے تاڑی نکالنے والے (۲۳۵۰۰) اور سالا یعنے جولاہے (۱۷۵۰۰) پست اقوام مین ڈمبر یعنے سائیسونکی ذات (۲۶۰۰۰) اور چمار (۲۹۸۰۰) ہین۔ اُن لوگون کی تعداد

لوگون کی ذاتین او

جو زراعت مین مصروف ہین (۱۳۷۵۰۰) ہے یعنی کل نفوس ضلع کے (۳۳) فیصدی۔

عام حالات زراعت

یہ ضلع گرانیٹ کے خطہ مین واقع ہے اسی لئے اسکی زمینین چلکہ یا ریتلے قسم کے ہین جو گرانیٹ پتھر کی تحلیل سے پیدا ہوتی ہین اور کہین کہین ریگڑ یعنی سیاہ چکنی مٹی بھی پائی جاتی ہے تعلقہ پٹلور اور جوکل چٹی مین ریگڑ زیادہ ہے اور پٹلور مین اس کے علاوہ لائٹریٹ یعنی آہن آمیز سرخ چکنی مٹی بھی کثرت سے ہے اور یہ دونون اقسام کی زمینین نہایت حاصل خیز ہوتی ہین۔ چلکہ کی زمین مین خریف کی فصل بوتے ہین مثل زرد جوار۔ باجرا۔ راگی۔ اور مکا اور ریگڑ و لاٹیریٹ زمینون مین ربیع کی فصل بوئی جاتی ہے مثل سفید جوار۔ کپاس اور السی۔ باغات کے لئے سرخ لاٹیریٹ کی۔ زمین زیادہ تر مناسب ہے مگر پانی کا ہونا لازمی ہے۔ ندیونکی وادیون اور پہاڑون کے دامن کی مٹی بھی بہت حاصل خیز ہوتی ہے۔

مقدم موازین زراعت

اس ضلع مین عموماً رعیت واری طریقہ جاری ہے۔ باستثنا رقبہ جاگیرات کل سرخاص کا رقبہ (۲۰۴۰) مربع میل ہے جس کے منجملہ ۱۹۰۱ء مین (۳۹۳) مربع میل مزروع تھے۔ جنگلات اور ناقابل زراعت زمین کا رقبہ (۱۴۸۰) مربع میل تھا اور افتادہ و قابل زراعت بنجر کا رقبہ (۱۶۷) مربع میل۔ معظم غلات جوار و باجرا اور چانول ہین جن کا رقبہ رقبہ مزروعہ کا فیصدی ۳۲ و ۱۲ و ۹ تھا۔ روغن دار اجناس مثل تل السی اور ارنڈ ہر تعلقہ مین بوئے جاتے ہین جن کا مجموعی رقبہ ۱۸ میل مربع تھا اور چنے کا رقبہ ۲۴ مربع میل۔

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ۔ بکریان

اس ضلع مین کوئی خاص نسل زراعتی جانورون کی نہین ہے اور ٹٹو تو معمولی قسم کے ہین۔ بھیڑ اور بکریان بھی معمولی ہین۔ قلعۂ گولکنڈہ کے قریب سرکاری اسٹڈ فارم ہے جہان

فوج کے لئے گھوڑون کی پیدایش کا انتظام کیا گیا ہے۔

آبپاشی

یہ ضلع تلنگان ہونے سے اسمین تری کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔ موسی ندی مین متعدد بند باندھے گئے ہین اور نہرین نکالی گئی ہین جن کے ذریعہ سے تالابون مین پانی پہونچایا جاتا ہے اور نہرون اور نالون سے صریحاً بھی زراعت کی آبپاشی ہوتی ہے۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے نالے بھی موجود ہین۔ انکے علاوہ (۱۳۹) تالاب اور (۳۱۰) کنٹے اور (۲۲۵۳) باولیان بھی عمدہ تعمیر کی حالت مین موجود ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین کل تری کا رقبہ (۴۰) مربع میل تھا۔

جنگلات

تعلقات پٹلور و شاہ آباد مین جو جنگل ہین اُن مین ذیل کا چوبینہ محفوظ کیا گیا ہے۔ ساگوان آبنوس اور نلا مدی مگران کی لکڑی بڑی نہین ہوتی ہے۔ جملہ تعلقات مین چوبینہ کے قطعات موجود ہین جنمین غیری چوبینہ نکلتا ہے جو ایندہن اور چھپر وغیرہ کے کام آتا ہے۔

معدنیات

چونیکا کنکر۔ گرانیٹ اور بسالٹ کے علاوہ اور کوئی قیمتی معدن اِس ضلع مین نہین ہے تعلقہ عنبرپیٹہ کے مواضع چندور اور کاپرتی مین مٹی سے سجی کھار نکالتے ہین۔ تعلقہ پٹلور مین سیلو کا پتھر جسکو شاہ آبادی پتھر بھی کہتے ہین برآمد ہوتا ہے اور گیرو اور لوہے کا پتھر بھی موجود ہے جس سے لوہا نکالا جاتا ہے۔

صنائع و دستکاری

ساڑیان اور رومال چندور مین اور پیتل و تانبے کے برتن آصف نگر مین عمدہ طیار ہوتے ہین۔ چمار لوگ چمڑے کی دباغت کرتے ہین جو ڈولون اور چپلون کے کام آتا ہے۔

تجارت

ضلع کی معظم برآمد جوار۔ چانول و دیگر غلات کپاس۔ اجناس روغندار۔ گھی۔ مرچ۔ بھیڑو

بکریان زراعتی جانور - ہڈی - گڑ - تمباکو - چمڑے اور تڑوڑ کی چھال ہے اور معظم درآمد مین نمک سوکھی مچھلی - افیون - گرم مصالح - سونا - چاندی - پیتل - تانبا اور اُنکے ظروف - چینی شکر - لوہا - گندھک - معدنی تیل - خام ریشم اور ریشمی کپڑے شامل ہین - بلدۂ حیدرآباد بہت بڑی تجارت گاہ ہے لیکن ضلع کے مختلف مقامات مین ہفتہ واری بازار بھرتے ہین جیسا کہ چنتلپیرو - کشنا ریڈی پیٹھ - کنکوٹر - ولاد رگنج - قوپران اور دہارور ہین - مشہور تجارت پیشہ کومٹی لوگ ہین اور بعض جاسے ماروا ڑی بھی ہین -

ریلوے اور سڑکین

بلحاظ ریلوے یہ ضلع نہایت موزون واقع ہوا ہے - نظام اسٹیٹ ریلوے اس ضلع مین شرق سے غرب کو جاتی ہے جس کے چھ اسٹیشن اسکے حدود مین واقع ہین - اور حیدرآباد گوداوری لین کا ایک ہی اسٹیشن ہے - کل طول ریلوے کا اس ضلع مین (۹۸) میل ہے اس ضلع مین چھ مشہور سڑکین ہین - حیدرآباد سے محبوب نگر تک براہ شمس آباد (۴۵) میل حیدرآباد سے نلگنڈہ (۸۰) میل - حیدرآباد سے بھونگیر (۲۸) میل - حیدرآباد سے مٹیرچل (۳۴) میل - حیدرآباد سے پنجیرو براہ لنگم پلی (۱۶) میل اور دہارور سے کوہیر تک (۲۴) میل - جنکا مجموعی طول (۲۲۷) میل ہے - پہلی دوسری اور چوتھی سڑکین فوجی ہین جو رائچور و مچھلی بندر اور ناگپور کو جاتی ہین -

قحط

یہ ضلع عموماً قحط سے محفوظ رہا ہے لیکن ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء و ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء مین بارش کے کم ہونے یا بیوقت برسنے سے خشک سالی سے ماؤف ہوا ہے پہلے دو سنون مین علوقہ میسر نہین ہوا اور کثرت سے جانور پانی اور چارہ کے نہونے سے تلف ہوے

ضلع کی قسمتون اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون پر منقسم ہے۔ تعلقہ میڑھل اور جوگل پٹی دوم تعلقدار کے تحت مین ہے۔ اور تعلقات پٹلور و آصف نگر سوم تعلقدار کے تفویض ہین۔ تیسری قسمت تعلقات عنبر پیٹھ وشاہ آباد پر مشتمل ہے جو اول تعلقدار کے تحت مین ہے جو علاوہ اسکے اپنے جملہ ماتحتون کی کارروائی کی نگرانی بھی کرتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار اور جوگل پٹی پر ایک نائب تحصیلدار مامور ہین

عدالت دیوانی اور فوجداری

عدالت ضلع اول تعلقدار کے مددگار عدالت کے تفویض ہے اور اول تعلقدار ضلع کے ناظم دیوانی ہین۔ جن مقدمات کا فیصلہ یا شنوائی مددگار عدالت کرتے ہین وہ بغرض منظوری یا فیصلۂ اخیر تعلقدار کے پاس پیش ہوتے ہین۔ اس ضلع مین چھ تحتانی عدالتین تحصیلدارون کے ماتحت ہین۔ اول تعلقدار ضلع ناظم اعلای فوجداری بھی ہین اور اونکے مددگار عدالت جائنٹ مجسٹریٹ ہین اور اقتدارات فوجداری کو تعلقدار اول کے غیاب مین استعمال کرتے ہین مددگار عدالت اور دوم و سوم تعلقدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ سوم حاصل ہین۔ اس ضلع مین جرایم سنگین کمتر واقع ہوتے ہین۔

انتظام مالگذاری

قبل ضلعبندی یعنی ۱۸۶۶ء کے قبل تاریخ مالگذاری کا کچھ حال معلوم نہین صرف اسیقدر معلوم ہے کہ تعلقات یا چند دیہات مستاجرون کو مقررہ رقم پر دئے جاتے تھے اور اون کو دصول مالگذاری کے لئے فی روپیہ ڈیڑھ آنہ دیا جاتا تھا۔ تعلقات موجودہ ۱۸۶۶ء مین مرتب ہوئے اور پٹی جوگل ۱۸۹۵ء مین بسبب جاگیردار کے لاوارث فوت ہونے کے شریک صر فخاص کرلی گئی۔ اس ضلع کی پختہ پیمایش نہین ہوئی ہے۔ اراضی تریکا اوسط دہارا لگان ۱۰ روپیہ فی ایکر ہے (اعلی معہ لگہ ۱۵ اقل ۵ ہے) اور خشکی زمینون کا اوسط دہارا ۱۳ فی ایکر ہے (اعلی للعہ ۱ اقل ۰ آنہ)

زرمالگذاری اور جملہ آمدنی تختہ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

تفصیلات	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
خالص مالگذاری اراضی	۴۰۷۰۰۰	۴۰۸۰۰۰	۴۰۶۰۰۰	۴۰۷۰۰۰
جملہ آمدنی	۴۶۹۰۰۰	۴۶۵۰۰۰	۴۶۰۰۰۰	۴۶۰۰۰۰

صفائی و لوکل بورڈ

اس ضلع مین ایک آنہ فی روپیہ کا سیس جاری نہین ہے لیکن فی سو ایکروپیہ بنام راستہ پٹی زرمالگذاری اراضی پر وصول کیا جاتا ہے جو سالانہ بقدر ۴۰۰۰ کے ہوتا ہے۔ کوئی لوکل بورڈ قایم نہین ہین مگر مستقرات تحصیل اور کوہ مولی و سرور نگر و گولکنڈہ و میسرم مین صفائی کا مختصر عملہ موجود ہے جنکا خرچ خزانۂ صرفخاص سے دیا جاتا ہے اور اسکی نگرانی اول تعلقدار کے مددگار آبپاشی کے تفویض ہے۔

کوتوالی و محبس

اول تعلقدار کوتوالی ضلع کے ناظم اعلی اور مہتمم پولیس اونکے عملہ مددگار ہین جنکے تحت مین چھ امین (۱۱۵) ماتحت افسر (۲۹۶) جوانان کوتوالی اور پچیس ۲۵ سوار ہین اور (۴۸) تھانون پر یہ جمعیت منقسم ہے۔ انکے علاوہ دیہی پولیس (۱۱۰۹) ہے جو دیہات کے پولیس پٹیل کے ماتحت ہے اس ضلع مین کوئی محبس نہین ہے اور قیدی صدر محبس بلدہ کو بھیجدئے جاتے ہین۔ اور باستثنای عنبر پیٹہ و آصف نگر جو بلدہ سے متصل ہین باقی تحصیلات کے دفتر مین ایک حجرہ قیدیون کے لئے موجود ہے۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع بڑھا ہوا ہے جسمین فیصدی ۳/۵ (مرد ۶/۳ - عورت ۶/۱) سنہ ۱۹۰۱ء مین پڑھ لکھ سکتے تھے۔ اس ضلع مین نو مدرسہ ہین جنمین سے آٹھ ابتدائی اور ایک وسطی یعنی مڈل اسکول ہے

طلبا زیر تعلیم کی تعداد ۱۸۸۱ء مین (۳۲۴)۔ ۱۸۹۱ء مین (۴۶۱) ۱۹۰۱ء مین (۵۱۱) اور ۱۹۰۳ء مین (۶۶۷) تھی۔ کل خرچ تعلیم ۱۹۰۱ء مین للعسمائے روپیہ تھا جسمین (اللعا لاعلم) اجرت تعلیم بھی شامل تھی

دواخانجات وٹیکا لگانا

دو دواخانے اس ضلع مین قایم ہین جنمین چالیس داخلی مریضونکے رکھنے کے لئے جاتی ہے۔ ۱۹۰۱ء مین (۳۳) داخلی مریض اور (۹۳۱۷) خارجی مریض زیر علاج رہے اور (۲۸۰) عمل جراحی کئے گئے۔ کل خرچ اس سال مین سمہ مالاعلم روپیہ ہوا۔ ۱۹۰۱ء مین کامیابی کے ساتھ (۴۵۳) بچون کے ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس (۱۰۸) کو۔

بیان تعلقات ضلع اطراف بلدہ

تعلقہ ٹیر چل

ٹیر چل۔ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے شمال شرق مین واقع ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۸۰۵۲۰) اور رقبہ (۶۳۴) مربع میل تھا۔ ۱۸۹۱ء مین تعداد نفوس (۹۱۱۳) تھی۔ اس تعلقہ مین (۱۶۷) مواضع ہین جنمین سے (۱۰۶) مواضع جاگیر ہین اور ٹیر چل (۳۰۱۹ نفوس) اس کا مستقر ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ایک لاکھ روپیہ تھی ٹیر چل مین زیر تالاب کثرت سے دھان بوئے جاتے ہین اور تالاب بھی کثرت سے ہین۔ اس کو تعلقہ شمالی بھی کہتے ہین۔ جاگیری تعلقہ علی آباد اسکے مشرق کی جانب واقع ہے جس کے دو مواضع اور جس کا آٹھ مربع میل رقبہ ہے۔ اسکی مردم شماری (۳۲۰۱) ہے۔

تعلقہ عنبر پیٹھ

عنبر پیٹھ ضلع اطراف بلدہ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع کے شرق مین واقع ہوا ہے جس کا رقبہ بشمول جاگیرات (۷۵۰) مربع میل ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۰۸۳۲۵) تھی بمقابل ۱۸۹۱ء

کے (۹۹۸۵۹) نفوس کے اسمین (۱۸۰) مواضع ہین جنمین سے (۵۶) مواضع جاگیر ہین اور عنبر پٹھہ (۲۶۴۸) نفوس اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱۷۰) لاکھ روپیہ تھی۔ اسمین بہت سے تالاب ہین جنسے وہان کی آبیاری ہوتی ہے۔ اسکو تعلقۂ شرقی بھی کہتے ہین۔ تعلقۂ اودیل علاقہ پائگاہ اسکے شرق مین واقع ہے جس کا رقبہ (۶۶) مربع میل اور مردم شماری (۶۴۸۵) اور تعداد مواضع (۱۷) ہے۔

تعلقہ شاہ آباد

شاہ آباد ۔ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے جنوب مین واقع ہے اور جسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۶۵۴) مربع میل ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۷۶۹۰۵) اور ۱۸۹۱ء مین (۷۳۲۴۵) تھی۔ اس تعلقہ مین (۱۶۸) مواضع ہین جنمین (۱۰۳) مواضع جاگیر کے ہین اور شاہ آباد (۵۵۹۰) نفوس اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱۱۱) لاکھ روپیہ تھی۔ اس تعلقہ کو تعلقہ جنوبی بھی کہتے ہین۔ تعلقۂ وقار آباد علاقہ پائگاہ اسکے شمال غرب مین واقع ہے جس کے (۱۲۵) مواضع اور جسکی مردم شماری (۱۱۲۷۰) ہے۔ اسکا رقبہ تقریباً (۸۲) مربع میل ہے۔

تعلقہ آصف نگر

آصف نگر ۔ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے مغرب مین واقع ہے اور بشمول جاگیرات اس کا رقبہ (۴۰۲) مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵۶۵۲۰) اور ۱۸۹۱ء مین (۴۷۲۶۴) تھی۔ اسمین (۹۰) مواضع ہین جنکے منجملہ (۳۳) جاگیر ہین اور آصف نگر (۶۹۴۱) نفوس اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین ۲ لاکھ روپیہ تھی۔ اسکو تعلقۂ غربی بھی کہتے ہین اسکی زمینین ریتلی ہین اور تالاب اسمین کثرت سے ہین۔ تعلقہ فرید آباد علاقہ پائگاہ اس کے مغرب مین واقع ہے جسکے (۳۱) مواضع اور جسکی مردم شماری (۸۴۴۶) ہے اور رقبہ

اس کا (۱۲۶) مربع میل ہے۔

تعلقہ پٹلور

پٹلور ضلع اطراف بلدہ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع بیدر کے جنوب مین واقع ہے۔ اسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۵۹۵) مربع میل ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۲۸۳۳۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۳۸۷۸) تھی۔ یہ تعلقہ (۱۳۸) مواضع پر مشتمل ہے جنمین (۲۳) مواضع جاگیر کے ہین۔ اور ہاڑہ (۱۹۴۹ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱،۶) لاکھ روپیہ تھی۔

پٹی جوکل

یہ ضلع اطراف بلدہ صرفخاص کی ایک پٹی ہے جو ضلع اندور کے جنوب غروب مین واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۵۷۸۹) تھی اور اسکا رقبہ (۸۷) مربع میل تھا۔ لیکن سنہ ۱۸۹۱ء مین اسمین (۱۰۸۸۳) نفوس آباد تھے۔ اس پٹی کے ۲۲ مواضع ہین اور جوکل (۴۳۵۰ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۔۔۔ روپیہ تھی۔ اسکی اکثر زمینین بیگڑی ہین

بلارم

بلارم آگے حیدرآباد کنٹنجنٹ کا کنٹونمنٹ تھا۔ اور اب سکندرآباد کنٹونمنٹ یعنی چھاؤنی کا جزو سمجھا جاتا ہے (ملاحظہ ہو مضمون سکندرآباد)

چادر گھاٹ

چادر گھاٹ

حیدرآباد کے شمال کو رود موسی کے کنارہ چپ پر یہ آبادی واقع اور شہر و افضل گنج کے شمال و شرق کی طرف متد ہے۔ اس نام کا ماخذ اس چادر سے ہے جو رود موسی پر ۱۲ فیٹ عریض ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک ندی کے بنائی گئی ہے۔ اس حصہ مضافات مین اکثر یوروپین و یورشین ملازمین سرکار و دیگر عہدہ دارون کے مکانات ہین اور اسکی آبادی گویا پچھلے پچاس سال مین

ہوئی ہے۔ سنہ ۱۸۵۰ء مین باستثنائے رزیڈنسی اور اوسکے بازار ملحقہ کے اس قطعہ مین ایک بھی مکان نہ تھا۔ اور اب اُنکا شمار ہزارون سے بھی زیادہ ہے۔ اور بعض اوسمین سے نہایت ہی عمدہ عمارات ہین۔ اس قطعہ مین آگے مانگے سے زمین ملجاتی تھی مگر اب یہ حال ہے کہ فی مربع گز صرف روپیہ سے ۵ روپیہ تک بھی بمشکل ملتی ہے۔ اس قطعہ مین جو چادر گھاٹ میونی سپالٹی کا معتبر حصّہ ہے روسن کیتھلک اور سنٹ جارج کے گرجون کے علاوہ قدیم فرانسیسی توپ کا سانچہ ہے جس کو موسیو ریمونڈ نے بنایا تھا اور جسکی نسبت سر جان ملکم نے سنہ ۱۷۹۸ء مین لکھا تھا کہ (اسمین عمدہ توپین ڈھلتی اور بکار آمد بندوقین تیار ہوتی ہین) رمبولڈ صاحب کی کوٹھی جسمین اس وقت نظام کالج ہے۔ کنگ کوٹھی جسمین شاہزادہ ولیعہد اسوقت قیام فرماتے ہین۔ تعمیرات کا دفتر حیدرآباد کالج۔ سیف آباد کی عمارت شاہی جسمین فنانس و تعمیرات و پریویٹ سکرٹری کے دفاتر اور دیگر دفاتر سرکاری اور کلب سب اسی حصہ مین واقع ہین اور اس عمارت کے کمپونڈ سے ملا ہوا بجانب مغرب دفتر دارالضرب قایم کیا گیا ہے جسکی بہت بڑی تعمیر سنہ ۱۹۰۴ء مین ختم ہوئی۔ باغ عامہ و حیدرآباد کا ریلوے اسٹیشن اس حصہ کے شمال غرب مین ہین اور حسین ساگر کے تالاب کے نیچے ایک برف کا اور ایک لکڑی کاٹنے کا کارخانہ اور حیدرآباد کے پارچہ بافی کا کارخانہ واقع ہین۔

بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد و مضافات

بلدۂ حیدرآباد

بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد و صانہا اللہ عَنِ الشَّرِ وَالْفَسَادِ (۱۷° ۲۲ شمالی و ۷۸° ۲۷ شرقی) اس مملکتِ بدقرار کا پایۂ تخت اور کنارۂ راست رود موسی پر واقع ہے جو

دریاے کشنا کی ایک شاخ ہے۔ حیدرآباد بلحاظ تعداد نفوس اس مملکت مین اول اور تمام ہندوستان مین چوتھا شہر ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول مضافات ورزیڈنسی بازار و چھاؤنی ہاے سکندرآباد و بلارم ۱۸۸۱ء مین (۴۱۷،۳۶۷) ۱۸۹۱ء مین (۴۱۵۰۳۹) اور ۱۹۰۱ء مین (۴۴۸۴۶۶) تھی سب سے اخیر مردم شماری مین اس مین (۲۴۳۲۴۱) ہندو۔ (۱۵۲،۸۹) مسلمان اور (۱۳۹۲۳) عیسائی آباد تھے۔ علاوہ ان کے (۸۶۳) سکھ (۹۲۹) پارسی (۳۱۸) جین اور ۴۰ دیگر اقوام تھے حیدرآباد بمبئی سے (۴۹۲) میل۔ مدراس سے (۵۳۳) میل اور کلکتہ سے (۹۸۷) میل دور ہے۔

اس شہر کی بنیاد محمد قلی چوتھے قطب شاہی بادشاہ نے ۱۵۹۱ء مین ڈالی جو قلعۂ گولکنڈہ مین جو شہر سے پانچ میل غرب کو واقع ہے حکومت کرتا تھا۔ غالباً فرخندہ بنیاد[1006] اس کا تاریخی لقب ہو۔ پہلے اس کا نام بھاگ نگر تھا جو بعد کو حیدرآباد سے تبدیل کیا گیا۔ یہ شہر روز افزون ترقی کرتا رہا تا آنکہ اورنگ زیب بادشاہ قطب شاہی اور اسکے ناراض وزیر میر جملہ کے درمیان ۱۶۶۵ء مین مداخلت شروع کی ۱۶۸۷ء مین گولکنڈہ کو مغلون نے فتح کیا اور حیدرآباد پر اُن کا قبضہ ہوا اور ابوالحسن تانا شاہ اخیر بادشاہ خاندان قطب شاہی اُنکے ہاتھ مین دستگیر ہوا۔ حیدرآباد سلطنت دہلی کے تحت مین نواب آصفجاہ بہادر اول کے زمانہ تک رہا اور جب وہ خود مختار ہوے تو حیدرآباد کو اپنا پایۂ تخت بنایا۔ خاص شہر کے اطراف مین پتھر کی شہر پناہ ہے جسمین جا بجا برج ہین اس کے تیرہ دروازہ اور بارہ کھڑکیان ہین اور شہر ایک متوازی الاضلاع کی شکل مین ہے۔ جس کا محیط چھ میل اور رقبہ ۲ ½ مربع میل ہے۔ شہر پناہ کی بنا مبارز خان آخری صوبہ دار سلطنت مغلیہ نے کی اور نواب آصف جاہ اول نے اوس کو پورا کیا۔ شہر کی آبادی اپنے سابقہ حدود سے شمال اور مشرق کی جانب بہت کچھ تجاوز کر گئی ہے۔

شہر مین داخل ہونے کے چار پُل ہین - پرانا پل منتہای مغربی حد پر ہے اور آلیفنٹ کا پل جسکو نیا پل بھی کہتے ہین - منتہاے شرق کی طرف ہے - ان دونون کے درمیان دو اور پل ہین ایک افضل پل اور دوسرا چمپا دروازے کا پل - اول الذکر آلیفنٹ پل کے قریب ہے اور دوسرا پرانے پل سے نزدیک -

چار مینار

نہایت عظیم الشان عمارت شاہان قطب شاہیہ کی چار مینار ہے جو وسط شہر مین واقع ہے اور اسکی بنیاد سے چار سمت کو چار شاہراہ جاتی ہین - بنیاد کی کرسی پر چار کمانین بنائی گئی ہین جن کا رخ جنوب و شمال و شرق و غرب کو ہے اور اُن کمانون کے چارون گوشون سے یہ چارون مینار بلند ہوتے ہین جن کا ارتفاع ۱۸۰ فیٹ یعنی ۶۰ گز ہے - یہ عمارت ۱۵۹۱ء مین بنائی گئی مغلیہ کے قیام حیدرآباد کے زمانہ مین اس کے ایک مینار کو برق سے صدمہ پہنچا تھا جسکی تعمیر مین ساٹھ ہزار روپیہ صرف ہوا - ۱۸۵۶ء مین موسیو بُسی فرانسیس کمانڈر مع اپنی فوج کے اِس عمارت مین ٹھہرا ہوا تھا - سر سالار جنگ اعظم نے چند سال اپنے مرنے کے قبل اس عمارت کی پوری ترمیم و تعمیر کرائی تھی -

چار کمان

چار کمان ۱۸۹۲ء مین تعمیر کئے گئے - انکا فاصلہ چار سو کے حوض سے جو اب "گلزار حوض" کہلاتا ہے ساوی ہے اور اُس حوض سے چار راستہ شہر کی چار سمتون کو جاتے ہین جنپر یہ کمانین بنائی گئی ہین گلزار حوض چار مینار کی جانب واقع ہے - اس حوض کے قریب بادشاہ کے لئے ایک شامیانہ لگایا جاتا تھا جہان سے وہ اپنی فوج کی قواعد دیکھا کرتے تھے -

دارالشفا

دارالشفا جو پرانی حویلی کے شمال غرب کو ۲۰۰ گز کے فاصلہ پر واقع ہے - سلطان قلی قطب شاہ کی بنا ہے - یہ ایک بڑی عمارت ہے جو ایک مربع محوط کے اطراف مین بنائی گئی ہے اور اسمین بیمارون کے لئے اطراف مین حجرے ہین - قطب شاہیہ کے زمانہ مین اسمین متعدد

اطبّا رہتے تھے جو بیمارونکا علاج بھی کرتے تھے اور علم طب کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے لیکن اس عمارت مین اس وقت بیقاعدہ فوج کے چند جوان رہتے ہین - اس کے دروازہ کے مقابل ایک عمدہ مسجد ہے جو اُسی زمانہ کی بنا ہے -

بادشاہی عاشورخانہ

یہ بادشاہی عاشورخانہ ایک بڑی عمارت ہے جو سر سالار جنگ مرحوم کی ڈیوڑہی کے شمالی غربی گوشہ مین واقع ہے جسکو سلطان محمّد قلی قطب شاہ نے ۱۵۹۴ء مین ۱ لاکھ روپیہ مین تعمیر کرائی تھی ایام عاشورہ مین تعزیت کی رسوم اسمین ادا ہوتے ہین -

پُرانا پُل

پُرانا پُل شہر کے شمالی غربی گوشہ مین واقع اور اسکو کاروان کے راستہ سے وصل کرتا ہے جو قلعۂ گولکنڈہ کو جاتا ہے اس کے تیئس خانہ ہین اور طولاً دو سو گز - عرض گیارہ گز اور ارتفاع مین اٹھارہ گز ہے اور ۱۵۹۳ء مین بنایا گیا تھا رودموسی کا یہان پر عرض بہت کم ہے اسی لئے کنارہ دونون طرف اونچے ہین -

گوشہ محل

گوشہ محل ابوالحسن تانا شاہ کی بنا ہے جو قطب شاہیہ خاندان کا اخیر بادشاہ تھا اور شہر کے شمال کو بفاصلہ ایک میل واقع ہے - اس کے جنوب غرب کو ایک بہت بڑا حوض ہے جو اسوقت خستہ حالت مین ہے اور بانی کے زمانہ مین اُن کے محلات کی سیرگاہ تھی - چند سال قبل تک یہ محل فوج کی بارکس کا کام دیتا تھا اور اب فوجی کلب ہے -

مکّہ مسجد

مکّہ مسجد جو وسط شہر مین چارمینار کے جنوب غرب مین واقع ہے (۲۲۵) فیٹ طویل (۱۸۰) فیٹ عریض اور (۷۵) فیٹ بلند ہے اور تماماً پتھر سے بنائی گئی ہے اور اسکا مربع صحن ہر طرف سے (۳۶۰) فیٹ ہے - اسکی چھت پندرا کمانون پر قایم ہے جو دو گنبد دن پر مشتمل ہے اور جس کا ارتفاع چھت

سے (۱۰۰) فیٹ ہے اسمین دس ہزار آدمی سما سکتے ہین۔ اسکی آغاز سلطان عبداللہ قطب شاہ نے کی اور اسکی تعمیر ابوالحسن تانا شاہ کے زمانہ مین جاری تھی اور اُسکے بعد اورنگ زیب نے اوسکی تکمیل کرادی۔ نواب نظام علیخان اور اُنکے جانشین سب اسی مسجد کے احاطہ مین مدفون ہین۔

جامع مسجد

جامع مسجد جو چارمینار کے قریب ہے ۱۵۹۶ء مین بنی ہے اوس کے صحن مین ایک گرمابہ یعنی حمام کے آثار ابھی موجود ہین باستثنائے مکہ مسجد وگوشہ محل باقی سب عمارات مذکورہ بالا سلطان محمد قلی قطب شاہ کی بنا ہے۔ تاریخ سے ظاہر ہے کہ اِس بادشاہ نے عمارات عالیہ وذرائع آبپاشی کے لئے تین کروڑ روپیہ صرف کیا۔ اُنکے امرا نے بھی اپنے بادشاہ کی تقلید کرکے بہت سے مساجد اور عالیشان محل ملک کے مختلف مقامات مین بنائے۔ چنانچہ اور کوئی اسلامی سلطنت دکن مین لمحاظ تعداد انکا مقابلہ نہین کرسکتی ہے۔

دایرہ میر

میر مومن صاحب کا دائرہ جو ابتداً اہل تشیع کا مقبرہ تھا میر مومن صاحب مرحوم نے جو کربلا سے بعہد سلطان عبداللہ قطب شاہ حیدرآباد آئے تھے اسکو مدفن قرار دیا اور خود بھی اسی مین مدفون ہین۔ لیکن اس مین اب سنی وشیعہ بلا امتیاز دفن ہوتے ہین۔ یہ دائرہ شہر کے جنوبی شرقی حصّہ مین میر حلمہ کے تالاب کے جنوب غرب مین واقع ہے سر سالار جنگ مرحوم کے خاندان کا مدفن بھی اسی دائرہ کے جنوب مین واقع ہے۔

عمارات جدیدہ و پرانی حویلی

منجملہ عمارات جدیدہ کے پرانی حویلی ہے جو شہر کے شمالی شرقی حصہ مین واقع ہے اور نواب آصف جاہ اوّل کے بنا سے ہے اور اعلیٰحضرت اب بھی کبھی کبھی اُسمین قیام فرماتے ہین۔

چوحلہ

ایوان چوحلہ مشتمل ہے متعدد عمارات اور احاطون پر اور مکہ مسجد کے عقب مین ایک وسیع احاطہ

کو گھیرے ہوئے ہے۔ اسمین تین مختلف چوگوشہ احاطہ ہین جنکے دو جانب نہایت شاندار عمارات دبارہ دری ہین اور صحن مین بڑے بڑے حوض ہین۔ ان عمارات مین ہر قسم کا اعلیٰ سامان آرایش مہیا ہے۔ دربار کا مکان نہایت ہی باشکوہ ہے اور عمدہ سامان سے سجا ہوا ہے۔ زنانہ کا محل اس احاطہ کے عقب مین واقع ہے۔ انکے علاوہ شاہی مکانات قلعہ گولکنڈہ و سرور نگر و کوہ مولی و آصف نگر و لنگم پلی و ملک پیٹھ و عنبر پیٹھ مین بھی ہین مگر فی زمانا اعلیٰ حضرت کا اکثر قیام سرور ویلہ واقع ملک پیٹھ مین رہتا ہے۔

ڈیوڑہی سر سالار جنگ

سر سالار جنگ مرحوم کی ڈیوڑہی افضل دروازہ کے قریب ہے اور دو قطعون پر مشتمل ہے ایک وہ ہے جسمین میر عالم کی بارہ دری اور کلکٹر کوٹ ہین جو موسی ندی کے کنارہ راست پر واقع ہے اور دوسرا قطعہ پرانی حویلی کے راستہ کے جنوب کیجانب ہے یہ بہت بڑے احاطہ ہین اور انمین عمدہ عمدہ عمارات و خانہ باغ ہین۔

بارہ دری شمس الامرا

نواب شمس الامرا بہادر اول کی بارہ دری شہر کے غرب مین واقع ہے اور ایک وسیع قطعہ زمین پر یہ عمارات نواب شمس الامرائے اول کی بنائی ہوئی ہین۔

محل فلک نما

فلک نما کا محل جسکو سر وقار الامرا مرحوم نے شہر کے جنوب مین ایک پہاڑی پر بصرف زر کثیر بنایا تھا ایک نہایت عمدہ محل ہے اور یہان سے تمام شہر و مضافات کا منظر نہایت ہی عمدہ ہے بلحاظ طرح و وضع تعمیر حیدرآباد مین اس عمارت کی نظیر نہین ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اسکو (صد لک ۔ ۵) روپیہ مین ۱۸۹۷ء مین اُن سے خرید فرمالیا اور اب شاہی عمارت ہے۔

مضافات بلدہ

شہر کے مضافات دو حصون پر منقسم ہین ایک وہ جو رود موسی کے شمال کو ہین اور دوسرا وہ

جو خاص بلدہ سے ملحق ہین اول الذکر مین بیگم بازار۔ کاروان۔ افضل گنج۔ مشیرآباد خیرآباد سیف آباد۔ وچادرگھاٹ شامل ہین اور شرق سے غرب تک کوئی تین میل اسکا طول اور شمال سے جنوب تک ڈیڑھ میل عرض ہے جسکا رقبہ تقریبًا پانچ مربع میل ہوتا ہے۔ رزیڈنسی بازار اون مضافات کے جنوب شرق کی جانب اور بلدہ کے شمالی شرقی گوشہ مین واقع ہے۔ دوسرے مضافات جو رود موسی کے داہنے کنارہ پر اور شہر سے ملحق ہین اور شہر کے جنوب و شرق مین ہین وہ یاقوت پورہ وملک پیٹھ وجہان نما ہین جنکا رقبہ چار مربع میل ہے۔

حسین ساگر

حسین ساگر جو ایک بڑا تالاب ہے اور بھر جانے پر آٹھ مربع میل زمین کو گھیرتا ہے سکندرآباد وسیف آباد کے درمیان واقع ہے اور بالفعل رزیڈنسی و مضافات شمالی رود موسی کے آبنوشی کا منبع ہے۔ اس تالاب کے بند کا طول (۲۵۰۰) گز ہے اور اسی پر سکندرآباد کی سڑک بنائی گئی ہے۔ سلطان ابراہیم قطب شاہ نے اس تالاب کے بند کو ۱۵۵۵ء مین ڈہائی لاکھ روپیہ کے صرفہ سے تیار کیا تہا۔

تالاب میر عالم

تالاب میر عالم ایک دوسرا بڑا تالاب ہے جو شہر کے جنوبی غربی گوشہ مین تعمیر ہوا ہے۔ اسکا محیط آٹھ میل ہے اسکا بند ۲۱۱ انصف دائرہ کمانون پر مشتمل ہے جو زمین پر اس طرح بنائی گئی ہین کہ اون کا محدب رخ پانی کی جانب ہے اس بند کا طول (۱۱۲۰) گز ہے اور اسکو ایک فرانسیسی انجنیر نے جو سرکار عالی مین اُس وقت ملازم تھا تیار کیا ہے۔ میر عالم مرحوم نے یہ تالاب اور بارادری و دیگر عمارات اُس رقم سے تیار کئے ہین جو سرنگ پٹن کے فتح کے بعد اُن کے حصہ مین آئی تھی۔ صرف اس ایک تالاب کے بند مین آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوا اور یہ تالاب بلحاظ تعمیر آپ اپنا نظیر ہے۔ بلدہ اور اُسکے

مضافات کو ان دونون تالابون سے آبنوشی کیلئے کافی پانی میسر آتا ہے نل ہر جاے لگائے گئے ہین مگر ابتک سلسلہ کامل نہین ہوا ہے بہرحال ان دونون ذرائع سے صحت عامہ کو بہت فائدہ پہونچتا ہے اور وباے ہیضہ نے جو ہر سال کی مہمان تھی ایک مدت سے حیدرآباد کو خیرباد کہا ہے۔

مکانات

مرفہ الحال لوگون کے مکانات پختہ اور اکثر اینٹ پتھر کے بنے ہوئے ہین اور وسیع احاطون اور باغون کے بیچ مین واقع ہین اور اگرچہ غریب لوگون کے مکانات مٹی کے ہین مگر وہ بھی بتدریج اینٹ کے بنتے جاتے ہین۔ شہر کے قدیم کوچہ اور راستہ تنگ تھے لیکن وہ بھی سررشتہ صفائی کی کوششون سے وسیع ہوئے اور ہوتے جاتے ہین۔ مضافات شمالی مین مکانات قاطبتہ عمدہ اور بڑے ہین اور بنگلون کی وضع پر وسیع احاطون مین بنائے گئے ہین۔ بلاخوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ سرسالار جنگ اول کی دیوانی کے زمانہ سے شہر اور مضافات کے تین چوتھائی پرانے مکانات ازسرنو تعمیر ہوئے ہین علاوہ اُن مکانات کے جو گذشتہ پچاس سال مین بالکل نئے تیار ہوئے ہین۔

دیگر عمارات

بلدہ و مضافات مین اس وقت تین کالج مستعد دانگریزی و ملکی زبانون کے اسکول رومن کیتھولک اور سینٹ جارج اور متعدد دیگر فرق عیسائی کے گرجا چادر گھاٹ مین واقع ہین۔ باغ عامہ جو ایک نہایت ممتاز باغ اور عمدہ وضع کی روشین اور سیرگاہ اور تالاب اُسمین ہین نہایت خوشنما دیوار سے محصور ہے اور جو نوبت پہاڑ کے دامن مین اُسکے جنوب کو واقع ہے۔ اس باغ کے جنوب کی جانب حیدرآباد کا بڑا ریلوے اسٹیشن ہے جسکی عمارت بہت وسیع و عالیشان ہے۔ افضل پل کے شمال کو شفاخانہ افضل گنج اور افضل مسجد ہے۔ شفاخانہ مذکور مین (۸۰) داخل مریضونکی جاسکتی ہے

اور اسمین متعدد اطبا اور نرس مامور ہین۔ سرکاری معتمدیون کے لئے محل سیف آباد مین اور چادرگھاٹ مین متعدد عالیشان عمارتین ہین لیکن عدالت العالیہ اور عدالت دیوانی خرد و فوجداری و خزانہ عامرہ و صدر محاسبی اور بعض دوسرے دفاتر سرکاری اندرون بلدہ مقیم ہین۔

رزیڈنسی حیدرآباد

رزیڈنسی

رزیڈنسی کی عمارت و بازارات رود موسی کے کنارہ چپ پر اور بلدۂ حیدرآباد کے شمالی شرقی گوشہ کے مقابل واقع اور شمالی مضافات بلدہ کا شرقی حصہ ہوتے ہین۔ عمارت مذکور نہایت ہی عالیشان اور ایک بہت خوشنما منظر وسیع باغ کے بیچ مین تعمیر ہوئی ہے۔ یہ عمارت ۱۸۰۱ء مین بعہد رزیڈنٹی میجر کرک پٹرک رزیڈنٹ اور تحت نگرانی مسٹر رسل علاقہ مدراس انجنیر شروع کیگئی اور عمارت کا نقشہ میجر رسل کا ہی مرتب کیا ہوا تھا اور ۱۸۰۳ء مین اختتام کو پہنچی۔ اس کے شمالی رخ پر ایک بڑا ایوان ہے جس کا طول ۶۰ فٹ اور عرض ۲۶ فٹ ہے اور کرسی بلند ہے جس کے لئے عمدہ وسیع پتھر کے زینہ ایوان تک پہنچنے کے لئے بنائے گئے ہین اور زینہ کے اوپر دو بڑے شیر بنے ہوئے ہین۔ اس ایوان کی چھت چھ نہایت خوبصورت مرمر نما بلند ستونون پر قایم ہے۔ فرش تماما بھورے اور سفید مرمر کا ہے۔ نیچے کے طبقہ مین بہت عمدگی کے ساتھ سجے ہوئے دربار و نشست کے کمرے ہین۔ دربار کے کمرہ کا طول ۶۰ فٹ عرض ۳۴ فٹ اور ارتفاع ۵۰ فٹ ہے۔ جیساکہ باہر کے ایوان کا ہے۔ اور اس دربار کے کمرہ کے اطراف سقف کے قریب ایک غلام گردش ہے جو بتیس ۳۲ ستونون پر قایم ہے۔ انکے علاوہ اور بھی متعدد کمرہ

ہین جو دربار یا کسی محفل کے انعقاد کے وقت کام مین لائے جاتے ہین - اس احاطہ مین صاحب عالیشان کے مددگارونکے لئے متعدد عمدہ بنگلہ ہین مگر رزیڈنسی سرجن کا مکان احاطہ رزیڈنسی کے باہر ہے رزیڈنسی کے عمارت کے جنوب مین دفاتر کے لئے متعدد کمرے دو قطارون مین بنے ہوئے ہین - شمالی دروازہ کے باہر سوپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی بازار کی عدالت - رزیڈنسی کا شفاخانہ اور رزیڈنسی ہائی اسکول اور گھڑیال کا منارہ ہے - اور تار آفس عمارت کے غرب کو واقع ہے - احاطہ کے اندر ایک مقبرہ بھی ہے جسمین علاوہ دوسرے عہدہ دارون کی قبرون کے تین رزیڈنٹونکی قبرین بھی ہین یعنی کرنل بشبی و کرنل ڈیوڈسن و مسٹر رابرٹس کی جو سنہ ۱۸۵۶ء و سنہ ۱۸۶۱ء و سنہ ۱۸۶۹ء مین فوت ہوئے - سر ولیم رمبولڈ کی قبر بھی اسی مقبرہ مین ہے جو سنہ ۱۸۳۳ء مین فوت ہوئے اور جو پامر کمپنی کے ایک شریک تھے -

احاطۂ رزیڈنسی کے اطراف نہایت آباد بازارات ہین جو بنام رزیڈنسی بازارات موسوم ہین جنمین دیوانی و فوجداری کا اقتدار صاحب عالیشان کو حاصل ہے - اس حصۂ مضافات کی تعداد نفوس سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۶۹۰۴ تھی - اور یہ بازار ایک بہت بڑا مرکز تجارت ہے جسمین ہندوستان کے تمام ساہوکارون کی کوٹھیون کی شاخین اور اونکے گماشتہ رہا کرتے ہین - رزیڈنسی کے شفاخانہ کے غرب کو لوکل فنڈ کی عمارت ہے - اور رزیڈنسی کے دروازہ غربی کی سڑک کے دائین طرف بنگال بنک کی شاخ ہے جسکی عمارت سنگی نہایت پختہ اور خوشنما بنی ہوئی ہے - شاہنشاہی پوسٹ آفس رزیڈنسی بازار کے حدود کے شمالی غربی گوشہ مین واقع ہے جسکے تھوڑے دور جانب شمال سینٹ جارج کا گرجا و اسکول و قبرستان ہے -

سکندرآباد

سکندرآباد (۱۷° ۲۲ شمالی و ۷۸° ۳۰ شرقی) انگریزی چھاؤنی ہے جو اس سرکار مین چہ میل بلدۂ حیدرآباد کے شمال شرق کو واقع ہے اور اسکی بلندی سمندر کی سطح سے (۱۸۶۰) فیٹ ہے اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۸۳۵۰) اور بلارم اور ترملگیری کی مردم شماری (۱۲۸۸۶) تھی۔ سکندرآباد کا نام نواب سکندر جاہ بہادر کے نام نامی سے منسوب ہے اور تمام ہندوستان مین سب سے بڑی فوجی چھاؤنی ہے۔ اور ۱۹۰۳ء مین بلارم کی چھاؤنی کو اسمین شریک کردینے سے اور بھی بڑھگئی ہے جو آگے حیدرآباد کنٹنجنٹ کی چھاؤنی تھی۔ انگریزی فوج جو سکندرآباد مین تھی حیدرآباد سبسڈیری فوج کے نام سے مشہور تھی اور اونکی تنخواہ حسب تعہد نامہ ۱۸۰۰ء اُن اضلاع کی مالگزاری سے ادا ہوتی تھی جو سرکار عالی نے حسب عہدنامہ مذکورہ سرکار کمپنی کو تفویض کیا تھا سرکار نظام نے اقرار کیا تھا کہ وقت ضرورت سبسڈیری فوج کی کمک کے لئے ایک فوج کنٹنجنٹ قایم کرین یہ کنٹنجنٹ جسکی تنخواہ کے لئے ملک برار ۱۸۵۳ء کے عہدنامہ کے مطابق سرکار عظمت مدار کے تفویض ہوا تھا اور بعد ۱۸۶۰ء مین اُس عہدنامہ کی ترمیم ہوئی اسکا مستقر بلارم مین تھا۔ اور اسکی چھاؤنیان ایلچپور ملک برار مین اور اورنگ آباد و جالنہ و موسن آباد (آنبہ جوگائی) و ہنگولی و رایچور اس ریاست کے پانچ مقامات مین قایم تھین لیکن از روے اقرار نامہ ۱۹۰۲ء فوج کنٹنجنٹ بحیثیت فوج علحدہ باقی نہین رہی اور سرکار عظمت مدار کے ہندوستان کے فوج مین شریک کردیگئی۔ اور اوسکی چھاؤنیان باستثنائے چھاؤنی ایلچپور و اورنگ آباد سب خالی کردیگئین اور بلارم سکندرآباد کی چھاؤنی مین ضم کردیا گیا لیکن اب بھی اسکی کنٹونمنٹ کمیٹی و مجسٹریٹ بحال خود قایم ہین۔ ۱۹۰۴ء مین سکندرآباد

وبلارم کی فوج سا خلو یعنی مدامی ایک رجمنٹ گورون کے سوار اور دو رجمنٹین ملکی سوار - ایک توپخانہ گھوڑون کا اور تین توپخانہ فیلڈ آرٹیلیری کے اور دو بٹالین گورون کے پیدل اور چھ بٹالین ملکی پیدلون کی شامل ہین - انکے علاوہ ایک کمپنی سا پرز و مائنرز کی مع تعداد مناسب خچرون اور ٹرانسپورٹ کے حالون کی بھی شامل ہے - اب یہ مجموعی چھاؤنی سکندرآباد و چلگلگوڑہ و بوین پلی و بیگم پیٹھ و ترملگیری وشمالی ترملگیری و بلارم سب کو شامل ہے ۱۸۵۰ء تک سکندرآباد کی چھاؤنی مین صرف ایک قطار بارکس اور جھونپڑیون کی تین میل طول تک شرق سے غرب کو ممتد تھی جس کی باین جانب اور مقابل مین توپخانہ تھا - اور دائین جانب پیدل فوج تھی اسکے بعد سے چھاؤنی کے حدود مین توسیع کی گئی چنانچہ اب اُن حدود مذکورۂ بالا کو شامل ہے جس کا رقبہ ۲۲ مربع میل سمجھا جاتا ہے جس کے درمیان بہت سارے بکھرے ہوئے مواضع بھی واقع ہین - یورپین فوج کے لئے دو منزلہ نئی بارکین تیار ہوئی ہین اور دیسی فوج کے لئے بھی آرام کی قیام گاہین بنائی گئی ہین -

سکندرآباد کے اطراف میلون تک زمین کی سطح نشیب و فراز پر مشتمل ہے اور کہین تحتانی طبقہ کے پتھر سطح پر نمود ہوتے ہین اور شرقاً و غرباً گرین اسٹون کی دیوارون سے متقاطع ہوتے ہین کنٹونمنٹ کے مشرق کی جانب گرانیٹ پتھر کے دو بڑے اوٹ کراپ نظر آتے ہین - اور مشرق ہی کی جانب مولیٰ علی کا پہاڑ ہے اور اوسکے قریب قدم رسول کا پہاڑ ہے - کیونکہ مشہور ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم گاہ ہے - سایہ دار درخت چھاؤنی کے راستون کے دونون طرف لگائے گئے ہین - اور کہین سیندھی اور تاڑ کے درخت بھی ہین - اگر یہ نہوتے تو اس قطعہ کی صورت بالکل ویران نظر آتی - اور فراش کی گہرائی بلند مقامات

پر بہت ہی کم ہے نشیبی مواقع اور وادیون مین دہان کی زراعت ہوتی ہے جہان اکثر تالاب و کنٹہ بنائے گئے ہین۔ باولیون کا پانی کافی نہونے سے اِن پچھلے سالون مین جڑمُلہ کا تالاب بنایا گیا ہے تاکہ سکندرآباد کی فوجی و سیول آبادی کو سیراب کرسکے مگر ابتک اسمین پوری کامیابی نہین ہوئی ہے۔ متصلاً چھاؤنی کے جنوب غرب مین ایک بہت بڑا تالاب ہے جسکو حسین ساگر کہتے ہین جسکا زمانہ تعمیر عہد شاہان قطب شاہیہ ہے۔ اس تالاب کا محیط کوئی نو میل ہے۔

۱۸۵۷ء کے غدر مین سکندرآباد کی فوج کی وفاداری مین رخنہ اندازی کرنے کے لئے ایکنا کامیاب کوشش کی گئی تھی۔ رزیڈنسی پر جو حملہ کیا گیا تھا اوسکی مدافعت کی گئی اور ۵۸-۱۸۵۷ء کے طغیان کے زمانہ مین سبسڈیری فوج اور کنٹنجنٹ دونون نے وفاداری سے کام کیا۔

سکندرآباد کی آب وہوا عموماً صحیح ہے اگرچہ آخری زمانہ بارش یعنی ستمبر مین کسیقدر بخارکا زور رہتا ہے جیساکہ ہندوستان کے اکثر جاے ہے۔ مقدار بارش اکثر غیر معین ہے۔ ۲۵ سال گذشتہ مختتمہ ۱۹۰۳ء مین اسکا اوسط ۳۲٫۳۷ تھا۔

گولکنڈہ

گولکنڈہ (۱۷° ۲۳' شمال و ۷۸° ۲۴' شرق) جو قلعہ محمدنگر کے نام سے بھی موسوم ہے ایک قلعہ اور ویران شہر ہے جو حیدرآباد کے پانچ میل مغرب کو واقع ہے۔ سلاطین قطب شاہیہ کا پائ تخت تھا جن کا عہد سلطنت ۱۵۱۸ء سے ۱۶۸۷ء تک تھا۔ اِس قلعہ کا بانی راجہ ورنگل تھا جسنے اِس کو مع محالات متعلقہ کسی بادشاہ بہمنیہ کا گلبرگہ کو تفویض کیا ۱۵۱۲ء مین یہ قلعہ بہمنیہ سے قطب شاہیہ کے

ہاتھ آیا۔ گولکنڈہ کی تاریخ بلدہ حیدرآباد کی تاریخ ہے۔ یہ قلعہ ایک گرانیٹ کے پہاڑ کے تیسرے اٹھان پر بنا ہوا ہے۔ اور بہت وسیع اور متعدد احاطون پر مشتمل ہے۔ اور نہایت مستحکم اور اچھی حالت مین ہے۔ اسکے اطراف مین ایک سنگی مستحکم فصیل ہے جو تین میل طویل ہے۔ اور گوشون پر اسکے ۸ برج ہین۔ بعض برجون پر بڑی بڑی توپین سوار ہین جن پر کچھ فارسی عبارات کندہ ہین۔ اندرون دیوار قلعہ متعدد محلات و مساجد و عمارات کے ویرانہ اور کھنڈر موجود ہین جو ہر طرف پھیلے ہوئے ہین۔ لیکن بالاحصار کی حالت تعمیر ٹھیک ہے۔ قلعہ کے آٹھ دروازہ ہین جنمین سے چار اس وقت کھلے ہوئے ہین اور قلعہ کی فصیل کے نیچے قلعہ کے اطراف خندق ہے جو اکثر جائے بھر گئی ہے۔ مختلف عمارات پر قطب شاہیہ کے زمانہ کے کتبہ بھی منقوش ہین۔ قلعہ سے نصف میل جانب شمال سلاطین قطب شاہیہ کے گنبد ہین جو فی زمانناً اس مقام کی ایک خاص خصوصیت خیال کیجاتی ہے۔ یہ گنبد دکن مین اسلامی گنبدون اور مقابر مین نہایت سرآوردہ اور عمدہ ہین۔ اگرچہ اونکی ایرانی کاشتی کاری ناظرین و تماشائیون کے دستبرد سے محفوظ نہین رہی ہے۔ گولکنڈہ مین اس وقت چند عرب اور خصوصاً گولکنڈہ بریگیڈ کی جمعیت بطور گریسن یعنی ساخلو کے مقیم ہے جو ایک توپخانہ و ایک رجمنٹ سوار و پیدل باقاعدہ پر مشتمل ہے۔ رود موسی قلعہ کے جنوب مین بہتی ہے جس کے شمالی یا بائین کنارہ پر یہ قلعہ واقع ہے۔

صوبۂ میدک گلشن آباد

یہ ایک صوبہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ہے جو ۱۳۱۹ف مین سابق کے صوبۂ بیدر سے

مستخرج ہوا ہے۔ اِس مین حسب ذیل چار ضلع شامل ہین۔

اضلاع	رقبہ مربع میلون مین	مردم شماری	آمدنی اراضی دلوکل سیس
نظام آباد (اندور)	۳۲۸۲	۴۶۷۳۶۷	لاکھ ۹۰ لاکھ
میدک	۳۴۴۷	۵۳۶۰۲۷	لاکھ ۹۰ لاکھ
محبوب نگر	۵۸۴۲	۶۱۳۷۷۱	لاکھ لاکھ
نلگنڈہ	۴۹۱۳	۸۲۳۱۲۱	لاکھ ۹۰ لاکھ
میزان صوبہ	۱۷۴۸۴	۲۴۴۰۲۸۶	۱۷ لاکھ لاکھ

گنجانی نفوس فی مربع میل (۱۳۹/۶) ہے اور اس صوبہ مین گیارہ قصبات اور (۲۷۴۷) مواضع ہین معتبر مراکز تجارت قصبات نظام آباد و میدک و سداسیو پیٹھہ و ستدی پیٹھہ و محبوب نگر و نارائن پیٹھہ و نلگنڈہ و بھونگیر ہین۔ میدک و نلگنڈہ و بھونگیر تاریخی مقامات بھی ہین صوبہ دار کا مستقر پٹنچرو ہے۔

صوبۂ بیدر

یہ سابق کا صوبہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے بالکل وسط مین واقع ہے اور شمال مین برار کے ضلع ایوت محل سے جنوب مین دریای کشنا تک ممتد ہے یہ صوبہ درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۶° ۵۰ اور ۱۹° ۵۵ اور زمانین خطوط طول بلد شرقی ۷۷° ۹۰ اور ۸۰° واقع ہے۔ صوبہ دار کا مستقر پٹنچرو ہے جو تعلقہ کلبگہ کا ایک موضع ہے اِس صوبہ کی مردم شماری جو ۱۸۸۱ء مین (۲۴۵۵۱۷۹) تھی ۱۸۹۱ء مین (۲۸۱۲۷۰۲) ہوئی مگر ۱۹۰۱ء مین گھٹکر (۲۰۴۵۹۷۹) ہوگئی۔ اس کا کل رقبہ (۲۲۵۶۷) مربع میل تہا اور گنجانی نفوس متقابل

(۱۳۵) فی مربع میل کل ملک کے (۱۲۲) نفر فی مربع میل تھی۔ یہ صوبہ بلحاظ رقبہ و مردم شماری باقی صوبجات ملک سے بڑا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسمین (۲/۱۱۸) فیصدی ہندو اور (۹/۶) فیصدی مسلمان آباد تھے بعلاوہ ۱۶ عیسائی (جنمین ۷/۱۹ دیسی عیسائی تھے)۔ (۱۳۲۰) جین۔ ۴ پارسی۔ ۴۹۳ سکھ اور (۵۴۳۵۷/۱) انیسٹ کے اس صوبہ مین ذیل کے پانچ ضلع شریک تھے۔

اضلاع	رقبہ مربع میلون مین	مردم شماری	مالگذاری اراضی وسیس
بیدر	۴۱۶۸	۷۶۶۱۸۹	لاکھ
اندور	۴۸۲۲	۶۳۴۵۸۸	لاکھ
محبوب نگر	۶۵۴۳	۷۰۵۷۲۵	لاکھ
میدک	۲۰۰۵	۳۶۶۷۲۲	لاکھ
سرپور ٹانڈور	۵۰۲۹	۲۷۲۸۱۵	لاکھ
میزان صوبہ	۲۲۵۶۷	۲۷۴۵۹۷۹	لاکھ

۱۹۰۵ء مین ضلع بیدر صوبہ گلبرگہ مین اور سرپور ٹانڈور جو اب تک اورنگ آباد کہلاتا تھا صوبہ ورنگل مین شامل ہوا اور صوبہ ورنگل سے ضلع ملگنڈہ اسمین شامل کیا گیا اور اس جدید صوبہ کا نام میدک گلشن آباد رکھا گیا۔ بقیہ اضلاع کے رقبات مین بھی تغیرات واقع ہوئے اور ضلع اندور کا نام بھی بدلکر نظام آباد رکھا گیا۔

ضلع نظام آباد

حدود در صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے۔

یہ ایک ضلع ہے صوبہ میدک گلشن آباد کا جو سابق مین اندور کہلاتا تھا اسکے شمال مین اضلاع نانڈیڑ

وعادل آباد۔ مشرق مین ضلع کریم نگر۔ جنوب مین ضلع میدک گلشن آباد اور مغرب مین پھر ناندیڑ واقع ہین۔ اس کا موجودہ رقبہ شمول جاگیرات تقریباً (۳۲۸۲) مربع میل ہے۔ اس کے شرق ومغرب کے جانب چند چھوٹے سلسلہ پہاڑون کے واقع ہین۔ اسکی سب سے بڑی ندی دریاے گوداوری ہے جو اسکی شمالی سرحد ہے اور اضلاع ناندیڑ وعادل آباد کو اس سے جدا کرتا ہے۔ گوداوری کی سب سے بڑی شاخ دریاے مانجرا ہے جو اس کے غرب کو بہتے ہوئے اس ضلع کو ناندیڑ سے جدا کرتا ہے۔ چھوٹی ندیان پھلانگ تعلقات نظام آباد وآمورین اور ریڈلاکشاواگو تعلقہ کامارڈی پٹھہ مین بہتی ہین۔

نباتات

اس ضلع کے نباتات مین ساگون آبنوس سیسم نلامدی۔ ایپا۔ بیجاسال بیڑوڈ شریفہ آم وانلی وغیرہ ہین۔

طبقات الارض

اس ضلع کے طبقات آرکین اور دکن ٹرپ قسم کے ہین اور پہلی قسم کا رقبہ بہت زیادہ ہے۔

حیوانات

شیر بھیڑیا۔ تیندوا۔ چیتا۔ اور جنگلی سور کثرت سے ہین۔ اقسام کے ہرن۔ سانبر چیتل نیلگائی جنگلی بکری اور خرگوش بھی بہت پائے جاتے ہین۔

موسم آب وہوا اور بارش

اس ضلع کی ہوا فبروری سے آخر مے تک خوشگوار اور صحت بخش ہے اور موسم بارش وسرما مین مرطوب ودلگیر رہتی ہے جس سے اقسام بخار کا شکوہ رہتا ہے حرارت پیمائش دسمبر مین ۴۵ درجہ تک دکھلاتا ہے اور گرمیون مین اس کا پارا (۱۱۰) درجہ تک صعود کرتا ہے۔ اوسط بارش اس ضلع کی (۴۲) انچ ہے

مردم شماری

۱۹۰۱ء کے تغیرات کے قبل اس ضلع کی مردم شماری کی کیفیت ضلع اندور کے تحت مین ملاحظہ کیجاے لیکن فی الحال اسکی مردم شماری (۴۶۷۳۶۰) ہے اور موجودہ صورت مین یہ پانچ تعلقات پر مشتمل

ہے یعنی نظام آباد۔ بودہن۔ آرمور کامارپلی پٹھہ اور یلارپلی پٹھہ۔ علاوہ ایک بڑے علاقہ پائیگاہ۔ تین ہستان اور سات بڑے جاگیری علاقون کے اسمین چار معتبر قصبات ہین۔ نظام آباد (۱۲۸۷۱ نفوس) آرمور (۹۰۳۱) بودہن (۶۴۳۴) اور بالکنڈہ (۵۰۱۹) اسکے ساکنین مین ۹۱ فیصدی ہندو اور باقی مسلمان ہین اور اٹھہ فیصدی سے زائد تلنگی بولتے ہین۔

مالگذاری اراضی

اس کی خالص مالگذاری اراضی (۱۴،۷۰) لاکھ روپیہ ہے۔

ضلع اندور

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کا بیان

ضلع اندور ایک اندرونی ضلع صوبہ بیدر کا ہے جو مابین اضلاع سرپور تانڈور (شمال) و ایلگندل (مشرق) و میدک (جنوب) و ناندیڑ (مغرب) واقع ہے۔ اور درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۸° ۵۰') و (۱۹° ۲۰') اور خطوط طول بلد شرقی (۷۷° ۴۰') و (۷۹°) واقع ہوا ہے۔ اس کا رقبہ بشمول جاگیرات و پائیگاہ (۴۸۲۲) مربع میل ہے اور اراضی خالصہ کا رقبہ (۳۵۰۴) مربع میل ہے۔ اس ضلع کے شمالی حصہ مین ضلع ناندیڑ سے ضلع ایلگندل تک ایک سلسلہ پہاڑون کا ممتد ہے اور دوسرے چھوٹے چھوٹے سلسلہ بھی ضلع کے مغرب و مشرق مین پائے جاتے ہین۔

اس ضلع کا سب سے بڑا دریا گوداوری ہے جو ضلع متصلہ ناندیڑ سے داخل ہوکر اسکے شمالی حصہ مین سے گذرتے ہوئے ضلع ایلگندل مین داخل ہوجاتا ہے۔ اس کا طول اس ضلع مین ۱۰۰ میل ہے۔ رود مانجرا جو گوداوری کا سب سے بڑا شعبہ ہے۔ اس ضلع کے جنوبی مغربی گوشہ مین ضلع میدک سے داخل ہوکر تعلقہ بودہن کے موضع کندکرتی کے قریب گوداوری مین شامل ہوجاتی ہے اسکا طول

ضلع مین باسٹھ میل ہے۔ پائین گنگا شمال مین اس ضلع کے تعلقہ نرسا پور اور تعلقہ پوسڈ علاقہ برار کے درمیان حد فاصل واقع ہوئی ہے دوسری چھوٹی چھوٹی ندیان تعلقہ نرسا پور مین سدّہا اور تعلقات اندور و آمور مین پھلانگ و تعلقات نرسا پور و زیل مین سورن ہین۔ یہ سب گوداوری کی شاخین ہین۔ کامارڈی تعلقہ مین بھی ایک چھوٹی ندی ہے جس کو ویڈلا کٹاوا گو کہتے ہین۔

طبقات الارض — اس ضلع کے احجار اکین اور دکن ٹرپ کے سلسلون سے متعلق ہین۔ اول الذکر کا پھیلاؤ بہت وسیع ہے اور دکن ٹرپ اکثر شمالی سرحد کے محاذی واقع ہے۔

نباتات — اس ضلع کے نباتات مین ساگوان۔ سیسم۔ آبنوس۔ نلّامدی۔ ایپا۔ بیجا سال اور ڈرڈہ ہین

حیوانات — جملہ تعلقات ضلع مین باستثنائے تعلقہ مدہول جنگل واقع ہین جنمین شیر۔ ریچھ۔ تیندوا۔ جنگلی کتا۔ چیتا۔ ترس جنگلی سور۔ سامبر چیتل۔ نیل گاے جنگلی بکری اور خرگوش پاے جاتے ہین۔

موسم و آب ہوا — ماہ فبروری (فروردین) سے آخر مے (تیر) تک موسم خشک اور صحت بخش رہتا ہے۔ مگر فصل بارش اور سرما مین مرطوب اور ملیریا انگیز رہتا ہے جس سے بخار اور لرزہ کی شکایت عام ہوتی ہے۔ مقیاس الحرارت ڈسمبر (بہمن) مین ۴۰ درجہ اور مے (تیر) مین ۱۱۰ درجہ تک پہونچتا ہے۔ تعلقہ زیل مین پانی خراب ہے جسکے استعمال سے استسقا اور ملیریل بخار کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔

مقدار بارش — اس ضلع کی بارش کا اکیس سالہ اوسط ۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک (۴۲) انچ تھا۔

تاریخ — یہ ضلع علاء الدین خلجی کے ہاتھ پر ۱۳۱۱ء مین فتح ہوا۔ اُسکے بعد یہ سلاطین بہمنیہ کے اور اُنکے بعد قطب شاہیہ کے قبضہ مین رہا۔ گولکنڈہ کے فتح کے بعد اورنگ زیب نے اسکو سلطنت دہلی مین شامل کرلیا اور آخر کار اس سے بھی علیحدہ ہوکر اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین سرکار ابد قرار آصفیہ کے قبضہ مین آیا۔

آثار عتیقہ

قدیم اور تاریخی آثار مین معظم قلعہ نرمل ہے۔ اِس کے اطراف کے ٹیلون اور پہاڑیون پر جو چوطرف نظر آتی ہین ابتک قلعہ بندی کے آثار نمایان ہین۔ عمدہ مواقع و فصیل جو قصبہ نرمل کے اطراف ہین یورپین نمونہ اور طرز پر ہین جن کو فراسیسی انجنیران سرکار نے بنایا تھا۔ قصبہ اندور کے جنوب غرب مین ایک محفوظ قلعہ نما مندر موجود ہے جسکو قلعہ اندور کہتے ہین اور جسکو فی زمانناہذ سنٹرل جیل بنایا گیا ہے پلاریڈی پیٹہ مین دو قدیم دیول ہین جنمین عمدہ ترشی ہوئی مورتین اور صورتین موجود ہین۔ اندور کے دس میل جنوب مین موضع گورسمدرم کے قریب تین ارمنیون کی قبرین ہین جو ستر ہوین صدی عیسوی کے آخر کی ہین۔

مردم شماری

اِس ضلع مین (۱۱۵۹) قصبات و مواضع ہین۔ اس کے نفوس کی تعداد ۱۸۸۱ء کی مردم شماری مین (۵۷۷۲۶۴) ۱۸۹۱ء مین (۶۳۹۵۹۸) اور ۱۹۰۱ء مین (۶۳۴۵۸۸) تھی۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین جو تعداد نفوس مین کمی ہوئی وہ ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ اور اُس کا رقبہ (۴۸۲۲) مربع میل ہے معتبر قصبات اِس کے اندور (۱۲۰۷۱) نفوس۔ آرمور۔ (۹۰۳۱) نرمل (۷۷۵۱) بودہن (۶۴۳۴) مدہول (۶۰۴۰) کنڈلواڑی پایگاہ (۶۵۵۷) اور بالکنڈہ جاگیر (۵۰۱۸) ہین۔ قصبہ اندور ضلع و تعلقہ کا مستقر ہے۔ اس ضلع کے فیصدی (۹۱) نفوس ہندو اور باقی مسلمان ہین۔ اور (۷۸) فیصدی سے زاید تلنگی زبان بولتے ہین تختۂ ذیل سے ضلع کے رقبہ و قصبات و مواضع و نفوس کی تفصیل ظاہر ہوگی

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت ۱۸۸۱ء و ۱۹۰۱ء مردم شماری	تعداد اون لوگونکی جو پڑھنا لکھنا جانتے ہین
اندور	۴۱۵	۱	۶۹	۵۲۷۷۸	۱۲۷	+ ۱۲۰	
نرمل	۵۰۰	۱	۱۰۰	۴۱۳۵۱	۸۳	— ۱۶/۴	

تعلقات و جاگیرات	قریہ جات سکونتی مین	تعداد تعلقہ جات	تعداد مواضع	مردم شماری	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت ۱۹۰۱ء و ۱۹۱۱ء	تعداد ان جاگیرداروں کی جو پیشی کرتے ہین
ازمور	۴۷۹	۱	۷۲	۵۰۷۱۷	۱۰۶	— ۲٫۹	
پٹی نیگل	۳۱۱	۰	۳۷	۲۹۵۰۸	۹۵	+ ۲٫۳	
کامارپلی پیٹھ	۳۳۸	۰	۷۱	۴۳۳۷۵	۱۲۸	+ ۲٫۴	
یلارپلی پیٹھ	۱۷۲	۰	۷۰	۲۷۵۷۴	۱۶۰	— ۳٫۶	
بانسواڑہ	۳۱۹	۰	۶۵	۳۷۹۷۲	۱۱۹	+ ۲٫۸	
بودہن	۲۳۰	۱	۴۲	۳۱۶۶۸	۱۳۳	+ ۴٫۱	
مدہول	۲۸۲	۱	۹۰	۴۲۶۴۰	۱۵۱	— ۱٫۱	
نرسانپور	۵۲۱	۰	۱۳۳	۴۸۴۸۹	۹۱	— ۰٫۸	
جاگیرات	۱۲۴۸	۲	۴۰۳	۲۲۸۵۱۶	۱۸۳	— ۲٫۲	
میزان ضلع	۴۸۲۲	۷	۱۱۵۲	۶۳۴۵۸۸	۱۳۱	— ۱٫۳	۱۳۵۱۹

تعلقہ وار اعداد غیر معلوم

تعلقات نرسل و نرسانپور ۱۹۰۵ء مین ضلع جدید عادل آباد کو دئے گئے اور تعلقہ مدہول اور جزو بانسواڑہ ضلع ناندیڑ مین منتقل ہوئے بانسواڑہ کا باقی حصہ تعلقات بودہن و یلارپلی پیٹھ مین تقسیم پایا اور جاگیرات ہرور مین ضم ہوا۔ تعلقات یلارپلی پیٹھ و کامارپلی پیٹھ مین کچھ تغیرات واقع ہوئے اور ضلع بحالت موجودہ بنام نظام آباد موسوم ہے۔

لوگون کی ذات اور پیشہ

خاص زراعت پیشہ ذات والون کی تعداد ضلع مین (۱۷۵۶۰) یعنی ۲۸ فیصدی کل ضلع کی مردم شماری

کی ہے۔ اِن مین قابل وقعت کاپوڑ (۳۰۰۸ نفوس) منوڑ (۴۰۰۰) اور کولی (۳۰۰۰) ہین انکے سوا ے دہنگر (۳۶۰۰) بنے یعنی تجارت پیشہ ذاتون مین کومٹی (۱۳۸۰۰) اور روانی (۱۷۰۰) ہین۔ بافندون مین سالار (۱۲۰۰) جلا ہے (۱۳۶۰) اور کوفٹی (۵۱۰۰) ہین بیستا یعنی بھوئی (۱۷۰۰) ہین اِنکے علاوہ (۱۲۰۰) لبارڑے ہین پست اقوام مین مالا یعنی دہیڑ (۶۴۰۰) اور مانگ یا چمار (۳۲۰۰) ہین جو چمڑے کا کام کرتے ہین۔ یہ دونون ذات والے زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین۔ کلال (۱۲۰۰) ہین۔ اس ضلع کے نفوس کی فیصدی (۵۱) سے زاید کی معاش زراعت و زمین پر منحصر ہے۔ اِس ضلع مین (۱۱۵۰) برہمن بھی ہین۔

عیسائی مشن

قصبہ اندور کے قریب مقام کنٹیٹور پر ایک میتھوڈیسٹ مشن ۱۸۹۹ء مین کھولا گیا۔ اس مشن کے متعلق دو مدرسہ اور ایک بخاری کا کارخانہ ہے۔ اِس ضلع مین ۳۲ رسیی عیسائی تھے۔ جنمین دو میتھوڈسٹ تھے

عام حالت زراعت

تعلقات مہو اور نرسا پور مین سیاہ ریگڑ بہ نسبت مسب کھرب اور چکلے کے زیادہ ہے اور یا خیر اقسام اکثر تیلی اور ہلکی رنگ کی زمینین ہین جو بقیہ تعلقات ضلع مین کثرت سے ہین۔ تعلقات مذکورہ بالا مین تری کی زراعت مفقود ہے مگر بقیہ تعلقات مین متعدد تالابون کا وجود اُسکا خاصہ ہے۔ پہاڑون اور ٹیلون کے دامن اور وادیون کی زمینین چونکہ غریلی ہین اس لئے عموماً نہایت حاصل خیز ہین۔

منظم مواضعین زراعت و غلات

قبضہ اراضی رعیت واری ہے ۱۹۰۱ء مین (۳۵۷۴) مربع میل اراضی خالصہ مین سے (۲۹۷) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۱۳۸۸) جنگلات اور (۶۴۷) مربع میل غیر قابل زراعت اور (۱۰۴۲) مربع میل رقبہ منزروعہ تھا۔

عام غذا

عام غذا ضلع کے مخلوق کی جوار و چاول ہے۔ جوار جملہ رقبہ منزروعہ کے (۵۸) فیصدی سے حاصل ہوتی ہے

اور دھان کا رقبہ (۹۱) مربع میل تھا۔ دوسرے غلات وحبوبات کا رقبہ مثل کودرو۔ لچنا اور مکا (۱۲۸) مربع میل اور کپاس کا (۳۴) مربع میل ہے۔

زراعتی جانور ٹٹو۔ بھیڑ۔ بکری

اس ضلع مین زراعتی جانور ٹٹو۔ بھیڑ۔ بکری معمولی قسم کی ہین۔ جو زراعتی جانور پہاڑی حصہ ضلع مین ہوتے ہین وہ میدان کے جانورون سے زیادہ مضبوط ہین مگر دونون قد وجثہ مین چھوٹے ہوتے ہین تعلقہ نرسل آگے عمدہ بیلون کے لئے مشہور تھا جو نسل غالباً سرپور تاندور سے اس تعلقہ مین آئی تھی گھوڑون کی نسل کی ترقی کے لئے ایک گھوڑا خاص اندور مین اور دوسرا کلمار ٹیڈی مین رکھا گیا ہے۔

آبپاشی

سنہ ۱۹۰۱ء مین تری کا رقبہ (۱۱۹) مربع میل تھا معظم زراعت آبپاشی دو بڑے نالہ ہین جو پھلانگ وسورن ویڈلا کٹاؤ گے سے نکالے گئے ہین اور اکثر بڑے تالابون کو ان سے پانی پہونچتا ہے۔ انکے علاوہ دوسرے نالے بھی ہین جو چوالیس بڑے چھوٹے کٹھوون سے آبرسانی کرتے ہین ذریعہ آبپاشی مذکورۂ بالا کے سوائے (۶۳۵) تالاب (۸۳۷) کنٹہ اور (۳۱۱۲) باولیان بھی ہین جو عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔

جنگلات

ضلع اندور مین بڑے وسیع قطعات جنگل کے ہین سوائے تعلقہ مدہول باقی سب تعلقات مین جنگل ہے اور زرسل وبمگل کے تو جنگل بہت ہی گھنے ہین انمین ساگوان۔ آبنوس سیسم۔ نلامدی۔ ایپا اور بیجاسال کے درخت خوب بڑے ہوتے اور لکڑی بھی موٹی نکلتی ہے۔ دوسرے تعلقات مین بھی اگرچہ انہی اقسام کا چوبینہ نکلتا ہے مگر ویسی ضخامت کا نہین جو ان دو تعلقات کا ہے اور ریلوے کے سلیپرون اور مکانات کے ستونون اور تیرون کے لئے بکار آمد ہے۔ سوائے تعلقہ مدہول کے باقی کل ضلع مین ایندھن اقراط سے موجود ہے۔ اور رعایا ببول اور نیم کے درخت اپنے آلات کشاورزی کے لئے بھی لگاتے ہین۔

محصورہ جنگل (۷۹۵) مربع میل اور غیر محصورہ (۵۹۳) مربع میل ہے۔

معدنیات

اِس ضلع مین گرانیٹ اور بسالٹ کا پتھر کثرت سے ہوتا ہے جو عمارت کے کام مین آتا ہے۔ لوہے کا پتھر جو بیگل و آرمور مین ہوتا ہے نہایت عمدہ ہوتا ہے اور کونہ سمدرم تعلقہ آرمور کے فولاد سے جو جوہر اور پھل تیار ہوتے تھے وہ آبداری اور جوہر کے لحاظ سے زیادہ مشہور تھے۔

صنایع ضلع

گاڑا پکڑا ہر قسم کا تمام ضلع مین بنتا ہے۔ آرمور مین کھتری لوگ اقسام کی ریشمی ساڑیان اور ریشمی کپڑے بنتے ہین اور اُسکے نصف کے قریب قیمتی (۷ ہزار) روپیہ کا مال باہر جاتا ہے۔ بیگل اور زیل مین میانہ کرشتیان۔ کرسیان مینر ملکی گنجفہ ڈھالی اور چوبی پردہ نہایت عمدگی کے ساتھ بمنت رنگے جاتے ہین جنمین ملکی رنگ و روغن استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بہت ہی خوش وضع و خوبصورت ہوتے ہین۔ بتیلی ظروف و کانچ کی چوڑیان اور پتھر کے گلاس و کٹورے اور اقسام کے فولادی چھریان اور آلات جارحہ بھی اِن دونون تعلقات مین تیار ہوتے ہین اور برآمد کئے جاتے ہین۔ قصبۂ اندور مین جانماز اور رنگین پردے چھاپے جاتے ہین اور خوشبو تیل اور سر کا مصالح اگر بتی اور اگر بڑی عمدہ قسم کی تیار ہوتی ہے۔ حال مین ایک دہان کوٹنے کا کارخانہ جاری ہوا ہے جسمین روزانہ (۱۱) ٹن یعنی (۳۰۸) سن دہان کوٹا جاتا ہے اور ۳۳ مزدور اسمین کام کرتے ہین تعلقۂ مدہول مین ایک روئی صاف کرنے کی اور ایک روئی دبانے کی کل ہے۔ یہ دونون کارخانے بھی انجن سے چلائے جاتے ہین۔ پہلے مین (۷۶) اور دوسرے مین (۴۶) مزدور روزانہ کام کرتے ہین روزانہ (۳۶) کھنڈی روئی صاف ہوتی ہے اور دو سو کھنڈی دبائی جاتی ہے۔ چار لوگ معمولی طور پر چمڑے کی دباغت کرتے ہین جو ڈولون اور چپل وغیرہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

تجارت

معظم برآمد مال تجارت چاول۔ چنا اور دیگر غلات خوردنی۔ روئی اجناس روغندار۔ تیل۔ مرچ۔ گڑ۔ ململ مولیشی۔ ٹڈی اور رینگ۔ تمباکو۔ چمڑا۔ ترڈوڑ کی چھال۔ گاڑہا۔ کپڑا۔ ریشمی ساڑیاں اور پیتل کے ظروف ہین۔ اور معظم درآمد مین سوتی ریشمی اور اونی کپڑے۔ نمک۔ سوکھی مچھلی۔ افیون۔ گرم مصالح۔ سونا۔ چاندی تانبا۔ پیتل۔ لوہا۔ معدنی تیل۔ ولایتی شکر۔ اور خام ریشم ہین۔ عام تجارت تو اضلاع متصلہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ مگر روئی۔ چمڑا۔ ترڈوڑ کی چھال۔ ٹڈی سینگ اور روغندار اجناس بمبئی اور مدراس کو بھیجے جاتے ہین۔ قصبۂ اندور ضلع کی تجارت کا عمدہ مرکز ہے خصوصاً اُن مقامات کے لئے جہان ریل نہین ہے۔ تعلقات کے مستقرات مین ہفتہ واری بازارات بھرتے ہین اور ان مقامات سے اندرون ملک مال بھیجا جاتا ہے۔ اِس ضلع مین تجارت خاص کر کوٹیمون کے ہاتھ ہے۔

ریلوے اور سڑکین

حیدرآباد گودا وری ولی ریلوے اس ضلع مین شمال غرب سے جنوب کو جاتی ہے۔ اسکا طول ضلع مین (۸۰) میل ہے اور اندرون وحدود ضلع اسکے دس اسٹیشن ہین۔

یہان جملہ موسم کی پختہ سڑکون کا طول (۱۴۲) میل ہے۔ ناگپور کی پورانی سڑک جو حیدرآباد سے ناگپور ممالک وسطی ہند کو جاتی ہے اس ضلع مین اُس کا طول (۸۴) میل ہے اور اسکی نگہداشت اِس وقت بھی ذریعہ بیعنہٗ تعمیرات عمل مین آتی ہے۔ ایک اور سڑک (۳۹) میل لمبی اندور سے بالنسوا ڈہ کو جاتی ہے۔ ریلوے کی امدادی سڑکین چار ہین جنکا مجموعی طول (۱۹) میل ہے اور دوسری معمولی خام سڑکین بھی ہین جو مستقر ضلع سے تعلقات کے مستقرات کو جاتی ہین۔ بالجملہ اس ضلع مین شوارع کی کمی نہین ہے

قحط

ضلع اندور کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنے وسیع جنگلات اور مستعد و تالابون کا ممنون ہونا چاہیئے ۱۸۱۹ء مین جبکہ گلگیہ ولنگسگور و بیڑ و پربھنی مین قحط تھا اندور مین خفیف سی گرانی تھی ۱۸۳۳ء کے

قحط مین انسان کو تو کوئی صدمہ نہین پہونچا مگر چارے کی قلت سے جانور بکثرت تلف ہوے سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط عظیم کے صدمہ سے صوبۂ اورنگ آباد کے کل اضلاع اور ضلع عثمان آباد تو بہت متاثر ہوے مگر ضلع اندور تک اسکا اثر سرایت کر گیا کیونکہ اُس سال اُسکی مقدار بارش (۱۶) انچ یعنی ½ اوسط کے ہوئی۔ چونکہ سنہ ۱۸۹۸ء اچھا سال تھا رعایا کو زیادہ سختی جھیلنی نہین پڑی گو سرکار کو بوجہ معافی دینے کے بہت نقصان ہوا۔

ضلع کی قسمین اور السنہ

یہ ضلع تین بڑی قسمتون مین منقسم ہے۔ ایک مین بودہن ویلا ریڈی پیٹھ شریک ہین۔ دوسری مین تعلقات کامارپڈی وآرمور شامل ہین۔ پہلی قسمت ایک سوم تعلقدار اور دوسری قسمت ایک دوم تعلقدار کے تحت ہے اور تیسری قسمت جسمین صرف تعلقہ اندور ہے سوم تعلقدار مستقر کے تفویض ہے۔ اور ہر ایک تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔ اول تعلقدار ضلع کے افسر اعلی ہین اور اپنے تمام ماتحتون کے کامون پر عام نگرانی رکھتے ہین۔

عدالت دیوانی اور فوجداری

ضلع مین ایک عدالت دیوانی ناظم دیوانی ضلع کے تحت مین ہے اور دس تحتانی دیوانی عدالتین تحصیلدارون کے ماتحت ہین۔ اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلای فوجداری یعنی چیف مجسٹریٹ ہین اور ناظم دیوانی ضلع جائنٹ مجسٹریٹ ہین اور اقتدارات مجسٹریٹی کو اسیوقت استعمال کرتے ہین جبکہ تعلقدار مستقر سے دور ہون۔ ایک دوم تعلقہ دارکو اقتدارات فوجداری درجہ اول حاصل ہین اور سوم تعلقدارون کو اقتدارات درجہ دوم اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ سوم حاصل ہین۔ معمولی سالون مین جرایم شدیدہ بہت کم واقع ہوتے ہین۔ لیکن سرقۂ مویشی اور ڈاکہ و راہ زنی قحط اور خراب فصل کے ہمرکاب ہین۔

انتظام مالگذاری

اس ضلع کی تاریخ قدیم مالگذاری کا کچھ حال معلوم نہین ہے ضلع بندی کے قبل سواضع وتعلقات مستاجرون کو ایک معین رقم پر دئے جاتے تھے اور اُن کو دس فیصدی حق تعلقداری تحصیل رقم کے لئے دیا جاتا تھا۔ یہ لوگ زراعت خشکی و نیشکر پر نقد رقم لیتے تھے اور وہان پر اپنا حصہ جنس مین وصول کرتے تھے ۱۸۶۶ء مین جب کل ملک کی ضلع بندی ہوئی اور ملک کی تقسیم اضلاع وتعلقات مین کی گئی اوسوقت یہ ضلع بھی قایم ہوا۔ ضلع بندی کے ساتھ کل مالگذاری نقدی مین مبدّل ہوئی ۱۸۹۰ء مین ضلع کی پیمایش بخیہ ختم ہوئی لیکن میعاد بندوبست مختلف مقامات مین مختلف ہے۔ تعلقات مدھول۔ بودھن۔ یلاریڈی پٹھہ۔ و بانسواڑہ مین میعاد پندرا سال رکھی گئی ہے اور نرسا پور و نرمل مین دس سال اور اندور و آرمور و بیگل مین سات سال۔ یہان کا بندوبست ملک میسور کے بندوبست کے اصول پر ہوا ہے کیونکہ اس ضلع کے زراعتی حالات اُس ملک سے بہت مشابہ ہین۔ بندوبست سے مالگذاری مین پانچ فیصدی اضافہ ہوا اور قریہ اراضی مین بہ نسبت سابق (۲۱۶) مربع میل زمین مزروعہ زیادہ برآمد ہوئی۔ اوسط دہ ارا خشکی کا فی ایکر (عہ) ہے (اعلیٰ عہ اقل ا) اور اراضی تری کا اوسط دہ ارا فی ایکر (للہ ۵) ہے (اعلیٰ للہ ۵ اقل ہے) تری مین باغات بھی شریک ہے۔ تختہ ذیل سے ضلع کی خالص مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ظاہر ہوگی۔

مدات	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
۱	۲	۳	۴	۵
خالص مالگذاری اراضی	للہ ۵ لاکھ	عہ ۵ لاکھ	ہہ ۵ لاکھ	الف ۵ لاکھ
جملہ آمدنی	ہہ ۵ لاکھ	عہ ۵ لاکھ	لہ ۵ لاکھ	لعہ ۵ لاکھ

صفائی و لوکل بورڈ

اس ضلع مین سنہ ۱۸۹۹ء سے لوکل سسٹی بحساب فی روپیہ زر مالگذاری ایک آنہ وصول ہونا شروع ہوا اور لوکل بورڈ قایم ہوئے - اول تعلقدار میر مجلس ضلع کے بورڈ کے ہین اور تحصیلداران تعلقات تعلقہ کے بورڈ کے صدر نشین ہین - خاص اندور مین کوئی تعلقہ کا بورڈ نہین ہے مگر صفائی کا سررشتہ قایم ہے اور ہر تعلقہ کے مستقر پر مختصر سا عملہ صفائی کا متعین ہے - ضلع و تعلقات کے لوکل بورڈ صفائی کے کامون کی بھی نگرانی کرتے ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین لوکل بورڈ کا خرچ (۱۰ معہ لمات ۵۹) روپیہ تھا ڈاکٹر انجنیر کے تفویض وہ تمام سڑکین اور عمارات ہین جنکی تعمیر و نگہداشت صیغہ تعمیرات سے ہوتی ہے - اور انجنیر آبپاشی ترسیم و تعمیر ذرایع آبپاشی کی نگرانی کرتے ہین -

کوتوالی و محبس

اول تعلقدار ضلع کی کوتوالی کے ناظم ہین اور مہتمم کوتوالی اُنکے عملی مددگار ہین - مہتمم پولیس کے ماتحت وتل امین (۱۱۵) ماتحت افسر (۶۸۴) جوان اور ۲۵ سوارا ن پولیس ہین جو ضلع مین (۴۵) تھانون اور (۴۳) چوکیون مین منقسم ہین مگر سوران پولیس مہتمم کی ہمراہی مین رہتے ہین -

قلعۂ اندور کو سنٹرل جیل مین تبدیل کیا گیا ہے اور اس صوبہ کے بقیہ اضلاع کے وہ قیدی جنکی میعاد (۶) ماہ سے زاید ہوتی ہے اس جیل مین بھیجے جاتے ہین یعنی اضلاع میدک و بیدر و محبوب نگر و سرپور ٹانڈور کے سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۹۶) قیدی سنٹرل جیل مین محبوس تھے قیدی عورتین ورنگل کے سنٹرل جیل مین بھیجی جاتی ہین کیونکہ یہان اُنکے رہنے کے لئے جائے نہین ہے - شطرنجیان سوتی قالین - سوتی ٹوپیڈ کے اقسام - بچھونے کی چادرین - تولئے اور خاکی کپڑا وغیرہ یہان عمدہ تیار ہوتا ہے - خیاطی و نجاری و آہنگری کے کارخانہ بھی ہین اور ایک مطبع بھی ہے محبس کا تیار شدہ مال بیوپاریون کو فروخت کیا جاتا ہے اور قیدیون کے لباس کے لئے جس قدر کپڑا ضرور ہوتا ہے اسی جیل مین بنتا ہے -

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع متوسط حالت مین ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین فیصدی ۱/۲ (مرد ۱/۴ - عورت ۲/۰) لکھنا پڑہنا جانتے تھے جملہ طلاّب زیر تعلیم سنہ ۱۸۸۱ء مین (۲۲۶) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۴۹۶) سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۹۹۴) اور سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۴۷۶) تھے سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۴) ابتدائی مدارس اور ایک مڈل اسکول تھا اور اس سال (۱۰۳۱) لڑکیان زیر تعلیم تھین - جملہ خرچ تعلیم سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۰۰۵) مالگذاری روپیہ تھا جسمین سے (۱۷۵۵) خزانہ سرکار سے ادا ہوا اور تتمہ لوکل بورڈ سے دیا گیا - اجرت تعلیم سے اس سال (۱۸۵) وصول ہوئے -

طبابت اور ٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین چھ دواخانہ جاری تھے جنمین بیئت مجموعی (۲۵) مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش تھی - جملہ دواخانجات مین (۳۰۰۹۴) مریض زیر علاج رہے جنمین سے (۱۴۲) داخلی تھے اور (۶۱۲) عمل جراحی کے گئے - جملہ خرچ اس صیغہ کا سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۰۵۵) تھا جسکے بمجملہ (۷۵۵) خزانہ سرکار سے عطا ہوئے تھے اور تتمہ لوکل بورڈ سے دیا گیا تھا -

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۱۰) یعنی فی ہزار (۵۰۱) لوگون کے کاسیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا -

تعلقات ضلع نظام آباد (اندور)

تعلقہ نظام آباد (اندور)

تعلقہ نظام آباد جو سابق مین اندور کہلاتا تھا ضلع کے وسط مین واقع ہے بشمول جاگیرات اسکا رقبہ (۵۵۰) مربع میل اور اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۴۸۳) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۴۴۶) اس تعلقہ مین (۱۰۷) مواضع ہین جنمین (۳۸) مواضع جاگیر شامل ہین اور قصبہ نظام آباد سابقاً مشہور بہ اندور (۱۲۸۷ نفوس) تعلقہ و ضلع کا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین تعلقہ کی مالگذاری اراضی (۲/۵) لاکھ

تھی - اسکی زمینین اکثر رتیلی ہین اور تالابون کے پانی سے وہان بکثرت بوئے جاتے ہین - دریاے گوداوری اس تعلقہ کے شمال کے جانب بہتا ہے -

تعلقہ نرسا پور

نرسا پور سابقًا ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ تھا جس کا رقبہ (۵۳۷) مربع میل تھا اور ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۵۲۰۵۶) اور ۱۹۰۱ء مین (۵۲۴۴۳) تھی - اسمین (۱۳۹) مواضع تھے جنمین سے (۶) مواضع جاگیر ہین اور موضع نرسا پور (۱۷۷۳ نفوس) اسکا مستقر تھا - اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱/۳) لاکھ تھی ۱۹۰۵ء مین اسکے مواضع تعلقہ کرمل اور جدید تعلقہ کنوٹ ضلع عادل آباد مین شریک ہوے -

تعلقہ آرمور

آرمور ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ ہے - اسکا رقبہ (۱۰۳۸) مربع میل ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۲۲۴۵۵) اور ۱۹۰۱ء مین (۱۲۳۲۸۵) تھی یہ کمی ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے - اس تعلقہ مین دو قصبہ - آرمور (۹۰۳۱) جو اسکا مستقر ہے اور بالکنڈہ جاگیر (۵۱۱۸) اور (۱۶۰) مواضع ہین جنمین مواضع جاگیر (۵۱) ہین - اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۳/۶) لاکھ تھی - ان اعداد مین ٹپی بیگل کے بھی اعداد شامل ہین جو ۱۹۰۵ء مین اس تعلقہ مین ضم ہوئی -

تعلقہ کامارڈی پیٹھ

کامارڈی پیٹھ ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ ہے جس کا رقبہ (۴۱۳) مربع میل تھا ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۶۴۹۳۳) اور ۱۹۰۱ء مین (۶۳۳۶۶) تھی - اسمین (۹۶) مواضع ہین جنکے منجملہ (۲۵) مواضع جاگیر ہین اور موضع کامارڈی پیٹھ (۲۵۰۳) اسکا مستقر ہے اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۲/۲) لاکھ تھی - ۱۹۰۵ء مین ضلع میدک کے تعلقات رامایم پیٹھ و

میدک اور ضلع کریمنگر کے تعلقہ سرسلہ سے چند مواضع اس مین شریک کئے گئے۔ بعض حصص اس کے پہاڑی ہین۔

تعلقہ یلاریڈی پیٹھ

یلاریڈی پیٹھ ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ ہے جس کا رقبہ (۴۱۸) مربع میل تھا بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۳۵۵۱۴) اور ۱۹۰۱ء مین (۳۶۸۱۰) تھی۔ یہ کمی ۱۹۰۰ء کے قحط سے واقع ہوئی۔ اس تعلقہ مین (۸۹) مواضع تھے جنمین (۱۹) مواضع جاگیر تھے اور موضع یلاریڈی پیٹھ (۳۰۶۵) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین دو لاکھ تھی۔ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ بانسواڑہ ضلع ہذا اور تعلقات رامایم پیٹھ و میدک ضلع میدک کے چند مواضع اسمین شریک ہوے ہین۔ دریاے مانجرا اسکی غربی اور جنوبی سرحد پر بہتا ہے۔

تعلقہ بانسواڑہ

بانسواڑہ ضلع اندور حال ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ تھا جسکا رقبہ (۵۴۲) مربع میل تھا۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۸۰۸۸۸) اور ۱۹۰۱ء مین (۷۸۶۵۷) تھی۔ اس مین (۱۴۱) مواضع تھے جنمین سے (۷۶) مواضع جاگیر ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۲/۴) لاکھ تھی۔ ۱۹۰۵ء مین اسکے مواضع تعلقہ دگلور ضلع ناندیڑ اور تعلقات بودہن و یلاریڈی پیٹھ ضلع نظام آباد مین تقسیم ہوے۔ اور تعلقہ شکست ہوا۔

تعلقہ بودہن

بودہن ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ (۲۱۷) مربع میل ہے ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اس مین (۵۲۸۶۲) نفوس آباد تھے اور ۱۹۰۱ء مین (۵۰۷۷۹) اسمین ایک قصبہ بودہن (۶۲۳۸) جو اسکا مستقر ہے۔ اور (۶۵) مواضع ہین جنکے منجملہ (۲۳) مواضع جاگیر ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱/۷) لاکھ تھی۔ ۱۹۰۵ء مین اسکے حدود مین توسیع ہوئی۔ اسکی غربی سرحد

رود ما نجرا جاری ہے تعلقہ کوٹگیہ علاقۂ پایگاہ اسکے جنوب غرب مین واقع ہے جسکے (۴۹) مواضع اور جسکا رقبہ (۱۲۰) مربع میل اور مردم شماری (۲۴۲۶۷) ہے اِس تعلقہ پایگاہ مین ایک قصبہ کنڈلواڈی (۶۵۵۷) واقع ہے۔ اور تعلقۂ گاندھاری علاقہ جاگیر اسکے مشرق مین واقع ہوا ہے جس کے (۲۸) مواضع ہین اور جسکی مردم شماری (۱۰۱۸۰) اور جسکا رقبہ (۸۵) مربع میل ہے۔

قصبات ضلع اندور

آرمور

قصبۂ آرمور (۲۲° ۴۸' شمالی و ۷۵° ۱۶' شرقی) مردم شماری ۱۹۰۱ء (۹۰۳۱ نفوس) یہ قصبہ تعلقہ آرمور ضلع اندور کا مستقر ہے۔ اسمین ایک ٹپہ خانہ امین کی کچہری دواخانہ اور ایک مدرسہ ہے جسمین (۱۲۷) لڑکے زیر تعلیم ہین ریشمی کپڑے اور ساڑیان یہان کثرت سے تیار ہوتی ہین۔

بالکنڈہ

قصبۂ بالکنڈہ (۲۲° ۵۳' شمالی و ۷۵° ۲۱' شرقی) مردم شماری ۱۹۰۱ء (۵۱۱۸ نفوس) یہ قصبہ جاگیر اور آرمور سے (۶) میل شمال شرق کو واقع ہے۔ اسکے اطراف ایک منہدم فصیل ہے جسمین چند دروازہ اور کھڑکیان اب بھی موجود ہین۔ اسمین ایک دیول اور چار مسجدین ہین جنمین سے ایک مسجد سنگی ہے۔ انکے علاوہ متعدد گنبدین اور مزار ایک عیدگاہ ہے۔ قصبہ کے حوالی مین ایک تالاب کے قریب ایک قلعہ حیدرآباد دونا گپور کی سڑک پر واقع ہے۔ اسمین جاگیر کے علاقہ کی عدالت دیوانی و فوجداری اور تحصیل کی کچہری اور سرکاری ٹپہ خانہ اور پولیس کا تھانہ بھی ہے یہ قصبہ اندور کے ریلوے اسٹیشن سے (۲۴) میل فاصلہ پر واقع ہے۔

بودہن

قصبۂ بودہن (۲۲° ۴۰' شمالی و ۷۵° ۵۳' شرقی) مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۴۵۸ نفوس)

یہ تعلقہ بودہن کا مستقر ہے اور قصبۂ اندور سے (۱۶) میل مغرب کو واقع ہے۔ اسمین ایک جامع مسجد اور نرسنگا سوامی کا دیول واقع ہین اور ٹپہ خانہ۔ اسمین کچہری اور ایک مدرسہ بھی ہے جسمین (۱۱۷) لڑکے ہین قصبہ کے شمال و مشرق و جنوب مین تین بڑے تالاب ہین جن سے (۲۰۰۰) ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے۔

کنڈلواڑی

قصبۂ کنڈلواڑی (۲۲° ۴۸′ شمالی ۷۵° ۴۶ شرقی) مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۵۵۷ نفوس) تعلقہ کوٹگیر علاقہ پائگاہ کا مستقر اور اندور سے (۲۸) میل جانب شمال غرب اور گوداوری و مانجرا کے ملتقا سے (۹) میل جانب غرب واقع ہے۔

نظام آباد

قصبۂ نظام آباد (سابق مین موسوم بہ اندور) (۲۲° ۴۰′ شمالی و ۷۸° ۶ شرقی) مردم شماری (۱۲۸۷۱ نفوس) یہ قصبہ ضلع و تعلقہ کا مستقر ہے اور حیدرآباد گوداوری ولی ریلوے لین پر واقع ہے اول تعلقدار دوسوم تعلقدار ڈسٹرکٹ انجنیر و آبپاشی کے انجنیر اور مہتمم کوتوالے کے دفاتر۔ عدالت دیوانی ضلع و سنٹرل جیل و دواخانہ و صدر ٹپہ خانہ اور ایک مدرسہ اسمین ہے جسمین (۳۲۴) لڑکے زیر تعلیم ہین۔ اس قصبہ مین رانی سرنا پلی نے پانی کا نل بھی آبنوشی کے لئے تیار کیا ہے مگر اوسکی نگہداشت لوکل بورڈ کی جانب سے ہوتی ہے۔ علاوہ ان کے قصبہ کے شمالی شرقی جانب اوس مقام پر جو کنٹشیو رشہور ہے ایک دہان کوٹنے کا کارخانہ ایک روئی صاف کرنے اور ایک روئی دبانیکا کارخانہ اور ایک امریکن مشن واقع ہین۔ قلعہ اندور جو قصبہ کے جنوب غرب مین ایک پہاڑی پر ہے سابق مین قلعۂ نما دیول تھا جسکو رگھوناتھ داس نے بنایا تھا اور رگھوناتھ تالاب کا بھی وہی بانی ہے جسکا پانی فی زماننا ہذا قصبہ مین بذریعہ نل لایا گیا ہے۔

ضلع میدک

حدود و شکل طبعی و پہاڑ و ندیان

یہ ایک ضلع صوبہ میدک گلشن آباد کا ہے۔ اِس کے شمال غرب و شمال کی جانب اضلاع کریمنگر نظام آباد و بجانب مشرق و جنوب ضلع اطراف بلدہ۔ و جانب غرب ضلع بیدر و علاقہ پائگاہ واقع ہین یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۷° ۲۵' و ۱۸° ۱۹') اور طول بلد شرقی (۷۷° ۴۸' و ۷۸° ۳۱') واقع ہوا ہے۔ اسکا کل رقبہ (۲۰۰۵) مربع میل ہے جسمین (۸۵۶) مربع میل جاگیرات و پائگاہ کا رقبہ بھی شامل ہے۔ اس ضلع کے بیان مین وہی اعداد درج ہین جو ۱۹۰۵ء کے قبل تھے لیکن جہان کہین تغیر ہوا ہے اوسکا ذکر برموقع کردیا گیا ہے۔ ضلع ہذا مین کم ارتفاع پہاڑ متعدد ہین ایک سلسلہ شمال مین رامایم پیٹھ سے ضلع نظام آباد کے جنوبی حصہ تک جاکر وہان سے بجانب جنوب لوٹ کر پھر ضلع ہذا مین داخل ہوتا ہے۔ ایک دوسرا سلسلہ ضلع کے شمالی غربی گوشہ سے مشرق کی جانب ممتد ہے اور قلعہ میدک اِسی سلسلہ ثانی کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا ہے جو قصبہ میدک کے مغرب کی طرف واقع ہے۔

نہایت نامور ندی مانجرا ہے جو ضلع بیدر سے اِس ضلع مین غرب کی طرف سے داخل ہوتی ہے اور اِس کے تعلقات غربی و شمالی غربی مین سے گذرتی ہے۔ اُس کا طول اِس ضلع مین ساٹھ میل ہے۔ دوسری ندی ہلدی ہے جسکو تلنگی مین پسپور کہتے ہین اور یہ مانجرا کی ایک شاخ ہے۔ جو اس ضلع مین شمال کی جانب سے داخل ہوکر قصبہ میدک کے نیچے بہتی ہے۔ اِس کا طول صرف دس میل ہے۔

طبقات الارض — اس ضلع کے طبقات ارض آرکین نیس پتھر سے مرکب ہین۔

نباتات — مشہور اشجار اس ضلع کے ساگوان۔ بیجاسال۔ نلامدی۔ ایپا (مہوا) نیم۔ آم۔ املی۔ ترڑوڑ۔ اور پیپل اور گولر ہین۔

حیوانات — اس ضلع مین وسیع قطعات جنگل کے واقع ہین جنمین چھوٹے چھوٹے درخت اور جھنڈ ہوا کرتے ہین اور انمین ہرن۔ نیلگاے۔ جنگلی بکری۔ چیتل۔ ساسبر۔ کولا جنگلی کتے پائے جاتے ہین۔ پرندون مین تیتر۔ بٹیر۔ بط۔ ٹیل۔ سارس۔ مرغابی۔ اسنائیپ بکثرت ہین۔

اب وہوا و موسم و بارش — اس ضلع کی آب وہوا سپٹمبر سے جون تک (آبان سے امرداد تک) نہایت صحیح ہے۔ موسم بارش مین بخار اور زکام کی موسمی شکایت رہتی ہے۔ تعلقات رامایم پیٹھ و میدک و باغات مرطوب ہین اور ملیریس بخار اور جاڑے کا بخار عام شکایتون مین سے ہے۔ بخلاف اسکے بقیہ تعلقات کی آب وہوا خشک اور نسبتہً صحیح تر ہے۔ مقیاس الحرارۃ (پارا) جاڑونمین (۴۵) درجہ فرنہائٹ تک اوترتا ہے اور ماہ مئے یعنی تیر مین ۱۰۰ درجہ تک پہنچتا ہے۔

اوسط مقدار بارش اس ضلع کی (۳۱) انچ ہے۔ لیکن ۱۸۹۹ء م ۱۳۰۸ف مین صرف (۱۸½) انچ پانی برسا اور ۱۹۰۲ء م ۱۳۱۱ف مین صرف (۱۳) انچ۔

تاریخ — یہ ضلع سابقًا ورنگل کی سلطنت قدیم کا ایک جزو تھا۔ ۱۳۰۹ء مین سلطان علاء الدین خلجی کے جنرل ملک کافور نے ایک بڑی بھاری فوج لیکر راجہ ورنگل پر چڑھائی کی اور اثنائے راہ مین میدک کو لے لیا۔ چودھوین صدی عیسوی مین میدک سلاطین بہمنیہ کے قبضہ مین تھا اور بعد اوسکے سلاطین قطب شاہی کے قبضہ مین آیا۔ بعد انقراض سلطنت قطب شاہیہ سلطنت مغولیہ

(دہلی) کے تحت حکومت رہا لیکن بالآخر اٹھارہوین صدی کے اوایل مین جب نواب آصف جاہ بہادر نے اس دولت ابد آیت کی بنا ڈالی تو ضلع مذکور سلطنت دہلی سے متنزع ہوکر اس ریاست مین شامل ہوا۔

آثار عتیقہ

اس ضلع مین آثار عتیقہ بہت جائے واقع ہین۔ قلعۂ میدک (۳۰۰۰) فیٹ اطراف کے میدان سے بلند ہے۔ پٹنچیرو مین جو بلدۂ حیدرآباد سے (۱۶) میل جانب شمال غرب واقع ہے چند زیر زمین قدیم دیول ہین جہان زمانہ حال مین کچھ قدیم کے سکہ برآمد ہوئے ہین۔ مواضع اندول وکومٹور مین قابل یادگار مسجدین ہین اور چٹکور۔ کلبگور۔ کندی نندی پٹنچیرو اور دنیکٹاپور مین قدیم ہندو دیول موجود ہین ٹیرو پیلو کے قریب جو میدک کے جنوب شرق مین واقع ہے اور جہان سات شاخین مانجرا ندی کی ملتی ہین ہر سال جاترا ہوتی ہے جسمین ہزارون آدمی جمع ہوتے ہین

مردم شماری

یہ ضلع (۶۳۴) قصبات و مواضع پر مشتمل ہے۔ اسکے کل نفوس مردم شماری ۱۸۸۱ء مین (۳۲۶۷۲۰) و ۱۸۹۱ء مین (۳۶۴۷۳۵) اور ۱۹۰۱ء (۳۶۶۲۲) تھے۔ اس ضلع کے قصبات تعلقہ میدک مین میدک (۸۵۱۱ نفوس) اور لنگم پیٹھ (۵۱۰۲) اور تعلقہ کلبگور مین سداسیو پیٹھ (۶۶۷۲) اور سدی پیٹھ (۸۳۰۲) اور سنگاریڈی پیٹھ (۴۸۰۹ نفوس) تحصیل و ضلع کا مستقر ہے۔ نوذیصدی نفوس ضلع ہندو اور تقریبًا باقی مسلمان ہین۔ یہ ضلع پورا تلنگان ہے تختۂ ذیل سے ضلع کے ۱۹۰۱ء کے نفوس کی تفصیل ظاہر ہوگی۔

تعلقات	تعداد مجموعی مواضعات مین	قصبات	مواضع	مردم شماری ۱۹۰۱ء	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت ۱۹۰۱ء و ۱۹۱۱ء مین	تعداد اشخاص جو پڑھنا لکھنا جانتے ہین
سیدک	۲۹۴	۲	۷۰	۵۶۴۹۵	۱۹۲	+ ۴٫۴	تعلقہ داری اعداد دستیاب نہین
رامایم پٹیھ	۲۷۳	۰	۷۹	۵۵۴۸۵	۲۰۳	+ ۲٫۹	
باغات	۲۵	۰	۱۵	۵۵۴۴	۲۲۲	+ ۱۲۵٫۳	
کلبگور	۲۳۴	۱	۸۵	۵۶۳۱۳	۲۴۰	— ۱۸٫۸	
اندول	۲۱۲	۰	۷۷	۴۸۸۴۹	۲۳۰	+ ۳٫۷	
ٹیکسال	۱۱۱	۰	۴۵	۲۰۶۸۴	۱۸۶	— ۱٫۱	
جاگیرات	۸۵۶	۰	۲۶۰	۱۲۳۳۵۲	۱۴۴	+ ۳٫۲	
میزان ضلع	۲۰۰۵	۳	۶۳۱	۳۶۶۲۲	۱۸۳	+ ۰٫۵	۹۳۶۰

۱۹۰۵ء مین ٹیکسال تعلقہ اندول مین۔ رامایم پٹیھ کا ایک جزو تعلقہ سیدک مین اور ایک جزو تعلقہ کاماریڈی ضلع نظام آباد مین ضم کیا گیا۔ تعلقہ ابراہیم پٹن ضلع محبوب نگر سے اس ضلع مین منتقل ہوکر تعلقہ باغات مین شامل کیا گیا۔ تعلقہ سدی پٹیھ ضلع کریم نگر سے ضلع سیدک مین شریک ہوا۔ بحالت موجودہ اس ضلع مین حسب ذیل پانچ تعلقات۔ سیدک۔ سدی پٹیھ۔ باغات۔ کلبگور اور اندول اور چار بڑے علاقہ تعلقہ نرساپور۔ نارسنگی۔ ونواب پٹیھ و دیگر مستفرق جاگیرات شامل ہین۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد کاپو ذات والونکی ہے جو (۶۹۰۰۰) ہین انکے بعد مادیگا یعنے چمڑے کا کام کرنے والے (۴۰۳۰۰) اور مالا یعنی دہیڑ (۳۲۴۰۰) ہین جو زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین۔ اس ضلع

مین (۳۷۰۰) برہمن (۳۲۰۰) گوالا یعنی دہنگر (۱۳۶۰۰) کوٹھی ہین جو تجارت اور ساہوکارے مین مصروف ہین تقریباً (۴۲) فیصدی نفوس اس ضلع کے زراعت پر گذران کرتے ہین اور (۱۱) فیصدی عام مزدوری اور نوکری کے کام مین مشغول ہین۔

عیسائی مشن

گذشتہ مردم شماری کے مطابق اس ضلع مین (۳۷۳) عیسائی تھے جنمین سے (۳۲۷) دیسی عیسائی تھے قصبہ سیدک مین ۱۸۸۵ء مین ایک دیسلین مشن قایم ہوا جسمین آٹھ یوروپین اور (۴۵) دیسی عیسائی ہین۔ اس کے پیرو اکثر مالا یعنی دہیڑ ذات کے لوگ ہین۔ اس مشن کے متعلق ایک اسکول اور شفاخانہ ہے۔ اسکول تو ۱۸۸۷ء مین کھولا گیا اور شفاخانہ ۱۸۹۵ء مین قایم ہوا جسکے متعلق ایک زنانہ وارڈ بھی ۱۹۰۲ء مین کھولا گیا ہے۔

عام حالات زراعت

اس ضلع کے مختلف تعلقات کی زراعتی حالات مین کوئی تفاوت نہین ہے۔ مرتفع مقامات کی زراعتی زمینین رتیلی اور سنگریزہ آمیز ہے۔ اور سیاہ مٹی یعنی ریگڑ کے چھوٹے چھوٹے قطعات گڑھوان اور نشیبی مقامات مین پائے جاتے ہین۔

منظم موازین زراعت و غلات

اس ضلع مین رعیت واری طریقہ جاری ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۴۹) مربع میل اراضی خالصہ کا رقبہ تھا جسکے منجملہ (۴۸۹) مزروع تھا۔ باقی اراضی مین (۱۱۴) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۳۸۷) جنگلات اور (۱۵۹) مربع میل قابل زراعت زمین تھی ۱۹۰۵ء مین مزروعہ کا رقبہ (۵۰۸) مربع میل تھا۔ عام نذا ضلع کے لوگون کی چاول و باجرا و جوار ہے جو (۱۰۶) و (۲۰۷) و (۱۶۸) مربع میل سے حاصل ہوتی ہے۔ اس ضلع مین جو باریک چاول پیدا ہوتا ہے دوسرے ملکون کے اعلی قسم کے چاولون سے بخوبی مقابلہ کر سکتا ہے۔ ان کے بعد کودرہ و لچنا اور دیگر غلات ہین۔ نیشکر جملہ تعلقات

مین پیدا ہوتا ہے اور نیشکر کا رقبہ ایک مربع میل ہے۔

زراعتی جانور و ٹٹو بھیڑ بکریان

زراعتی جانور اس ضلع کے معمولی ہین اور دہان و نیشکر کی زراعت مین بھینسے بھی بکثرت جوتے جاتے ہین اس ضلع مین کوئی خاص نسل ٹٹو یا گھوڑون کی نہین ہے اور جو ٹٹو یہان ملتے ہین وہ بالکل معمولی ہین۔ سنگاریڈی پیٹھ کے قریب راجم پیٹھ مین ایک سرکاری اسٹڈ فارم ہے جہان متعدد گھوڑے نسل کی ترقی کے لئے رکھے گئے ہین لیکن رعایا اس رعایت سے جو اُن کے حق مین کی گئی ہے فائدہ نہین اُٹھاتے ہین۔ بھیڑ اور بکریان اس ضلع کی معمولی قسم کی ہین۔

آبپاشی

سنہ ۱۹۰۱ء مین اس ضلع کی ترقی کا رقبہ (۱۰۹) مربع میل تھا یعنی کل رقبۂ مزروعہ کا فیصدی (۲۲) اقسام ذرائع آبپاشی و رقبہ تری کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیر نالہ و نہر (۱۷) مربع میل۔ زیر تالاب (۶۸) اور زیر باولی (۲۴) مربع میل جسکا مجموعہ (۱۰۹) مربع میل ہوتا ہے ضلع کی آبپاشی کا دارومدار کنٹسون اور تالابون پر ہے۔ اس ضلع مین (۳۵۱) تالاب و (۱۶۵۹) کنٹہ ہین۔ باولیان (۲۰۱۸) ہین اور دوسرے ذرائع آبپاشی (۴۷) کتھوہ یا متھریان۔ ملکاپور کے تالاب سے بارا مواضع کی زمین سیراب ہوتی ہے۔ تالابون اور باولیون سے دہان کی دو فصلین حاصل کی جاتی ہین اور نیشکر ڈیڑھ سال مین تیار ہوتا ہے۔ باولیون کا پانی موٹ کے ڈولون سے نکالا جاتا ہے۔ ایک بہت بڑی نہر رودانجرا سے کاٹی گئی ہے جس سے دس ہزار ایکڑ کی آبیاری اور دو لاکھ روپیہ کی مالگذاری کے اضافہ کی امید ہے۔ یہ نہر سنہ ۱۹۰۴ء مین تکمیل کو پہونچے گی اور اس کی تیاری مین دس لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ ایک اور منصوبہ بھی بنام مانجرا اکسٹنشن زیر تجویز ہے جسمین ساڑھے چھ لاکھ روپیہ صرف ہونگے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ اس سے (۷۰۰۰) ایکڑ تری کی کاشت ہوگی جس کی سالانہ مالگذاری اڈھائی لاکھ

تخمین کی گئی ہے۔ چونکہ اس ضلع مین تالاب کثرت سے ہین یہ ہمیشہ قحط سے محفوظ رہا ہے۔

جنگلات

اس ضلع مین محفوظہ جنگل تو نہین ہے۔ البتہ غیر محفوظہ جنگل بقدر (۳۸۶) مربع میل موجود ہے

معدنیات

کوئی قیمتی معدنیات اس ضلع مین برآمد نہین ہوئے ہین۔ لنگم پیٹھہ کے پہاڑون مین لوہے کے معدن کے روڑون سے لوہا نکالا جاتا ہے جو کثرت سے آلات زراعتی کے کام آتا ہے

صنایع ضلع

کوئی قابل وقعت دستکاری تو اس ضلع مین نہین البتہ دسترخوان رضائی پردہ اور فرش کے لئے یہان کپڑا پختہ رنگ سے رنگا جاتا ہے۔ گاڑھا کپڑا ساڑیان۔ اور ریشمی کپڑے عمدہ قسم کے یہان بنتے ہین اور ریشمی ولایتی نمونہ کے مطابق بنتے ہین جنکی شیروانی اور ساڑیان بنائی جاتی ہین۔ لنگم پیٹھہ اور رامایم پیٹھہ مین پیتل کے برتن تیار ہوتے ہین۔ سیوانگر اور جوگی پیٹھہ مین چمڑے کی دباغت کے کارخانہ ہین جہان کا تیار کیا ہوا چمڑا حیدرآباد بمبئی و مدراس کو جاتا ہے اور چمار لوگ چمڑے کی معمولی دباغت کرتے ہین جس کے ڈول اور چپل بنائے جاتے ہین۔ حیدرآباد کا پارچہ بافی کا کارخانہ تعلقہ باغات مین شیرآباد کے قریب بلدۂ حیدرآباد کے شمال کی جانب حسین ساگر کے نیچے واقع ہے۔

تجارت

عمدہ برآمد اس ضلع کی باریک و موٹے چاول۔ گڑ۔ ملکی شکر۔ جوار۔ تمباکو۔ مہوا تیل۔ روئی چنا۔ اور دیگر غلات و حبوب۔ تانبے اور پیتل کے ظروف۔ حیوانات زراعتی و بھیڑ۔ بکری۔ اور چمڑا ہے۔ اور معظم درآمد نمک۔ افیون۔ سوکھی مچھلی۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ گندھک معدنی تیل۔ ولایتی شکر۔ ریشمی اور سوتی کپڑے ہین۔ چاول حیدرآباد اور دوسرے اضلاع کو بھیجا جاتا ہے اور چمڑا مدراس و بمبئی کے لئے چڑھایا جاتا ہے۔ جو اشیا درآمد ہوتے ہین

وہ شنکر پلی کے اسٹیشن سے سدا سیو پیٹھ کو اور مرزا پلی اسٹیشن سے رامایم پیٹھ کو آتے ہین اور ان دو بڑے مرکزون سے سنگاریڈی پیٹھ جوگی پیٹھ۔ لنگم پیٹھ و میدک وغیرہ معتبر مقامات کو بھیجی جاتی ہے جہان سے بذریعہ ہفتہ واری بازارات کے وہ ضلع کے دور دست مقامات تک پہونچتے ہین۔ تجارت کو مٹی۔ مارواڑی۔ اور بلیجا واڑا اقوام کے ہاتھ ہے جو ساہوکار بھی کہے جاتے ہین

ریلوے اور ٹکسین

واڑی و بزواڑہ کی بڑی ریلوے لین اس ضلع مین مغرب کی جانب سے گوتا کوڑہ اسٹیشن کے قریب داخل ہوکر مشرق مین لنگم پلی اسٹیشن کے قریب ضلع سے خارج ہوتی ہے اس کا طول اس ضلع مین (۲۲) میل ہے۔ حیدرآباد گودا وری ولی ریلوے لین ضلع کے مشرق کی جانب شمال سے جنوب کو جاتی ہے اور منوہر آباد۔ ماسائی پیٹھ۔ و مرزا پلی کے اسٹیشنون سے گذرتی ہے۔

سڑکون کا طول اس ضلع مین (۱۸۳) میل ہے جسکے منجملہ (۸۱) میل پختہ سڑک ہے پختہ سڑکون کی تین قسمین ہین۔ سدا سیو پیٹھ تا کوکٹ پلی (۲۲) میل شنکر پلی تا سنگاریڈی (۱۴) میل اور حصہ قدیم ناگپور کی سڑک کا (۳۵) میل۔ خام سڑکین مستقرات تحصیل کو ایک دوسرے سے ملاتی ہین۔

ضلع کی قسمین اور انسر

اگرچہ ضلع چھوٹا ہے مگر اسکو تین قسمتون مین تقسیم کیا گیا ہے۔ تعلقات میدک و ستدی پیٹھ سوم تعلقدار کے تفویض ہے اور تعلقہ اندول ایک دوم تعلقدار کے سپرد ہے اور تعلقات باغات و کلبرگہ دوسرے دوم تعلقدار کے تفویض ہین ماول تعلقدار اپنے ماتحتون کے مال و فوجداری کامون کی نگرانی کرتے ہین ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالت دیوانی اور فوجداری

ضلع مین ایک عدالت دیوانی ناظم دیوانی ضلع کے تحت مین ہے جو اسسٹنٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اقتدارات مجسٹریٹی کو تعلقدار کے دورہ پر رہنے کے وقت استعمال کرتے ہین۔ اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلے

فوجداری ہین تحصیلدارون کو دیوانی و فوجداری کے سوم درجہ کے اقتدارات دئے گئے ہین اور تعلقات کی دیوانی عدالت بھی اُنکے تحت مین ہین دوم تعلقدار اور سوم تعلقدارون کو اقتدارات فوجداری درجۂ دوم حاصل ہین۔ شدید جرایم معمولی سالون مین بہت کم ہوتے ہین۔ البتہ موسم خشک سالی مین ڈاکہ اور سرقہ مویشی کی تعداد کچھ بڑہجاتی ہے۔

انتظام مالگذاری

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا حال معلوم نہین قبل ضلع بندی کے دیہات و تعلقات مستاجرون کو بغرض تحصیل مالگذاری اجارہ پر دئے جاتے تھے اور اُن کو دس فیصدی حق تعلقداری مجرا دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد بٹائی کا طریقہ جاری رہا۔ سرکار کا حصہ فی کھنڈی بارا من تری زیر تالاب مین تھا اور آٹھ من رعایا کا حصّہ تھا اور زیر بادلی تری مین سرکار و رعایا کا مساوی حصہ تھا ۱۸۶۶ء مین رعیت واری طریقہ ضلع بندی کے ساتھ جاری ہوا اور رعایا سے مالگذاری نقدی مین وصول ہونا شروع ہوئی۔ تعلقہ کلیگور کا بندوبست ۱۸۹۲ء مین ہوا۔ اندول کا ۱۸۹۳ء مین رایام پٹیہ و سیدک کا ۱۸۹۴ء اور ٹبکال کا ۱۸۹۵ء مین۔ اور تعلقہ باغات کا ۱۸۹۵ء مین نیشکر کے لئے آگے لگان دو سو روپیہ فی ایکر تھی۔ مگر اب یعنی بندوبست کے بعد زمین کی حیثیت کے مطابق تری کے تین فصلون کا دہارالیا جاتا ہے۔ بندوبست کے قبل کاغذات دیہی مین (۶۷۴۰۰) ایکر تری اور (۱۱۹۴۹۳) ایکر خشکی زمین درج تھی پیمایش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اراضی تری مین (۳) فیصدی کی کمی ہوئی اور اراضی خشکی مین (۱۰۳) فیصدی کا اضافہ برآمد ہوا اور مالگذاری مین دو لاکھ روپیہ یعنی (۱۶) فیصدی کا اضافہ ہوا۔ یہ اعداد صرف اُن ہی تعلقات کے متعلق ہین جنکی پیمایش اور پختہ بندوبست ہوا ہے۔ تعلقہ باغات ان مین شریک نہین ہین۔ اوسط دہارا خشکی زمینات کا فی ایکر (عشا) ہے

(اعلیٰ ۱۴ر اقل ۱۴ر) اور تری زینات کا فی ایکر اوسط دہارا (۵ع) روپیہ ہے (اعلیٰ ۵ع اقل ۵ع) یہ تری کی زمینون کے آبی کے دہارے ہین۔ تابی کے دہارے (اعلیٰ ۵ع اقل ۵ع) اور اوسط دہارانی ایکر (۵ع) روپیہ ہے۔ تختہ ذیل سے خالص زرمالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع کی ظاہر ہوگی۔

مدات	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
زرمالگذاری اراضی	۵ع لاکھ ۵ع ہزار	۵ع لاکھ ۵ع ہزار	۵ع لاکھ ۵ع ہزار	۵ع لاکھ ۵ع ہزار
جملہ آمدنی	۵ع لاکھ ۵ع ہزار	۵ع لاکھ ۵ع ہزار	۵ع لاکھ ۵ع ہزار	۵ع لاکھ ۵ع ہزار

سنہ ۱۹۰۵ء مین جو تغیرات واقع ہوے ہین مالگذاری (۱۴،۶) لاکھ ہوگئی ہے۔

لوکل بورڈ و صفائی

موضع سنگاریڈی پیٹھ مین صفائی کا انتظام ہے اور دوسرے تعلقات کے مستقر پر بھی مختصر سا عملہ صفائی کا موجود ہے ضلع کی مجلس صفائی اور مقامی کامون کا انتظام کرتی ہے اور تعلقات کے بورڈ کے کامون کی نگرانی بھی کرتی ہے جملہ لوکل مجالس کا خرچ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵ع) تھا جسکے منجملہ (۱۴ر۵ع) روپیہ راستون کی تعمیر مین صرف ہوے۔ اسکی آمدنی حسب دستور اوسی سس کے ایک جزو سے حاصل ہوئی تھی جو مالگذاری سے فی روپیہ ایک آنہ وصول ہوتا ہے۔

کوتوالی و حبس

اول تعلقدار ضلع کی پولیس کے افسر اعلیٰ ہین اور مہتمم کوتوالی اُنکے عملی مددگار ہین۔ پولیس ضلع کی تعبیت مشتمل ہے (۶۰) ماتحت افسرون و (۴۹۹) جوان و (۲۵) سوارون پر جو چہ امینون اور ایک نائب امین کے زیر حکم ہین۔ اور ضلع کے (۳۲) تھانون پر منقسم ہین۔ سنگاریڈی پیٹھ

مین ایک محبس ہے لیکن اسمین صرف کم میعاد کے قیدی رکھے جاتے ہین باقی سب نظام آباد (اندور) کے سنٹرل جیل کو بھیجدیئے جاتے ہین۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع اوسط درجہ مین ہے۔ ۲٫۶ فیصدی (۴٫۶ مرد۔ ۰٫۵ عورت) سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ضلع کے مدارس مین جملہ تعداد طالب العلمون کی سنہ ۱۸۹۱ء مین (۴۷۷) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۲۹۳) سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۹۰۷) اور سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۰۲۴) تھی سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۵) ابتدائی اور ایک میڈل اسکول تھا۔ اور زیر تعلیم لڑکیون کی تعداد اس سال (۱۵۹) تھی جملہ خرچ تعلیم سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۰۴۰۰) روپیہ تھا۔ اور اس سال اجرت تعلیم (۱۸۱۰) وصول ہوئی

طبابت و ٹیکا لگانا

اس ضلع مین چار دواخانہ ہین جنمین (۱۱) مریضان داخلی کے رہنے کے لئے گنجایش ہے اس سال (۲۰۰) مریضان داخلی اور (۳۱۴۲۲) مریض خارجی زیر علاج رہے اور (۹۲۰) عمل جراحی کے کئے گئے۔ جملہ خرچ اس صیغہ کا سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۰۴۰۰) تھا سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۴۰) بچون کو کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس ضلع ۴۷٫۱۔

تعلقات ضلع میدک

تعلقہ میدک

تعلقہ میدک ضلع مذکور کے شمال مین واقع ہے اسکا رقبہ (۳۵۹) مربع میل ہے اور اسکی مردم شماری پیشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۵۸۵۲) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۳۰۶۶) تھی۔ مین دو قصبہ ہین ایک میدک (۵۱۱۸ نفوس) جو تعلقہ کا مستقر ہے اور دوسرا لنگم پیٹھ (۵۱۰۲) اور (۸۹) مواضع ہین جنمین (۱۹) مواضع جاگیر بھی شامل ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین تعلقہ کی مالگذاری اراضی (۳٫۱) لاکھ تھی۔ یہ تعلقہ

کسی قدر پہاڑی ہے اور اوسکی زراعتی زمینین رتیلی ہین - وہان اوزیشکر زیر تالاب کثرت سے بویا جاتا ہے - حیدرآباد گوداوری دلی ریلوے اِس کے شرقی حصہ مین سے گذرتی ہے - علاقہ پائیگاہ کے تعلقات نرساپور - ستہنورہ - وتواب پیٹھ اسکے جنوب مین واقع ہین اور اونکی مردم شماری (۱۵۵۶) و (۱۴۱۸۳) و (۶۱۷۹) تھی - اول و دوم ہر ایک مین (۳۹) مواضع اور آخر مین (۸) مواضع ہین - ان کے رقبات بھی علی التناسب (۱۳۰) و (۱۲۸) و (۲۶) مربع میل ہین ۱۹۰۵ء مین چند مواضع رامایم پیٹھ کے اسمین شریک ہوئے اور چند مواضع اسکے تعلقات کامارپڈی پیٹھ و یلارپڈی پیٹھ ضلع نظام آباد مین ضم ہوے - تعلقہ نارنگی علاقہ جاگیر اسکے جنوب مین واقع ہے اسمین (۱۱) مواضع ہین اور مردم شماری اسکی (۸۰۹۳) اور رقبہ ۳۶ مربع میل ہے -

تعلقہ سدی پیٹھ

یہ ایک تعلقہ ضلع میدک کا ہے جسکا رقبہ (۱۱۹۹) مربع میل ہے - اسکی مردم شماری جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۱۵۰۵۱) تھی جو بمقابلہ ۱۸۹۱ء کے (۱۵۵۲۳) کے گھٹی ہوئی ہے جسکی وجہ وبا ہے پیشتر تھی - اس تعلقہ مین ایک قصبہ سدی پیٹھ (۸۳۰۲) اسکا مستقر اور (۲۳۳) مواضع ہین جنمین (۱۰۲) مواضع جاگیر ہین ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳٫۶) لاکھ تھی - وہان کی زراعت بذریعہ تالابون کے ہوتی ہے -

تعلقہ باغات

تعلقہ باغات ضلع میدک کا ایک تعلقہ ہے - اسکا رقبہ (۴۵۱) مربع میل ہے - اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۷۰۳) تھی اور ۱۸۹۱ء مین (۵۲۸۱۹) اِس تعلقہ مین (۱۱۰) مواضع ہین جنمین (۵۲) مواضع جاگیر کے ہین موضع مشیرآباد (۸۱۵ نفوس) اسکا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (معہ) تھی اِن اعداد مین تعلقہ ابراہیم پٹن کے اعداد بھی شریک

ہین جو ۱۹۰۵ء مین اس تعلقہ مین ضم ہوا جس کی مردم شماری (۴۶۶۰۴) اور جسکا رقبہ (۳۹۳) مربع میل تھا۔ تعلقہ شمس آباد علاقہ پایگاہ اسکی مغرب کے جانب واقع ہے جسمین دو مواضع ہین اور جس کا رقبہ (۹) مربع میل اور مردم شماری (۵۴۴۶) ہے اسکی وجہ تسمیہ باغات اس لئے ہے کہ اکثر بادشاہی باغات اسمین شامل تھے۔ اس تعلقہ کی آبپاشی رود موسیٰ اور حسین ساگر کے پانی سے ہوتی ہے

تعلقہ کلبگور

تعلقہ کلبگور ضلع سیدک کا ایک تعلقہ ہے۔ اسکا رقبہ (۴۳۲) مربع میل ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۸۹۵۲۰) تھی اور ۱۸۹۱ء مین (۹۶۱۰۰) اور یہ کمی کچھ تو رعایا کے چلے جانے سے اور کسیقدر خروج مواضع کی وجہ سے واقع ہوئی ہے اس تعلقہ مین ایک قصبہ سدا سیو پیٹھ (۶۶۷۲ نفوس) ہے اور سنگاریڈی پیٹھ (۴۸۰۹) تعلقہ و ضلع دونون کا مستقر ہے اسمین (۱۴۴) اور مواضع ہین جنکے منجملہ (۶۰) مواضع جاگیر ہین ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲۷۴) لاکھ تھی۔ اسمین بہت سارے تالاب ہین اور وہان نیشکر کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ حیدرآباد واڑی کی ریلوے لین اسکے جنوب مین سے گذرتی ہے اور رود مانجرا اسکے شمال مین بہتی ہے۔

تعلقہ اندول

تعلقہ اندول ضلع کے غرب مین واقع ہوا ہے اسکا رقبہ (۴۳۳) مربع میل ہے اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۹۲۹۶۳) تھی۔ اور ۱۸۹۱ء مین (۹۱۲۰۸) یہ تعلقہ (۱۵۶) مواضع پر مشتمل ہے جنمین (۳۴) جاگیر کے مواضع ہین اور موضع اندول (۳۰۳۰ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳۷۵) لاکھ تھی۔ ان اعداد مین تعلقہ ٹیکمال کے اعداد بھی شامل ہین جو ۱۹۰۵ء مین اسمین ضم ہوا جس کا رقبہ (۱۶۲) مربع میل اور مردم شماری (۳۴۴۲۵) تھی۔ اس تعلقہ کی غربی حصہ کی زمینین سیاہ ریگڑ اور لاٹیریٹ سے مرکب ہین اور جنوبی و شرقی حصہ کی

زمینین رتیلی ہین۔

تعلقہ رامایم پیٹھہ

تعلقہ رامایم پیٹھہ سابقاً ضلع میدک کا ایک تعلقہ تہا جس کا رقبہ (۴۰۳) مربع میل تہا سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۷۵۳۶۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۷۳۲۱۰) تھی۔ اسکی مالگذاری (اضعی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲٫۸) لاکھ تھی سنہ ۱۹۰۵ء مین یہ تعلقہ شکست ہوکر اسکے مواضع اس ضلع کے تعلقہ میدک اور ضلع نظام آباد کے تعلقہ کامارڈی مین شریک ہوئے۔

قصبات و مواضع ضلع میدک

وضع کندی

کندی (۱۸° ۳۵ شمالی و ۷۸° ۶ شرقی) یہ موضع پانچ میل سنگاریڈی پیٹھہ کے جانب جنوب شرق واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۵۰۳) تھی۔ اسکے قریب کے کھلے میدان مین دو پتھر ہین جن پر کچھ عبارت تلنگی یا کنڑی منقور ہے اور اس تحریر کے عنوان مین چاند و سورج کی شکل بنی ہوئی ہے۔

قصبہ لنگرپیٹھہ

لنگرپیٹھہ (۱۸° ۱۱ شمالی و ۷۸° ۵ شرقی) یہ قصبہ تعلقہ میدک کی ایک معتبر تجارت گاہ ہے اور ۲ میل قصبہ میدک کے شمال غرب کو واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۱۰۲) تھی لوہے کے پتھر سے لوہا نکالا جاتا ہے جس سے زراعت کے آلات بنائے جاتے ہین اور پیتل کے ظروف بھی تیار ہوتے ہین اور باہر بھیجے جاتے ہین۔

قصبہ میدک

میدک (۱۸° ۲ شمالی و ۷۸° ۲۶ شرقی) یہ قصبہ تعلقہ میدک کا مستقر ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۱۱۱) نفوس تھی۔ یہ قصبہ اس پہاڑی قلعہ کے شمالی و شرقی جانب آباد ہے جو کسی وقت مین

نہایت مستحکم قلعہ سمجھا جاتا تھا۔ یہ قلعہ اور اُسکی حصار ورنگل کے کسی راجہ کے زمانہ مین تیار ہوئی تھی لیکن قلعۂ موجودہ سولھوین صدی کے وسط مین تیار کیا گیا تھا۔ اِس مین ایک توپ دس فیٹ لمبی ہے جو شہر اراڑڈم مین ۱۶۲۰ء ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے لئے ڈھالی گئی تھی۔ دفتر تحصیل مین ایک پتھر کے تختی پر ایک فارسی کتبہ ہے جسمین ایک مسجد کی بنا کا ذکر ہے جو ۱۶۴۱ء مین کسی منصبدار منصب کی جاے پر تعمیر ہوئی تھی۔ اِس قصبہ کے شمالی شرق کو ایک بڑا مشن اسکول بھی ہے جسمین (۱۸۰) طالب علم زیر تعلیم ہین۔ مشن کی اور بھی متعدد عمارتین ہین۔

موضع پٹنچرو

پٹنچرو (۱۷° ۳۲' شمالی و ۷۸° ۱۶' شرقی) یہ موضع (۱۶) میل بلدۂ حیدرآباد کے شمال غرب مین واقع اور سابق مین صوبہ دار صوبہ بیدر کا مستقر تھا اور اب صوبہ دار میدک کا مستقر ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۸۸۶) تھی۔ چند ہندو دیول زیر زمین ریت مین چھپے ہوئے اِس موضع کے حوالی مین موجود ہین۔ متعدد قدیم تانبے کے سکے یہان زمانہ حال مین برآمد ہوے ہین۔ ایک ستون پر علامات بروج دوازدہ گانہ کنول کے پھول کے اطراف مین بطور دائرہ منقوش ہین جو ایک دلچسپ یادگار ہے۔ کنول کے پھول سے آفتاب مقصود ہے اسکے علاوہ متعدد عمارات و مقابر مسلمانون کے بھی یہان موجود ہین۔

قصبہ سداسیوپیٹھ

سداسیوپیٹھ (۱۷° ۲۷' شمالی و ۷۷° ۵۸' شرقی) موضع سنگاریڈی پیٹھ مستقر ضلع سے (۱۶) میل غرب مین واقع ہے اور یہ قصبہ تعلقہ کلمگور مین ایک بڑا تجارتی مرکز ہے اور اسمین درآمد و برآمد مال تجارت کی کثرت سے ہوتی ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۲۷۶۶) نفوس تھی

موضع سنگاریڈی پیٹھ

سنگاریڈی پیٹھ (۱۷° ۳۸' شمالی و ۷۸° ۵' شرقی) اِس موضع کی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین

(۴۸۰۹) تھی۔ یہ ضلع میدک و تعلقہ گلبرگہ کا مستقر ہے اور شہر حیدرآباد سے (۳۴) میل جانب شمال غرب اور اسٹیشن شنکر پلی سے ۱۴ میل جانب شمال واقع ہے۔ اول و سوم تعلقدار و مہتمم آبپاشی و مہتمم کوتوالی کے دفاتر اور عدالت دیوانی ضلع و محبس و دواخانہ و ٹپہ خانہ اور دو مدرسہ اسمین موجود ہین۔ مدرسون مین (۲۰۱) طالب علم زیر تعلیم ہین۔ اِن مدارس کے علاوہ (۶) خانگی مدارس ہین جنمین (۸۵) لڑکے تعلیم پاتے ہین۔ سنگاریڈی ٹپہ کے (۲) میل جانب مغرب راجم ٹپہ کا اسٹڈ فارم ہے جہان نسل کے گھوڑے رکھے گئے ہین۔

قصبۂ سدی پیٹھ تعلقہ سدی پیٹھ کا مستقر ہے اور (۱۸° ۶' شمالی و ۷۸° ۵۶' شرقی) مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۸۳۰۲) تھی یہ ایک معتبر تجارتی قصبہ ہے اسمین ایک دواخانہ ایک سرکاری مدرسہ ایک مشن کا مدرسہ اور ایک ٹپہ خانہ ہے۔ اسکی جانب مغرب ایک پرانا قلعہ ہے۔ عمدہ قسم کے پیتل اور تانبے کے ظروف یہان تیار ہوتے ہین۔ اور ریشمی اور سوتی کپڑے بھی عمدہ بنے جاتے ہین۔ نسبیہ سدی پیٹھ

ضلع محبوب نگر

حدود و صورت طبیعی و پہاڑون کا سلسلہ

جو سابق مین نگر کرنول کہلاتا تھا صوبہ میدک گلشن آباد کا ایک ضلع ہے جو اُس ملک کے جنوب مین واقع ہے دریائے کشنا جو ضلع کے جنوب مین بہتا ہے اوسکو صوبہ مدراس کے اضلاع کرنول و گنٹور سے جدا کرتا ہے اوس کے اطراف مین اضلاع میدک و اطراف بلدہ (شمال) نلگنڈہ (مشرق) گلبرگہ (شمال غرب) و رایچور (مغرب) واقع ہین۔ یہ

ضلع خطوط عرض بلد شمال (۱۶° ۲۰' و ۱۷° ۱۴') اور خطوط طول بلد شرقی ۷۷° ۱۲' و ۷۹° ۱۰' کے درمیان واقع ہوا ہے اور اسکا مجموعی رقبہ (۶۵۴۳) مربع میل ہے جسمین سے (۳۵۸۶) مربع میل اراضی خالصہ کا رقبہ ہے اور باقی جاگیرات کا† جنوبی شرقی گوشہ مین اس کے ایک پہاڑون کا سلسلہ شمال سے امرآباد تعلقہ کے جنوب تک چلا گیا ہے اور شمل ہے ایسے پہاڑون پر جنکی چوٹیان سطح میدان کی سی ہین اور زینہ کی طرح ایک کے بعد ایک بلند ہوتی جاتی ہین۔ ضلع کی سطح شمال و مغرب کی جانب بلند تر ہے اور سطح زمین کا عام میلان شمال غرب سے جنوب شرق کی جانب ہے۔

ندیون کا سلسلہ

دو معظم دریا کشنا اور بھیما ضلع ہذا کے منتہا غربی حصہ مین بہتے ہین۔ دیندی ندی جسکا منبع سابق کے تعلقہ جڑچرلہ مین ہے کلواکرتی وامرآباد تعلقات مین سے گذرتے ہوئے تقریباً ۱۸ میل چندراگیری کے مشرق کو کشنا مین جا ملتی ہے۔

اس ضلع کے طبقات الارض آرکین نیس ہین۔ الا وہ حصہ جو دریاے کشنا کے کنارون کے محاذی ہے جو کڑپا و کرنول کے طبقات سے تعلق رکھتا ہے۔ گولکنڈہ کے مشہور الماس قدیم مین کڑپا و کرنول کے طبقات مین اور خصوصاً انکی بنیادی تہون مین نکلتے تھے۔

نباتات

اس ضلع مین جنگل اچھا ہے اور رقبہ بھی زیادہ وسیع ہے جسمین بیجاسال۔ نلامدی۔ ایپا آبنوس۔ ساگوان۔ ببول۔ آم اور املی کے درخت کثرت سے ہین۔ اور جھنڈ کے جنگل مین جنگلی انار۔ تڑوڑ اور دوسرے اقسام کے درخت پیدا ہوتے ہین جو ایندہن کے کام آتے ہین۔

† موازین اس ضلع کے وہی ہین جو ۱۹۵۰ء کے انتظام جدید کے قبل تھے۔ تغیرات کا ذکر مردم شماری کے بیانین ملاحظہ

حیوانات

ہرن اور چیتل ابراہیم پٹن۔ مکتھل و نارائن پیٹھ کے تعلقات مین اور شیر۔ ریچھ۔ نیند وا اور دوسرے اقسام کے درندے بقیہ تعلقات کے پہاڑون اور جنگلون مین نظر آتے ہین تعلقہ امرآباد مین علاوہ جانوران مذکورہ کے جنگلی ستور۔ نیل گاے۔ سامبر۔ مرٹس۔ سارس (قُقند) اور مختلف اقسام کے بندر۔ سُرخ بڑی گلہری اور جنگلی کتے پاے جاتے ہین پرندون مین مور۔ جنگلی مرغ۔ سُرخ طوطا۔ سُرخ مینا۔ زرد اور سُرخ بلبل جو کبوتر کے برابر ہوتے ہین اور دیگر اقسام کے پرندے ملتے ہین۔

آب و ہوا

بلحاظ فصل و موسم یہ ضلع تین قسمتون پر منقسم ہے۔ تعلقات نارائن پیٹھ و مکتھل و جڑچرلہ گرم و خشک اور صحت بخش ہین۔ تعلقات محبوب نگر۔ کوپلکنڈہ۔ ابراہیم پٹن اور کلوا تو گرم اور مرطوب ہین اور ویسے صحت بخش نہین بخلاف انکے بقیہ تعلقات ناگرکرنول دیوگی و امرآباد مرطوب اور مضر صحت اور ملیریس ہین۔

مقدار بارش

اس ضلع کے اکیس سال ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک کی بارش کا سالانہ اوسط ۳۴ انچ تھا

تاریخ

اس ضلع کی قدیم تاریخ کا حال کچھ معلوم نہین۔ راجگان ورنگل کی حکومت اس ضلع پر ایک مدت تک رہی لیکن مسلمانون دکن کو فتح کیا تو یہ ملک سلاطین بہمنیہ کے قبضہ مین آیا سلطنت بہمنیہ کے منقرض ہو جانے پر ایک حصہ اسکا شاہان قطب شاہیہ کے ہاتھ لگا اور ایک حصہ پر شاہان بیجاپور کی حکومت رہی ۱۶۸۶ء مین جب اورنگ زیب نے سکندر عادلشاہ کو شکست دی تو بیجاپور مع ملک متعلقہ سلطنت دہلی مین منضم کر دیا گیا ۱۷۰۷ء مین شاہزادہ کام بخش صوبہ دار بیجاپور و حیدرآباد ہوے۔ مگر اسکے بعد یعنی اٹھارون صدی کے

اوائل مین جبکہ سلطنت آصفیہ قایم ہوئی یہ ضلع بھی اس دولت ابد آیت کا ضمیمہ ہوا۔

آثار عتیقہ

قلعہ کو ملکنڈہ واقع تعلقہ کو ملکنڈہ کو ابراہیم قطب شاہ نے بنایا جسمین بہت سارے عالیشان عمارتین تعمیر ہوئین جو اسوقت سب مخروبہ ہین۔ پٹی امرآباد مین ایک قلعہ ہے جو اسوقت ویران ہے جسکو پرتاب رودرا کوٹ کہتے ہین۔ اسمین ایک بہت بڑی فوج کے قیام کی گنجایش ہے قدیم شہر مخروبہ چندراگپتا جو ۳۲ میل امرآباد کے جنوب مین دریاے کشنا کے بائین کنارہ پر واقع ہے۔ پرتاب رودرا راجہ ورنگل کے عہد مین نہایت آباد شہر تھا۔ علاوہ انکے یہان چار پرانے دیول ہین۔ انمین سے ایک کا نام مہیشور کا دیول ہے جو ایک پہاڑ پر بنایا گیا ہے جسکے دامن سے چوٹی تک نو سو سیڑہیان ہین۔ تعلقہ ناگرکرنول مین قلعۂ پانگل ہے جسکا طول ڈیڑہ میل اور عرض ایک میل ہے اور جسکی سات فصیلین ایک کے اندر ایک ہین اور وسط مین ارگ ہے

مردم شماری

اس ضلع مین جملہ قصبات و مواضع بشمول جاگیرات ۱۳۵۵ ہین اور اسکے نفوس کی تعداد گذشتہ مردم شماریون مین حسب ذیل تھی۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۵۴۷۶۹۴ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۰۴۲۰۴۹ اور سنہ ۱۹۰۱ء مین ۷۰۵۰۲۵۔ اس ضلع مین دو قصبہ نارایں پیٹھ (۱۲۰۱۱ نفوس) و محبوب نگر (۷۰۰۵ ہین۔ اسکے نفوس کے ۹۱ فیصدی سے زاید ہندو اور آٹھ فیصدی سے زاید مسلمان ہین۔ اور بلحاظ زبان ۸۶ فی صدی تلنگی بولتے ہین۔ ۹ فیصدی اردو اور تقریباً ۵ فیصدی کنڑی۔ تختہ ذیل سے ضلع کے مواضع کی بابت سنہ ۱۹۰۱ء ظاہر ہونگے۔

دیکھو صفحہ ۶۶

تعلقات	رقبہ مربع میلو نمین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی اضافہ یا تنزل مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء بہ مقابلہ سنہ ۱۸۹۱ء	تعداد دیہات جو بیچ کنندہ والوں کی ملکیت ہیں
محبوب نگر	۲۵۰	۱	۵۹	۴۵،۶۰۴	۱۸۲	+۳٫۱	
جڑچرلہ	۲۳۴	÷	۷۹	۳۹،۹۶۱	۱۶۶	+۰٫۸	
ابراہیم پٹن	۱۹۴	÷	۴۳	۲۷،۱۴۳	۱۳۹	-۳٫۳	
کلواکرتی	۴۳۶	÷	۷۰	۴۱،۰۶۹	۹۴	+۴٫۳	
امرآباد	۶۷۹	÷	۳۷	۱۶،۷۹۴	۲۴	+۶٫۵	
ناگرکرنول	۵۳۲	÷	۱۳۷	۶۷،۹۹۰	۱۲۷	+۵٫۴	
مکھتل	۴۴۷	÷	۱۰۷	۶۴،۲۰۸	۱۴۳	+۲٫۲	
نارائن پیٹھ	۳۱۵	۱	۷۲	۶۶،۵۷۹	۲۱۱	+۱۳٫۹	تعلقہ داری اعزازی غیر معلوم
کویلکنڈہ	۳۸۴	÷	۹۱	۴۵،۵۷۲	۱۱۸	+۵٫۹	
پرگی	۱۱۵	÷	۴۹	۲۱،۵۱۱	۱۸۷	+۴۲٫۳	
جاگیرات وغیرہ	۲،۹۵۷	÷	۶۱۹	۲۷،۲۹۴	۹۱	+۵٫۱	
میزان ضلع	۶۵۴۳	۲	۱۳۵۳	۷،۰۵،۷۲۵	۱۰۷	+۴٫۶	۲۳،۶۸۸

سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ ابراہیم پٹن سیدک مین ضم ہوا اور کویلکنڈہ و نارائن پیٹھ و مکھتل کے ۱۳۵۳ مواضع ضلع گلبرگہ کے ملحقہ تعلقات مین شریک ہوئے - گویلکنڈہ و جڑچرلہ متصلہ تعلقات ہین اور نارائن پیٹھ مین مکھتل ضم ہوئے - پٹی پرگی و امرآباد کو تعلقہ بنایا گیا اور بحالت موجودہ اس ضلع مین

چھ تعلقات محبوبنگر۔ کلواکرتی۔ امرآباد۔ ناگرکرنول۔ مکھتل اور پرگی ہین۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد ذات زراعت پیشہ کاپو کی ہے جو (۱۳۲٫۰۰۰) یعنی کل ضلع کے ۱۹ فیصدی ہین۔ انکے بعد چمار (۹۳٫۰۰۰) یعنی ۱۳ فیصدی۔ برہمن (۸۷٫۰۰۰) یعنی ۱۲ فیصدی۔ دھنگر (۷۴٫۶۰۰) یعنی ۱۱ فیصدی۔ مہار اور کومٹی (۴۴٫۸۰۰) اور (۲۱٫۰۰۰) ہین یعنی ۶ اور ۳ فیصدی چمار اور مہار زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین۔ (۲۰۵٫۰۰۰) نفوس یعنی ۲۹ فیصدی کی گذر زراعت پر ہوتی ہے۔

عیسائی مشن

محبوب نگر مین ایک امریکن مشن ہے جس نے محض پست اقوام کے لئے ایک اسکول قایم کیا ہے جسکے اساتذہ اور طالب علمونکی تعداد ۱۹۳ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۵۹) عیسائی اسمین تھے جنمین (۳۵۰) دیسی تھے۔

عام حالات زراعت

ضلع کا شمالی حصہ دکن ٹرپ کی سرحد پر واقع ہے بقیہ گرانیٹی ہے۔ پٹی پرگی و تعلقات جڑچرلہ و ابراہیم پٹن و محبوب نگر کے بعض حصص مین ریگڑ ہے اور باقی حصص مین اور نیز مکھتل و نارائن پیٹھہ و ناگرکرنول مین اراضی رتیلی ہین جو سب اور چلکہ کہلاتی ہین۔ امرآباد کی زمینین گرانیٹی ہین مگر مٹکونکی پتون اور جھنڈون کی تحلیل سے اونمین نباتی مواد کثرت سے مخلوط ہے۔ جوار۔ چنا۔ السی۔ اور ربیع کی دوسری پیداوار ریگڑ مین ہوتی ہے اور دھان۔ تل ارنڈ اور خریف کے غلات چلکہ اور سب مین بوئے جاتے ہین۔

معظم مواد زراعت

رعیت واری طریقہ عموماً جاری ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین منجملہ (۳۵۸۶) مربع میل رقبہ خالصہ کے (۱۲۷۸) مربع میل مزروع۔ (۷۰۹) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۱۳۶۳) جنگلات اور

(۱۵۵) مربع میل ناقابل زراعت زمین تھی۔ لوگون کی عام غذا جوار و باجرا ہے جسکا رقبہ ۴۸ اور ۱۲ فیصدی کل رقبۂ مزروعہ کا ہے۔ دہان لچھنا۔ سانوان اور کودو کا رقبہ تقریباً (۱۲۰) - (۸۷) اور (۵۷) اور (۳۲) مربع میل ہے۔ اجناس روغندار کا رقبہ ۱۱۶ مربع میل تھا جسکی تین چوتھائی صرف ارنڈ تھی۔

سویلین جنو۔ بھیڑ بکریان

اس ضلع مین کوئی خاص نسل مویشی کی نہین ہے۔ البتہ امرآباد کے چھوٹے تیز رو بیل بہت خوبصورت اور مشہور ہین۔ یہ کثرت سے پائے جاتے ہین اور اس ملک کے اضلاع اور علاقہ مدراس مین انکی بڑی مانگ ہے اور یہ میسور کے جانورون سے بہت شبیہ ہین۔ ٹٹو سب جاے ہوتے ہین مگر عمدہ نہین۔ بھیڑ اور بکریان سب جاے پائی جاتی ہین جنکی قیمت عہ سے ۲ روپیہ تک ہے۔ تعلقات پرگی و کوپلکنڈہ و امرآباد مین وسیع چراگاہ موجود ہین اور امرآباد کا تین چوتھائی رقبہ چراگاہ ہے۔

آبپاشی

۱۹۰۱ء مین تری کا رقبہ ۱۶۲ مربع میل تھا۔ تعلقہ نارائن پیٹھ کی نہرین نندی وال داگو سے اور محبوبنگر کی نہرین اور تالے تورکنڈہ داگو سے اور تعلقہ ابراہیم پٹن کے نالے موسی ندی سے نکالے گئے ہین۔ پہلے دو کی نہرون سے ۲۳ بڑی تالاب بھرتے ہین اور موسی ندی کی نہر جو ابراہیم پٹن کے تالاب کے لئے بنائی گئی تھی اوسمین چودہ لاکھ روپیہ صرف ہوے جس سے تیرا مواضع سیراب ہوتے ہین۔ انکے علاوہ (۵۵) بڑے اور (۱۸۶۳) چھوٹے تالاب اور (۹۶۱۵) باولیان عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔

جنگلات

ضلع ہذا مین بہت وسیع جنگل ہین۔ بڑی امرآباد و پرگی اور تعلقہ گوپلکنڈہ مین بڑے

بڑے محصورہ و محفوظہ جنگل ہین جنہین چوبینہ کے درخت بہت بڑے ہوتے ہین۔ عمدہ اور معظم اشجار ساگوان۔ آنبوس۔ مہوا۔ ہیجا سال۔ نلّا مدی۔ بانس۔ آم۔ املی۔ اور ببول ہین ایندھن کثرت سے ہے۔ تعلقات ناگرکرنول و محبوبنگر مین بھی چھوٹے قطعات جنگل کے موجود ہین محصورہ جنگلات کا رقبہ (۸۰۰) مربع میل ہے اور محفوظہ وغیر محفوظہ کا (۱۱۴۰۰) اور (۱۹۳۱) مربع میل۔

معدنیات

عمارات کا پتھر اس ضلع مین کثرت سے ہوتا ہے۔ پٹی پرگی مین لوہے کے پتھر سے لوہا نکالا جاتا ہے۔ تعلقات نارائن پیٹھہ ناگرکرنول امرآباد و محبوبنگر مین سجی اور کھانیکا نمک تیار ہوتا ہے مگر کڑوے نمک کے سے اختلاط سے وہ نمک عموماً تلخ ہوتا ہے۔ فرخ آباد کے چھ میل جانب جنوب سیاہ و کا سرخ رنگ پتھر نکلتا ہے جو بالکل شاہ آباد کے پتھر کے مثل مگر اوس سے زیادہ سخت ہے۔ امرآباد مین ایک سخت پتھر کرنڈی مانند ہوتا ہے جس کے کھرل تیار کئے جاتے ہین۔

صنایع و دستکاری

ضلع کے کل تعلقات مین ہر قسم کا گاڑھا کپڑا تیار ہوتا ہے۔ تعلقہ نارائن پیٹھہ مین ریشمی ساڑیان اور دھوتی سنہری کور کی تیار ہوتی ہے اور پونا شولاپور بمبئی اور بڑودہ تک جاتی ہین دھنکر لوگ معمولی کمبلین بنتے ہین اور چمار لوگ موٹے کے ڈولونکے چمڑے کی دباغت کرتے ہین۔ محبوب نگر کو گولکنڈہ تعلقات مین موٹا کاغذ آگے تیار ہوتا تھا مگر درآمد شدہ ارزان کاغذ کی وجہ یہ صنعت مفقود ہوگئی ہے۔

تجارت

مختلف غلات و حبوب۔ روئی اور ارنڈ اس ضلع کی معظم برآمد ہے۔ روئی اور ارنڈ بمبئی کو اور غلہ حیدرآباد کو جاتا ہے ضلع کی معظم درآمد کارخانے کے اقسام کے کپڑے۔ چھینٹ۔ چنا

گیہون۔ ولایتی شکر۔ نمک۔ افیون۔ معدنی۔ تیل۔ پیتل اور تانبے کے برتن اور سونا چاندی ہین

ریلوے اور سڑکین

گریٹ انڈین پنینشولا ریلوے تعلقہ مکھتل کے جنوبی غربی حصہ مین سے گذرتی ہے جسکا ایک ہی اسٹیشن کشنا اس ضلع مین واقع ہے۔

اس ضلع مین موروم کی پختہ سڑک ۲۶۹ میل طویل مین ہین جنمین سے ۲۰۰ میل کی نگہداشت علاقۂ تعمیرات سے ہوتی ہے اور ۶۹ میل کی لوکل بورڈ کی جانب سے۔ قسم اول مین ایک سڑک ۱۲ میل لمبی حیدرآباد سے کرنول علاقہ انگریزی کو جاتی ہے۔ اس سڑک کے ۵۲ میل کے پتھر سے سڑک کشنا ۴۲ میل لمبی محبوبنگر سے کشنا اسٹیشن تک جاتی ہے۔ دو اور سڑکین نارائن پیٹھہ سے سیدپور اسٹیشن تک ۱۲ میل اور محبوبنگر سے نواب پیٹھہ تک ۱۱ میل لمبی ہین۔ لوکل بورڈ کی سڑکین مکھتل سے نارائن پیٹھہ ۱۸ میل۔ محبوبنگر سے گوپلکنڈہ ۱۴ میل اور محبوبنگر سے ناگرکرنول تک ۳۰ میل ہین

قحط

۱۸۷۶-۷۷ء مین اضلاع گلبرگہ۔ وراچپور و لنگسگور قحط شدید مین مبتلا تھے مگر اس ضلع مین بھی ہزارہا نفوس تلف ہوئے۔ جوار فی روپیہ تین سیر بکتی تھی ۱۸۹۶ء و ۱۹۰۰ء مین اگرچہ دوسرے اضلاع مبتلای شدید قحط تھے اس ضلع کو اوس قحط سے بہت کم صدمہ پہونچا اور صرف ۱۰۰۰ روپیہ امدادی کا موقعین صرف ہوے۔

ضلع کی قسمین اور افسر

یہ ضلع چار بڑی قسمون پر منقسم ہے۔ ایک مین تعلقات مکھتل و محبوبنگر ہین جو ایک دوم تعلقدار کی تفویض ہے۔ دوسری مین تعلقات ناگرکرنول و امرآباد شامل ہین۔ یہ بھی ایک اور دوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ تیسری قسمت تعلقات کلواکرتی و پرگی پر مشتمل ہے اور یہ تحت ایک سوم تعلقدار کے ہے۔ اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتون کے کام کی نگرانی کرتے ہین اور ایک سوم تعلقدار انکے

مددگار ہین - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے -

عدالتہاے دیوانی اور فوجداری

عدالت دیوانی ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین - عدالتہاے تحتانی تحصیلدارون کے ماتحت ہین - اول تعلقدار ناظم اعلاے فوجداری ہین اور ناظم دیوانی جائینٹ مجسٹریٹ بھی ہین جو اقتدارات فوجداری کو اول تعلقدار کے غیاب مین کام مین لاتے ہین - دوم وسوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم وسوم حاصل ہین - جرایم شدید کمتر واقع ہوتے ہین مگر بری فصل مین ڈکیتی وسرقہ مویشی مین ترقی ہوتی ہے -

تاریخ مالگزاری

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا کچھ حال معلوم نہین - اسکے بعض تعلقات جو عرب اور پٹھان جمعدارون کے ہان فوج کی تنخواہ مین مکفول تھے واپس لے لئے گئے - ضلع بندی کے قبل مستاجرونکو فی روپیہ دو آنہ حق تعلقداری مجرا دیا جاتا تھا - جب ۱۸۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی تو رعایا کی اراضی مقبوضہ کی سرسری پیمایش کرکے اونپر ایک ملایم دہارا قایم کیا گیا - اگرچہ کل ضلع کی پیمایش بہت دنون آگے ہو چکی تھی - مگر صرف تعلقات محبوبنگر و نارایں پیٹھہ کی شنوائی ۱۹۰۰ء مین ہوئی اور باقی تعلقات کی ۱۹۰۳ء مین - بندوبست سے مالگذاری مین (۲/۶) لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا یعنی فیصدی ۲۱ اور رقم ۱۳/۲ لاکھ سے (۱۵/۸) لاکھ روپیہ ہوگئی - اور رقبہ جو قدیم کے حسابات مین (۴۵۵۴۶) ایکر تھا - بندوبست کے بعد (۹۸۱۰۲۹) ایکر ہوا یعنی اسمین فیصدی (۱۱۵) کا اضافہ ہوا - خشکی کا اوسط دہارا فی ایکر عصہ ہے (اعلی عصہ - اقل ۳/) اور تری کا اوسط دہارا معہ ہے (اعلی معہ - اقل ۵/۱۲ سے/) تری مین باغات بھی شریک ہین - تختہ ذیل سے خالص مالگذاری اراضی وجملہ آمدنی ضلع ظاہر ہوگی -

مدات	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
خالص مالگذاری اراضی	للعـــ ۳۳	معـــ ۳۳	لعـــ ۳۳	لعـــ ۳۳
جملہ آمدنی ضلع	معـــ ۳۳	لعـــ ۳۳	معـــ ۳۳	لعـــ ۳۳

۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے مالگذاری اراضی اس وقت (۳/۸) لاکھ روپیہ ہے۔

لوکل بورڈ و صفائی

اس ضلع مین ۱۸۹۵ء مین لوکل بورڈ قایم ہوے یعنی پیایش غنتہ کے ایک سال بعد ضلع کی مجلس جو محبوب نگر مین ہے علاوہ اپنے کام کے تعلقات کے بورڈ کی بھی نگرانی کرتی ہے۔ صفائی کا عملہ محبوب نگر و نارایں پیٹھ مین مامور ہے۔ ایک آنہ سیس کی جملہ آمدنی ۱۹۰۱ء مین للعـــ ۳ روپیہ تھی اور خرچ صفائی و کارہاے مقامی و سڑک کا للعـــ ۳ روپیہ تھا۔

کوتوالی و محابس

ضلع کے ناظم کوتوالی بول تعلقدار ہین اور معتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین معتمم کے تحت مین نوامین - ۱۲۸ تحتانی افسر (۷۵۴) جوانان اور ۲۵ سوار ہین جو ۳۸ تھانون اور ۹۱ چوکیون مین منقسم ہین محبس محبوب نگر مین ۲۵۰ قیدیونکے رہنے کی گنجایش ہے لیکن چھ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی نظام آباد کے سنٹرل جیل کو بھیجدیے جاتے ہین۔

تعلیمات

اس ضلع کا درجہ بلحاظ تعلیم بڑھا ہوا ہے جسکے نفوس کی ۳/۳ (۵/۹ مرد اور ۱۹۵ عورتین) ۱۹۰۱ء مین پڑھنا لکھنا جانتے تھے ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین طلبا کی تعداد (۶۱۹) - (۳۰۹۳) - (۳۲۹۲) اور (۳۲۰۸) تھی ۱۹۰۳ء مین ۴۶ مدارس ابتدائی اور تین مڈل اسکول تھے اور اوس سال (۳۹۰) لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ مکتل مین ایک چھوٹا مدرسہ پست اقوام کے لئے قایم ہے ۱۹۰۱ء مین کل خرچ تعلیم ۸۳۰ روپیہ تھا جسکے نجوع ۸۰ ر

سرکار سے اور باقی لوکل بورڈ سے دیا گیا۔ جملہ اُجرت تعلیم ۱۳ سے ۹ روپیہ تھی۔

شفاخانجات

سنہ ۱۹۰۱ء مین سات دواخانہ جاری تھے جنمین ۲۲ مریضان داخلی کی جاے تھی۔ اوس سال (۲۶۹۱۲) مریض زیر علاج تھے جنکے منجملہ ۱۱۶ مریضان داخلی تھے۔ اور ۶۰۶ عمل جراحی کئے گئے۔ اس صیغہ کا خرچ عہ ۱۱۷ روپیہ تھا۔

ٹیکالگ

ہر دواخانہ کے متعلق ایک چیچک برار ہے لیکن سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۲۱۳) انفوس کے ٹیکا دیا گیا یعنی فی ہزار انفوس ۴۶ کے۔

تعلقہ ضلع محبوبنگر

یہ تعلقہ ضلع محبوبنگر کا ہے جسکا رقبہ ۳۳۹ مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۴۵۶۳) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۲۸۸۹)۔ اسمین قصبہ محبوبنگر (۷۰۵) نفوس) مستقر ضلع و تعلقہ اور ۸۰ مواضع ہین جنمین ۱۹ مواضع جاگیر ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین عہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقات جڑچرلہ و کولیکنڈہ کے چند مواضع اسمین شریک ہوے فی الحال اسمین ۱۳۲ مواضع خالصہ کے ہین۔

تعلقہ جڑچرلہ

سابقًا یہ تعلقہ ضلع محبوبنگر کے شمال مین تھا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری (۹۶۸۸۶) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۶۱۰۶) اور اسکا رقبہ ۹۲۰ مربع میل تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اس کے مواضع تعلقات محبوبنگر و پرگی و کلواکرتی مین تقسیم پاے۔ جاگیری تعلقہ چنگوبل اسکے جنوب مین واقع تھا جسکی مردم شماری (۱۲۴۸۰) اور جس کے ۱۲ مواضع تھے اور رقبہ اسکا (۱۰۶) مربع میل ہے۔ یہ اب تعلقہ پرگی مین شامل ہے۔

تعلقہ کلواکرتی

یہ تعلقہ ضلع محبوبنگر کے مشرق مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین

(۵۴۳۹۴) تھی اور رقبہ ۵۸۳ مربع میل مگر ۱۸۹۱ء مین (۵۲۱۳۲) نفوس اسمین آباد تھے۔ اسمین ۱۰۱ مواضع ہین جنمین ۳۱ جاگیر ہین اور کلوا کرتی (۲۲۳۰ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ ۱۹۰۵ء مین متعلقہ تعلقہ جڑچرلہ سے اسمین اضافہ ہوا اور فی الحال اسمین ۹۹ مواضع خالصہ ہین۔

تعلقہ امرآباد

یہ ضلع محبوبنگر کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ ۲۷۰ مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۲۰۸۸۰) تھی اور ۱۸۹۱ء مین (۱۹۶۰۱)۔ اسمین ۴۶ مواضع ہین جنمین انکے ۹ مواضع جاگیر کے ہین اور امرآباد (۲۲۶۰) اسکا مستقر ہے۔ ۱۹۰۵ء مین اسکے حدود مین توسیع ہوئی اور اب اسمین ۶۷ مواضع خالصہ کے ہین۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۔۔۔ روپیہ تھی یہ تعلقہ ایک مرتفع میدان پر واقع ہے اور اسکے اطراف مین پہاڑی ملک ہے اور اسمین ایک وسیع رقبہ جنگل کا ہے۔

تعلقہ ناگرکرنول

یہ تعلقہ ضلع محبوبنگر کے جنوب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۷۷۰۹۵) اور ۱۸۹۱ء مین (۷۲۱۵۵) تھی۔ اسکا رقبہ ۶۲۱ مربع میل ہے۔ اس تعلقہ مین ۱۴۶ مواضع تھے جنمین ۱۹ جاگیر تھے۔ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع اسکے امرآباد مین منتقل ہوے اور اب خالصہ کے مواضع کی تعداد اسمین ۱۱۲ ہے۔ ناگرکرنول (۲۴۲۸ نفوس) اسکا مستقر ہے اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۲۵/۲) لاکھ روپیہ تھی۔ سمتا نہاے وپرتی وگوپال پٹھ اسکے جنوب غرب مین واقع ہین۔ انکی مردم شماری تقریباً (۶۲۲۹۳) اور (۱۹۳۰۱) اور تعداد مواضع ۱۲۴ و ۳۵ اور رقبہ ۵۹۹ اور ۱۶۹ مربع میل ہے۔ ان سمتانکے جنوب مین سمتان جٹپول ہے جسمین ۸۹ مواضع ہین اور جسکی مردم شماری (۳۱۶۱۳) اور رقبہ ۴۲۹ مربع میل ہے۔

تعلقہ کمتل

یہ ضلع محبوب نگر کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۶۹۵۶۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۸۰۳۱) تھی اور اسکا رقبہ ۵۱۱ میل مربع ہے۔ اسمین ۱۲۰ مواضع تھے جنمین ۱۳ جاگیر تھے اور کمتل (۷۶۴۴ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۱/۸) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین نارائن پیٹھ کے چند مواضع اسمین شریک ہوئے اور ۳۱ مواضع اسکے تعلقہ بادگیر ضلع گلبرگہ کو دئے گئے۔ قصبہ نارائن پیٹھ اب اسمین شریک ہے اور یہ تعلقہ ملک تلنگان و کرناٹک کی سرحد پر واقع ہے۔

تعلقہ نارائن پیٹھ

یہ سابقاً محبوبنگر ضلع کا تعلقہ تھا جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۶۸۱۶۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۹۹۶۷) تھی اور رقبہ اسکا ۳۴۵ مربع میل تھا۔ اسمین ایک قصبہ نارائن پیٹھ (۱۲۰۱۱ نفوس) اسکا مستقر اور ۸۰ مواضع تھے جنمین ۶ مواضع جاگیر کے تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱/۳) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین یہ تعلقہ شکست ہوکر اسکے مواضع تعلقہ کمتل اور ضلع گلبرگہ کے تعلقہ بادگیر مین تقسیم کردئے گئے۔

تعلقہ کوڈنگل

سابقاً ضلع محبوبنگر کا تعلقہ تھا جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۸۰۳۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۴۸۰۲) تھی اور رقبہ اسکا ۴۰۶ مربع میل تہا۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین چوسٹھ ہزار روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے مواضع کوڈنگل ضلع گلبرگہ اور تعلقات پرگی و محبوبنگر ضلع ہذا مین تقسیم کئے گئے۔

تعلقہ پرگی

یہ ضلع محبوبنگر کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۲۴۲۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۲۰۰۸) تھی اور رقبہ ۲۲۰ مربع میل تھا۔ اسمین ۱۷ مواضع تھے منجملہ جن کے

۴۲ جاگیر تھے۔ اور پرگی (۲۳۶۱ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری ماضی سنہ ۱۹۰۱ء مین مبلغ ہزار روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقات کوللکنڈہ و جڑچرلہ کے مواضع اسمین شریک ہوے۔ اور فی الحال اسمین خالصہ کے ۱۱۴ مواضع ہین۔

قصبہ محبوبنگر

قصبہ محبوبنگر ضلع و تعلقہ مذکور کا مستقر اور ۱۶° ۴۴' شمالی اور ۷۷° ۵۹' شرقی خطوط پر واقع ہے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۶۰۵) تھی۔ دفاتر اول تعلقدار و انجنیران ضلع و آبپاشی و مہتمم کوتوالی و عدالت ضلع کے علاوہ اسمین متعدد مدارس۔ ایک مشن اسکول۔ مجلس ضلع۔ ٹپہ خانہ اور دواخانہ بھی ہین۔ سابقًا یہ پالمور کہلاتا تھا۔

قصبہ بارہ پتیمہ

یہ تعلقہ مکھتل ضلع محبوبنگر کا ایک قصبہ ہے جو محبوبنگر سے ۳۶ میل جانب مغرب خط ۱۶° ۴۵' شمالی و ۷۷° ۳۰' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۱۲۰۱) تھی۔ اسکی ریشمی اور سوتی اعلی ساڑیان اور رنگین جوتے مشہور اور کثرت سے برآمد کئے جاتے ہین۔ یہ دوم تعلقدار کا مستقر ہے اور اسمین منصفی۔ ٹپہ خانہ۔ دواخانہ ایک لڑکون اور ایک لڑکیون کا مدرسہ (جنمین ۳۱۹ اور ۳۶ طالب العلم ہین) اور امین کی کچہری بھی ہے۔ یہ ایک آباد تجارتی مرکز ہے جو جی آئی پی لائن کے سیدلپور اسٹیشن سے بذریعہ سڑک ملا ہوا ہے۔ جسکا طول اکیس میل ہے۔

قلعہ پانگل

یہ ایک قدیم پہاڑی قلعہ ہے جو سطح دریا سے (۱۸۰۰) فٹ بلند ہے اور خطوط ۱۷° ۵' شمالی و ۷۸° ۵' شرقی پر موضع پانگل کے جنوب مین واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری قلعہ و موضع کی (۱۲۲۷) تھی۔ قلعہ کا طول تقریبًا ایک میل اور عرض ایک میل ہے اور اسکی سات حصارین اور سات برج ہین اور وسط مین ارگ ہے۔ قلعہ کے باہر دو سلوپر کتبہ کندہ ہے سنہ ۱۲۱۷ھ مین یہان درمیان

راجگان ورنگل ودیجیانگر اور فیروز شاہ کے لڑائی ہوئی تھی جسمین فیروز شاہ کو شکست ہوئی سلطان محمد قلی قطب شاہ کو ۱۰۱۳ھ ۱۶۰۴ء مین راجہ وجیانگر پر بیان بڑی فتح حاصل ہوئی - بالا حصار کے ایک تلنگی کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ مذکور کی والدہ اور خیرات خان قلعہ دار ۱۰۱۳ھ ۱۶۰۴ء مین اس قلعہ مین مقیم تھے نواب نظام علیخان بہادر نے بھی اس قلعہ مین ۱۲۰۶ھ ۱۷۹۱ء سے ۱۲۰۸ھ ۱۷۹۳ء تک قیام فرمایا تھا

ضلع نلگنڈہ

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

یہ صوبہ میدک گلشن آباد کا ایک ضلع ہے جو درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۶° ۲۰ و ۱۷° ۴۷ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۸° ۴۵ و ۷۹° ۵۵ کے واقع ہے - اسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۴۱۴۳) مربع میل ہے - یہ ضلع بجانب مشرق و شمال و مغرب اضلاع ورنگل و کریمنگر و محبوبنگر و اطراف بلدہ سے محدود ہے - جانب جنوب دریاے کشنا اسکو ضلع گنٹور علاقہ مدراس سے علحدہ کرتا ہے - ایک سلسلہ پہاڑونکا تعلقات نلگنڈہ و دیور کنڈہ مین سے گذرتے ہوے ضلع محبوبنگر کے جنوب مین تعلقہ امرآباد مین داخل ہوجاتا ہے - ایک اور سلسلہ پست پہاڑونکا ضلع کے جنوب غرب مین ڈنڈی ندی کے قریب سے چلکر شمالی شرقی سمت مین ضلع ورنگل تک جاتا ہے ایک تیسرا سلسلہ موسوم بہ نلا پہاڑ ڈنڈی ندی اور پڈاوا گو تک پہونچکر دو شاخون مین منشعب ہوجاتا ہے - اسکی ایک شاخ شمال کو جاتی ہے اور دوسری شاخ چلکر دوسرے سلسلہ مین شامل ہوجاتی ہے - ضلع کے شمال غرب مین ایک چوتھا سلسلہ ہے جو پاسنور کے غرب سے

† حدود مندرجہ وہ ہین جو ۱۹۰۱ء کے قبل تھے - اور جو تغیرات واقع ہوے ہین اونکا بیان تحت مردم شماری کیا گیا ہے

سورکنڈہ تک شمالی غربی سمت مین ممتد ہے وہان سے پھر وفعتہً مشرق کیجانب پلٹ کر ۱۲ میل تک جاتا ہے اور پھر سمتِ شمال کو پلٹ کر نارائن پور و ابراہیم پٹن مین سے گذرتا ہے اور وہان سے خم کھاکر دیولکنڈہ تک جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تماتا ضلع کے اندر واقع ہے اوسکا جملہ طول ساٹھ میل ہے۔ انکے علاوہ کوئی ایک سو منقطع پہاڑیان اور چوٹیان ہین جو ان سلسلون مین سے کسی نہ کسی سلسلہ مین واقع ہین۔ سطح ضلع کا عام میلان مغرب و شمال غرب سے جانب جنوب شرق ہے۔ اِس ضلع کی سب سے زیادہ معتبر ندی دریاے کشنا ہے جو اس کی جنوبی سرحد ہے۔ یہ دریا تعلقہ دیورکنڈہ کے موضع یلائی شرم کے قریب اس ضلع سے ملاحق ہوتا ہے اور اسکے ۱۵ گھاٹ ہین۔ ایک دیورکنڈہ اور ۱۴ دیول پلی مین جہان کشتیان اور ٹوکرے رکھے گئے ہین اسکا طول ضلع مین ۳۵ میل ہے۔ موسی ندی جو کشنا کی معاون ہے ضلع کے شمال غرب مین داخل ہوکر چالیس میل تک مشرق کو بہتی ہے اور آلیر ندی سے ملنے کے بعد جنوبی شرقی سمت مین بہتی ہوئی قریب موضع وزیرآباد کے کشنا مین جا ملتی ہے۔ اندرون ضلع اسکا طول ۹۵ میل ہے۔ دوسری ندیان پڈاواگو اور ڈنڈی ندی تعلقہ دیورکنڈہ مین ہین۔ پلّیا ندی تعلقہ نلگنڈہ مین نارائن پور کے غرب کے پہاڑون سے نکلکر ۴۵ میل تک جنوبی شرقی سمت مین بہتی ہے اور قریب موضع کونگل کونگل ندی اوس سے ملاقی ہوتی ہے اور باہم ملکر اوسی سمت مین بہتی ہوئی کشنا مین داخل ہوجاتی ہے۔ اسکا طول ۸۲ میل ہے۔

طبقات الارض

یہ ضلع آرکیئن نیس سے مرکب ہے لیکن کشنا کے کنارہ کے طبقات کڑپا و کرنول کے سلسلہ سے متعلق ہین۔ کولکنڈہ کے مشہور الماس سابقاً کڑپا و کرنول کے طبقات سے حاصل ہوتے

* یا دداشت جیالوجیکل سروے ہند بہ سان مولفہ ڈبلیو کنگ۔

تھے خصوصاً کرنول کی بنیادی تہ سے نکلتے تھے۔

نباتات

ضلع کے جنگل اور پہاڑی حصوں مین معمولی اشجار نیل ساگوان۔ مہوا۔ نلا آمدی۔ کھیر (سنڈرا) ببول۔ آم۔ املی۔ تڑوار اور اقسام بڑ و پیپل ہین۔

حیوانات

دیور کنڈہ و دیول پلی کے جنگلون مین اور بھونگیر و سوریا پیٹھ کے بعض حصص مین شیر۔ ریچھ چیتے۔ تیندوے۔ تڑس اور بھیڑئے ہوتے ہین اور یہانپر چنکل۔ ہرن اور خرگوش بھی ملتے ہین۔ طیور مین مور۔ تیتر۔ بٹیر جنگلی کبوتر اور جنگلی مرغی کثرت سے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

اگست سے اکٹوبر تک یہان بخار ملیریا شایع رہتا ہے اور نومبر سے آخر مئی تک ہوا صحیح ہے۔ اپریل و مئی مین سخت گرمی ہوتی ہے اور پارہ ۱۰۰ درجہ تک چڑھ جاتا ہے۔ اگست و ستمبر مین مرطوب حرارت بہت تکلیف دہ ہے۔ اوسط بارش اکیس سال کی ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک ۲۶ انچ تھی۔

تاریخ و آثار عتیقہ

یہ ضلع راجگان ورنگل کے ملک کا جزو تھا جنکے حکام مین سے کسی نے موضع پانگل کو آباد کیا جو دو میل قصبہ نلگنڈہ کے شمال شرق کی جانب واقع ہے اور اوسکو اپنا مستقر حکومت بنایا اور بعد کو نلگنڈہ ہی مستقر قرار پایا۔ احمد شاہ ولی بہمنی کے عہد مین نلگنڈہ فتح ہوا۔ بہمنیہ کے بعد یہ ضلع قطب شاہیان گولکنڈہ کے قبضہ مین رہا اور اگرچہ درمیان مین کچھ دنون راجہ ورنگل کے ہاتھ آیا تھا مگر آخر مین سلطان قلی قطب شاہ نے اوسکو لے لیا۔ گولکنڈہ کی فتح کے بعد اورنگ زیب نے اوسکو صوبہ سلطنت دہلی کیا اور جب سلطنت ابد آیت آصفیہ اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین قایم ہوئی تو یہ ضلع دہلی سے منتزع کر لیا گیا۔

اس ضلع مین آثار عتیقہ بہت سے ہین جنمین زیادہ مشہور قلعجات نلگنڈہ و دیورکنڈہ و اور لاکنڈہ (تعلقہ سوریاپیٹھ) و بھونگیر ہین۔ قلعہ دیورکنڈہ سات پہاڑون سے گھرا ہوا ہے اور کسی زمانہ مین نہایت مستحکم قلعہ خیال کیا جاتا تھا مگر اب ویران ہے۔ تعلقہ نلگنڈہ مین پانگل کے دیول اور دیول پلی مین ناگل پاڑ کا مندر اور سوریاپیٹھ مین پالمرکی دیول عمدہ نمونہ ہندو مذہبی تعمیر کے ہین۔

مردم شماری

اس ضلع مین بشمول جاگیرات (۹۰۴) مواضع و قصبات ہین۔ اسکی مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین بتناسب (۴۹۴۱۹۰) و (۶۲۴۶۱۷) اور (۶۹۹۷۷۹) تھی۔ نلگنڈہ و بھونگیر اسکے قصبات ہین۔ تقریباً ۹۵ فیصدی ہندو ہین۔ اور چونکہ یہ ملک تلنگان ہے اس لئے ۹۱ فیصدی تلنگی بولتے ہین۔ تختہ ذیل سے ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی تقسیم ظاہر ہوگی۔

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	تعداد فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء	تعداد پڑھنے لکھنے والون کی
نلگنڈہ	۷۶۲	۱	۱۹۰	۱۳۱۸۳۶	۱۷۳	- ۵/۱	
سوریاپیٹھ	۶۴۴	+	۱۸۲	۱۶۶۵۸۶	۲۵۸	+ ۱۸/۴	
دیول پلی	۰۴۹	+	۱۵۰	۷۶۹۰۴	۱۰۳	- ۹/۹	معلوم نہین
دیورکنڈہ	۶۶۲	+	۱۵۲	۸۵۳۶۰	۱۲۹	+ ۱۶/۸	
بھونگیر	۴۵۴	۱	۹۲	۷۳۰۳۱	۱۶۱	+ ۳۴/۶	
جاگیرات وغیرہ	۸۷۲	+	۲۰۶	۱۶۶۰۵۲	۱۹۰	+ ۱۰/۹	
میزان ضلع	۴۱۴۳	۲	۹۰۱	۶۹۹۷۷۹	۱۶۸	+ ۱۲/۰	۱۳۰۳۸

۱۹۰۵ء مین چریال وکوداڑ ورنگل سے اس ضلع مین منتقل ہوے اور ٹھی کو تعلقہ بنا کر پوچم چرلہ سے موسوم کیا گیا۔ بحالت موجودہ اس ضلع مین سات تعلقہ ہین۔ نلگنڈہ۔ چریال۔ سوریاپیٹھ پوچم چرلہ۔ مریال گوڑہ (دیول پلی) دیورکنڈہ اور بھونگیر۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد زراعت پیشہ کاپوکی ہے جنکی تعداد (۱۲۵،۰۰۰) یعنی ۱۸ فیصدی نفوس ضلع اور انمین معتبر شعبہ کنبی (۸۲،۸۰۰) اور متراسی (۳۳،۰۰۰) ہین۔ کاپو کے بعد مادیگا یعنی چمار (۹۵،۵۰۰)۔ دہنگر (۷۱،۰۰۰)۔ مہار یعنی دہیڑ (۵۷،۲۰۰) برہمن (۳۱،۴۰۰)۔ سالار (۲۸،۹۰۰) کومٹی (۲۶،۶۰۰) اور اوسلہ (۲۲،۳۰۰) ہین۔ مادیگا اور مہار زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین اور دہنگر چرواہے بھی ہین اور زراعت کار بھی۔ (۲۵،۰۰۰) نفوس یعنی ضلع کے ۴ فیصدی کی گذر زراعت پر ہوتی ہے۔

عیسائی مشن

نلگنڈہ مین ایک امریکن مشن ہے جس کے متعلق گرجا مشن اسکول اور ایک شفاخانہ بھی ہے اور اسکول کے لئے ایک قابل اسٹاف دیسی عیسائی اوستادونکا اور لیڈی ڈاکٹر اسپتال سے متعلق ہے۔ اس مشن کا ایک شعبہ دیورکنڈہ مین اور دوسرا میریال گوڑہ مین ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء مین (۱۲۱۲) دیسی عیسائی اس ضلع مین تھے جنمین (۴۲۹) روسن کیتھولک۔ (۲۲۵) میتھوڈیسٹ اور (۲۳۵) بپٹسٹ تھے۔ دیسی عیسائی اکثر پست اقوام سے ہین۔

عام حالات زراعت

کل ضلع گرانیٹی حدود مین واقع ہونے سے اکثر حصہ اوسکی زمینونکا گرانیٹ کی تحلیل سے جاصل ہوا ہے اور ریتیلا ہے جیسا کہ چلکلہ اور سب ہین۔ تعلقہ دیولپلی مین کشنا کے کنارے کے دیہات کی زمین غریلی ہے اور ریگڑ بھی زیادہ ہے۔ ان دونون قسم کی زمین مین ربیع کی کاشت ہوتی ہے

دوسرے تعلقات مین بھی ریگڑ تھوڑی مقدار مین موجود ہے مگر دیوآمپیز ہے - چکنہ اور سب کی پیداوار خریف جوار - باجرا - کپاس - کلتھی - اور ارنڈ ہے -

معظم مواز ین زراعت و پیداوار

علیتواری طریقہ جاری ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین خالصہ و حصہ فخاص کا مجموعی رقبہ (۳۲۷۱) مربع میل تھا منجملہ (۱۵۲۵) مربع میل مزروع تھے - (۸۰۴) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۵۷۴) جنگل - اور (۲۹۸) مربع میل ناقابل زراعت - جوار و باجرا معظم پیداوار غلات ہین جنکا رقبہ ۱۰ اور ۲۲ فیصدی کل رقبہ مزروعہ کا ہے - وہان کا رقبہ (۱۳۸) مربع میل ہے - کپاس (۱۱½) اور ارنڈ (۳۸۶) مربع میل ہے -

ترقی زراعت

کل ضلع کا بندوبست ختم نہین ہوا ہے گو پیمایش ہوچکی ہے - رقبہ مزروعہ کا سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۱۸۶) مربع میل تھا جو سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۵۲۵) میل ہوا یعنی ۴۱ فیصدی اضافہ ہوا - نئے اقسام تخم اور نئے آلات کے استعمال سے کوئی کوشش ترقی زراعت کی نہین کی گئی ہے -

مویشی - ٹٹو - بھیڑ و گہان

تعلقہ دیورکنڈہ مین ایک خاص نسل بیلونکی ہے جو عموماً سیاہ یا سرخ رنگ ہوتے ہین جو بہت مضبوط اور زراعت کے لئے موضوع ہین - یہ میسور کے بیلونکی نسل خیال کیجاتی ہے اور انکی شہرت خارج از ملک بھی ہے - چنانچہ ایک بڑی تعداد انکی انگریزی علاقہ کو جاتی ہے - سوریاپیٹھ و دیولپلی کے سفید بیل نہایت خوبصورت ہین - باقی ضلع مین جانور معمولی ہین - یکریان تعلقات دیورکنڈہ و دیولپلی و سوریاپیٹھ مین کثرت سے پائی جاتی ہین کیونکہ وہان کے جنگل و پہاڑون مین چارہ افراط سے ہے اور تعلقات نلگنڈہ و بھونگیر مین بھیڑ زیادہ ہوتی ہین - ٹٹو اچھے نہین ہوتے ہین

آبپاشی

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۲۹) مربع میل تری کا رقبہ تھا جسکی آبپاشی (۳۵۲) تالاب (۱۱۱۰) کنٹون

اور (۱۲۴۵۶) بالیون اور (۲۰۸) ورسے زراعت سے ہوتی ہے۔ مشہور نہرین موسی و آلیر و پیدواگو اور دو سری چھوٹی ندیون سے نکالی گئی ہین۔ جنسے بڑے تالابون کو بھی پانی پہونچایا جاتا ہے اور صریحًا بھی اُنسے آبپاشی ہوتی ہے۔

جنگلات

جملہ تعلقات مین چھوٹے قطعات جنگل کے موجود ہین جنکا کل رقبہ ۵۷۴ مربع میل ہے انمین (۱۹۰) مربع میل محفوظ جنگل ہے۔ تعلقات دیورکنڈہ و دیوپلی مین کشنا کے کنارہ کے پہاڑی جنگلون مین وسیع قطعات مہوہ اور سنڈرا (کھیر) کے درخت کے ہین۔ کوئی محصورہ جنگل نہین مگر، اقسم کے چوبنیہ کے درخت محصور ہین۔ ایندہن کوئلے اور جنگلی پیداوار سے ۱۹۰۱ء مین ۱۷۱۱۱ حاصل ہوئے۔

معدنیات

تعلقہ دیوپلی مین پرت دار پتھر مثل شاہ آباد کے پتھر کے نکلتا ہے جو عمارات مین بھی کام آتا ہے اور جلانے سے چونہ بھی بنتا ہے۔ تعلقہ مذکور مین سلیٹ بھی ہوتا ہے اور سونا بھی موضع چنتریال مین نکلا تھا مگر کمی مقدار کی وجہ سے کام موقوف کیا گیا۔ کشنا کے کنارہ پر نندکنڈہ اور اوسکے اطراف مین کہتے ہین کہ الماس بھی نکلتا ہے۔

صنایع و دستکاری

تعلقہ نلگنڈہ مین چرلہ پلی و پانگل مین ریشمی کپڑے اور ساڑیان مختلف الاقسام والالوان تیار ہوتی ہین۔ جو بہت پائدار ہین اور مرفہ الحال لوگ اونکو کثرت سے استعمال کرتے ہین۔ قوم سالا معمولی گاڑھا اور سوتی ساڑیان بھی بنتے ہین۔ بھونگیر مین سبک مٹی کے برتن و صراحی وغیرہ نہایت عمدہ تیار ہوتے ہین اور حیدرآباد و ہمسایہ اضلاع کو بھیجے جاتے ہین۔ قصبہ نلگنڈہ کے مشرق کی جانب ایک دباغت خانہ ہے جسمین عمدہ چمڑا تیار ہوتا ہے۔ ۱۹۰۱ء مین

اسمین ۳۰ مزدور کام کرتے ہین۔

تجارت

معظم برآمد ملک ارنڈ۔کپاس۔تڑوڑ کی چھال۔ چمڑے خام و دباغت شدہ۔ ہڈیان اور سینگ۔ چاول۔جوار و باجرا ہین اور درآمد مین نمک۔افیون۔سونا چاندی۔تانبا۔پتیل لوہا ولایتی شکر سعدنی تیل خام ریشم سوت۔ریشمی سوتی۔اور اونی کپڑے شامل ہین تجارت کے معتبر مرکز نلگنڈہ دیہونگیر ہین۔ضلع کے شمالی حصہ کا مال بھونگیر ڈویژن اسٹیشن نظام ریلوے کو جاتا ہے اور جنوبی حصہ کا مال مچھلی بندر کی سڑک سے حیدرآباد کو تعداد ہنڈیون کی جو قصبہ نلگنڈہ سے گذرتی ہین کساد کے زمانہ مین روزانہ دو سو اور تجارت کے وقت روزانہ سات سو ہے۔

ریلوے اور سڑکین

نظام ریلوے تعلقہ بھونگیر مین جنوب غرب سے شمال شرق کو جاتی ہے جو طولاً اکیس میل ہے اور جسکے پانچ اسٹیشن اس ضلع مین ہین۔

مشہور سڑک حیدرآباد مچھلی بندر کی ہے جسکو مدراس کے سابق رزیڈنسی نے فوجی ضرورتون کے لئے ۱۸۳۲ء مین بنایا تھا۔ اسکا طول موضع گمپل (تعلقہ سوریاپیٹھ) تک ۱ میل ہے۔ حیدرآباد سے مدراس کی سڑک ۶۰ میل کے پتھر سے قریب ناکریکل منشعب ہوکر وزیرآباد پر منتہی ہوتی ہے۔ اسکا طول ضلع مین چالیس ۴۰ میل ہے۔ یہ سڑک بھی مثل پہلی سڑک کے اوسیوقت اور اوسی ذریعہ سے بنی تھی۔ حیدرآباد ورنگل کی سڑک کے اکیس ۲۱ میل اس ضلع مین واقع ہین۔ دوسری سڑکین معاون مین ریلوے ہین۔ جیسے نلگنڈہ یا بھونگیر (۴۴) سڑک کھمم (۱۸) نلگنڈہ تا دیورکنڈہ (۳۶) تا پیرتی (۱۲) اور تا ناکریکل (۱۴) میل

پچھلی تین سٹرکین ۷۸-۱۸۷۷ء کے قحط مین بنی تھین۔

قحط

۱۸۷۰ء مین بہت بڑا قحط ہوا اور غلہ ایک روپیہ فی سیر بکتا تھا۔ ۱۸۷۷ء مین دوسرا قحط ہوا جس سے غربا کو سخت صدمہ پہونچا۔ غلہ فی روپیہ چار سیر ہوگیا اور (۳۴۰۰۰) زراعتی جانور تلف ہوے۔ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کا قحط پہان دیسا شدید نہین تہا۔ جیسا ۱۸۷۷ء کا لیکن اوسکا اثر دو سال تک باقی رہا۔

ضلع کی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون پر منقسم ہے۔ ایک مشتملہ تعلقات بہونگیر و چریال تحت دوم تعلقدار دوسری مین تعلقات میریال گوڑہ (دیوکنڈہ) و دیورکنڈہ ہین جو تحت سوم تعلقدار ہے۔ تیسری قسمت مین تعلقات نلگنڈہ و سوریاپیٹھ و پوچم چرلہ (کوداڑ) ہین اور یہ سوم تعلقدار مستقر کے تفویض ہے۔ اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتونکے کام کی نگرانی کرتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

اول تعلقدار ضلع کے ناظم دیوانی ہین یعنے ایک مددگار عدالت ہین جو اونکو دیوانی و فوجداری کے کامون مین مدد دیتے ہین۔ یہان خاص ناظم دیوانی مقرر نہین۔ اس ضلع مین دس تحتانی دیوانی عدالتین ہین تین دوم و سوم تعلقدارون کی اور سات تحصیلدارون کی۔ اول تعلقدار ناظم اعلاے فوجداری ہین اور اونکے مددگار جائنٹ مجسٹریٹ ہین اور اونکے غیاب مین فوجداری اقتدارات کو استعمال کرتے ہین۔ دوم و سوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ دوم و سوم حاصل ہین۔ جرایم شدید بہت کم ہوتے ہین اور ڈکیتی سرقہ اور نقب معمولی سالون کے عام جرایم ہین۔

تاریخ انتظام مالگذاری

مالگذاری اراضی کی تاریخ کچھ معلوم نہین لیکن ۱۸۲۱ء تک ہر ضلع مواضع کے لیے ایک پنچہ سالہ

مقرر ہوتا تھا جو کھڑے کھیتوں کا اندازہ کر کے عامل کے پاس پیش کرتا تھا۔ تری زیر تالاب اور خشکی پر سرکار اور رعیت کا حصہ مساوی ہوتا تھا مگر تری زیر نہر و زیر بادلی پر رعیت کو تین خمس اور تین چوتھائی حصہ ملتا تھا۔ ۱۸۲۱ء مین ضلعدار مقرر ہوے جنھون نے مواضع کے پٹیلو نسے وہ سالہ معاہدہ کیا کہ گذشتہ دس سال کے اوسط پر سالانہ مالگذاری مقرر ہو۔ ۱۸۳۵ء مین دیہات کے مجموعونکو بطور سرتہ زمینداروں کے تفویض کیا گیا اور یہ طریقہ ۱۸۴۰ء مسٹر ڈیٹن واعظم علیخان ضلعدارون کے زمانہ تک جاری رہا۔ پانچ سال بعد بعض تعلقات مین مالگذاری بطور امانی کچھ نقد و کچھ جنس مین وصول کیگئی۔ جب ۱۸۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی تو سرتہ کا عمل موقوف ہوا اور فی بیگہ کچھ رقم مقرر ہوئی۔ کل ضلع کا پختہ بندوبست ختم نہین ہوا ہے۔ تعلقات نلگنڈہ و دیولپلی کا حال ہی مین بندوبست ہوا ہے۔ اور اسمین [illegible] روپیہ کا اضافہ ہوا یعنی فیصدی ۱۶ کا۔ خشکی کا اوسط دہ بارانی ایکڑ [illegible] ہے (اعلی [illegible] اقل [illegible]) اور تری کا اوسط فی ایکڑ [illegible] روپیہ ہے (اعلی [illegible] اقل [illegible]) اس ضلع کی مالگذاری اراضی و کل آمدنی تختہ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۹۰۵ء کی تغیرات سے فی الحال مالگذاری اراضی اسکی (۱۴/۶) لاکھ روپیہ ہے۔

۱۹۰۲ء مین تعلقات نلگنڈہ و دیولپلی کے بندوبست کے بعد فی روپیہ ایک آنہ کا لیس

لوکل اور صفائی کی حکومت

مقامی کاموں کے لئے لیا جانا قرار پایا اور نیز تعلقہ مین بورڈ قایم ہوے الا نلگنڈہ مین جہان ضلع کا بورڈ قایم ہوا۔ تعلقہ کے بورڈ کے صدر نشین تحصیلدار ہین اور ضلع کے بورڈ کے میمبر مجلس اول تعلقدار۔ بورڈ ونکے قیام اور ایک آنہ کا سس وصول کرنیکے قبل نلگنڈہ و دیگر مستقرات کی صفائی کا خرچ خزانہ شاہی سے دیا جاتا تھا جو ۱۹۰۱ء مین ۱۰۱۱۱۱ روپیہ تھا ضلع کی مجلس تعلقات کے بورڈ کے کامونکی نگرانی بھی کرتی ہے۔

پولیس و محابس

ضلع کی کوتوالی کے افسر اعلیٰ اول تعلقدار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین۔ انکے تحت مین چھ امین بیانو ۹۲ تحتانی افسر (۵۸۹) جوان اور پچیس سوار ہین۔ یہ ۳۹ تھانون اور ۳۹ چوکیون مین منقسم ہین۔ دیہی پولیس (۶۶۲) اور سیت سندیونکی تعداد (۱۰۹۸) ہے۔ کم میعاد کے قیدی نلگنڈہ کے محبس مین رکھے جاتے ہین اور چھ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی سنٹرل جیل ورنگل کو بھیجے جاتے تھے مگر تغیرات جدیدہ کے بعد سے سنٹرل جیل نظام آباد کو بھیجے جاتے ہین

تعلیمات

یہ ضلع بلحاظ تعلیم پست حالت مین ہے صرف ۱۹ فیصد (۳۲ مرد و ۳ عورت) ۱۹۰۱ء مین پڑھنا لکھنا جانتے تھے ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین (۲۴۲) و (۱۰۹۴) و (۱۳۱۶) و (۱۴۷۲) طلبا زیر تعلیم تھے ۱۹۰۳ء مین ۲۹ مدارس ابتدائی و دو مڈل اسکول جاری تھے اور اس سال ۸۴ لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ کل خرچ تعلیم ۱۹۰۱ء مین ۱۰۱۱۱ روپیہ تھا جو تماماً خزانہ سرکار سے دیا گیا تھا۔ اسمین سے ۱۰۱۱۱ سرکاری مدارس کو دئے گئے اور الماس معاونتی مدارس کو۔ اجرت تعلیم مدارس سرکاری کی سماے روپیہ تھی اور دوسرے مدارس کی الماس جو مدرسین کے تصرف مین آئی۔

شفاخانجات وٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین تین دواخانہ ضلع مین تھے جنمین ۱۲ مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش تھی۔ ان مین (۲۴۰۳۹) مریضان خارجی اور (۱۵۷) مریضان داخلی زیر علاج رہے اور (۵۵۱) عمل جراحی کئے گئے۔ اس صیغہ کا خرچ سنہ ۱۹۰۱ء مین ۹۰۰ روپیہ تھا۔ (۱۱۸۱) نفوس کے کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس ضلع ۲/۶ کو۔

تعلقہ نلگنڈہ

ضلع نلگنڈہ کا تعلقہ ہے جسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۵۱۳۳) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۵۹۲۲۵) تھی اور رقبہ اسکا ۸۷۴ مربع میل ہے۔ کمی نفوس بعض مواضع کے خروج سے واقع ہوئی۔ اسمین ایک قصبہ نلگنڈہ (۵۸۸۹ نفوس) ضلع و تعلقہ کا مستقر اور ۲۱۶ مواضع ہین جنمین ۲۶ مواضع جاگیر کے ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۶۵) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمین رتیلی ہے اور دہان کی کاشت زیر تالاب و نہر کثرت سے ہوتی ہے۔

تعلقہ چریال

یہ ضلع نلگنڈہ کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۱۰۴۱۲۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۹۸۶۸) تھی اور رقبہ ۶۴۰ مربع میل ہے۔ اسمین ۱۲۸ مواضع تھے جنمین ۲۷ جاگیر کے تھے اور چریال (۲۷۳۱) نفوس) اسکا مستقر تھا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱۷۶) لاکھ روپیہ تھی۔ زیر تالاب دہان کثرت سے بوے جاتے ہین۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ دار دنا پیٹھ شکست ہوکر اونکے بہت سے مواضع اسمین ضم ہوے اور یہ تعلقہ ضلع ورنگل سے اس ضلع مین منتقل کیا گیا۔ اسکا موجودہ مستقر جنگانول (۱۶۹۶) ہے جو نظام ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔

تعلقہ سوریاپیٹھ

یہ نلگنڈہ کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۷۵۴۳۶) اور

رقبہ ۶۸۷ مربع میل تھا سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری (۱۴۹۱۰۳) تھی اسمین ۱۹۲ مواضع ہین جنمین جاگیر کے مواضع داخل ہین اور سوریا پیٹھ (۴۴۱۶) نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۳/۱) لاکھ روپیہ تھی۔ دہان زیر تالاب و نہر و چاہ کثرت سے بوئے جاتے ہین سنہ ۱۹۰۵ء ۱۵ مواضع اسکے تعلقہ جدید پوچم چرلہ مین منتقل ہوئے۔

تعلقہ پوچم چرلہ

یہ ضلع نلگنڈہ کا ایک تعلقہ ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء مین ٹپی کوداڑ ضلع ورنگل اور ۱۵ مواضع سوریا پیٹھ و ۳۵ مواضع میرپال گوڑہ کو ضم کرنیسے قایم کیا گیا۔ پوچم چرلہ (۱۸۹۹ نفوس) اسکا مستقر ہے اور اسمین فی الحال ننانوے مواضع خالصہ کے ہین اور اسکی مالگذاری اراضی (۲،۷۷،۲) لاکھ روپیہ ہے۔ دہان زیر تالاب کثرت سے ہوتے ہین۔

تعلقہ میرپال گوڑہ

یہ سرحدی تعلقہ ضلع نلگنڈہ کے جنوب مین واقع ہے جسکو دریاے کشنا علاقہ مدراس کے ضلع گنٹور سے جدا کرتا ہے سنہ ۱۹۰۵ء تک یہ تعلقہ دیوپلی کہلاتا تھا۔ بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۷۱۳۰) تھی اور رقبہ ۶۹۰ مربع میل اور سنہ ۱۸۹۱ء کے نفوس کی تعداد (۸۵۴۵۷) تھی یہ کمی دیہات کے خروج کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس تعلقہ مین ۱۵۲ مواضع ہین چار جنمین سے جاگیر ہین اور میرپال گوڑہ (۳۶۶۰ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین مالگذاری اراضی اسکی ۲،۴ لاکھ روپیہ تھی۔ تالابون۔ نہرون اور باولیون کے نیچے دہان کثرت سے ہوتے ہین۔ جدید تعلقہ پوچم چرلہ مین ۳۵ مواضع اس تعلقہ کے شریک کئے گئے

تعلقہ دیوورکنڈہ

یہ تعلقہ ضلع نلگنڈہ کے جنوب غرب مین واقع ہے جسکو دریاے کشنا ضلع گنٹور علاقہ مدراس سے جدا کرتا ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۶ء مین (۱۰۰۵۹۱)

اور ۱۸۹۱ء مین (۸۵۶۱۳) تھی اور رقبہ اسکا (۷۶۰) مربع میل ہے۔ اسمین (۱۷۵) مواضع ہین۔ جنمین ۲۳ جاگیر ہین اور ویرکنڈہ (۱۹۶۳ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکا غربی حصہ بہت پہاڑی ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱۷۱) لاکھ روپیہ تھی۔ زیر تالاب وچاہ دہان کثرت سے بوئے جاتے ہین۔

تعلقہ بہونگیر

یہ تعلقہ ضلع کے شمال غرب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۹۴۶۰۶) اور ۱۸۹۱ء مین (۱۴۴۵۴۶) تھی اور رقبہ (۱۰۵۴) مربع میل ہے اسمین ایک قصبہ بہونگیر (۵۸۰۶ نفوس) اور ۲۳۵ مواضع ہین جنمین ۱۴۳ جاگیر ہین۔ نظام ریلوے اس تعلقہ مین غرب جنوب غرب سے شرق وشمال شرق کو جاتی ہے۔ اسکی مالگذاری الاضی ۱۹۰۱ء مین (۱۸۱) لاکھ روپیہ تھی۔ دہان آرنڈ۔ موڑ۔ اور پان کثرت سے ہوتے ہین جنکی آبپاشی بذریعہ تالاب وچاہ ونہر ہوتی ہے۔

قصبہ بہونگیر

یہ تعلقہ بہونگیر کا مستقر اور خطوط ۱۷° ۳۱' شمالی و ۷۸° ۵۳' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵۸۰۶) قصبہ ایک پہاڑی قلعہ کے دامن مین ہے جو (۲۰۰۰) فٹ سمندر کی سطح سے بلند ہے۔ ۱۰۰۹ھ مین ایک لٹیرا پاپ راے نامی نے ایک جماعت کثیر کو فراہم کرکے ورنگل وبہونگیر کو لوٹکر وکن مین اودھم مچادی تھی مگر آخر گرفتار ہوکر قتل کیا گیا۔ بہونگیر معتبر مرکز تجارت اور مٹی کے برتنون کے لئے مشہور ہے۔ دوم تعلقہ دار انجنیر اور تحصیلدار کے دفاتر ٹپہ خانہ دواخانہ اور ایک اسکول یہان ہین۔ قلعہ ایک منقطع پہاڑ پر بنا ہوا ہے جسکے مشرقی وجنوبی اطراف بالکل عمودی ہین اور چڑھنا محال ہے۔ بالا حصار پر سے بہت دور تک کا منظر نظر آتا ہے۔

قصبہ نلگنڈہ

ضلع و تعلقہ کا مستقر اور ۱۷° ۳۴' شمالی اور ۷۹° ۱۶' شرقی کے تقاطع پر دو پہاڑون کے درمیان واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء کی (۵۸۸۹) تھی۔ شمالی پہاڑ پر شاہ لطیف صاحب کی قبر ہے اور جنوبی پر ایک مستحکم قلعہ پختہ دیوارون کا ہے۔ اس قصبہ کو اسکے راجپوت بانی نے نینگری سے موسوم کیا تھا لیکن موجودہ نام سے علاء الدین بہمن شاہ کے فتح کے بعد سے مشہور ہے۔ اسمین ایک وسیع سرائے میر عالم مرحوم کی بنائی ہوئی ہے۔ ایک ہندو دیول۔ مسافر بنگلے بازار مسمی بہ عثمان گنج معمولی دفاتر پٹہ خانہ دواخانہ محبس ایک مڈل اسکول جسمین ۲۵۶ لڑکے ہین اور ایک لڑکیونکا مدرسہ ہے۔ ناگریکل پر اگگریزی ٹپہ خانہ ہے جو یہان سے بارا میل ہے۔ ایک دباغ خانہ بھی دو میل پر واقع ہے۔

صوبہ گلبرگہ

یہ ایک صوبہ ہے جو ممالک محروسہ سرکار عالی کے جنوبی غربی گوشہ مین واقع ہے اور صوبہ جنوبی بھی کہلاتا ہے۔ مغرب اور جنوب مین اسکے ممالک بمبئی و مدراس واقع ہین۔ اور یہ درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۵° ۱۱' و ۱۸° ۴۰'۔ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۵° ۱۹' و ۷۸° ۱۵' کے واقع ہوا ہے۔ صوبہ دار کا مستقر شہر گلبرگہ ہے۔ اس صوبہ کی کل مردم شماری ۱۸۹۱ء مین (۱۹۴۶۳۷) تھی جو ۱۹۰۱ء مین (۲۴۳۰۹۹۹) اور ۱۹۱۱ء مین (۲۴۴۶۲۳) نفوس ہوئی۔ آخری سال مین اسکا رقبہ (۱۶۵۸۵) مربع میل تھا اور گنجانی بمقابلہ کل ملک کی ۱۳۵ نفوس کے ۱۴۹ نفوس فی مربع میل تھی۔ ۱۹۰۱ء مین ۸۸ فیصدی ہندو اور ۱۱ فیصدی مسلمان اسمین آباد تھے۔ اور

دوسرے مذاہب کے لوگون مین جین (۶۱۶۳) عیسائی (۱۰۵۹ جنمین ۹۰۳ دیسی عیسائی تھے)۔ پارسی (۱۵۲ اسکے ۶۴) اور اہمیست (۲۰۹) شامل تھے ۱۹۰۱ء مین یہ صوبہ چار اضلاع گلبرگہ ولنگسگور وعثمان آباد ورایچور پر مشتمل تھا۔ ۱۹۰۵ء کی ضلعبندی مین اسمین بہت کچھ تغیرات واقع ہوئے ہین لنگسگور شکست ہوکر اضلاع گلبرگہ ورایچور مین تقسیم پایا اور تعلقہ یادگیر رایچور سے گلبرگہ مین منتقل ہوا اور ضلع بیدر اسمین شریک کیا گیا جسکے اضلاع فی الحال حسب ذیل ہین۔

نام اضلاع	رقبہ مربع میلونمین	مردم شماری ۱۹۰۱ء	مالگذاری (بعد تخفیف) ۱۹۰۱ء
گلبرگہ	۶۰۰۴	۱۰،۴۱،۰۶۷	
عثمان آباد	۴۰۱۰	۵،۳۵،۰۲۷	
رایچور	۶۸۰۹	۹،۳۲،۰۹۰	
بیدر	۴۱۶۸	۶،۶۶،۱۲۹	
میزان صوبہ	۲۱۰۶۱	۳۲،۷۴،۳۱۳	

اس صوبہ مین ۳۲ قصبات یعنی کل ملک کے دو تمس اور (۵۶۵۲) مواضع ہین۔ بہت بڑے قصبات ہین شہر گلبرگہ (۲۲۰۲۹ نفوس) اور رایچور (۲۲۱۶۵) ہین۔ تجارتی معتبر قصبات گلبرگہ رایچور۔عثمان آباد۔ لاتور۔ لنگسگور۔ تلجاپور۔ بیدر۔ اور ہمناباد ہین۔ اور تاریخ وقدامت کے اعتبار سے گلبرگہ۔ رایچور۔ بیدر۔ کلیانی۔ اودگیر۔ پرینڈہ۔ مدگل۔ شوراپور۔ کوہیر اور اناگندی بہت مشہور ہین۔

ضلع گلبرگہ†

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور دریاون کے سلسلے۔

یہ ممالک محروسہ کے صوبہ گلبرگہ کا ایک ضلع ہے۔ جو اضلاع عثمان آباد و بیدر سے جانب شمال ملحق ہے۔ اور بجانب مشرق اضلاع اطراف بلدہ و محبوبنگر اور جنوب مین اضلاع محبوبنگر و رایچور و رائچور سے متصل ہے اور جانب مغرب ضلع عثمان آباد اور علاقہ بمبئی کے ضلع بیجاپور و ریاست الکلکوٹ سے ملحق ہے۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۶° ۴۰' و ۱۷° ۴۴' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۶° ۲۲' و ۷۸° ۴۰' واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ بشمول پائیگاہ و جاگیرات (۴۰۹۲) مربع میل تھا مگر خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۲۴۲۸) مربع میل تھا۔ ایک سلسلہ پہاڑون کا شمال ضلع مین ضلع عثمان آباد سے داخل ہوکر تعلقات مہاگانون اور چنچولی مین ساٹھ میل تک جنوبی شرقی سمت مین چلا گیا ہے۔ بقیہ تعلقات اسکے مسطح ہین اور میلان زمین کا شمال سے جنوب و جنوب شرق کیجانب ہے۔ اسکی سب سے بڑی ندی بھیما ہے جو دریاے کشنا کی معاون ہے اور سرکار عظمت مدار کے شہر پونہ کے قریب سے نکلکر ضلع کے غرب مین موضع افضل پور کے قریب داخل ہوکر تعلقات گلبرگہ و اندولہ مین (۱۰۱) میل تک بہتی ہے۔ دوسری ندیان کاگنا مع اوسکے معاونین بینی تھورا و ملاماری و کامانولی ہین۔ کاگنا اور آور جا دونون بھیما کے معاون ہین۔

---

† سنہ ۱۹۰۱ء مین جو تغیرات ہوے ہین اونکا بیان تحت مردم شماری ملاحظہ کیا جاے۔ باقی حالات اسکے وہی ہین جو تغیرات کے قبل تھے مگر یہ کہ کہین بطور مخصوص جتلایا گیا ہو۔

طبقات ارضی — جانب مشرق آرکین نیس کے طبقات ہین اور بھیما کا سلسلہ وسط مین اور دکن ٹرپ کے اجاُ ضلع کے شمال و غرب مین واقع ہین۔ اس لواح کا مفصل بیان سٹرفوٹ نے ہندوستان کے جیالوجیکل سروے کی مطبوعات جلد ۱۲ حصہ اول مین لکھا ہے۔

نباتات — عموماً یہ ضلع جنگل سے عاری ہے۔ باستثنا تعلقات مہاگانون و چنچولی کے پہاڑی حصون کے جہان ساگوان مہوا۔ ترمن۔ کھیر۔ ببول۔ تڑوڑ۔ بیجا سال۔ نلامدی نیم۔ املی۔ آم اور بڑ وغیرہ کے درخت ہوتے ہین۔

حیوانات — ضلع کے شمالی حصہ کے جنگلون اور پہاڑون مین شیر۔ ریچھ۔ تیندوا نیلگاے اور جنگلی سؤر ہوتے ہین اور میدانون مین۔ خرگوش۔ ہرن اور جنگلی بکری موجود ہین۔

موسم و بارش — اسکا موسم مختلف جیالوجوی حصص مین مختلف ہے۔ کرناٹک یعنی ٹرپی حصہ گرمیون مین گرم اور خشک ہے۔ بخلاف اسکے تلنگانی۔ یعنی گرانیٹی حصہ جسمین پہاڑ اور جنگل اور تالاب ہین مرطوب اور اوسقدر گرم نہین ہے۔ جولائی سے اکٹوبر تک بخار شایع رہتا ہے اور پچھلے چار پانچ سال سے توطاعون کا بھی بعض تعلقات مین زور رہا ہے۔ اس ضلع کی بارش قابل اعتماد نہین جس سے اکثر خشک سالی رہتی ہے۔ اکیس سال (۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک) کا اوسط بارش (۲۹) انچ تھا۔ ۱۸۹۹ء کا قحط ۱۸۹۹ء کی کمی بارش (۷ر۱۴ انچ) کا نتیجہ تھا۔

تاریخ — مسلمانون کے فتوحات کے قبل یہ ضلع ورنگل کا کاکتیا راجاؤنکے ملک مین شامل تھا۔ چودھوین صدی عیسوی کے ابتدا مین الغ خان نے جو بعد مین محمد بن تغلق کے نام سے مشہور ہوا

اوسکو دہلی کی سلطنت مین شامل کیا جسکے بعد سے یہ ابتک مسلمانون کے قبضہ مین رہا ہے۔ محمد بن تغلق کے بعد بہمنہ کے قبضہ مین آیا اور اُس سلطنت کے انقراض کے بعد بیجاپور کا قبضہ اوسپر رہا۔ اورنگ زیب نے دکن کو فتح کرکے اوسکو پرضمیمہ سلطنت دہلی کیا مگر جب نواب آصفجاہ نے ریاست حیدرآباد کو قایم کیا تو یہ ضلع دہلی سے منتزع کیا گیا۔

آثار عتیقہ

قلعہ گلبرگہ جسکو ابتدا راجہ گلچند نے بنایا تھا اور جسکو بعد مین علاءالدین بہمنی نے مستحکم کیا ایک عجیب تعمیر ہے۔ اسمین ۱۵ برج اور چھبیس توپین ہین جنمین ایک توپ ۲۵ فٹ لمبی ہے۔ ایک بہت بڑی مسجد ۲۱۶ فٹ طویل اور ۱۷۶ فٹ عریض مملکت اندلس کے قرطبہ کی مسجد کے نمونہ پر بنائی گئی ہے اور ہندوستان مین اپنی آپ نظیر ہے۔ شہر کے مشرقی حصہ مین شاہان گلبرگہ کی قبرین ہین جو بڑے مربع گنبد ہین۔ خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ کے مزار کے قریب ایک مسجد و سرا و مدرسہ ہین جنکو عالمگیر نے ۱۶۸۵ء مین بنوایا تھا۔ قلعہ فیروزآباد بھیما کے کنارہ پر اور چنچولی و جیتاپور یادگاری قلعہ ہین خصوصاً آخرالذکر جسمین گوا کے پرتگیسون نے ایک عجیب وضع کا گرجا بنایا تھا جسکی حال مین ترمیم ہوئی ہے۔

مردم شماری

اس ضلع مین بشمول پائیگاہ وجاگیرات مواضع وقصبات (۱۱۰۹) ہین۔ گذشتہ تین مردم شماریون مین تعداد نفوس حسب ذیل تھی۔ ۱۸۸۱ء (۵۲۳۸۳۸) ۱۸۹۱ء (۶۴۹۲۵۸) اور ۱۹۰۱ء (۷۴۲۷۴۵) اسکے معتبر قصبات گلبرگہ۔ الند۔ شورابور۔ کوسگی۔ یادگیر۔ سیڑم۔ شاہ آباد اور کوڑنگل ہین۔ اسمین ۱۹۰۱ء مین ۸۱ فیصدی ہندو اور ۱۵ فیصدی مسلمان تھے۔ اگرچہ یہ ضلع ملک کرناٹک مین واقع ہے لیکن ۵۳ فیصدی کنڑی۔ ۲۵ فیصدی

تلنگی - ۱۴ فیصدی اُردو اور ۶ فیصدی مرہٹی بولتے تھے۔ تختہ ذیل سے ضلع کا رقبہ و قصبات و مواضع اور نفوس کا حال بابت سنہ ۱۹۰۱ء ظاہر ہوگا۔

نام تعلقات	رقبہ مربع میلوں مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد پڑھنے لکھنے والونکی
گلبرگہ	۵۲۴	۱	۱۰۸	۷۵۵۱۲	۱۴۴	-۱۱/۰	تعلقہ واری اعداد غیر معلوم
مہاگانون	۳۰۷	۰	۸۱	۴۳۰۹۰	۱۴۰	-۳/۶	
چینچولی	۲۷۷	۰	۶۹	۳۷۶۷۱	۱۳۶	+۱۶/۰	
کوڑنگل	۱۴۱	۱	۶۰	۳۱۱۸۲	۲۲۱	-۸/۷	
سیڑم	۲۶۷	۱	۷۲	۵۰۰۴۳	۱۸۷	+۵۲/۲	
گرمشکال	۳۰۴	۰	۸۶	۵۱۴۲۴	۱۶۹	+۸/۵	
اندولہ	۶۰۸	۰	۱۱۷	۷۳۸۵۴	۱۲۱	+۲۴/۱	
جاگیرات وغیرہ	۱۶۶۴	۴	۵۰۹	۳۷۹۹۶۹	۲۲۸	+۱۱/۱	
میزان ضلع	۴۰۹۲	۷	۱۱۰۲	۷۴۲۷۴۵	۱۸۱	+۱۴/۴	۱۴۸۸۰

سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقات گرمشکال و مہاگانو نکے مواضع تعلقات سیڑم و گلبرگہ و کوڑنگل و یادگیر مین شریک ہوے اور یادگیر راچور سے ضلع گلبرگہ مین منتقل ہوا۔ تعلقات شاہ پور و شورا پور بھی ضلع لنگسگور شکست شدہ سے اسمین شریک ہوے۔ علاوہ برین ۳، مواضع ضلع محبوب نگر سے یادگیر و کوڑنگل مین ضم ہوئے۔ بحالت موجودہ اس ضلع مین آٹھ تعلقات شریک ہین۔

یعنی چنچولی - کوڑنگل - سیترم - یادگیر گلبرگہ - اندولہ - شاہ پور - سادر - شورہ پور اور پانچ علاقجات پائیگاہ الند - فیروزآباد - افضل پور - کالگی اور چیتاپور - اور دو بڑی جاگیرین کوسگی و ٹمانڈور - علاقجات پائیگاہ و جاگیرات مذکورہ کا رقبہ (۹۰۷۶) مربع میل اور اونکی مردم شماری (۲۵۳۳۴۹) ہے -

لوگونکی زات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد زراعتی زات کنبی کی ہے جو (۲۳۱٫۰۰۰) ہین جنمین (۸۱٫۰۰۰) لنگایت کاپو اور (۷۷٫۵۰۰) کولی شریک ہین - انکے بعد بلحاظ تعداد مہار یعنی سائیس (۶۷٫۶۰۰) - مانگ و چمار (۳۹۱۰۰) وانی (۳۰٫۰۰۰) اور برہمن (۱۸۰۰۰) ہین - مہار اور مانگ زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین جن لوگون کی گذر زراعت پر تھی (۴۳۲٫۸۱۴) تھے یعنی کل ضلع کے نفوس کے (۵۸) فیصدی -

عیسائی مشن

سنہ ۱۸۸۳ء مین گلبرگہ مین ایک امریکن میتھوڈسٹ مشن قایم ہوا جسکی ایک شاخ کرنی مین ہے اسکے متعلقہ اسکول مین دو سو لڑکے پڑھتے ہین - بروے مردم شماری اس ضلع مین ۱۸۷ دیسی عیسائی تھے جنمین ۱۱۳ رومن کتھولک اور ۶۲ انگلیکن تھے -

عام حالات زراعت

ضلع گلبرگہ دو طبعی حصص کرناٹک و تلنگانہ مین منقسم ہے - پہلے حصہ مین ریگڑ زیادہ ہے جسمین کہین کہین مسب اور چلکہ بھی ہے - اور دوسرے حصہ مین مسب اور کھرب زیادہ ہے مگر ریگڑ بھی مفقود نہین - کرناٹک کے حصہ مین ربیع کی پیداوار مثل سفید جوار - گیہون - چنا - کپاس اور السی بکثرت بوئی جاتی ہے - اور دوسرے حصہ مین زرد جوار - باجرا - ارنڈ - دہان - السی اور سن معمولی خریف کی پیداوار ہین - دو تعلقات تلنگانہ یعنی کوڑنگل و گڑمکنال مین زیر تالاب دہان کثرت سے بوئے جاتے ہین - تعلقات چنچولی و مہاگانو نکی زمین لاٹیرائیٹ یعنی سرخ ریگڑ ہے جو حاصل خیزی مین ریگڑ کے بعد ہے -

معظم مواز ین زراعت و پیداوار

رعیت واری طریقہ جاری ہے۔ ۱۹۰۱ء مین خالصہ و صرفخاص وانعامات کا رقبہ (۲۴۲۸) مربع میل تھا جسکے بنجملہ (۱۹۵۵) مربع میل مزروع تھا جسمین ۴۳ مربع میل تری تھی۔ (۱۳۸) مربع میل بنجر قابل زراعت وافتادہ۔ (۱۲۶) رقبہ جنگلات اور (۲۰۹) مربع میل غیر قابل زراعت زمین تھی۔ معظم پیداوار جوار تھی جو رقبہ مزروعہ کی ۶۴ فیصدی سے حاصل ہوئی۔ باجرا۔ دھان اور گیہون کا رقبہ تقریباً (۲۰۶) و (۳۲) و (۲۲) مربع میل تھا اور کپاس و اجناس روغندار کا رقبہ (۵۰) و (۱۰۳) مربع میل تھا۔

ترقی زراعت

۱۸۹۳ء مین جب اس ضلع کا بندوبست ختم ہوا تو رعایا نے کل زمینین اوٹھالین جس سے قبضہ کی توسیع ممکن نہین۔ مگر رعایا نے نئے آلات و نئے اقسام کے تخم سے ترقی زراعت کیطرف کوئی دلچسپی ظاہر نہین کی۔

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ۔ بکری

زراعتی جانورونکی کوئی خاص نسل اس ضلع مین نہین ہے مگر جو جانور پیدا ہوتے ہین وہ ریگڑ اور چکنوٹ زمین کے جوتنے کے لئے نہایت موضوع ہین۔ بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہین اور ٹٹو ہر جاے ملتے ہین۔ جنکی قیمت پچیس سے تیس روپیہ تک ہے مگر اندولہ تعلقہ مین سو روپیہ راس تک کے بھی ہوتے ہین۔ دو عربی تخمی گھوڑے۔ گلگت اور کوڑنگل مین سرکار نے نسل کی ترقی کے لئے رکھے ہین۔

آبپاشی

۱۹۰۱ء مین کل رقبہ تری کا ۴۳ مربع میل تھا جو ۲،۲ فیصدی کل مزروعہ رقبہ کا ہے۔ مختلف ذرایع آبپاشی اور اونکے تحت کا رقبہ حسب ذیل ہے۔ نہر اور نالے (۴،۵) مربع میل اور زیر باولی و تالاب (۳۸،۵) مربع میل۔ صرف کوڑنگل و گرمشکال تعلقات مین تالاب سے آبپاشی ہوتی

ہے۔ بڑے تالاب (۱۰۷)۔ کنٹہ (۱۱۹)۔ باولیان (۵۵ ۲ ۱) اور دوسرے زرایع (۱۹۶) ہین جو سب عمدہ حالتِ تعمیر مین ہین۔

جنگلات

تعلقہ چنچولی مین ۱۸۹۶ء مین (۵۱) مربع میل کا محصورہ جنگل قایم کیا گیا۔ تعلقات سیڑم۔ کوڑ نگل۔ گرمشکال و مہاگانون مین بھی کچھ جنگل ہے مگر غیر محصورہ ہے۔

معدنیات

سب سے زیادہ معتبر معدنی مطبق چونی کا پتھر ہے جسکو سیلو کہتے ہین جو جی آئی پی لاین پر شاہ آباد مین اور نظام ریلوے پر چینا پور مین اور نیز تعلقات گلبرگہ و سیڑم مین کثرت سے نکلتا ہے اور شاہ آباد کے پتھر کے نام سے مشہور ہے جہان سے ابتداً نکالا گیا تھا اور فرش اور چھت کے کام مین بھی آتا ہے۔

صنایع و دستکاری

ضلع کی دستکاریون مین سوتی اور ریشمی ساڑیان۔ کمخواب معمولی گاڑھا کپڑا اور سوتی ٹوپیتیا ہوتے ہین۔ تعلقات اندولہ و چنچولی مین نہایت عمدہ قسم کی باریک کملین تیار ہوتی ہین جنکی قیمت دس روپیہ سے پچاس روپیہ تک ہوا کرتی ہے۔ جو نہایت پایدار ہین جنمین پانی نہین چھنتا ہر گلبرگہ کے دو میل مغرب مین ایک پارچہ بافی کا بڑا کارخانہ ۱۸۹۶ء مین بارہ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے قایم ہوا۔ اسمین (۲۱۰۳۵) پھرگیان اور دو سو چوبیس ماگ چلتے ہین اور اسمین (۹۰۰) مزدور کام کرتے ہین۔ تعلقہ سیڑم مین ایک روئی صاف کرنیکا کارخانہ بھی ہے۔

تجارت

ملک سے جو معمولی برآمد ہوتی ہے وہ جوار۔ باجرا۔ چمڑے۔ روئی۔ گڑ۔ روغندار اجناس تمباکو اور دوسرے غلات اور تڑوڑ کی چھال ہے جو دباغت مین کام آتی ہے۔ درآمد مین نمک۔ سوکھی مچھلی۔ افیون۔ گرم مصالح۔ سونا۔ چاندی۔ ولایتی شکر۔ گندھک۔ سوت۔ خام ریشم۔ لوہا

پیتل۔ سوتی۔ اور اونی کپڑے۔ دیاسلائی۔ معدنی تیل اور آہنی اسباب وغیرہ شامل ہین۔ شہر گلبرگہ معتبر مرکز تجارت کا ہے جہان سب چیزین جی آئی پی ریلوے کے ذریعہ سے آکر یہان سے ضلع بھر مین تقسیم پاتی ہین۔ دوسرے مرکز تجارت ٹانڈور اور صلح پیٹھ ہین۔ یہان کے تجارت پیشہ زاتونین لنگایت۔ بنیے اور کومٹی ہین۔ انکے علاوہ مومن لوگ اور مارواڑی وبھاٹیے بھی ہین۔ یہ بھاٹیے بمبئی کے ہین اور خاصکر تجارت غلہ واجناس روغن دار مین مصروف ہین۔

ریلوے اور سڑکین

گریٹ انڈین پنسولا ریلوے لین اس ضلع کے مغرب مین موضع دودنی کے قریب داخل ہوکر واڑی جنکشن پر اس سے خارج ہوتی ہے اس کا طول ضلع مین (۵۰) میل ہے۔ نظام ریلوے بھی واڑی سے ہی خارج ہوکر مشرقی اور شمالی سمت مین (۱۱۵) میل تک جاتی ہے۔

کل سڑکونکا طول ۷۹ میل ہے۔ گلبرگہ ناہنا باد ۳۰ ½ میل۔ ٹانڈور تا کوسگی ۲۶۔ ناوندگی اسٹیشن تا دچکن پلی ۱۱ ½ اور سڑک ملکھیڑ ۴ میل ہے۔

قحط

گذشتہ صدی مین کل آٹھ قحط ہوئے یعنی ۱۸۰۴ء ۱۸۱۹ء ۱۸۳۳ء ۱۸۵۴ء ۱۸۷۳ء ۱۸۷۷-۷۸ء ۱۸۹۶-۹۷ء اور ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء ۔ سنہ ۱۸۰۴ء کا قحط کچھ تو مرہٹون کے جنگ وجدال اور کچھ کثرت بارش سے واقع ہوا۔ سنہ ۱۸۳۳ء کا قحط اضلاع قحط زدۂ متصلہ کے لوگون کے آجانے سے واقع ہوا۔ باقی دوسرے قحط یا تو خشک سالی کی وجہ سے تھے یا پیداوار کے تلف ہوجانیسے سنہ ۱۸۹۹ء مین اوسط کے نصف سے بھی کمتر بارش برساجس سے فصل خریف وربیع دونون تلف ہوگئین۔ اور سنہ ۱۹۰۰ء مین قحط ہوا کہ الیف شدیدہ کا سامنا ہوا اور رفاہ کی تدابیر کام مین لائی گئین جنمین سرکار کو ۳ ½ لاکھ کا صرفہ لاحق ہوا۔ بقدر ۲۰ فیصدی کل ضلع کی مویشی تلف ہوئی۔

ضلع کی بڑی تقسیمیں اور افسر

یہ ضلع تین بڑی تقسیموں مین منقسم ہے۔ پہلی قسمت مین تعلقات سیڑم و کوڑنگل و یادگیر ہین جو ایک دوم تعلقدار کے تحت مین ہے۔ دوسری قسمت تعلقات چنچولی و گلبرگہ پر مشتمل ہے اور ایک سوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ تیسری قسمت مین تعلقات اندولہ و شاہپور و شورا پور شامل ہین اور یہ سوم تعلقدار مستقر کے سپرد ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

عدالت دیوانی ضلع ناظم دیوانی کے تحت مین ہے اور ہر تحصیلدار ناظم دیوانی تعلقہ ہے۔ اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلاے فوجداری ہین۔ اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اپنے اقتدارات فوجداری کو تعلقدار کے مستقر پر نہ رہنے کے وقت کام مین لاتے ہین۔ دوم و سوم تعلقداردن اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ دوم و سوم حاصل ہین۔ چونکہ شہر گلبرگہ صوبہ دار اور ناظم صوبہ کا مستقر بھی ہے۔ اس لئے اُن کی عدالتین بھی یہین موجود ہین۔ معمولی سالونمین جرایم شدیدہ کم ہوتے ہین لیکن سرقہ مویشی اور ڈکیتی مین بوجہ بدہنگامی ترقی ہوتی ہے۔

انتظام مالگذاری

یہ ضلع ۱۸۷۳ء مین قایم ہوا اوسوقت اسمین صرف چھ تعلقات تھے لیکن جب ضلع شولاپور ۱۸۸۳ء مین شکست ہوا تو تعلقہ اندولا اسمین شامل ہوا۔ ۱۸۶۶ء کے قبل اسکے تعلقات ستارہ جاگیردارون کو دئے جاتے تھے جن کو دس فیصدی حق تحصیل مجرا دیا جاتا تھا لیکن ۱۸۶۶ء سے باضابطہ افسر مالگذاری و عدالت کے لئے مامور ہوے۔ پہلا باقاعدہ بندوبست ۱۸۹۳ء مین ختم ہوا جسکی میعاد پندرہ سال ٹھہری۔ اس سے ۱۵/۱۴ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ یعنی ۱۸ فیصدی۔ اراضی خشکی کی اوسط لگان ۱/۲ ۲ روپیہ فی ایکر ہے (اعلی ۱/۲ ۴ ۔ اقل ۱/۲ ۱) اور اراضی تری کے لئے اوسط ۹/۱۵ روپیہ (اعلی ۹/۱۵ ۔ اقل ۹/۵) ضلع کی کل مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ذیل مین درج ہے

	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے مالگذاری اراضی (۱۷/۴) لاکھ روپیہ ہوگئی ہے۔

لوکل بورڈ و حکومت صفائی

مالگذاری اراضی پر فی روپیہ ایک آنہ مقامی کاموں کے لئے لینا ۱۸۹۰ء سے جاری ہوا۔ اور ۵ پائی اسکے راستوں اور رفاہ عام کے کاموں کے لئے علیحدہ کئے گئے۔ باستثنا گلبرگہ ہر تعلقہ مین ایک بورڈ قایم او۔ خاص گلبرگہ مین ضلع کا صدر بورڈ قرار پایا جو تعلقات کے بورڈ اور صفائی ہاے گلبرگہ و تعلقات کے کام کی بھی نگرانی کرتا ہے۔ ۱۹۰۱ء مین کل آمدنی اس مد سے [illegible] تھی اور خرچ [illegible] تھا۔

پولیس محاسب

ضلع کی پولیس کے افسر اعلی اول تعلقدار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین جنکے تحت مین نو امین۔ ۹۶ ماتحت عہدہ دار۔ ۶۰۰ جوان اور ۳۰ کوتوالی کے سوار ہین جو ۴۳ تھانون مین منقسم ہین۔ گلبرگہ کے سنٹرل جیل مین ایک ہزار قیدیون کے رہنے کی جاے ہے۔ اضلاع عثمان آباد و رایچور و لنگسگور کے وہ قیدی جنکی میعاد چھ ماہ سے زاید ہو سب یہین بھیجے جاتے ہین دور دست تعلقات کی کچہریون مین قیدیون کے لئے ایک کمرہ ہوا کرتا ہے۔ سنٹرل جیل مین قیدیون کو مختلف پیشے سکھلائے جاتے ہین اور قالین۔ شطرنجیان۔ سوزنی۔ اقسام کے سوتی ٹویڈ اور کپڑے۔ خیمہ۔ فرنیچر اقسام یہان تیار ہوتا ہے جسکا اکثر حصہ مقامی بازار مین فروخت ہوجاتا ہے۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع پیچھے ہٹا ہوا ہے۔ اسکے نفوس کے دو فیصدی (۳٫۸ مرد اور ۰٫۱ عورتین) ۱۹۰۱ء مین پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ پہلا سرکاری مدرسہ ۱۸۶۶ء مین کھولا گیا اور لوکل بورڈ کے مدرسہ ۱۸۹۱ء مین جاری ہوے۔ زیر تعلیم طالب علمونکی تعداد ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین (۳۲۳)۔ (۲۱۳۰)۔ (۳۶۰۰) اور (۳۳۱۷) تھی۔ ۱۹۰۳ء مین ۴۳ مدارس ابتدائی۔ ایک مدرسہ وسطی۔ اور ایک ہائی اسکول اسمین قایم تھے اور اس سال اسمین (۲۷۳) لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ جملہ خرچ تعلیم ۱۹۰۱ء مین ۱۵۸۵ تھا جسمین سے فیصدی ۵۲ مدارس ابتدائی مین صرف ہوے۔

اسپتال و دواخانجات

اس ضلع مین ایک اسپتال اور چار دواخانے ہین جنمین ۲۴ مریضان داخلی کے رہنے کی جاے ہے۔ ۱۹۰۱ء مین (۳۴۴۳۸) مریض ان سب مین زیر علاج رہے۔ جنمین سے (۲۰۴) مریضان داخلی تھے۔ اور ۶۵۲ عمل جراحی کئے گئے۔ ۱۹۰۱ء مین جملہ مصارف اس صیغہ کے ۵۰۸۰ تھے منجملہ اس کے ۵۰۸۰ خزانۂ سرکار سے ادا ہوے اور ۵۰۰ روپیہ لوکل سیس سے دئے گئے۔ انکے علاوہ خاص گلبرگہ مین ایک یونانی مطب بھی ہے جسمین ۱۹۰۱ء مین (۲۴۲۹) مریض زیر علاج رہے اور اسکا جملہ خرچ ۱۰۵۰ لوکل سیس سے ادا کیا گیا۔

ٹیکا لگانا

۱۹۰۱ء مین (۱۷۶۶) لڑکونکے کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس (۲٫۳) کہ بہ نسبت سنین ماضیہ اسمین ترقی ہوئی ہے۔

تعلقہ گلبرگہ

تعلقہ گلبرگہ اس ضلع کے وسط مین واقع ہے ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ ۶۷۴ مربع میل تھا اور اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۰۴۰۵۱) تھی ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۵۶۹۹۱) تھی

اور یہ کسی طاعون کی وجہ سے ہوئی ہے - اس تعلقہ مین شہر گلبرگہ (۲۹,۲۲۸ نفوس) جو صوبہ و ضلع و تعلقہ کا مستقر ہے اور ۱۴۵ مواضع واقع ہین جنمین ۳۷ مواضع جاگیر کے ہین - اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۲,۸۱) لاکھ تھی - ۱۹۰۵ء مین تعلقہ مہاگانون اسمین ضم کیا گیا - جی - آئی - پی کی ریلوے لین اس تعلقہ مین سے گذرتی ہے - اسکی زمینین ریگڑ ہین - تعلقات افضلپور و کاگی علاقہ پایگاہ اسکے مغرب و مشرق مین واقع ہین - انکی مردم شماری (۳۴,۹۰۹) اور (۳۰,۶۱۰) اور انکے مواضع ۴۷ و ۴۳ ہین جن کا رقبہ تقریباً ۱۵۱ اور ۱۳۶ مربع میل ہے -

تعلقہ مہاگانون

سابقاً یہ تعلقہ اس ضلع کے شمال مین واقع تھا - اوسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۷۹,۶۱) تھی اور رقبہ ۳۷۹ مربع میل تھا - ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۶۳,۴۳۸) تھی اسمین ۱۰۴ مواضع تھے جنمین ۲۳ جاگیر تھے - اور مہاگانون (۳,۱۵۵ نفوس) اسکا مستقر تھا - ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲,۴۱) لاکھ تھی - ۱۹۰۵ء مین یہ تعلقہ گلبرگہ مین منضم ہوا - تعلقۂ الند علاقہ پایگاہ اس کے شمال غرب مین واقع ہے جسمین ۴۷ مواضع اور (۴,۹۵۸ نفوس آباد ہین - اور قصبۂ الند (۱۰۱۳۰ نفوس) اسکا مستقر ہے - اسکا رقبہ ۲۴۵ مربع میل ہے -

تعلقہ چنچولی

یہ تعلقہ ضلع گلبرگہ کے شمال غرب مین واقع ہے - جس کا رقبہ ۴۱۳ مربع میل ہے - اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین ترقی کرکے (۵۸,۸۶۰) ہوگئی - جو ۱۸۹۱ء مین (۵۰,۷۳۷) تھی چنچولی (۴,۰۰۸ نفوس) اسکا مستقر ہے علاوہ اسکے اسمین ۱۱۰ مواضع ہین جنمین ۴۱ مواضع جاگیر کے ہین ۱۹۰۱ء مین مالگذاری اراضی (۲,۵۱) لاکھ روپیہ تھی - یہ تعلقہ پہاڑی ہے - اور اسکی زمینین ریگڑ اور سرخ ریگڑ کی ہین ۱۹۰۵ء کے تغیرات سے اوسمین چند مواضع تعلقہ کوڑنگل کے شامل ہوئے -

تعلقہ کوڑنگل

یہ تعلقہ اس ضلع کے مشرق مین واقع ہے۔ اسکا رقبہ ۲۱۱ مربع میل ہے۔ اور مردم شماری اسکی بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۶۲،۰۹۱) اور ۱۸۹۱ء مین (۶۷،۹۸۳) تھی اس مین تین قصبات کوڑنگل (۵،۰۹۹ نفوس) اسکا مستقر ماتڈور (۵،۹۳۰) اور کوسگی (۸،۲۲۸) اور ۹۵ مواضع ہین جنمین سے ۳۵ جاگیر کے مواضع ہین ۱۹۰۱ء مین مالگذاری اراضی (۱،۱) لاکھ تھی ۱۹۰۵ء مین اسکے حدود مین توسیع ہوئی اور ۵۹ مواضع تعلقہ گڑمٹکال سے اور ۱۵ مواضع کو ملکنڈہ ضلع محبوب نگر سے اسمین شریک ہوے اور اسکے ۲۱ مواضع تعلقہ چنچولی کو دئے گئے۔ زیر تالاب دہان کثرت سے بوئے جاتے ہین۔

دو جاگیری تعلقات ماتڈور و کوسگی اسکے شمال و جنوب غرب مین واقع ہین۔ جن مین علی التناسب ۶۲ اور ۱۱ مواضع ہین۔ اور جنکی مردم شماری (۲۳،۷۲۵) اور (۵،۳۱۴) ہے اور انکے مستقر قصبات ماتڈور و کوسگی ہین۔

تعلقہ سیڈم

ضلع گلبرگہ کے مشرق مین یہ تعلقہ واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۸۲،۳۴۹) تھی۔ اور رقبہ ۲۰۴ مربع میل تھا۔ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۵۴،۱۰۶) تھی ۱۹۰۵ء تک اسمین صرف ایک قصبہ سیڈم (۵،۵۰۳ نفوس) اسکا مستقر اور ۱۱۷ مواضع تھے جنمین ۴۵ مواضع جاگیر تھے۔ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۱،۸) لاکھ تھی۔ ۱۹۰۵ء مین ۲۱ مواضع تعلقہ گڑمٹکال کے اسمین شریک ہوئے۔ زیر تالاب دہان کثرت سے بوئے جاتے ہین۔ تعلقہ چیتاپور علاقہ پائگاہ اسکے مشرق مین واقع ہے جسکی مردم شماری (۲۹،۹۳۰) ہے۔ اسکے ۳۸ مواضع ہین اور رقبہ ۱۲۱ مربع میل ہے۔

تعلقہ یادگیر

یہ ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ ہے۔ جو ۱۹۰۵ء تک ضلع رایچور مین تھا بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۹۹۶ ۱۴) تھی اور رقبہ ۳۵۵ مربع میل تھا مگر سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۶۲۲۶۴) تھی - یہ کمی اسکے مواضع کے منتقل ہونے سے واقع ہوئی اس تعلقہ مین ایک قصبہ یا دگیر (۶۲۰۱ نفوس) اسکا مستقر اور ۶۴ مواضع ہین جنمین ۱۴ جاگیر ہین - بیمانندی اسکی غربی سرحد پر بہتی ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۔۔۔ روپیہ تھی سنہ ۱۹۰۵ء مین گرمشکال اور محبوبنگر کے چند مواضع کے شمول سے اسکے حدود مین توسیع ہوئی -

تعلقہ گرمشکال

سابقاً یہ تعلقہ ضلع کے جنوب غرب مین واقع تھا - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ بشمول جاگیرات ۳۲۰ مربع میل تھا اور اسکی مردم شماری (۵۲۴۸۰) تھی سنہ ۱۸۹۱ء مین مردم شماری (۴۸۲۴۹) تھی - اس کے ۹۱ مواضع جو تھے - وہ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقات سٹیرم ویا دگیر و کوڑنگل مین تقسیم پائے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ایک لاکھ روپیہ تھی -

تعلقہ شاہپور

یہ ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ ہے - جسکا رقبہ بشمول جاگیرات ۵۸۵ مربع میل ہے - اور جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بمقابل سنہ ۱۸۹۱ء کے (۹۳۲۱۰ نفوس کے (۱۰۴۲۷۴) تھی - اسمین ایک قصبہ ساگر (۵۴۴۵ نفوس) اور ۱۵۰ مواضع ہین جنمین ۴۰ مواضع جاگیر کے ہین اور شاہپور (۳۲۵۱ نفوس) اسکا مستقر ہے - دریائے بیمیا اسکی جنوبی مشرقی سرحد پر بہتا ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۷۱) لاکھ روپیہ تھی اسکی زمینین ریگڑ ہین -

تعلقہ شورا پور

یہ ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ ہے بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ ۶۶۴ مربع میل تھا - اور اس کی مردم شماری (۱۰۱۵۷۰۲) تھی سنہ ۱۸۹۱ء مین مردم شماری اسکی (۱۰۱۱۸۵) تھی - اسمین ایک قصبہ شورا پور (۸۲۷۱ نفوس) اسکا مستقر اور ۱۸۱ مواضع ہین - جن مین ۴۸ مواضع جاگیر کے ہین - دریای کشنا

اسکی جنوبی سرحد ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱۰۱۷) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ اندولہ

یہ تعلقہ ضلع گلبرگہ کے جنوب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۸۴،۳۱) اور ۱۸۹۱ء مین (۶۸،۲۷۹) تھی اور اسکا رقبہ (۴۰۷) مربع میل ہے۔ اسمین ۱۴۷ مواضع ہین جنمین ۳۰ مواضع جاگیر کے ہین۔ اور جورگی (۱۹۴۲ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۲۱/۲) لاکھ روپیہ تھی۔ تعلقہ فیروز آباد علاقہ پائیگاہ اسکے شمال کی جانب واقع ہے جسمین (۳۵۰۳۵) نفوس اور ۲۹ مواضع ہین۔ اور قصبہ شاہ آباد (۱۵۰۱ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اولاسکا رقبہ ۹۶ مربع میل ہے۔

قصبہ اندہ

تعلقہ اندہ علاقہ پائیگاہ کا مستقر اور ضلع گلبرگہ مین گلبرگہ سے ۲۰ میل جانب شمال غرب خط عرض بلد شمالی ۱۷° ۴۴' اور خط طول بلد شرقی ۷۶° ۵۳' کے تقاطع پر واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسمین (۱۰۱۳) نفوس آباد تھے۔ یہ ایک معتبر تجارتی مرکز ہے۔

شہر گلبرگہ

یہ ایک قدیم شہر اور صوبہ و ضلع و تعلقہ گلبرگہ کا مستقر اور خط طول ۷۶° ۴۱' شمالی اور ۷۶° ۵۱' شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۲۹۲۲۸) نفوس اور ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء مین (۲۲،۸۳۴) اور (۲۸،۲۰۰) تھی۔ گلبرگہ قدیم مین ایک بڑا ہندو شہر تھا اور مسلمانون کی فتوحات کے قبل راجہ ورنگل کے ملک کا جزو تھا۔ محمد بن تغلق نے چودھوین صدی عیسوی کے ابتدا مین یکے بعد دیگرے ورنگل و گلبرگہ و بیدر کو فتح کیا۔ ۱۳۴۳ء مین دکن کے حکام نے محمد بن تغلق کے خلاف بغاوت کی اس شورش مین جو واقع ہوئی ظفر خان نے شاہی لقب اختیار کرکے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا اور صوبجات دکن پر قبضہ کیا جنمین دولت آباد و گلبرگہ و بیدر شامل تھے۔ اور گلبرگہ کو

اپنا پائے تخت مقرر کرکے ۱۳۴۷ء سے سلطنت شروع کی اور علاء الدین حسن شاہ گنگو بہمنی یا جیسا کہ بعض دوسرے مورخین نے لکھا ہے۔ علاء الدین بہمن شاہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ اوسوقت سے تا زمانۂ سلطنت احمد شاہ ولی گلبرگہ خاندان بہمنیہ کا پائے تخت رہا مگر احمد شاہ نے بیدر کو اپنا پائے تخت قرار دیا۔ اسکے بعد گلبرگہ کی وقعت گھٹتی گئی۔ ۱۵۱۴ء مین بیجاپور کی فوج نے اسپر قبضہ کیا اور اگرچہ امیر بریدنے ۱۵۱۴ء مین اسکو اونسے منتزع کیا مگر تھوڑے عرصہ بعد پھر بیجاپور کی فوج نے اسکو چھین لیا۔ اور یہ عادلشاہیونکے قبضہ مین رہا۔ یہانتک کے مغلونے دکن کی تسخیر شروع کی اسوقت میر جملہ نے محاصرہ کرکے ۱۶۵۷ء مین اسکو فتح کیا۔ اسوقت سے گلبرگہ سلطنت دہلی کے صوبجات دکن مین شامل رہا یہانتک کہ حیدرآباد پر نواب آصف جاہ نظام الملک اول نے قبضہ کیا اوسوقت سے ابتک یہ شہر سلسلہ جلیلۂ آصفیہ کے قبضہ مین چلا آرہا ہے۔ مساجد و محلات قدیمہ جو سلاطین بہمنیہ کے بنائے ہوئے تھے۔ جب بیدر رہا یہ تخت قرار پایا وہ سب ویران و منہدم ہوگئے۔ گلبرگہ ایک میدان مین واقع ہے جو بالکل ریگڑ کی زمین پر مشتمل ہے۔ ۱۸۰۴ء مین یہ صوبہ کا مستقر قرار دیا گیا اور اسوقت سے اسکی مرفہ الحالی کا زمانہ آغاز ہوا۔ فی الحال اسمین ایوان صوبہ داری اور متعدد بڑی عمارتین سرکاری افسر و دفاتر کے لئے اور ایک سنٹرل جیل۔ باغ عامہ۔ بڑا تالاب۔ وسیع بازار و گنج۔ مدارس۔ ٹپہ خانہ اور دیگر سرکاری دفاتر پارچہ بافی کا کارخانہ اور ایک عیسائی مشن مع مدرسہ اسمین قایم ہین۔ جی۔ آئی۔ پی لین کے جنوبی شرقی استاد پر ایک اسٹیشن شہر کے دو میل پر واقع ہے۔ گلبرگہ ایک معتبر تجارتی مرکز ہے اور ان آخری سالون مین بہت بڑی ترقی کرکے شولاپور کا مدمقابل ہوگیا ہے۔ شہر کے مشرقی حصہ مین

سلاطین بہمنیہ کی قبریں ہین - یہ بڑی مربع عمارتین ہین جنپر گنبدین بنی ہوئی اور نہایت مستحکم ہین جنوب کے فاصلہ پر حضرت خواجہ بندہ نواز کی مزار شریف ہے جو ایک مشہور مسلمان اولیا سے تھے اور فیروز شاہ کے عہد مین ۱۴۱۳ء مین یہان آئے - شہر کے شمال غرب مین گلبرگہ کا پرانا قلعہ ہے جسکی حصار اور دروازے اور اوسکی عمارت اور محلات شاہی سب حالت ویرانی مین ہین مگر بالا حصار کی حالت ٹھیک ہے - ہندوستان کے اس حصہ مین جو ایک عجیب طرح کی ناتمام مسجد اندرون قلعہ ہے وہ فیروز شاہ کے عہد سلطنت مین بنا گئی اور قرطبہ ملک اندلس کی مسجد کے نمونہ پر بنائی گئی ہے جسکا عرض شمالاً و جنوباً ۱۷۰ فٹ اور طول شرقاً و غرباً ۲۱۶ فٹ ہے اور اندرون کا رقبہ (۳۸۰۱۶) مربع فٹ ہے - اسمین جو خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ تماماً مسقف ہے -

قصبہ کوڑنگل

یہ قصبہ تعلقہ کوڑنگل ضلع گلبرگہ کا مستقر اور خطوط ۱۷° ۷' شمالی و ۷۶° ۳۸' شرقی پر واقع ہے اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵۰۹۶) تھی - علاوہ دفتر تحصیل کے اسمین امین پولیس کی کچہری - ٹپہ خانہ مدرسہ ابتدائی ہے جسمین ۲۳۲ لڑکے زیر تعلیم ہین - کوڑنگل اسٹیشن ٹانڈور سے ۱۲ میل جنوب کی جانب واقع ہے - اسمین ایک پرانی مسجد بھی ہے جسکو بنکر تین سو سال ہوتے ہین -

قصبہ کوسگی

یہ قصبہ تعلقہ کوسگی علاقہ سر سالار جنگ کا مستقر ہے - اور خطوط ۱۷° ۵۹' شمالی و ۷۶° ۴۳' شرقی پر واقع ہے - ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۸۲۲۸) تھی - اسمین ایک دواخانہ کوتوالی کا تھانا اور ایک مدرسہ ہے جسمین پچاس لڑکے تعلیم پاتے ہین اور یہ سب علاقہ جاگیر کے طرف سے قایم ہین - علاوہ برین تین خانگی

مدرسہ بھی ہین جنمین ۱۴۰ لڑکے پڑھتے ہین ریشمی اور سوتی ساڑیان یہان کثرت سے تیار ہوتی ہین اور (۱۵۰۰) ماگھ یہان مصروف بکار ہین۔

قصبہ ساگر

یہ قصبہ جاگیر تعلقہ شاہپور ضلع گلبرگہ مین خطوط ۶۹° ۴۰' شمالی و ۷۶° ۸' شرقی پر شاہپور مستقر تعلقہ سے چھ میل جانب جنوب واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء اسکی (۵۴۴۵) تھی دو بڑے تالاب اور صوفی سرمست کی مزار قصبہ کے متصل واقع ہین۔

قصبہ سیڑم

یہ قصبہ تعلقہ سیڑم ضلع گلبرگہ کا مستقر ہے اور نظام ریلوے لین پر خطوط ۷۰° ۱۱' شمالی و ۷۷° ۱۸' شرقی پر واقع ہے ۱۹۰۱ء کی مردم شماری اسکی (۱۵۰۳) تھی سیڑم مین بہت سارے قدیم مندر اور مساجد موجود ہین جنمین قدیم مسجد جامع سنگی ستون اور کڑیون سے پٹی ہوئی۔ اور نیچلنگا کا دیول جسکے ستون عمدہ ترشے ہوئے اور جسکی سقف پر عمدہ نقش و نگار ہے شامل ہین۔ اسمین ایک کپاس صاف کرنیکا کارخانہ بھی ہے۔

قصبہ شاہ آباد

یہ قصبہ تعلقہ فیروز آباد ضلع گلبرگہ علاقہ پائیگاہ کا مستقر ہے اور خطوط ۱۷° ۸' شمالی و ۷۶° ۵۶' شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۵۱۰۵) نفوس تھی بطبق پتھر جو بنام سنگ شاہ آباد مشہور ہے اس قصبہ کے اطراف مین کثرت سے نکالا جاتا ہے اور اسی قصبہ کے نام سے مشہور ہے۔ شاہ آباد۔ جی آئی پی لین پر ایک مشہور اسٹیشن ہے۔ قصبہ کے وسط مین ایک عمدہ پختہ حصار یا محوطہ موجود ہے جو شاید کسی شاہی محل کی دیوار ہو اور اس محوطہ مین ایک بڑی مسجد اور ایک کنوان بھی ہے۔ قصبہ مین انگریزی و مقامی پٹہ خانہ۔ پولیس کا تھانہ۔ تین ملکی زبانون کے ابتدائی مدرسہ اور ایک دواخانہ بھی موجود ہین۔

قصبہ شورا پور

یہ قصبہ تعلقہ شورا پور ضلع گلبرگہ کا مستقر ہے جو خطوط ۱۶° - ۳۱ شمالی و ۷۶° - ۴۶ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۸۲۷۱) تھی۔ یہ قصبہ راجگان شورا پور کا تھا۔ آخری راجہ نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین بغاوت کی اور بعد امن یہ سمستان بدیشہ سرکار آصفیہ کے تفویض کیا گیا۔ اسمین منصفی ایک دواخانہ انگریزی مڈل اسکول۔ ایک زنانہ مدرسہ مغلائی و انگریزی ٹپہ خانہ اور نئے دربار کی عمارت ہے جو ایک شاندار مکان ہے جسکو کرنل میڈوز ٹیلر صاحب نے اپنے زمانہ قیام مین وہان بنایا تھا۔

قصبہ ٹانڈور

یہ قصبہ تعلقہ کوڑنگل ضلع گلبرگہ مین جاگیری تعلقہ ٹانڈور کا مستقر ہے جو خطوط ۱۷° - ۱۵ شمالی و ۷۷° - ۳ شرقی پر واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۵۹۳۰) تھی۔ ٹانڈور نظام اسٹیٹ ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔ کاگناندی قصبہ کے جنوب مین ایک میل کے فاصلہ پر بہتی ہے

قصبہ یادگیر

یہ قصبہ تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ کا مستقر اور خطوط ۱۶° - ۴۶ شمالی اور ۷۷° - ۹ شرقی پر جی ٹی پی لین کا ایک اسٹیشن ہے۔ قلعۂ یادگیر کو کسی یادو بادشاہ نے پہاڑ پر بنایا ہے۔ اسکے نظام رہج پر ایک کتبہ مین نواب نظام علیخان بہادر کا یہان کے حاکم سے ملاقات کے لئے آنیکا ذکر مندرج ہے۔ قصبہ مین ایک جامع مسجد اور ایک اور مسجد ہے جسپر کتبہ لکھا ہوا ہے۔ یادگیر مین ٹپہ خانہ مڈل اسکول جسمین ۲۳۰ لڑکے پڑھتے ہین اور امین کی کچہری موجود ہین۔

ضلع لنگسگور

---

† ۱۹۰۵ء مین یہ ضلع شکست ہوکر تعلقات شاہپور و شورا پور ضلع گلبرگہ مین منتقل ہوے اور بقیہ چار تعلقات ضلع رایچور مین ضم کردے گئے۔

حدود و صورت طبیعی اور پہاڑون اور میدون کے سلسلے

ضلع لنگسگور صوبہ گلبرگہ کا ایک سرحدی ضلع ہے جو ممالک محروسہ سرکار عالی کے جنوبی غربی گوشہ مین واقع ہے اور علاقہ بمبئی کے اضلاع بیجاپور و ڈہاڑوار سے جانب غرب ملحق ہے اور اضلاع گلبرگہ و رایچور اسکے شمال اور شرق مین واقع ہین۔ اور علاقہ مدراس کا ضلع بلہاری جسکو دریاے تنگبھدرا اس سے جدا کرتا ہے بجانب مشرق و جنوب واقع ہے۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۵° ۳۰' اور ۱۶° ۰' اور ما بین خطوط طول بلد شرقی ۷۵° ۴۸' اور ۷۷° ۲۰' کے واقع ہے۔ اور اسکا کل رقبہ (۴۸۰۹) مربع میل ہے لیکن خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۲۹۶۸) مربع میل ہے۔ باقی رقبہ مین دو بڑی جاگیرین علاقہ سر سالار جنگ کی اور دو سمستان گرگنٹہ و اناگندی اور دیگر جاگیرات شامل ہین۔ ایک سلسلہ پہاڑونکا چودہ میل طویل مشہور بسلسلہ یمنی گڈہ تعلقہ گنگاوتی کے موضع دریاپور سے شروع ہوکر اوسی تعلقہ مین موضع بسگور کے قریب ختم ہوتا ہے۔ تعلقہ شاہپور مین محمد اپور کے پہاڑونکا چھوٹا سا سلسلہ پانچ میل طویل ہے۔ اور قصبہ شاہپور اسکے ایک ٹیلے پر بنا ہوا ہے۔ ایک تیسرا سلسلہ آٹھ میل لمبا شوراپور کے پہاڑونکا ہے۔

اسکا سب سے بڑا دریا کشنا ہے جو ضلع مین سرتاسر مغرب سے مشرق کیجانب بہتا ہے۔ یہ تعلقہ لنگسگور مین پہلے داخل ہوتا ہے اور بھیماندی بفاصلہ سولہ میل قصبہ رایچور کے شمال مین اسکے اور ضلع رایچور کی سرحد پر اسمین جا ملتی ہے۔ دوسرا بڑا دریا تنگبھدرا ہے جو تعلقہ گنگاوتی کے جنوب مین داخل ملک ہوکر تعلقات گنگاوتی و سندہنور کی سرحد پر ۴۲ میل تک بہتے ہوئے ضلع رایچور مین داخل ہوجاتا ہے۔ بھیماندی ضلع لنگسگور کے شمال مین قریب موضع روضہ تعلقہ شاہپور داخل ہوکر ۴۲ میل طے کرنیکے بعد کشنا مین جا ملتی ہے۔ دوسری چھوٹی ندیان اسکی اور سندہنور کی ہین جو تنگبھدرا

کی معاون ہین - دیوالپور کا نالا تعلقۂ سوراپور مین ۴ میل بہکر کشنا مین شریک ہو جاتا ہے -

طبقات الارض

معظم طبقات ارضی آرکیئن یعنی قدیم ہین جو مختلف الاقسام نیس اور متبلر شسٹ کے مجموعون پر مشتمل ہے جو دہاڑواڑ کے سلسلون کے نام سے مشہور ہین - دوسرے کلادگی کے اجڑا ہین جنکے ٹینے اور آؤٹ لایر غربی سرحد پر نظر آتے ہین جو دہاڑواڑ بلگانون اضلاع کے طبقات کے امتداد ہین - انکے علاوہ بھیما کا سلسلہ ہے جو ساگر کے شمال و مغرب و جنوب غرب مین واقع ہین اور یہ طبقات ایک پتلی دہار کے موافق نیس اور روکن ٹرپ کے درمیان واقع ہین جو انکے پرلی طرف مثل سرحد کے واقع ہوئے ہین - انکا تفصیلی بیان فوٹ صاحب نے جیالوجیکل سروے کی یادداشتون مین مفصل طور پر لکھا ہے - ہٹی کے سونے کا معدن دہاڑواڑ کے طلا آمیز شسٹ مین واقع ہوا ہے -

نباتات

اِس ضلع کے نباتات چھدرے اور کم ہین اور منطقۂ یابسہ کے نباتات کے مانند ہین - جو اشجا کثرت سے پیدا ہوتے ہین وہ ببول - نیم - آم اور انجیر کے اقسام مثل بڑ - پیپل اور گولر کے ہین -

حیوانات

گنگاوتی و شاہپور و سوراپور کے پہاڑو مین چیتا - ترس - ریچھ پائے جاتے ہین - اور تعلقات لنگسگور و گنگاوتی مین لنگور کثرت سے ہین - طیور مین مور - تیتر - بٹیر اور تالابون اور ندیون کے کنارو پر بط - ٹیل - سارس - اور مرغابی ہوا کرتے ہین

موسم - اعتدال ہوا اور بارش

سپٹمبر سے مئی اور جون تک موسم خشک اور صحت بخش ہے مگر فصل بارش مین تعلقات گنگاوتی و سوراپور مین بخار کی شکایت زیادہ ہوتی ہے - اور تعلقات سندھنور کرشنگی و شاہپور کی ہوا سب سے زیادہ صحیح و سالم ہے - اگرچہ مئی کے مہینے مین کبھی کبھی ۱۱۲ درجہ تک حرارت ہوتی ہے مگر تاہم

خنک ہین۔ دسمبر مین مقیاس الحرارت کا پارا ۵۶ درجہ تک اُتر جاتا ہے۔ اس ضلع کی اوسط بارش ۲۱ انچ ہے۔

تاریخ

یہ ضلع چودھوین صدی عیسوی مین وجیانگر کی راج مین شریک تھا۔ لیکن سلطنت بہمنیہ کے قیام کے بعد اوسکا جزو بنگیا۔ مگر دونون سلطنتون مین ہمیشہ جنگ وجدل کے ساتھ ردوبدل ہوتا رہا آخر کار بیجاپور کے عادلشاہیون کے قبضہ مین آیا۔ جب اورنگ زیب نے بیجاپور کو فتح کیا تو یہ ضلع سلطنت دہلی کا ضمیمہ قرار پایا اور جب اٹھارھوین صدی کی ابتدا مین حضرت آصف جاہ نے یہ ریاست قایم فرمائی تو یہ ضلع بھی ضمیمہ مملکت آصفیہ ہوا۔ ۱۸۵۳ء کے عہدنامہ کے رو سے یہ ضلع سرکار عظمت مدار کے تفویض کیا گیا تھا مگر ۱۸۶۰ء مین سرکار آصفیہ کو مسترد کیا گیا۔

آثار متیقہ

آناگندی۔ مدگل۔ جلدرگ۔ کُپّل اور شاہپور بلحاظ تاریخ و نیز بلحاظ قدامت نہایت دلچسپ مقامات ہین۔ لنگسگور سے ساٹھ میل جانب جنوب غرب موضع ایٹگی مین ایک نہایت عمدہ دیول ہے جسکی بنا ۱۱۱۲-۱۳ء مین ہوئی تھی۔ موضع گوگی مین ایک جامع مسجد اور ایک بزرگ کی درگاہ ہے جنکا نام پیر چندا مینی ہے مواضع کلّورو گلنور مین بھی پرانے دیول موجود ہین۔

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات و مواضع کی تعداد بشمول چھوٹی و بڑی جاگیرون کے (۱۲۷۳) ہے۔ اسکی تعداد نفوس پچھلی تین مردم شماریون مین حسب ذیل تھی ۱۸۸۱ء مین (۴،۸۰،۱۵) ۱۸۹۱ء مین (۴،۲۰،۱۴۷) اور ۱۹۰۱ء مین (۶،۵،۸۱۳)۔ یہ ضلع چھ تعلقات پر منقسم ہے علاوہ اسکے دو بڑی جاگیرین کُپّل و یلبرگہ و دو سمستان گرگنٹہ و اناگندی بھی شامل ہین۔ اسکے قصبات۔ کُپّل۔ سوراپور مدگل۔ گنگاوتی۔ ساگر۔ سندھنور۔ اور لنگسگور ہین۔ ۹۰ فیصدی اسکے نفوس کی ہندو ہین اور

۸۷ فیصدی کی زبان کنڑی ہے اور سات فیصدی کی اُردو۔ تختہ ذیل سے اس ضلع کے موازین بابت سنہ ۱۹۰۱ء ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ مربع میلونمین	تعداد		مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد فی مربع میل	فیصدی کی تعداد کا اضافہ یا کمی جو سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کا	تعداد دیہوں کی جن کی آبادی معلوم نہیں
		قصبات	مواضع				
لنگسگور	۴۹۹	۱	۹۵	۴۷۴۸۷	۹۵	+۱۹/۸	
سورا پور	۵۵۰	۱	۱۳۳	۸۷۶۷۵	۱۵۹	+۴/۴	
شاہپور	۴۹۰	۱	۱۱۰	۹۱۸۸۴	۱۶۷	+۱۳/۰	
سندھنور	۴۷۶	۱	۶۵	۴۰۷۸۸	۸۶	+۳۱/۴	
گنگاوتی	۴۲۹	۱	۱۰۳	۵۴۵۳۹	۱۲۷	+۱۸/۰	
کشتگی	۵۲۴	۰	۱۲۱	۵۱۷۶۹	۹۹	-۱۰/۲	
جاگیرات وغیرہ	۱۹۱۱	۲	۶۴۰	۳۱۱۶۷۱	۱۶۳	+۱۲/۷	۰
میزان ضلع	۳۸۷۹	۰	۱۲۶۷	۶۰۵۹۱۳	۱۳۸	+۸/۹	۱۶۹۹۸

نسبت قوار اعداد نیک معلوم

لوگونکی ذات اور پیشے

ضلع کی ذاتون مین سب سے زیادہ تعداد زراعت پیشہ یعنی کاپو ذات کی ہے جو (۱۰۰،۱۸۱) ہین جن کے دو ثلث لنگایت کاپو ہین۔ انکے بعد کمہار (۱۰۴۱۰۰)۔ بیڈر (۷۲۰۰۰)۔ جلاہے (۳۰۵۰۰)۔ اوپرا (۳۰،۱۰۰) جنمین سے (۱۷،۰۰۰) نمک کے نکالنے مین مصروف ہین۔ ڈھیڑ (۱۸۲۰۰) اور چمار (۱۲۶۰۰) ہین جن لوگونکی معاش زراعت سے حاصل ہوتی ہے اور جو زراعت مین مصروف ہین کل ضلع کے نفوس کے ۶۶ فیصدی ہین۔

عیسائی مشن

مدگل مین ایک رومن کتھولک مشن ہے جو ۱۵۵۰ء مین بیجاپور کے عادلشاہیون کے زمانہ مین قایم ہوا تھا جنکو اراضی عطا ہوئی تھی اور ٹکس سے معفو تھے۔ یہ مشن ہندوستان کے سب سے قدیم مشنون مین شمار کیا جاتا ہے اوسنٹ زیویر کے بھیجے ہوے فرنسیسون نے اسکو قایم کیا تھا۔ ۱۹۰۱ء مین ۲۴ دیسی عیسائی اس ضلع مین شمار ہوے تھے جنمین ۴۸۱ رومن کتھولک تھے۔

عام حالات زراعت

اکثر حصہ ضلع کا سب زمین پر مشتمل ہے جو سرخ اور سفید ریتلی مٹی سے مخلوط ہے اسمین کہین کہین ریگڑ بھی ہے اور کھرب زمین بھی موجود ہے۔ بخلاف تعلقہ سندہنور کے جسمین ریگڑ زیادہ ہے اور ربیع کی فصل کثرت سے بوئی جاتی ہے بقیہ پانچ تعلقات کی زمین سب ہے اور خریف کے لئے کام آتی ہے۔ سفید جوار۔ چنا۔ گیہون۔ کپاس اور السی ربیع کی پیداوار ہین اور ریگڑ مین بوئی جاتی ہین۔ اور سب مین خریف کی فصل جو بوئی جاتی ہے سرخ جوار۔ باجرا۔ تور۔ دال کے اقسام اور تل پر مشتمل ہے۔ کھرب زمین باغات کے کام مین آتی ہے اور اسمین کثرت سے کھاد دیئی جاتی ہے۔ ندیون کے وادیون کی چکنوٹ اور غربل مین بھی ربیع کی کاشت ہوتی ہے۔ یہ زمینین بھی نہایت درجہ حاصل خیز ہین۔

منظم مواذین زراعت و منظم پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیت واری ہے ۱۹۰۱ء مین منجملہ خالصہ و صرفخاص کے (۲۹۶۸) مربع میل رقبہ کے (۲۲۰۵) مربع میل مزروع تھے جنمین سے ۲۲ مربع میل تری کا رقبہ تھا۔ قابل زراعت بنجر و افتادہ (۱۲۴) مربع میل تھا۔ جنگلات (۱۳۰) اور غیر قابل زراعت (۵۰۹) مربع میل تھا لوگون کی عام غذا جوار۔ باجرا اور کنگنی یعنی رالہ ہے جو ۴۲ و ۱۰ و ۸ فیصدی رقبہ مزروعہ کی ہے۔ کپاس کا رقبہ ۳۰۴ مربع میل تھا اور گیہون کا ۳۹ مربع میل۔ نیشکر زیر بادلی تھوڑی مقدار مین سب

تعلقات مین ہوتا ہے مگر تعلقہ گنگا وتی مین تنگبھدرا کی نہرون سے سینچا جاتا ہے۔

جب ۱۸۸۶ء مین ضلع کا بندوبست ختم ہوا تو ۳۳۱ مربع میل زمین باقی رہگئی تھی لیکن ۱۹۰۱ء مین صرف ۱۲۴ مربع میل زمین غیر مقبوضہ باقی تھی رعایا نے ترقی زراعت مین کوئی دلچسپی ظاہر نہین کی ہے اور نہ نئے اقسام کے تخم یا عمدہ آلات زراعت استعمال کئے ہین۔

زراعتی جانورون کی کوئی خاص نسل نہین جو ضلع سے خصوصیت رکھتی ہو۔ لیکن جو جانور یہان ہوتے ہین وہ قوی اور معمولی زراعت کے لئے موزون ہین مگر گہرے ہل کے لئے بکا رآمد نہین ہین جسکے لئے باہر سے جانور درآمد کئے جاتے ہین۔ ۱۸۸۷ء تک عربی تخمی گھوڑے نسل کی ترقی کے لئے یہان رکھے گئے تھے لیکن بسبب شدت گرما کے اوسمین کامیابی نہین ہوئی۔ ٹٹو بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہوتی ہین۔

زراعتی جانور بھیڑ بکری۔ ٹٹو۔

تعلقہ گنگا وتی مین کسقدر تری کی کاشت دریاے تنگبھدرا کی ایک نہر سے ہوتی ہے جس کا طول نو میل ہے۔ کل رقبہ تری کا ۲۲ مربع میل ہے جسکی آبپاشی نہر مذکور اور بادلیون سے ہوتی ہے جنکی تعداد (۱۴۰۴) ہے۔ اس ضلع کے چھوٹے بڑے کل تالاب ۸۹ ہین مگر اونکا پانی اکثر پینے کے کام آتا ہے۔ اس ضلع مین وسیع آبپاشی کی بڑی گنجایش ہے اور کرشنا کی دو نہرون اور نبور کی تجویز کے لئے پیمایش کرکے تخمینے بھی مرتب ہوئے ہین جنکا اندازہ بیس لاکھ روپیہ کا ہے اور جنسے ۱۰۷ مربع میل کی آبپاشی ممکن ہے اور پونے بارہ لاکھ روپیہ کی توفیر آمدنی کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ کچکنور کے بڑے تالاب کی مرمت مین سوا دو لاکھ روپیہ صرف ہونگے اور تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس سے (۲۷۱۰) ایکر سیراب ہوسکین گے اور آمدنی بھی سوا دو لاکھ روپیہ سالانہ ہوگی۔

آبپاشی

جنگلات

اِس ضلع کے تعلقات شاہپور و سوراپور اور تعلقہ گنگاوتی کے بہنی گڈہ کے پہاڑونمین جو غیر محفوظہ جنگل ہین وہ کا رقبہ ۱۳۰ مربع میل ہے۔

معدنیات

سب سے زیادہ قیمتی معدنی سونا ہے جو طلا آمیز سنگ بلور سے حاصل ہوتا ہے۔ رایچور دوآبہ کے معدن حیدرآباد دکن کمپنی کو ۱۸۹۴ء مین اجارہ پر دے گئے مگر اون مین فی الحال کام نہین ہوتا ہے ۱۹۰۱ء مین صرف ۲۴½ اونس (۶۲ تولہ) سونا برامد ہوا پہت دار پتھر مثل شاہ آباد کے پتھر کے تعلقات شاہ پور و سوراپور و کشتگی مین نکالا جاتا ہے۔

صنائع و دستکاری

کوئی بڑی دستکاری کا کام اس ضلع مین نہین ہوتا ہے۔ گاڑہا کپڑا۔ ساڑیان اور دوہوتیان تیار ہوتی ہین مگر اونکی مقدار بسبب کارخانونکے ارزان کپڑون کے روبہ انحطاط ہے۔ دہنگر لوگ بکرون کے بالون سے کملین تیار کرتے ہین جنکی قیمت دو روپیہ سے چار روپیہ تک ہوا کرتی ہے موضع کنک گیری تعلقہ گنگاوتی مین لکڑی کے کھلونے تیار ہوتے ہین۔

تجارت

ضلع کی معظم برآمد جوار۔ اقسام حبوبات و غلات۔ کپاس۔ اجناس روغندار۔ مرچ۔ گڑ۔ تمباکو ترو ڑکی چھال۔ چمڑے۔ ہڈی اور سینگ ہے۔ اور معتبر درآمد نمک۔ سوکھی مچھلی۔ افیون۔ گرم مصالحہ سونا چاندی۔ تانبے اور پیتل کے برتن۔ لوہا۔ معدنی تیل۔ ولایتی شکر۔ خام ریشم۔ اور ریشمی سوتی اور اونی کپڑے ہین۔ اس ضلع مین پانچ تجارتی مرکز یعنی منڈیان ہین۔ تعلقہ سوراپور مین رنگم پیٹھہ۔ لنگسگور مین مدگل و مسکی۔ اور سند ہنور و گنگاوتی جنسے کل درآمدہ اشیا ضلع بھر مین تقسیم ہاتے ہین انکے سوائے ۳۷ ہفتہ واری بازار مختلف مقامات مین بھرتے ہین۔ تجارت پیشہ اقوام کوشٹی اور مارواڑی ہین جو ساہوکارا بھی کرتے ہین۔

ریلوے اور سڑکین

سدہرن مرہٹہ ریلوے ضلع کے جنوبی غربی گوشہ یعنی سے گذرتی ہے۔ پختہ سڑک کوتگا جلوطول ۱۱۹ میل ہے۔ انکی نگرانی علاقہ تعمیرات سے متعلق ہے مشہور سڑکین لنگسگور تا پامن کلور ۱۱ میل تا سورا پور ۳۰ میل۔ تا منتگل ۵۹ میل اور سورا پور سے نایلکل تک ۲۰ میل ہے۔

قحط

سنہ ۱۷۹۳ء و ۱۸۰۳ء مین اس ضلع پر قحط کے دو شدید حملے ہوے جو بنام ڈوگی بارا یعنی کھوپرے کا قحط اور راگی بارا یعنی راگی کا قحط مشہور ہین۔ انمین ہزارون انسان اور مویشی تلف ہوے سنہ ۱۷۹۳ء مین جوار فی روپیہ ۲ سیر بکتی تھی اور سنہ ۱۸۰۳ء کے قحط مین راگی کی بھی وہی قیمت تھی سنہ ۱۸۱۴ء و سنہ ۱۸۱۹ء و سنہ ۱۸۳۱ء و سنہ ۱۸۶۶ء کے قحطون سے بھی ضلع ماؤف رہا لیکن سب سے زیادہ شدید و خوفناک سنہ ۷۶-۱۸۷۷ء کا قحط تھا جسکی شدید کا اثر بہت دور دور تک سرایت کیا تھا۔ ہزارون جانین تلف ہوئین۔ ہزارون بے خانمان ہوکر فرار ہو گئے اور صدہا مواضع ویران ہو گئے سنہ ۱۸۷۶ء مین دس انچ بارش ہوئی اور سنہ ۱۸۷۷ء مین فقط اڈھائی انچ جسکی وجہ سے ربیع و خریف کی دونون فصلین تلف ہوئین۔ ایک لاکھ سے زاید آدمی اسمین ضایع ہوے۔ اور وبائی ہیضہ و چیچک نے بھی بہت ساری جانون کی بھینٹ لی۔ یہ اعداد صرف اونہی چار تعلقات سے متعلق ہین جو اوسوقت ضلع مین تھے۔ پچھتر فیصدی مویشی پانی و چارہ کے نہونیسے ضایع ہوئے سنہ ۱۸۹۲ء مین گرانی رہی مگر سنہ ۱۸۹۷ء مین پھر قحط ہوا جسمین تین لاکھ روپیہ کا صرفہ سرکار پر لاحق ہوا سنہ ۱۹۰۰ء کے بڑے قحط کا کوئی اثر اس ضلع پر نہین ہوا صرف گرانی رہی۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور تعلقہ

یہ ضلع تین بڑی قسمتون پر منقسم ہے۔ ایک مین صرفخاص کے دو تعلقہ شاہپور و سورا پور شامل ہین جو ایک دوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ دوسرے مین صرف تعلقہ لنگسگور شریک ہے جو سوم

تعلقدار کے تفویض ہے۔ باقی کے تین تعلقات اول تعلقدار کے تحت ہین ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

ناظم دیوانی عدالت ضلع مین اجلاس کرتے ہین۔ پانچ تحتانی عدالتین تحصیلدار لنگسگور دگنگاوتی و کشتگی و سنہنور کے تحت مین ہین اور تعلقات شاہپور و سوراپور پر ایک منصف مامور ہے۔ اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلاے فوجداری ہین اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین جو اقتدارات فوجداری کو اول تعلقدار کے مستقر سے دور رہنے کے وقت استعمال کرتے ہین، دوم و سوم تعلقدار و نکو دار تحصیلدار کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم و سوم حاصل ہین معمولی سالون مین جرایم شدیدہ کمتر واقع ہوتے ہین لیکن خرابی فصل کی وجہ سے ڈاکون اور سرقہ موشی مین بحسب شدت فصل ترقی ہوتی ہے۔

انتظام مالگذاری

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا کچھ حال معلوم نہین۔ صرف اسیقدر معلوم ہے کہ اراضی اجارہ پر دیے جاتے تھے۔ یہ طریقہ ۱۸۶۶ء سے موقوف ہوا اور ایک ملایم لگان بیگھہ پر لگائی گئی۔ اس ضلع مین مالگذاری ہمیشہ نقدی وصول کیجاتی تھی۔ اسکا بندوبست ۱۸۸۸ء مین ختم ہوا اور پندرہ سال سیعاد مقرر ہوئی۔ پیمایش سے ۲۹ ½ فیصدی رقبہ مین اضافہ برآمد ہوا اور مالگذاری مین ۳ سے ۳ روپیہ یعنی فیصدی ۳ ½ کا اضافہ ہوا۔ یعنی مالگذاری کی رقم (۹،۸) لاکھ سے (۱۰،۲) لاکھ روپیہ ہوگئی اوسط دہارا اراضی خشکی کا بارہ آنہ فی ایکڑ ہے (اعلی عصہ اقل ۱) اور اراضی تری کا اوسط دہارا معہ فی ایکڑ ہے (اعلی حصہ اقل عصہ ۱) مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع کی تختہ مندرجہ صفحہ ۱۲۱ سے ظاہر ہوگی۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لوکل بورڈ

سنہ ۱۸۸۷ء سے لوکل سیس بحساب فی روپیہ ایک آنہ زر مالگذاری پر وصول کیا جارہا ہے۔ اسکا ایک ربع یعنی معہ روپیہ مقامی کاموں کے لئے علحدہ کیا گیا۔ ضلع کا بورڈ بصدارت اول تعلقدار لنگسگور مین قایم ہے اور تعلقہ کے بورڈ تحصیلات کے مستقر پر قایم ہین۔

پولیس و محابس

ضلع کی پولیس کے افسر اعلی اول تعلقدار ہین اور مہتمم پولیس اونکے عملہ دار ہین۔ مہتمم کے تحت مین سات امین ۳، ماتحت عہدہ دار ۴۲۰ جوان اور ۲۵ سوار ہین۔ یہ جمعیت ۲۶ تھانون اور ۲۷ چوکیون مین منقسم ہے۔ اور خزانہ ضلع و محبس پر بھی کوتوالی کے ہی لوگ متعین ہین۔ صدر محبس ضلع مستقر کے قریب موضع کرکل مین واقع ہے۔ چھ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی گلبرگہ کے سنٹرل جیل کو بھیجدیے جاتے ہین۔ چھ تحصیل کے دفاتر مین قیدیون کے لئے کمرہ مقرر ہین۔

تعلیم

سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھنے پڑھنے والون کی نسبت کل نفوس کے ساتھ ۲٫۵ فیصدی (۴ فیصدی مرد ۱٫۰ فیصدی عورتین) تھی۔ پہلا سرکاری مدرسہ ضلع مین سنہ ۱۸۶۹ء مین کھولا گیا۔ اور بورڈ اسکول سنہ ۱۸۹۶ء سے جاری ہوے۔ جملہ مدارس زیر تعلیم لڑکونکی سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین علی التناسب (۵۷۷) و (۱۹۹۰) و (۳۰۱۲) اور (۳۰۷۰) تھی سنہ ۱۹۰۳ء مین ۲۹ ابتدائی اور تین مڈل اسکول جاری تھے۔ اور اسی سال مین ۱۳۰ لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ کل رقم جو سنہ ۱۹۰۳ء مین تعلیم کے لئے صرف ہوئی [illegible] روپیہ تھی۔ جسکے منجملہ سرکار سے [illegible] روپیہ ادا ہوے

کل رقم کی ۳۱ فیصدی مدارس وسطی مین اور ۶۹ فیصدی مدارس ابتدائی مین صرف ہوئی ۱۹۰۱ء مین اُجرت تعلیم کی رقم ۱۵۵۰ روپیہ تھی۔

دواخانجات و ٹیکا لگانا

اس ضلع مین کل تین دواخانہ ہین۔ جن مین ۱۲ مریضان داخلی کے رہنے کی جائے ہے۔ ۱۹۰۱ء مین (۱۸۶۶۹) مریض آمین رجوع ہوئے۔ جن مین ۴۲ مریضان داخلی تھے۔ اور ۵۱۶ عمل جراحی کے کئے گئے۔ کل خرچ اس صیغہ کا للعہ ۱۱۴۵ روپیہ تھا۔ ۱۹۰۱ء مین (۲۵۸۳) لوگون کے ٹیکا لگایا۔ یعنے فی ہزار ۳۸۷ کے۔

ضلع عثمان آباد

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

سابقاً یہ ضلع نلدرگ اور دہارا سیون بھی کہلاتا تھا۔ یہ ضلع ممالک محروسہ کے منتہا مغرب مین واقع ہے۔ اور اضلاع احمد نگر و شولاپور علاقہ بمبئی سے بجانب شمال و مغرب و جنوب محدود ہے اضلاع بیڑ و بیدر اس سے متصل اور مشرق مین واقع ہین۔ اور رجواڑہ اکلکوٹ اس کے جنوب اور گلبرگہ اسکے جنوب شرق مین واقع ہین۔ تعلقہ بارسی ضلع شولاپور علاقہ سرکار عظمت مدار اسکے دیہات سے گھرا ہوا ہے اور یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۷° ۵۳ و ۱۸° ۴۰ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۵° ۶ و ۷۶° ۴۰ واقع ہے۔ اسکا کل رقبہ (۴۰۱۰) مربع میل ہے لیکن خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۲۶۲۲) مربع میل ہے باقی رقبہ جاگیرات و پائیگاہ کا ہے۔ ایک سلسلہ پہاڑونکا جو احمد نگر کیجانب سے ضلع کے شمالی غربی گوشہ مین داخل ہوکر جنوبی شرقی سمت مین جاتا ہے۔ ضلع کو دو حصونمین تقسیم کرتا ہے۔ ایک مرتفع حصہ یعنی بالاگھاٹ جانب

مشرق وشمال مشرق ہے اور دوسرا حصہ پائین گھاٹ جانب جنوب وجنوب غرب ومغرب ہے تعلقات واسی واوسہ وکلم اور تعلقات تلجا پور وعثمان آباد ونلدرگ کا ایک جزو بالاگھاٹ پر واقع ہین - بقیہ حصہ ضلع کا پائین گھاٹ ہے - بالاگھاٹ کا عام میلان جنوب غرب سے شمال شرق کیجانب ہے - زمین کی سطح تلجا پور سے عثمان آباد کے طرف بلند ہونا شروع ہوتی ہے - وہان پھر اوسمین اوتار شروع ہوکر بتدریج جانب شمال شرق مانجراندی کی وادی مین منتہی ہوتی ہے -

سب سے زیادہ معتبر ندی اس ضلع کی مانجرا ہے - جو اسکی شمالی سرحد پر شرق کی سمت مین بہتی ہے - اور تعلقہ اوسکے شمالی شرق گوشہ تک پہونچکر ضلع بیدر مین داخل ہونیکے قبل جنوب کیطرف بہنا شروع کرتی ہے - اس کا طول اس ضلع مین ۵۸ میل ہے - دوسری ندیان جو اس کے مختلف حصص مین رواں ہین - سینا مع اوسکی معاون کھیری ترنا اور بورنا ہین - جو سب جنوبی شرقی سمت مین رواں ہین - اور سینا اضلاع عثمان آباد وبیڑ کی سرحد کا ایک جزو واقع ہوتی ہے -

طبقات الارض ونباتات

اس کے طبقات ارضی کلا دکن تڑپ ہین - اس ضلع مین کوئی جنگل نہین - اور جو اشجار اس مین پائے جاتے ہین - وہ ببول - نیم - آم اور جنگلی انجیر یعنے گولر کے انواع مختلفہ ہین -

حیوانات

چونکہ اس ضلع مین جنگل نہین اسلئے بڑے وحشی جانور بھی نہین ہوتے ہین - البتہ ہرن اور خرگوش تھوڑے ہر جائے نظر آتے ہین - اور نیز بھیڑیے تڑس اور جنگلی سور بھی ہوتے ہین - پرندون مین تیتر - بٹیر جنگلی کبوتر کثرت سے ہین - اور جہان تالاب ہے - وہان بط

و مرغابی بھی جاڑو نکے موسم مین ملجاتے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا

بلحاظ موسم و آب و ہوا یہ ضلع تین حصونمین منقسم ہوسکتا ہے۔ پہلا حصہ تعلقات نلدرگ اوسہ پر مشتمل ہے۔ اور گرم و خشک ہے۔ دوسرے مین تلجاپور و عثمان آباد ہین۔ جو سرد اور کسیقدر مرطوب بھی ہے۔ تیسرے حصہ مین تعلقات واسی و کلم و پرینڈہ ہین۔ جنکی ہوا گرم و تر ہے عموماً بالاگھاٹ کی آب و ہوا بہ نسبت نشیبی حصہ کے زیادہ خوشگوار ہے۔

بارش

اکیس سال کی بارش کا اوسط یعنے من ابتدا ۱۸۸۱ء لغایتہ ۱۹۰۱ء ۳۳ انچ ۶ تھا سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۹ء مین بارندگی ۱۴ اور ۲۰ انچ ہوئی۔ جو بہت کم تھی جسکا نتیجہ سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط تھا۔

تاریخ

یہ ضلع چودھوین صدی عیسوی کی ابتدا سے مسلمانون کے تحت حکومت رہا ہے۔ یعنے جب سے کہ علاء الدین خلجی نے اوسکو دہلی کی سلطنت مین شامل کرلیا تھا۔ بہمنیہ سلطنت کے قایم ہونے پر یہ انہون کے قبضہ مین آیا۔ اور جب وہ سلطنت منقرض ہوئی تو احمد نگر اور بیجاپور کے بادشاہونکا اوسپر تسلط رہا۔ اورنگ زیب کے فتوحات دکن نے اسکو پھر دہلی مین شریک کردیا تھا اور حکومت آصفیہ کے قایم ہونے تک دہلی مین شریک رہا۔ ۱۸۵۳ء کے عہدنامہ کے رو سے یہ ضلع رایچور و دوآبہ کے ساتھ سرکار عظمت مدار کے تفویض ہوا تھا۔ مگر ۱۸۶۰ء مین پھر اس سرکار کو مسترد کردیا گیا۔

آثار قدیمہ

اس ضلع مین چہ مقامات بوجہ قدامت آثار مشہور ہین۔ قلعہ نلدرگ جو بوری ندی پر واقع ہے اور اوسی نام کے تعلقہ کا مستقر بھی ہے۔ چودھوین صدی عیسوی مین کسی ہندو راجا کا تھا۔ تعلقہ اوسہ کی جامع مسجد جو بیجاپور کی طرز تعمیر پر بنائی گئی ہے۔ اوسپر گنبد اور نوکدار

کمانین اطراف مین ہین۔عثمان آباد (دہارا سیون) کے اطراف مین چند غارون کے مجموعہ ہین موسوم بہ دابرلینا۔چمارلینا۔اور لاچندرلینا۔پہلے مجموعہ مین اور ویشنو غار کے ہین۔تخمیناً اونکے بنانیکا زمانہ سنہ ۵۰۰ء و سنہ ۶۵۰ء کے مابین خیال کیا جاتا ہے۔حسن گاؤ نمین جو نلدرگ سے ۴۰ میل جانب شمال غرب واقع ہے۔دو غار ایک پہاڑ مین واقع ہین۔یہ برہمنی پہاڑی عبادتگاہ ہین۔قلعہ قدیم پرینڈہ نلدرگ سے ۶۴ میل جانب شمال غرب محمود گاوان کا بنا کیا ہوا ہے جو پندرہوین صدی عیسوی مین سلاطین بہمنیہ کے مشہور وزیر تھے قصبہ تلجاپور مین ہندؤنکی مشہور زیارتگاہ ہے اوسمین ایک دیول کالی بھوانی کا ہے۔قصبہ تھیر جو عثمان آباد سے ۱۲ میل شمال شرق کیطرف واقع ہے نہایت دلچسپ بودھ آثار کا مقام ہے۔اور یہ قصبہ غالباً وہی تگرا ہو جو ایک نہایت قدیم شہر تھا جس کا ذکر بطلیموس نے بھی کیا ہے۔

مردم شماری

ضلع کے قصبات و مواضع کی تعداد بشمول جاگیرات (۸۶۶) ہے۔اسکی مردم شماری گذشتہ تین شمار ورن مین حسب ذیل تھی۔سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۴۳۴۰۲) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۴۹۲۷۲) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۳۵۰۲۷)۔اس کے قصبات عثمان آباد مستقر ضلع۔تلجاپور۔اوسہ تھیر۔لاتور۔زمورم ہین۔تقریباً ۸۹ فیصدی کے ہندو ہین۔اور ۸۴ فیصدی نفوس کی زبان مرہٹی ہے۔تختہ مندرجہ صفحہ ۱۲۶ سے نفوس وغیرہ کے موازین بابت سنہ ۱۹۰۱ء ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ مربع میلوں مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری ۱۹۰۱ء	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری ۱۹۰۱ء و ۱۸۹۱ء	تعداد دکنیے اور پڑھنے والونکی
عثمان آباد	۳۸۰	۲	۷۸	۷۲،۱۷۶	۱۸۹	- ۱۶/۵	
کلم	۳۰۳	×	۷۰	۳۸،۳۰	۱۲۵	- ۲۷/۱	
واسی	۳۴۲	×	۷۸	۴۷،۴۸۴	۱۳۸	- ۲۶/۹	
اوسہ	۳۷۰	۲	۱۰۴	۶۱،۴۳۶	۱۶۶	- ۱۹/۴	
تلجاپور	۴۰۳	۱	۷۱	۵۵،۳۸۵	۱۳۷	- ۱۶/۲	
نلدرگ	۳۵۳	۱	۵۷	۵۳،۴۸۷	۱۵۱	- ۸/۱	
پرینڈہ	۴۷۶	×	۱۰۶	۵۶،۹۱۲	۱۱۹	- ۱۶/۹	
جاگیرات	۱۳۸۳	×	۲۹۶	۱،۵۰،۱۱۷	۱۰۹	- ۱۶/۴	
میزان ضلع	۴۰۱۰	۶	۸۶۰	۵،۳۵،۰۲۷	۱۳۳	- ۱۷/۴	۱۶۵۷۴

نقشہ تعلقہ وار اس ضلع کا ملاحظہ ہو

۱۹۰۵ء مین واسی تعلقہ کلم مین اور نلدرگ تلجاپور مین ضم کردئے گئے۔ بحالت موجودہ اسمین پانچ تعلقات ہین۔ عثمان آباد۔ کلم۔ تلجاپور۔ اوسہ۔ اور پرینڈہ۔ علاوہ انکے اسمین دو بڑے علاقہ پائیگاہ کے گنجوٹی اور لوہارا اور بڑی جاگیرین بھوم اور والوڑ بھی ہین۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد دکنیونکی ہے جو (۲،۰۵،۰۰۰) یعنے ضلع کے نفوس کے ۳۸ فیصدی ہین تہنگر (۲۸،۶۰۰)۔ مہار (۵۱،۰۰۰) چماریا مانگ (۳۶،۰۰۰)۔ وانی (۴۲،۰۰۰) اور برہمن (۱۸۰۰۰) ہین۔ جن لوگونکی معاش زراعت پر موقوف اور جو زراعت مین مصروف ہین (۳۱۰،۰۰۰) ہین۔

یعنے کل ضلع کے نفوس کے ۵۸ فیصدی سنہ ۱۹۰۱ء مین عیسائی صرف پچاس تھے جو کل دیسی تھے

عام حالات زراعت

تمام ضلع تڑپ احجار کے طبقہ مین واقع ہے۔ اور اسکی اکثر زمینین زرخیز ریگڑ کی ہین۔ البتہ کہین کہین رتیلی زمین بھی درمیان مین پائی جاتی ہے۔ تعلقات عثمان آباد۔ کلم۔ واسی اور پرنڈہ مین ریگڑ زیادہ ہے۔ اسی لئے کاشت ربیع بہ نسبت دوسرے تعلقات کے زیادہ ہے جنمین سرخی مایل اور رتیلی زمین ہین اور جہان خریف کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔ حاصل خیز یہ ریگڑ کے بعد سب سے۔ جو رتیلی اور سرخ زمین سے مخلوط ہے۔ اور سب سے آخر کھرب ہے جو بالکل رتیلی ہے۔ ریگڑ مین سفید جوار۔ چنا۔ گیہون اور کپاس ہوتی ہے۔ سب مین اڑد جوار۔ باجرا اور اقسام حبوب بوے جاتے ہین۔ اور کھرب باغات کے کام آتی ہے لیکن اوسمین کھاد دینے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ پہاڑون کے دامن کی زمینین اکثر بہت حاصل خیز ہوتی ہین کیونکہ پہاڑ و پر سے بہت سارے مقوی اجزا تحلیل پاکر یہان جمع ہوجاتے ہین جن سے ان زمینون مین غریلی زمینونکی حیثیت پیدا ہوتی ہے۔

معظم مواد زراعت و معظم پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیت واری ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین منجملہ (۲۶۲۷) مربع میل اراضی خالصہ و مرغماص کے (۱۸۱۳) مربع میل مزروع تھے جن مین سے صرف ۶ مربع میل تری کی کاشت تھی۔ قابل زراعت بنجر و افتادہ کا رقبہ (۶۴۸) اور غیر قابل زراعت کا (۱۶۶) مربع میل تھا۔ اکثر غلہ جوار ہے جو کل رقبہ مزروعہ کی ۷۰ فیصدی ہے۔ گیہون۔ چانول۔ اور باجرے کے رقبات ۵۰۰ ۳۷۰ اور ۲۹ مربع میل ہین۔ کپاس کل تعلقات مین حاصل ہوتی ہے۔ اوسکا مجموعی رقبہ ۵۶ مربع میل ہے۔ نیشکر زیر باولی تھوڑی مقدار مین بویا جاتا ہے جسکا کل رقبہ تقریباً دس مربع میل ہے۔

ترقی زراعت

گذشتہ بندوبست ۱۸۸۳ء سے قبضہ مین کوئی توسیع نہین ہوسکی ہے کیونکہ رعایا نے کل زمین اٹھالی۔ مگر رعایا نے نئے تخم یا عمدہ آلات کشاورزی کے جاری کرنے مین کوئی دلچسپی بھی نہین لی ہے۔

زراعتی جانور بھیڑ۔ بکری ٹٹو۔

کوئی خاص نسل جانورونکی اس ضلع سے مخصوص نہین۔ لیکن جو جانور یہان ہوتے ہین۔ وہ مضبوط۔ اور گھر۔ ہل کے لئے جو ایسی چکنی مٹی کے لئے لازمی ہے۔ بہت موضوع ہین۔ بھیڑ اور بکریان عمدہ قسم کی ہین مرہٹہ یا بوبنیں سے تین۳ روپیہ تک مین ملجاتے ہین مگر وہ جو عمدہ ہین اور جن کے تحمل اور قدم کی تعریف ہوتی ہے۔ سو روپیہ تک ارزش رکھتے ہین۔ چند سال سے سرکار نے دو عربی تخمی گھوڑے ترقی نسل کی غرض سے عثمان آباد و پرینڈہ مین رکھے ہین

آبپاشی

تری کا رقبہ صرف ۶، مربع میل ہے۔ اور اسکی آبیاری ۸۸۰۰ باولیون سے ہوتی ہے جو عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔ جو تالاب کہین ہین تو اونکا پانی پینے کے کام آتا ہے۔ اور ندیونکی تلی اس قدر گہری ہے کہ اونکا پانی زراعت کے کام نہین آسکتا ہے۔

معدنیات

کوئی قیمتی معدنی یہان نہین ہوتا ہے۔ گرانیٹ اور بسالٹ کا پتھر کثرت سے ہے جو عمارات اور سڑکونپر کام آتا ہے۔ تعلقہ عثمان آباد کے موضع وڈگانون مین اور کتری وکامٹا کے قریب سرخ رنگ مٹی ہوتی ہے جو ہندوون کے مکان لیپنے مین کام آتی ہے۔

صنایع و دستکاری

کوئی معتبر دستکاری یہان نہین ہے۔ گاڑھا کپڑا۔ دھوتیان۔ اور ساڑیان وغیرہ بنی جاتی تھین لیکن چند سال سے باہر سے ہر قسم کا پارچہ اور سوت ارزان قیمت مین درآمد کیا جاتا ہے۔ جنگر لوگ کمل بنتے ہین جو دو تین روپیہ مین فروخت ہوتے ہین۔ قصبہ لاتور تعلقہ اوسہ مین

جو ایک معتبر تجارتگاہ ہے۔ ایک چھوٹا کارخانہ کپاس صاف کرنیکا ۱۸۸۹ء مین قایم ہوا۔ اور ۱۹۰۱ء سے اور دو کارخانے جاری ہوے ہین۔ چمڑے کی دباغت کا کوئی باقاعدہ کارخانہ جاری نہین ہے لیکن چمار لوگ سوٹ کے ڈولونکے لئے چمڑے کی دباغت کرلیا کرتے ہین۔

تجارت

معظم برآمد ملک کی جوار و دیگر غلات۔ کپاس۔ اجناس روغندار۔ تیل۔ مرچ۔ لکڑیان۔ مویشی ہڈی اور سینگ۔ تمباکو۔ چمڑا اور ترکڑی چھال ہے۔ اور عمدہ درآمد ملک مین نمک۔ سوکھی مچھلی افیون گرم مصالح۔ سونا۔ چاندی۔ تانبے اور پیتل کے برتن ولایتی شکر۔ لوہا۔ معدنی تیل۔ گندھک۔ خام ریشم اور ریشمی اور سوتی کپڑے شامل ہین۔ سب سے زیادہ مشہور تجارت کی منڈی لاتور ہے۔ جہان سے جملہ درآمد اشیا تمام ضلع مین تقسیم پاتی ہین۔ اس کے بعد قصبہ عثمان آباد ہے۔ معتبر تجارت پیشہ ذاتون مین۔ وانی۔ ماڑواڑی۔ کومٹی۔ اور بھاٹیے ہین۔ جو ساہوکار بھی کرتے ہین۔ جملہ تعلقات مین ہفتہ واری بازار بھرتے ہین۔ اور تیز بیوپار ہوا کرتا ہے۔

ریلوے

جی۔ آئی۔ پی ریلوے لین تعلقہ تلجاپور کے ایک گوشہ سے گذرتی ہے۔ ضلع کے مستقر سے قصبہ بارسی جو بارسی لائیٹ ریلوے کا اسٹیشن ہے۔ ۳۲ میل دور ہے۔ اس لین پر دو اسٹیشن مواضع سینڈری اور اوٹالی تعلقہ پرینڈہ مین واقع ہین۔

سڑکین

کل طول سڑکون کا ۲۷۲ میل ہے جن مین ۱۴۴ میل پختہ اور ۱۲۸ میل خام ہے۔ معتبر شاہراہین لاتور سے تاڈوکی۔ پرملا تا آنبہ ضلع بیڑ۔ بارسی تا شولاپور۔ عثمان آباد تا ماند لواڑی۔ پرینڈہ تا بارسی اور نلدرگ تا ماند لواڑی ہین۔

قحط

سنہ ۱۸۷۰ء کے قبل کا کوئی داخلہ بابت قحط دستیاب نہین ہوسکتا ہے۔ سوائے اوس کے

جوکہ کرنل میڈوز ٹیلر نے اپنی سوانح عمری مین قحط کے متعلق جو ۵۵-۱۸۵۴ء مین واقع ہوا لکھا ہے کہ لوگ کثرت سے اطراف کے قحط زدہ اضلاع سے آئے ۷۶-۱۸۷۷ء کے قحط عظیم سے صرف ایک تعلقہ متاثر ہوا اور ۹۷-۱۸۹۶ء کے قحط سے ضلع کا ایک حصہ آفت مین مبتلا ہوا ۹۸-۱۸۹۷ء مین بارش اوسط کے نصف سے بھی کمتر نازل ہوئی اور ۹۹-۱۸۹۸ء مین دو ثلث سے بھی کمتر تھی اور چونکہ ضلع مین سابق کی فصل بھی تلف ہوگئی تھی اسلئے ۱۹۰۰-۱۹۰۰ء کے قحط مین اسپر بہت گہرا اثر پڑا۔ خریف و ربیع کی فصلین دونون ضایع ہوئین اور ایک مدت تک تو ضلع کے نفوس کا پانچوان حصہ قحط کے کامون مین مصروف تھا۔ وبائی ہیضہ اسوقت نمودار ہوا اور ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین ۱۷/۳ فیصدی نفوس بمقابلہ مردم شماری ۱۸۹۱ء کے کم برآمد ہوئے۔ چالیس فیصدی ضلع کے جانور بھی ضایع ہوئے۔ اندازی صرفہ قحط کا بائیس لاکھ روپیہ ہوا۔

ضلع کی بڑی قسمین اور افسر

ضلع ہذا دو بڑی قسمون مین منقسم ہے۔ ایک مین تعلقات کلم۔ اوسہ و پرینڈہ ہین جو دوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ دوسری قسمت مین تعلقات عثمان آباد و تلجاپور ہین جو سوم تعلقدار کے سپرد ہے اول تعلقدار کی نگرانی اونکے جملہ ماتحتون کے کام پر رہتی ہے۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

عدالت دیوانی ضلع ناظم دیوانی کے تحت مین ہے۔ تحتانی عدالتون مین عثمان آباد و تلجاپور و پرینڈہ کے تحصیلدار اور کلم اور اوسہ مین ایک منصف مامور ہین ضلع کے افسر اعلائے فوجداری اول تعلقدار ہین۔ اور ناظم دیوانی جاینٹ مجسٹریٹ بھی ہین۔ جو اول تعلقدار کے دورہ کے وقت اپنے اقتدارات فوجداری کو کام مین لاتے ہین۔ دوم و سوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم و سوم عطا ہوئے ہین۔ جرایم شدیدہ معمولی سالون مین کمتر واقع ہوتے ہین۔ البتہ گرانی

کے وقت سرتہ موضعی وڈکبتی مین بحسب شدت وضعف فصل ترقی ہوتی ہے۔

انتظام مالگذاری

مالگذاری کی تاریخ کا حال کچھ معلوم نہین۔ مگر اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ ملک عنبر کا طریقہ ستر ہوین صدی عیسوی سے یہان جاری ہے۔ اونکا بندوبست زمین کی اصلی پیمایش اور اوسکی پیداوار پر مبنی تھا اور اسکے بعد تو سرکار سے مواضع مستاجردن کو دے جاتے تھے۔ جنکو فی روپیہ ڈیڑھ آنہ حق وصول مجرا دیا جاتا تھا۔ مگر جہانتک معلوم ہوا ہے مالگذاری ہمیشہ نقدی تھی کبھی جنس مین نہین لیجاتی تھی۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین ضلع کے حصص قایم ہوئے لیکن بشمول وخروج سے اونمین تغیر واقع ہوا۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین اس ضلع کی پیایش ختم ہوئی۔ اور تیس سال کی میعاد بندوبست مقرر ہوئی۔ دکن علاقہ بمبئی کے اضلاع شولاپور واحمدنگر کے مطابق قرار پائی۔ مالگذاری مین پیمایش سے (۱۲/۲) لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا یعنے ۱۱ فیصدی اور مالگذاری اراضی (۱۰۲/۲) لاکھ سے (۱۱/۴) لاکھ روپیہ ہوگئی اراضی خشکی کا اوسط دہارا عصر فی ایکر ہے۔ (اعلیٰ عصہ اقل ۱) اور تری کا اوسط دہارا (عصر ۱) فی ایکر ہے۔ (اعلیٰ صصہ اقل عصہ ۱) تختہ ذیل سے مالگذاری اراضی وجملہ آمدنی ضلع متعدد سالونکی ظاہر ہوتی ہے۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	لہ عـ ۱۱ ۳	لہ عـ ۱۱ ۴	لہ عـ ۱۱ ۴	لہ عـ ۱۱ ۳
جملہ آمدنی ضلع	لہ عـ ۱۱ ۳	لہ عـ ۱۱ ۴	لہ عـ ۱۱ ۴	لہ عـ ۱۱ ۳

حکومت صفائی دخل بوتے

سنہ ۱۸۸۸ء سے لوکل سس بحساب فی روپیہ ایک آنہ قرر مالگذاری اراضی پر مقامی کامونکے لئے وصول

ہونا شروع ہوا۔ تعلقات مین باستثنائے عثمان آباد تعلقہ کے بورڈ قایم ہوے جس کے اراکین سرکاری وغیر سرکاری دونون تھے اور تحصیلدار تعلقہ کے بورڈ کے صدر نشین قرار پائے۔ خاص عثمان آباد مین ضلع کا بورڈ بمیز مجلسی اول تعلقدار قایم ہوا جو علاوہ تعلقات کے بورڈ کے کامون کے عثمان آباد کی صفائی کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ ہر تعلقہ کے مستقر پر مختصر سا عملہ صفائی کے لئے مقرر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین کل لوکل سیس کی رقم معہ صہ ۲ روپیہ وصول ہوئی اور اسکا ربع مقامی کامون اور صفائی کے لئے علیحدہ کیا گیا۔

پولیس ومحابس

ضلع کی کوتوالی کے افسر اعلی اول تعلقدار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار۔ انکے تحت مین آٹھ امین اور ۴۱ نشانی افسر ۳۷۶ جوان اور ۳۵ سوار ہین۔ جو سولہ تھانون مین منقسم ہین اور تحصیلات کے خزاین کی حفاظت بھی انکے سپرد ہے۔ ایک مختصر خاص پولیس بنام رکھوال مقرر ہے جنکا فرض منصبی مال تجارت کی بنڈیون اور جانورونکی حفاظت ہے جو بعض خاص مقامات پر شب باش رہتے ہین۔ بنڈی والون اور مال کے مالکون سے بحساب فرخ مقررہ جو رقم وصول کیجاتی ہے اوسمین سے انکی تنخواہ ادا کیجاتی ہے۔ عثمان آباد مین ایک صدر محبس ہے اور تعلقات دور دست مین قیدیونکے لئے کرو مقرر ہین۔ کم میعاد کے قیدی محبس ضلع مین رکھے جاتے ہین اور چھہ ماہ سے زاید کی میعاد ہو تو سنٹرل جیل گلبرگہ کو بھیجدے جاتے ہین۔

تعلیم

ضلع کی حالت تعلیم فی الجملہ عمدہ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۳/۱ فیصدی نفوس (۶ فیصدی مردانہ ۱۲/۱ فیصدی عورتین) لکھنا پڑہنا جانتے تھے۔ چوالیس مدرسہ سنہ ۱۹۰۳ء مین قایم تھے جنمین سے بارہ سرکاری اور ۳۲ لوکل بورڈ کے مدرسہ تھے۔ طالب علمونکی تعداد سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء

و ۱۹۰۳ء مین (۱۹۴۷) - (۲۰۵۵) اور (۲۸۳۹) تھی اور ۱۹۰۳ء مین ۴۷ لڑکیان زیر تعلیم تھین - خانگی مدرسون کے متعلق کوئی اطلاع حاصل نہین - منجملہ بارہ سرکاری مدرسون کے جو صیغہ تعلیمات کے تحت ہین تین مدرسے نسوان کے لئے تھے جنمین (۷۷) لڑکیان شریک تھین - اور پانچ مدارس وسطی لڑکون کے لئے تھے - پہلا سرکاری مدرسہ ۱۸۶۶ء مین کھولا گیا اور لوکل فنڈ کے مدارس ۱۸۸۸ء سے جاری ہوے جو لوکل بورڈ کے بعد قایم ہوئے - کل مصارف تعلیم ۱۹۰۱ء مین ۳۰۰۰ روپیہ تھے جسمین سے ۱۳۰۰ خزانہ سرکار سے ادا ہوئے باقی رقم لوکل فنڈ سے دیگئی - اس جملہ رقم مین ۴۸ فیصدی مدارس وسطی مین صرف ہوئی اور ۵۲ فیصدی مدارس ابتدائی مین - سال مذکور کی اجرت تعلیم ۱۱۰۰ روپیہ تھی -

دواخانجات واسپتال

ضلع ہذا مین ایک شفاخانہ اور تین دواخانے ہین جنمین ۴۰ مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش ہے - ۱۹۰۱ء مین (۲۳۹۰۰) مریض رجوع ہوے جنمین سے ۱۰۴ مرضاے داخلی تھے اور ۳۹۱ عمل جراحی کئے گئے - سال مذکور کا خرچ ۱۱۰۰ روپیہ تھا منجملہ اسکے لعہ ۱۰۱۰ خزانہ سرکار سے دے گئے باقی لوکل فنڈ سے -

ٹیکا لگانا

۱۹۰۱ء مین (۱۵۱۶) اشخاص کے ٹیکا لگایا گیا یعنی تین فی ہزار نفوس ضلع - ٹیکے کے فواید کو بتدریج لوگ سمجھ رہے ہین -

تعلقہ عثمان آباد

یہ صرفخاص کا تعلقہ ضلع کے وسط مین واقع ہے اور سابقًا دہ ہار اسیون کہلاتا تھا - اسکا قبہ بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین ۴۱۰ مربع میل تھا اور اسکی مردم شماری (۷۷۵۳۳) حالانکہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۹۲۸۲۹) تھی - یہ کمی ۱۸۹۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے - اسمین دو قصبہ

عثمان آباد (۱۰۹۰۷) نفوس اسکا مستقر اور تحصیل (۲۰۴۳۷) اور ۸۷ مواضع ہین جنمین ۹ مواضع جاگیر کے ہین اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱۷۵) لاکھ روپیہ تھی۔ اس تعلقہ کی تقریباً کل زمین ریگڑ ہے۔

تعلقہ کلم

یہ صرفخاص کا تعلقہ ضلع عثمان آباد کا ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۳۰۸۰۳۰) اور تعیہ ۳۰۳ مربع میل تھا۔ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ واسی اسمین ضم ہوا جس سے کل رقبہ ۶۵۸ مربع میل اور کل مردم شماری (۱۰۷۸۷۰۱) ہوئی اور ۱۹۰۱ء مین (۱۲۰۰۸۱) تھی یہ کمی ۱۹۰۷ء قحط کی وجہ سے ہوئی۔ مانجراندی شمال کیطرف اسکو ضلع بیڑ سے جدا کرتی ہے اور اسکی زمینین اکثر ریگڑ اور چکنوٹ ہین۔ اسمین ۱۵۱ مواضع ہین اور اسکی مالگذاری اراضی (۳۷۰) لاکھ روپیہ ہے۔ جاگیری تعلقات بھوم دوالوڑ اسکے مغرب کیجانب واقع ہین جنمین تناسبًا ۳۱ و ۱۳ مواضع اور جنکی مردم شماری (۱۴۱۶۱) اور (۶۹۹۷) اور اوسکا رقبہ تقریبًا ۱۴۳ اور ۶۱ مربع میل ہے۔

تعلقہ واسی

یہ تعلقہ صرفخاص ضلع عثمان آباد کا تعلقہ تھا جو ۱۹۰۵ء مین تعلقہ کلم مین ضم ہوا۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۴۹۶۰۱) تھی اور رقبہ اسکا ۲۵۵ مربع میل تھا۔ سال مذکور کی مالگذاری اراضی (۱۷۹) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ اوسہ

یہ تعلقہ ضلع عثمان آباد کے مشرق مین واقع ہے اور اوسکا رقبہ ۴۷۸ مربع میل ہے۔ اس کی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۱۳۶۵۷) تھی اور ۱۸۹۱ء مین (۸۸۴۸۴) یہ ۱۹۰۱ء کا قحط اس کمی کا باعث ہے۔ اسمین دو قصبہ اوسہ (۹۰۲۶ نفوس) اسکا مستقر اور لاتور (۱۰۴۷۹) ایک معروف تجارت گاہ اور ۱۳۰ مواضع ہین جنمین ۲۶ مواضع جاگیر کے ہین۔ مانجراندی اسکو جانب شمال ضلع بیڑ سے اور جانب مشرق ضلع بیدر سے جدا کرتی ہے۔ اوسہ سے ۱۱ میل جانب

مشرق موضع گھروسہ کے قریب ایک چھوٹا سلسلہ پہاڑ دنکا ہے۔ اس تعلقہ کی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱/۷) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ تلجاپور

یہ تعلقہ ضلع عثمان آباد کے غرب مین واقع ہوا ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۸۴۱۵) تھی اور رقبہ ۴۱۱ مربع میل تھا لیکن سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ نلدرگ اسمین ضم کردیا گیا اور مجموعی رقبہ اسکا ۸۱۷ مربع میل اور مردم شماری (۱۱۴۷۵۰) ہے حالانکہ سنہ ۱۸۹۱ء مین مردم شماری (۱۲۱۷۹۹) تھی اور یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کیوجہ سے واقع ہوئی۔ اس تعلقہ مین دو قصبہ تلجاپور (۶۶۱۲) اسکا مستقر اور مورم (۵۶۹۲) اور ۱۳۴ مواضع ہین جنمین ۶ مواضع جاگیر کے ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین تین لاکھ روپیہ تھی۔ تعلقہ لوہارا علاقہ پائگاہ معہ ۱۲۶ مواضع و (۶۰۹۳۶) نفوس و تعلقہ گنجوٹی علاقہ مذکور مع ۷۶ مواضع و (۴۴۶۴۴) نفوس اِس تعلقہ کے حدود مین واقع ہین انکا رقبہ ۶۱۰ اور ۳۸۲ مربع میل ہے۔

تعلقہ نلدرگ

سابقاً ضلع عثمان آباد کے جنوب مین ایک تعلقہ تھا اور سنہ ۱۹۰۵ء مین تلجاپور مین ضم ہوا۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۶۳۴۵) تھی اور رقبہ ۳۷۰ مربع میل تھا اور مالگذاری اراضی اسکی اُس سال (۱/۳) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ پرینڈہ

یہ تعلقہ ضلع عثمان آباد کے مغرب مین واقع ہے اسکا رقبہ (۵۰۱) مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۹۶۸۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۰۶۰۱۷) تھی۔ کمی کا سبب سنہ ۱۹۰۰ء کا شدید قحط تھا۔ اس مین ۱۱۲ مواضع ہین جن مین چھ مواضع جاگیر ہین اور پرینڈہ (۳۶۵۵ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱/۸) لاکھ روپیہ تھی اسکی اکثر زمینین

ریگڑ ہین۔

قصبہ لاتور — یہ ایک معتبر تجارتی منڈی تعلقہ اودسہ ضلع عثمان آباد کی ہے جو خطوط ۱۸° - ۲۵ شمالی اور ۷۶° ۵۵ شرقی پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۰۴۷۹) تھی لاتور ایک بڑا مرکز کپاس و غلہ کی تجارت کا ہے۔ جو قصبہ بارسی سے تجارتی اتصال رکھتا ہے اور ۶۴ میل دور ہے اسمین کپاس صاف کرنیکے کارخانہ۔ انگریزی و مغلائی ٹپہ خانہ ایک ملکی زبان کا مدرسہ اور ایک مسافر بنگلہ ہے۔

قصبہ سورم — ایک تجارتی موضع تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد کا ہے۔ جو خطوط ۱۷° - ۴۷ شمالی ۷۶° - ۲۹ شرقی پر واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء مین (۵۶۹۲) نفوس اسمین آباد تھے۔ سورم مین ایک مدرسہ ہے۔ یہان سے گڑ اور غلہ مقدار کثیر مین شولاپور اور اکلکوٹ کو بھیجا جاتا ہے۔ یہان دو بازار بھرتے ہین ایک اتوار کو غلہ کے لئے اور دوسرا پیر کو صرف کپڑون کے بیوپار کے لئے ایک نیا بازار عثمان گنج بھی تیار ہو رہا ہے۔

موضع تلدرگ — یہ ایک محصور موضع تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد کا ہے جو خطوط ۱۷° - ۹ شمالی ۷۶° - ۲۹ شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۴۱۲۱) تھی۔ قلعہ تلدرگ یوری ندیکے وادی کے اوپر کے جانب واقع اور دکن کے بہترین قلعون مین شمار کیا جاتا ہے۔ اور بہت خوش منظر بھی ہے چودھوین صدی کی ابتدا مین مسلمانونکی تسخیر کے قبل یہ کسی مقامی راجہ کا تھا۔ جو چالوکیا خاندان کا باجگذار تھا۔ جب یہ بہمنیہ کے قبضہ مین آیا تو اسکی سنگی قلعہ بندی تیار ہوئی۔ جب ۱۴۸۶ء مین سلطنت بہمنیہ کی تقسیم ہوئی تو بیجاپور کے عادل شاہیون نے اسپر قبضہ کیا اور اُن مین اور

احمد نگر کے بادشاہون مین اسپر ہمیشہ جھگڑے ہوا کئے۔ علی عادلشاہ نے ۱۵۵۸ء مین نہ صرف اسکی قلعہ بندی کو بڑہایا۔ بلکہ ایک بند بوری ندی پر باندہا جس سے قلعہ کی فوج کو ہمیشہ کے لئے پانی کی آسایش ہوگئی۔

قصبہ عثمان آباد

یہ قصبہ ضلع و تعلقہ عثمان آباد کا مستقر ہے۔ اور خطوط ۱۸° ۱۱ شمالی و ۷۶° ۳ شرقی کے تقاطع پر بالاگھاٹ پر واقع ہے اور سابق مین دہارا سیون کہلاتا تھا۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۱۰۹۰۶) تھی اول دوم وسوم تعلقدار و مہتمم تعمیرات و کورٹ گیری کے دفاتر و عدالت دیوانی سب یہان مقیم ہین۔ ان کے علاوہ متعدد مدارس۔ سفلائی اور انگریزی ٹپہ خانہ اور ایک دواخانہ بھی ہے یہ قصبہ ۴۳ میل شولاپور کے شمال اور ۳۲ میل بارسی کے مشرق کے جانب واقع ہے ۱۸۵۸ء مین ضلع عثمان آباد سرکار عظمت مدار کے تفویض ہوا تھا۔ اوس زمانہ مین مستقر ضلع نلدرگ سے بسبب خوش آب و ہوائی یہان منتقل ہوا۔ یہ تجارت کا معتبر مرکز ہے۔ قصبہ کے دو میل جانب شمال شرق ایک مجموعہ سات غار دیکھا ہے۔ چار جن مین سے جین قوم کے غار اور یقینہ غالباً وشنو قوم کے ہین۔

قصبہ اوسہ

تعلقہ اوسہ ضلع عثمان آباد کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۱۵ شمالی و ۷۶° ۳۰ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۰۲۶) تھی۔ ملک عنبر وزیر نظام شاہیہ نے اسپر قبضہ کرکے عنبر پور نام رکھا جو بتصاریف زمان امرا پور ہوگیا ہے۔ قلعہ مربع ہے اور اسکے اطراف مین دوہری حصار اور خندق ہے اور شاہان بیجاپور کا بنایا ہوا ہے۔ اسمین ایک توپ اٹھارہ فٹ لمبی ہے جسپر نظام شاہ کا نام کندہ ہے۔ اکثر قدیم عمارات ویران ہین لیکن ایک

وسیع زیر زمینی عمارت ۷۶ فٹ طول و ۵۰ عرض کی ہے جسکی چھت ایک بڑے حوض کی تلی ہے یہان ایک قدیم مسجد ہے جو اورنگ زیب کے زمانۂ صوبہ داری دکن مین بنی تھی جیسا کہ کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ قصبہ غلہ کی تجارت مین روز افزون ترقی پر ہے۔ اور مال شولاپور و بارسی کو بھیجا جاتا ہے۔

موضع پرینڈہ

یہ تعلقہ پرینڈہ کا مستقر خطوط ۱۸° - ۱۶° شمالی و ۷۵° - ۴۷° شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۳۱۵۳) تھی یہ قلعہ محمود گاوان سلاطین بہنیہ کے مشہور وزیر کا بنایا ہوا ہے اور اسکے برجون پر متعدد بڑی توپین موجود ہین۔ مغلون نے ۱۶۰۵ء مین جب احمد نگر پر قبضہ کیا تھا تو تھوڑے عرصہ تک پرینڈہ نظام شاہیون کا پائتخت رہا۔ شاہ جہان کے سپہ سالار کو اسکے محاصرہ مین کامیابی نہین ہوئی۔ مگر اورنگ زیب نے اپنے زمانہ صوبیداری مین اسکو فتح کیا۔ اس کی قلعہ بندی اچھی حالت مین ہے۔ متعدد کھنڈر جو قلعہ اور موضع کے اطراف مین موجود ہین۔ اسکے سابق کی آبادی اور عظمت کے گواہ ہین۔ فی الحال اسمین تحصیل اور امین کو توالی کے دفاتر و تھانہ کچہری۔ ایک مدرسہ و ڈپہ خانہ ہین۔

قصبہ تیر

تعلقہ عثمان آباد کا ایک قصبہ اور خطوط ۱۸° - ۱۹° شمال و ۷۶° - ۹° شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۳۲۷۰) تھی۔ عثمان آباد سے ۱۲ میل جانب شمال شرق ترنا ندی کے کنارہ پر واقع ہے۔ اسکے قریب چند نہایت دلچسپ آثار عتیقہ موجود ہین جنکا تعلق قدیم شہر نگر سے دکھلایا جاتا ہے۔ تیر مین ایک تھانہ کوتوالی اور ایک مدرسہ ہے۔ اور یہ بارا واڑی یعنی ۱۲ عوض پر مشتمل ہے۔ اور فی الحقیقت ایک بڑا زراعتی موضع ہے۔ متصلہ ندی سے ایک نہر نکالنے کا

منصوبہ زیر تجویز ہے۔

قصبہ تلجاپور

تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد کا مستقر اور بالاگھاٹ پر خطوط ۱۸° ۱' شمالی و ۷۶° ۵' شرقی پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۶۶۱۲) تھی۔ اسمین دفتر تحصیل کے علاوہ امین کو توالی کی کچہری۔ دفتر کرڈگیری۔ دواخانہ۔ تپہ خانہ۔ مسافر بنگلہ اور ایک مدرسہ ہے۔ یہ ایک مرکز تجارت ہے۔ اور شولاپور سے ۲۸ میل اور عثمان آباد سے ۱۴ میل دور ہے۔ پہاڑ کے نیچے وادی مین تلجا بھوانی کی دیول ہے جس کی زیارت کے لئے تمام ہندوستان کے ہندو آیا کرتے ہین خصوصاً دسہرہ کے پونم مین یہان بہت بڑی جاترا قایم ہوتی ہے۔

اسکی بنا پونا دکولاپور کے راجاؤن سے منسوب ہے۔ ہر سہ شنبہ کو یہان بازار بھرتا ہے۔

ضلع رایچور†

حدود و صورت طبعی و پہاڑون اور زمینوں کے سلسلے

ضلع رایچور صوبہ گلبرگہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے۔ جو اضلاع گلبرگہ و محبوبنگر سے بجانب شمال مشرق محدود و متصل ہے۔ اور بجانب جنوب علاقہ مدراس کے اضلاع بلاری و کرنول سے جن سے دریاے تنگبھدرا اسکو جدا کرتا ہے۔ قبل تغیرات وسیعہ کے جو ۱۹۰۵ء مین عمل مین آئے اور جنکا ذکر آگے آئیگا۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۵° ۵' اور ۱۶° ۴۵' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۶° ۵۰' و ۷۸° ۱۵' کے واقع تھا اور اوسکا کل رقبہ ۳۶۰۴ مربع میل تھا مگر خالصہ کا رقبہ ۲۳۱۹ مربع میل تھا۔ باقی رقبہ جاگیرات

† اس مضمون مین جو بیان ہے۔ باستثنار اُن مواقع کے جہان اشارہ ہوا ہے بجنسہٖ وہی ہے جو ۱۹۰۵ء کے تغیرات کے قبل تھا

وسمتانونکا ہے۔ ایک سلسلہ پہاڑونکا شرقاً وغرباً تعلقہ یادگیر مین ہے۔ ۴ میل گذر کر ضلع گلبرگہ کے تعلقات یدرم وکوڑنگل مین شمالی شرقی گوشہ سے داخل ہوتا ہے۔ اور تین سلسلہ ہین۔ ایک رایچور کے شمال غرب سے برگرہ تک پندرہ میل دوسرا سلسلہ تعلقات رایچور و مانوی مین دس میل طویل ہے۔ اور تیسرا ۱۹ میل لمبا جنوب ضلع مین تعلقات رایچور و عالم پور مین واقع ہے فی الحقیقت یہ تینون ملکر ایک ہی سلسلہ ۴۰ میل لمبا ہے۔ جس مین دو مقام پر شکست واقع ہوئی ہے۔ سطح ضلع کا عام میلان شمال غرب سے جنوب شرق کے طرف ہے۔

معتبر ین ندی اسکی دریاے کشنا ہے۔ جو تعلقہ دیودرگ مین داخل ہوکر ۱۳۰ میل تک جنوبی شرقی سمت مین بہتا ہے۔ دریاے تنگبھدرا تعلقہ عالم پور مین کشنا سے ملاقی ہونے تک اسکی جنوبی سرحد واقع ہوا ہے۔ بھیماندی تعلقہ یادگیر مین داخل ہوکر سولہ میل رایچور کے شمال کو دریاے کشنا مین جاملتی ہے۔

طبقات الارض

یہ ضلع عموماً طبقات آرکین نیس سے مرکب ہے۔ جسمین مغربی سرحد کیطرف چند گرین سٹلر شسٹ کی شریک ہین۔ جو بنام سلسلہ ڈھاڑواڑ مشہور ہین۔ اور جن مین طلا آمیز سنگ بلور کی رگین پائی جاتی ہین۔ منتہا مشرق کیطرف کشنا و تنگبھدرا کے ملتقا کے اوپر کی جانب ایک مثلثی رقبہ مین کرنول سلسلہ کے احجار واقع ہین۔ کرنول و دھاڑواڑ طبقات کا مفصل بیان مسٹر فوٹ نے ہندوستان کے جیالوجیکل پیمایش کے مطبوعات مین لکھا ہے

نباتات

سب سے زیادہ مشہور اشجار ساگوان۔ آبنوس۔ بیجا سال۔ نلامدی۔ مہوا۔ ترڈوڑ۔ آم۔ املی۔ نیم اور جنگلی انجیر کے انواع ہین۔

حیوانات

بسبب جنگلون کے نہونیکے بڑے وحشی جانور نہین ملتے ہین - لیکن پہاڑونمین تیندوا - ریچھ - ٹرس - اور بھیڑئے بعض وقت نظر آجاتے ہین - پرندونمین - تیتر - بٹیر اور تالابون اور ندیون کے قریب - بطخ - ٹیل - مرغابی دستیاب ہوتے ہین -

موسم و اعتدال ہوا و بارش

یہ ضلع عموماً اکٹوبر سے آخر مئی تک صحیح رہتا ہے - مگر موسم بارش مین بخار اور لرزہ کی شکایت عام ہوتی ہین - ندیونکے کنارہ کے مواضع مرطوب ہین - مئے کے مہینے مین ۱۱۲ درجہ تک حرارت ہوجاتی ہے لیکن رات خنک رہتی ہے - اور ڈیسمبر مین بارامقیاس الحرارت کا ۴۰ درجہ تک اتر جاتا ہے - اوسط مقدار بارش اکیس سال کی (۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک) ۲۵/۴۰ انچ تھی -

تاریخ

مسلمانون کے فتوحات کے قبل یہ ضلع ورنگل کے راج کا جزو تھا - اور جب چودھوین صدی کے ابتدا مین وجیانگر کی ریاست قایم ہوئی تو اوسکے تحت مین آیا - محمد بن تغلق کی وفات کے بعد یہ بہمنیہ کے اور اونکے بعد عادل شاہیہ کے قبضہ مین رہا - جب اورنگ زیب نے بیجاپور کو فتح کیا تو یہ ضمیمہ سلطنت دہلی کر دیا گیا - مگر جب دولت آصفیہ قایم ہوئی تو یہ ضلع دہلی سے منتزع کیا گیا - بمتابعت عہدنامہ ۱۸۵۳ء سرکار عظمت دار کے تفویض ہوا تھا - لیکن ۱۸۶۰ء مین سرکار عالی کو مسترد کر دیا گیا -

آثار عتیقہ

معتبر ترین آثار قدیمہ رایچور اور اوسکے گرد و نواح مین پائے جاتے ہین - اور رایچور گوری گنگیا رڈ بوارو کی بنا ہے جو ۱۲۹۴ء سے ۱۳۱۰ء تک راجہ ورنگل کا وزیر تھا - اس ضلع مین دیودرگ و یادگیر و عالم پور و بیجاپور کے پرانے قلعون کے علاوہ متعدد دیولین اور مسجدین

بھی مختلف مقامات مین موجود ہین۔

مردم شماری

ضلع ہذا مین قصبات و مواضع کی تعداد بشمول جاگیرات و ستانات ۸۹۹ ہے اس کے نفوس کا شمار گذشتہ تین مردم شماریونمین حسب ذیل تھا۔ ۱۸۸۱ء مین (۳۹۸،۸۲۱) ۱۸۹۱ء مین (۵۱۲،۴۵۵) اور ۱۹۰۱ء مین (۵،۰۹۲،۴۹) اسکے معظم قصبات۔ رائچور۔ گدوال۔ دیودرگ۔ کپگل۔ کلور۔ مدگل اور مانوی ہین۔ کل نفوس ضلع مین ہندو نود فیصدی ہین۔ اور مسلمان ۱۰ فیصدی۔ ۵۱ فیصدی کی زبان تلنگی۔ ۳۷ فیصدی کی کنڑی اور ۹ فیصدی کی اُردو ہے۔ تختۂ ذیل سے ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی مواذین ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ مربع میلونمین	تعداد		مردم شماری ۱۹۰۱ء	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت ۱۹۰۱ء و ۱۸۹۱ء کی مردم شماریونمین	لکھنے پڑھنے والونکی تعداد
		قصبات	مواضع				
رائچور	۴۴۱	۱	۱۱۰	۸۸،۷۴۱	۲۰۱	+ ۵/۶	
یادگیر	۲۶۸	۱	۵۰	۳۶،۰۷۵	۱۳۴	− ۳۱/۰	
عالمپور	۱۷۹	۰	۴۲	۲۹،۲۹۴	۱۶۳	+ ۱۰/۸	
برگرہ	۳۵۸	۱	۷۷	۵۹،۴۶۳	۱۶۶	+ ۹/۱	
مانوی	۵۵۹	۱	۱۳۷	۶۹،۳۰۶	۱۲۴	+ ۲۰/۳	
دیودرگ	۵۱۴	۱	۱۵۱	۷۶،۴۹۱	۱۴۸	+ ۲/۵	
جاگیرات وغیرہ	۱،۲۸۵	۱	۳۲۶	۱،۴۹،۸۷۹	۱۱۶	+ ۲/۹	
میزان ضلع	۳،۶۰۴	۶	۸۹۳	۵،۰۹،۲۴۹	۱۴۱	− ۰/۷	۱۰،۸۷۲

نفس تعلقوار اعداد غیر معلوم

سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ برگرہ اطراف کے تعلقات مانوی و رایچور و دیودرگ مین تقسیم پایا اور تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ مین منتقل ہوا - تعلقات لنگسگور و گنگاوتی و کشتگی و سندہنور ضلع شکست شدہ لنگسگور سے اس ضلع مین شریک ہوے - بصورت موجودہ اسمین آٹھ تعلقات رایچور و لنگسگور و مانوی و عالمپور و دیودرگ و گنگاوتی و کشتگی اور سندہنور شامل ہین - علاوہ انکے سمستان گدوال و امر چنتہ اور دو جاگیری تعلقات کُپّل و یلبرگہ علاقہ خاندان سرسالار جنگ اسمین شریک ہین -

نوگونکی ذاتین اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد ضلع مین کاپو کی ہے جو (۷۳۰۰۰) ہین یعنی ضلع کے نفوس کے فیصدی ۱۴ سے زاید ہین - انمین سے (۵۳۳۰۰) لنگایت ہین - انکے بعد تعداد مین ہیڈر (۷۲۶۰۰) یعنی فیصدی ۱۴ ہین - کل نفوس جو زراعت مین مصروف اور وہی اونکا ذریعہ معاش ہے کل نفوس ضلع کے (۵۶) فیصدی ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین منجملہ ۲۷۶ عیسائی کے ۲۳۷ دیسی عیسائی تھے -

عام حالات زراعت

رایچور - تڑپ اور منقلبہ طبقات ارضی کے حدود مین واقع ہے اسیوجہ سے اوسکی زمینین ریگڑ و مسب و ملوان اور سرخی رایل اراضی پر مشتمل ہین - سرخ یعنی لاٹیریٹ کی زمین کی قدر زیادہ ہے اور ریگڑ و ملوان بھی عمدہ زمین مین شمار ہوتے ہین - لیکن مسب پیدا نکی بہت کم طاقت ہے جسکو پانی اور کھاد کی بہت ضرورت ہوتی ہے - ریگڑ تعلقات رایچور و مانوی و دیودرگ مین زیادہ ہے جہان ربیع کی کاشت کثرت سے ہوتی ہے - بخلاف اسکے سرخ اور ملوان مین خریف زیادہ تر بوئی جاتی ہے - ملوان اور سرخ زمینون کے لئے بارہ سے پندرہ توپاچ

تک بارش کافی ہے۔ لیکن ریگڑ کے لئے پچیس سے تیس انچ تک کی ضرورت ہوتی ہے۔

منظم موازین زراعت اور اکثر پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیتواری ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۶۷۰) مربع میل منجملہ کل رقبہ خالصہ یعنے (۲۳۱۹) مربع میل کے مزروع ہوئے تھے باقی رقبہ مین (۱۲۷) مربع میل افتادہ و قابل زراعت بنجر۔ (۱۰۲) مربع میل جنگلات اور (۴۰۲) مربع میل ناقابل زراعت زمین تھی۔ تری کا رقبہ صرف (۳۶) مربع میل تھا۔ منظم پیداوار جوار اور باجرا ہین جو (۸۸۱) اور (۱۴۱) مربع میل سے حاصل ہوتے ہین یعنے ۴۷ اور ۸ فیصدی رقبہ مزروعہ سے۔ کپاس کا رقبہ (۲۸۵) مربع میل تھا اور جملہ تعلقات مین بوئی جاتی ہے۔ اور دہان اور اجناس روغندار کا رقبہ علی التناسب ۳۳ اور ۷۷ مربع میل تھا۔

ترقی طریقہ زراعت

سنہ ۱۸۹۱ء سے جبکہ بندوبست ہوا زمین کی قیمت مین ترقی ہوئی اور تقریباً کل زمین قابل زراعت اوٹھالیگئی۔ اور قبضہ کی توسیع اب ناممکن ہے لیکن رعایا نے کوئی خاص توجہ عمدہ اقسام تخم کے جاری کرنے یا عمدہ آلات زراعت کے استعمال کی جانب مبذول نہین کی ہے۔

زراعتی جانور۔ ٹٹو بھیڑ۔ بکری

زراعتی جانور تو معمولی ہین مگر بہت مضبوط اور گہرے ہل کے لئے نہایت موضوع ہین۔ ٹٹو اور بھیڑ و بکریونکی کوئی خاص نسل نہین۔ قصبہ راجپور مین ایک ہفتہ واری بازار بھرتا ہے جسمین مویشی و ٹٹو اور بکریونکی تجارت ہوتی ہے۔ گدوال کی سالانہ جاترا مین زراعتی جانورون کا بھاری بیوپار ہوتا ہے۔ اس ضلع مین متعدد چراگاہین موجود ہین۔

آبپاشی

کل رقبہ تری کا ۳۶ مربع میل ہے جسکی آبپاشی (۲۳۴) تالابون اور (۴۰۴) باولیون سے ہوتی ہے۔ جو سب عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔ تعلقہ برگرہ مین ایک نہر نو میل لمبی تنگبھدرا ندی

سے نکالی گئی ہے جس سے اکثر تالاب بھرتے ہین۔ اس نہر کی توسیع کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ کا تخمینہ زیر تجویز ہے۔ اسکی توسیع سے بہت زیادہ زمین سیراب ہوسکیگی۔ سب سے بڑا تالاب کنمتی کا ہے جو دو میل پرگرہ سے دور ہے جسکا بند دو میل لمبا اور ارتفاع چالیس فٹ ہے۔

جنگلات

ایک چھوٹا محصورہ جنگل ۱۰ مربع میل کا یادگیر تعلقہ مین واقع ہے اور بقدر پچاس مربع میل محفوظہ و غیر محفوظہ جنگل ہے۔ جس سے کل رقبہ ۱۲۰ مربع میل ہوتا ہے۔ ساگوان۔ آنبوس شیشم۔ ہیجا سال۔ نلّا مدی۔ مہوا۔ صندل۔ کھیر اور بانس محصورہ جنگل مین ہوتے ہین۔

معدنیات

سب سے زیادہ معظم معدنی طلا آبیہ سنگ بلوّر ہے۔ جو تعلقات مانوی دیودرگ مین ڈنڈلی اور تولپدڈی کے قریب ہوتا ہے۔ اور جسمین سے معدنی دکن کمپنی سونا نکالتی تھی۔ حال مین کام ڈنڈلی پر دھیما چلتا ہے۔ اور تولپدڈی پر بالکل موقوف ہے۔ پرت دار چونیکا پتھر شل شاہ آباد کے پتھر کے یادگیر تعلقہ مین اور ارکیرا دیودرگ تعلقہ مین پیدا ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

یہان کوئی معتبر دستکاری نہین ہے۔ سوتی ساڑیان اور دوہوتیان ہر تعلقہ مین تیار ہوتی ہین عام پورمین شطرنجیان اور چھپی ہوئی کھادیان تیار ہوتی ہین۔ اور یادگیر مین چھپے ہوئے پردے اور دسترخوان اور فرنیچر اور لکڑی کے کھلونے بنتے ہین۔ رائچور کی سنہری اور رنگین نرم زیرپائیان مشہور ہین جو اطراف مین بھیجی جاتی ہین۔ اور یہان کے مٹی کے برتن بھی مشہور ہین۔ خاص رائچور مین تین روئی دبانے کی کلین اور یادگیر مین ایک موجود ہین۔ جن مین (۲۷۵) آدمی مصروف ہین اور ۱۹۰۱ء مین (۴۲۶) ٹن روئی دبائی گئی اور ایک تیل نکالنے کا کارخانہ اور روئی دبانے اور صاف کرنیکے دو کارخانے زیر تعمیر ہین۔ خاص رائچور مین ایک دباغت

کا کارخانہ ہے جسمین روزانہ (۵۰۰) چمڑوں کی دباغت ہوتی ہے اور ساٹھ آدمی کام مین مصروف ہین چمڑے بمبئی و مدراس و کانپور کو بھیجے جاتے ہین۔ شورا اور نمک بھی شور مٹی کو پانی مین گھولنے سے قلیل مقدار مین نکالا جاتا ہے مگر نمک تلخ ہے اور اچار کی تیاری مین صرف ہوتا ہے۔ رایچور مین ایک شراب کی بھٹی بھی ہے۔

تجارت

معظم برآمد ملک کی جوار و دیگر غلات السی۔ ارنڈ۔ تل۔ چمڑے ہڈیان اور سینگ۔ تیزوڑ کی چھال اور کپاس ہے۔ اور معظم درآمد ملک مین نمک سوکھی مچھلی۔ افیون۔ ناریل ولایتی شکر۔ معدنی تیل۔ گندھک۔ کافور۔ گرم مصالح۔ کارخانہ کے بنے ہوے کپڑے۔ سوت خام ریشم اور ریشمی اور اونی کپڑے شامل ہین۔ رایچور ایک معتبر تجارت گاہ ہے۔ اور ۱۸۷۱ء سے جو ریلوے جاری ہوئی ہے۔ اسکی وقعت زیادہ ہوگئی ہے اور اسمین ایک معتد بہ تعداد تجارت پیشہ لوگونکی مقیم ہے۔ تجارت پیشہ اقوام مین بلیجا اڑ و لنگایت کومٹی اور مارواڑی شریک ہین جو ساہوکار بھی کرتے ہین۔

ریلوے اور سڑکین

قصبہ رایچور گریٹ انڈین پنسولا اور مدارس ریلوے کا جنکشن ہے۔ یہ ریلوے شمال سے جنوب کو جاتی ہے اور علاوہ رایچور انکے سات اسٹیشن ہین۔

جملہ طول سڑکونکا (۱۸۲) میل ہے۔ جن مین (۸۴) میل پختہ سڑک ہے جسکی نگہداشت علاقہ تعمیرات سے ہوتی ہے۔ باقی عام سڑکین ہین۔ پہلی قسم کی سڑکین رایچور سے تا عالم پور (۶۰ میل) تا دیودرگ (۴۴) تا مانوی (۲۴) ہے پختہ سڑکونمین سڑک دیوسگور (۱۳ میل) رایچور تا معدن طلائی موضع ونڈلی (۴۳) سڑک یرگرہ (۱۰) اور سڑک رایچور تا لنگسگور (۱۹ میل) ہے۔ اکثر سڑکین فی الحال ریلوے

کے معاون سڑکوں کا کام دیتی ہین بتیس گھاٹ کشنا و تنگبھدرا و بھیما پر ہین بعض پر کشتیان رکھی گئی ہین لو بعض پر انسان و مال و حیوانات کے عبور کے لئے ٹوکرے رکھے گئے ہین۔

قحط

پرانے واخلون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ضلع ۱۸۰۴ء و ۱۸۱۹ء و ۱۸۳۲ء و ۱۸۴۶ء و ۱۸۵۶ء و ۱۸۷۶ء و ۱۸۷۷ء مین قحط کا مرکز رہا ہے ۱۸۴۶ء کے قحط کے اثرات ضلع کے خارج مین بھی محسوس ہوئے تھے لیکن سب سے زیادہ شدید واقعہ ۱۸۷۶ء کا قحط تھا جس سے صدہا مواضع ویران ہوگئے۔ اور رایچور اور اضلاع ملحقہ سرکار عالی و علاقجات بمبئی و مدراس مین سخت شدایدکا سامنا ہوا۔ ان دونون سالون مین خریف و ربیع کی دونون فصلین تباہ ہوگئین اور غلہ کا ملنا محال ہوگیا۔ سونا نی تولہ چھ روپیہ سے سات روپیہ تک بکتا تھا جو اوسکی ارزانی قیمت تھی۔ اکثر لوگون نے اپنے بچے فروخت کردئے۔ سرکار نے زر کثیر صرف کیا اور متعدد کام جاری کئے اور محتاج خانے کھولے تاکہ رعایا کو کچھ آسایش ہو مگر باوجود سب تدابیر کے ہزارون جانین تلف ہوئین اور صدہا مواضع ویران ہوگئے۔ اور پانی و چارہ کے نہونے سے ہزارون مویشی ضایع ہوے ۱۸۹۶ء مین بھی کسیقدر سختی آغاز ہوئی تھی مگر جون کی بارش بروقت نے غلہ ارزان کرکے سختی کو دور کردیا۔

ضلع کی بڑی قسمین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمون پر منقسم ہے۔ ایک مین تعلقات لنگسگور و گنگاوتی و کشتگی شامل ہین جو قسمت دوم تعلقدار سے۔ دوسری قسمت تعلقات سندہنور و دیودرگ و مانوی پر مشتمل ہے جو ایک سوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ تیسری قسمت مین تعلقات رایچور و عالم پور شریک ہین اور یہ قسمت ایک سوم تعلقدار کے سپرد ہے۔ اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتون کے کام کی عام نگرانی کرتے ہین۔

ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

عدالت ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین۔ اور تحتانی عدالتین تحصیلدارون کے تفویض ہین۔ ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین۔ اور اپنے اقتدارات فوجداری کو تعلقدار کے مستقر سے دور رہنے کے زمانہ مین کام مین لاتے ہین۔ دوم وسوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ دوم وسوم حاصل ہین بمعمولی سالون مین جرایم شدید کم واقع ہوتے ہین۔ اور سرقہ موشی وڈکیتی مین فصل کی سختی کے مطابق کمی بیشی ہوا کرتی ہے۔

انتظام مالگذاری

سترہوین صدی عیسوی کے ابتدا سے یہان ملک عنبر کا طریقہ مالگذاری جاری تھا۔ بعدین مواضع کی مالگذاری کو بلحاظ قابلیت اراضی مشخص کرکے ستاجرون کو فی روپیہ ڈیڑھ آنہ تقرر سے دینے کا طریقہ جاری ہوا۔ ۱۸۶۶ء مین نقدی کا طریقہ شایع ہوا۔ ۱۸۸۸ء مین تعلقات دیورگ و مانوی کا بندوبست ہوا اور چودہ سال کی میعاد مقرر ہوی۔ باقی تعلقات کا بندوبست ۱۸۹۱ء مین ہوا اور میعاد کے لئے مقرر ہوا۔ پیمایش سے (۲۷۱) مربع میل کا رقبہ اضافہ برآمد ہوا یعنے (۱۹/۶) فیصدی۔ اور مالگذاری مین اس سے ۱۱۵۹۰ روپیہ کا اضافہ ہوا یعنے (۵/۶) فیصدی کا اوسط مالگذاری فی ایکر خشکی اراضی کی ۱۲ ر ہے (اعلی ۱ر ۱۲ اقل ۲ر) اور تری کا اوسط ۱ر ۱۰ فی ایکر ۱ر روپیہ ہے (اعلی ۲ر ۱۰ اقل ۱ر) آمدنی مالگذاری وجملہ آمدنی ضلع تخمینا ذیل سے ظاہر ہوگی

	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے مالگذاری اراضی فی الحال (۱۸/۴) لاکھ روپیہ ہے۔

صفائی و محکمہ حکومت

ضلع کا بورڈ اپنے کام کے علاوہ رایچور کی صفائی اور تعلقات کے بورڈ کے کاموں کی نگرانی بھی کرتا ہے جو جملہ تعلقات میں باستثنائے تعلقہ رایچور قایم ہوئے ہیں۔ جملہ لوکل سیس کی رقم میں پانچ پائی فی آنہ مقامی اور صفائی کے کاموں کے لئے علیحدہ رکھے جاتے ہیں جسکی مقدار سنہ ۱۹۰۱ء میں ۶۰ ہزار روپیہ ہوئی تھی۔ اسکے علاوہ ۱۰ ہزار روپیہ دوسرے مدات متفرق سے یہاں کے کاموں کے لئے دئے گئے جس سنہ مذکورہ میں ۷۰ ہزار روپیہ صرف ہوے۔

پولیس و محابس

اول تعلقدار ضلع کے افسر اعلے کوتوالی ہیں۔ اور مہتمم کوتوالی ان کے عملی مددگار ہیں مہتمم کے ماتحت سات امین ۵۲ ماتحت افسر ۳۹۸ جوانان اور ۲۵ سواران کوتوالی ہیں۔ جو پچیس تھانوں اور پچیس چوکیوں میں منقسم ہیں۔ علاوہ اس باقاعدہ جمعیت کے (۱۶۹۶) دیہی پولیس بھی ہے محبس ضلع رایچور میں ہے۔ اور دور دست تعلقات میں قیدیوں کے لئے کمرہ معین ہیں۔ ضلع کے محبس میں سزا قیدی رہنے کی جاے ہے۔ اور جنکی میعاد چھ ماہ سے زایہ ہوتی ہے وہ سنٹرل جیل گلبرگہ کو بھیجے جاتے ہیں۔

تعلیم

سنہ ۱۹۰۱ء میں لکھنے اور پڑھنے والوں کی فیصدی نسبت کل ضلع کے نفوس کے ساتھ ۲ و ۴ تھی۔ (۴/۴ مرد و ۱۵/۱۰۰ عورتیں) جملہ تعداد زیر تعلیم کی سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء میں (۲۶۹) و (۱۲۵۵) و (۲۷۷۱) اور (۲۶۷۹) تھی سنہ ۱۹۰۳ء میں (۳۱) ابتدائی اور دو مڈل اسکول قایم تھے۔ اور اوسی سال زیر تعلیم لڑکیوں کی تعداد (۹۴) تھی تعلیم کا کل خرچ ۱۰۰۰ روپیہ تھا جس کے منجملہ ۱۰۰ خزانہ سرکار سے الیصال ہوئے اور تتمہ لوکل فنڈ سے۔ کل رقم میں سے (۴۷)

فیصدی تعلیم وسطی مین صرف ہوئی۔ اور (۵۳) فیصدی تعلیم ابتدائی مین۔ کل اُجرت تعلیم ۱۹۰۱ء مین الماعہ ۵ روپیہ تھی۔

دواخانجات و ٹیکا لگانا

اِس ضلع مین پانچ دواخانے ہین جنمین ۱۴ مریضان داخلی کے رہنے کی جاے ہے۔ جملہ تعداد مریضان خارجی کی جو ۱۹۰۱ء مین رجوع ہوے (۳۰۵۳۵) اور مریضان داخلی کی (۱۲۴) تھی اور (۱۱۵۳) جراحی کے عمل کیے گئے۔ اس صیغہ کا جملہ خرچ ۱۹۰۱ء مین للعہ ۱۱ روپیہ تھا۔ جسمین سے عہ صمار سرکار سے دیے گئے اور تتمہ لوکل بورڈ سے سمتا نہاے گدوال و امرچنتہ مین بھی دواخانے سرکاری دواخانون کے نمونہ پر جاری ہین۔

۱۹۰۱ء مین پانچ چیچک برار ٹیکے کے کام مین معروف تھے اور (۳۰۹۶) لڑکونکے ٹیکا لگایا گیا یعنے فی ہزار نفوس ضلع (۶۰۸) کے۔

تعلقہ رایچور

ضلع رایچور ملک سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۵۲۶) مربع میل تھا۔ اور اسکی مردم شماری (۹۴۶۹۵) لیکن ۱۸۹۱ء مین (۸۹۰۸۲) تھی اسمین ایک قصبہ رایچور (۲۲۱۶۵ نفوس) اسکا مستقر اور ۱۲۸ مواضع تھے۔ جن مین سے ۱۸ مواضع جاگیر کے تھے ۱۹۰۵ء مین تعلقہ یرگرہ کا ایک جزو اسمین شریک ہونے سے اس کے حدود مین توسیع ہوئی بجانب شمال دریاے کشنا اسکو ضلع محبوبنگر سے جدا کرتا ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲۷۶) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین اکثر ریگڑ اور چکنوٹ اور نیز رتیلی ہین۔ سمستان گدوال و امرچنتہ اسکی شرق و شمال شرق کی جانب واقع ہین۔ جن مین (۹۶۴۹) اور (۳۴۱۴۷) نفوس ہین اور جنکا رقبہ (۸۶۴) و (۱۹۰) مربع میل اور جن مین (۲۱۴) و (۶۸) مواضع

ہین - پہلے مین ایک قصبہ گدوال (۱۰۱۹۵ نفوس) واقع ہے -

تعلقہ عالم پور

یہ تعلقہ ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کے جنوبی شرقی گوشہ مین واقع ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۳۰۲۲۲) اور رقبہ (۱۸۴) مربع میل تھا - اور ۱۸۹۱ء مین (۲۷۲۷۱) نفوس اسمین آباد تھے - اسمین ۴۳ مواضع ہین جنمین ایک موضع جاگیر کا ہے - اور عالم پور (۴۱۸۲ نفوس) اسکا مستقر ہے - دریاے کشنا اسکو جانب شمال ضلع محبوبنگر سے اور دریاے تنگبھدرا جانب جنوب ضلع کرنول علاقہ سرکار عظمتدار سے جدا کرتے ہین - ان دونون دریاؤن کا ملتقا اس تعلقہ کے منتہا شرقی گوشہ مین واقع ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱۲۲) لاکھ روپیہ تھی - اسکی زمین جنوب مین غربی اور دیگر ہے اور مغرب مین رتیلی -

تعلقہ مانوی

یہ ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۷۰۷۳۱) اور رقبہ (۵۰۳) مربع میل تھا - لیکن ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۵۹۲۹۱) تھی - اسمین ایک قصبہ مانوی (۲۵۳۶ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۲۰) مواضع ہین جنمین تین مواضع جاگیر کے ہین ۱۹۰۵ء مین تعلقہ یرگرہ کا ایک جزو اسمین شریک ہوا - دریاے تنگبھدرا اسکو ضلع کرنول علاقہ مدراس سے جدا کرتا ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی دو لاکھ روپیہ تھی - اسکی زمینین غربی یا ریگڑ کی ہین -

تعلقہ سنہ ہنور

ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کا یہ ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۶۲۱) مربع میل تھا - اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۶۵۴۳۲) اور ۱۸۹۱ء مین (۲۹۷۷۶) تھی - اسمین ایک قصبہ سنہ ہنور (۵۲۴۲ نفوس) اسکا مستقر اور ۱۲۶ مواضع ہین - جنمین ۶۱ مواضع جاگیر کے ہین

دریائے تنگبھدرا اسکو جانب جنوب شرق مدراس علاقہ کے ضلع بلاری سے جدا کرتا ہے اس کی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین اڈھائی لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ گنگاوتی

یہ ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۵۱۷) مربع میل ہے اوسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۶۵۰۱۰) اور ۱۸۹۱ء مین (۵۵۰۹۷) تھی۔ اسمین ایک قصبہ گنگاوتی (۶۲۴۵ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۴۰) مواضع ہین۔ منجملہ جن کے (۳۷) مواضع جاگیر ہین۔ سمستان اناگندی بشمول بارا مواضع (۴۲۹۵ نفوس اسمین شامل ہے۔ جانب جنوب شرق دریائے تنگبھدرا اسکے اور ضلع بلاری علاقہ مدراس کے درمیان واقع ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱/۸) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین از قسم ریگڑ و چلکنوٹ و رتیلی ہین تعلقہ کپل اسکی مغرب کیجانب واقع ہے۔ جسمین (۱۵۲) مواضع اور (۸۵۰۳۳) نفوس آباد ہین علاوہ قصبہ کپل (۸۹۰۳ نفوس) کے جو اسکا مستقر ہے اسکا رقبہ (۵۱۳) مربع میل اور یہ سرسالار جنگ مرحوم کے خاندان کی جاگیر ہے۔

تعلقہ کشتگی

یہ ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۷۹۶) مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء و ۱۸۹۱ء مین (۹۵۷۹۰) اور (۱۰۶۲۵) تھی۔ اسمین (۲۳۶) مواضع ہین جن مین (۱۱۸) جاگیر ہین۔ اور کشتگی (۳۴۲۳ نفوس) اسکا مستقر ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱/۶) لاکھ روپیہ تھی۔ کشتگی کا اکثر حصہ ریگڑ ہے۔ جاگیری تعلقہ یگیرگیرہ جسکی مردم شماری (۶۷۰۱۶) اور جس مین (۱۰۱) مواضع ہین۔ اسکے جنوب غرب کو واقع ہے۔ اسکا رقبہ (۴۸۰) مربع میل ہے۔ اور یہ جاگیر سالار جنگ کے خاندان کی ہے۔

تعلقہ لنگسگور

یہ تعلقہ ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کا ہے۔ اسکا رقبہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۷۰۳) مربع میل تھا اور ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۸۷۵۴۷) تھی اور ۱۸۹۱ء مین (۱۷۳۰۶۳) اسمین دو قصبہ لنگسگور (۵۱۶۱ نفوس) اور مدگل (۷۲۹۷) تعلقہ کا مستقر اور (۱۸۰) مواضع تھے جنمین ۸۶ مواضع جاگیر کے ہین۔ سمستان گرگنٹہ بشمول ۳۸ مواضع (۱۹۹۳۷) نفوس اس تعلقہ کے حدود مین واقع ہے۔ دریاے کشنا اس سرکار کے حدود مین موضع اوپن ہال کے قریب داخل ہوتا ہے جو اس تعلقہ کے مغرب مین واقع ہے اور شمالی شرقی سمت مین بہتا ہے اس تعلقہ کی مالگذاری ۱۹۰۱ء مین (۱٫۶) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ دیورگ

یہ ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۷۸۲۰۶) اور رقبہ (۵۳۱) مربع میل تھا لیکن ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۰۳۰۶۹) تھی اسمین ایک قصبہ دیورگ (۶۷۷۳ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۵۵) مواضع ہین جنمین سے چار مواضع جاگیر کے ہین۔ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ یرگرہ کا ایک حصہ اسمین ضم ہوا۔ دریاے کشنا اسکے شمال اور مغرب مین بہتا ہے اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱٫۷) لاکھ روپیہ تھی اور اسکی زمینین اکثر ریگڑا اور غریلی ہین۔

اناگندی

یہ ایک قدیم قصبہ اور قلعہ ہے جو ضلع رایچور ملک سرکار عالی مین تنگبھدرا کے بائین کنارہ پر خطوط ۱۵° - ۲۱ شمالی اور ۷۶° - ۳۰ شرقی پر واقع ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری ۲۲۶۶ تھی یہ راجگان اناگندی کا مستقر تھا جو بادشاہان ویجیانگر کے اولاد و احفاد ہین۔ اناگندی اور مقابل کنارہ پر ویجیانگر وہی کشنکھنڈ اخیال کئے جاتے ہین جسکا ذکر رامایں مین درج ہے۔ ویجیانگر کی حکومت

یہان ۱۳۳۶ء سے ۱۵۶۵ء تک قایم رہی۔ بعد پے در پے سلاطین بہمنیہ وقطب شاہیہ کا اسپر قبضہ رہا اور فتح گولکنڈہ کے بعد مغلون کا اسپر تسلط رہا۔ ۱۷۶۱ء مین ٹیپو سلطان نے ویجیانگر کا محاصرہ کرکے اسکو تاراج کیا۔ اناگندی بمعنی فیلنی نہ کے ہے۔ کیونکہ راجگان ویجیانگر کے ہاتی یہین رکھے جاتے تھے۔

قصبہ دیودرگ

یہ تعلقہ دیودرگ ضلع رایچور کا مستقر اور خطوط ۱۶° - ۲۵ شمالی و ۷۶° - ۵۶ شرقی کے تقاطع پر واقع ہوا ہے اور رایچور سے ۳۴ میل جانب غرب اور کشنا سے ۴ میل جانب جنوب واقع ہے دیودرگ مین ایک پرانا قلعہ ہے جسکی تین جانب حصار ہے اور مغرب کی جانب پہاڑ ہے اور میڈر قوم کے پولیگارون کا مکمن تھا جو ایک وقت ایسے صاحب قدرت تھے کہ نواب آصفیہ اول نے اون سے عقد معاہدت باندہی۔ دفتر تحصیل و کچہری امین پولیس دواخانہ ایک سرکاری وچہ لوکل بورڈ کے مدرسہ اسمین قایم ہین۔ اس کے شمال کی جانب ایک پہاڑ مین ابرک کی کان ہے۔

قصبہ گدوال

یہ ضلع رایچور مین ہمستان گدوال کا مستقر ہے اور قصبہ رایچور سے ۳۵ میل جانب مشرق خطوط ۱۶° - ۱۴ شمالی و ۷۷° - ۱۴ شرقی پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۰۱۹۵) انفوس تھی

قصبہ گنگاوتی

تعلقہ گنگاوتی ضلع رایچور کا مستقر اور اناگندی سے پانچ میل جانب شمال خطوط ۱۵° - ۲۶ شمالی و ۷۶° - ۳۲ شرقی پر واقع ہے۔ اسکی دو میل جانب مشرق تنگبھدرا بہتی ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسمین (۶۲۴۵) نفوس آباد تھے۔ قصبہ مین ایک مدرسہ۔ دواخانہ۔ ٹپہ خانہ اور دو قدیم دیول ہین۔ یہ ایک تجارتی مرکز ہے جہان سے غلہ اور گڑ بہت بھیجا جاتا ہے۔ اتوار کو یہان بازار بھرتا ہے۔

قصبہ کلور

تعلقہ رائچور کا ایک قصبہ اور اوسکے دخل میل جانب مغرب خط طول ۱۹° ۹ شمالی و ۷۷° ۱۳ شرقی پر واقع ہے۔ اسمین تین سنگی دیوار عمدہ حالت تعمیر مین اور دو مسجدین ہین۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۶۴۵۶) تھی۔

قصبہ کپّل

ایک پہاڑی قلعہ اور قصبہ ضلع رائچور کا ہے۔ جو سدرن مرہٹہ ریلوے لین پر خطوط ۱۵° ۲۱ شمالی و ۷۶° ۱۰ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۸۹۰۳) ٹیپو سلطان نے ۱۷۸۶ء مین اسکے نیچے کی قلعہ بندی کو اپنے فرانسیس انجنیروں کی معرفت از سر نو تعمیر کرایا ۱۷۹۰ء مین انگریزی اور سرکار عالی کے شاملہ فوج نے اسکو چھ ماہ تک محاصرہ کیا جب کہین جاکر یہ فتح ہوا۔ ۱۸۵۷ء کے غدر مین ایک باغی رامراد نامی نے اوسپر قبضہ کیا۔ لیکن معہ اپنے چند ہمراہیون کے مارا گیا۔ اور باقی تسلیم ہوے۔ اسکی قلعہ بندی دو قلعون پر مشتمل ہے۔ اوپر کا قلعہ ایک بلند اور منقطع پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا ہے اور اطراف کے میدان سے چار سو فٹ مرتفع ہے۔ سر جان ملکم نے لکھا ہے کہ یہ محکم ترین قلعہ ہے جو اونہون نے ہندوستان مین دیکھا ہے۔ یہ اب سر سالار جنگ کے خاندان کی جاگیر کا مستقر ہے۔ اسمین ایک سرکاری ٹپہ خانہ اور ایک علاقہ جاگیر کا مدرسہ ہے۔

قصبہ لنگسگور

ضلع رائچور کا ایک قصبہ ہے جو خطوط ۱۶° ۷ شمال اور ۷۶° ۳ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء بشمول محبوب بازار (۱۶۱۱۵ نفوس) ہا۔ یہ قصبہ ۱۹۰۵ء تک ضلع لنگسگور کا مستقر تھا اور اسمین جملہ سرکاری معمول دفاتر ایک مڈل اسکول صدر ٹپہ خانہ۔ دواخانہ۔ صدر محبس اور انگریزی ٹپہ خانہ قایم تھے۔ دو ہفتہ داری بازار ہر ہفتہ اور اتوار کو بھرتے ہین۔ محبوب بازار قصبہ

سے دو میل جانب شمال واقع ہے اور یہ انگریزی چھاونی کا موقع تھا جبکہ یہ ضلع ۱۸۵۳ء سے ۱۸۶۰ء تک سرکار عظمت مدار کے قبضہ مین بطور امانی رہا رہا تھا۔

قصبہ مانوی

یہ تعلقہ مانوی کا مستقر ہے اور خطوط ۱۵ أ - ۵۹ شمالی و ۷۰ ۳ شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۲۵۳ نفوس) اسمین ماروتی - راما سینہوان اور وینکٹیش کی دیولین اور ایک جامع مسجد ہے۔ ماروتی کی دیول کے روبرو جو ایک پہاڑ پر قصبہ کے مغرب کیجانب بنا ہوا ہے ایک بڑے پتھر پر ایک طویل کتبہ کنڑی مین کھدا ہوا ہے۔ دیران قلعہ کے اندر بھی ایک پتھر پر قریب ایک بادلی کے ایک کتبہ منقور ہے۔

قصبہ مدگل

یہ قصبہ و قلعہ تعلقہ لنگسگور ضلع رایچور کا مستقر ہے اور خطوط ۱۶ أ - ۱ شمالی و ۷۶ ۲۰ شرقی پر واقع ہے مردم شماری ۱۹۰۱ء (۷۷۲۹) نفوس ہے جنمین (۴۷۵۳) ہندو (۲۵۹۳) مسلمان اور (۳۸۰) عیسائی ہین۔ یہ قلعہ ۱۲۵۰ء مین دیوگری کے یادو بادشاہونکے حاکم کا مستقر تھا۔ یہ پہلے راجگان ورنگل و سلاطین بہمنیہ و بیجاپور اور آخرکار اورنگ زیب کے قبضہ مین رہا۔ قصبہ مین روسن کیتھولک عیسائیون کی ایک چھوٹی جماعت ہے جن کے آبا و اجداد نے سنٹ فرانسس زیویر کے پادری کے ہاتھ پر دین نصاریٰ کو قبول کیا تھا جو گوا سے یہان بھیجا گیا تھا۔ یہان کا گرجا قدیم زمانہ مین بنا تھا اور اوسمین حضرت مریم کی ایک تصویر بھی ہے۔ مدگل مین دو مدرسے ہین جنمین سے ایک عیسائی مشن کی طرف سے قایم ہے اور ایک ٹپہ خانہ و ایک عاشور خانہ بھی ہے جسمین ایام محرم مین ہزارہا لوگ اطراف سے آکر مصروف عزا ہوتے ہین۔

قصبہ رایچور

قصبہ تعلقہ و ضلع رایچور کا مستقر ہے اور خطوط ۱۶ - ۱۲ شمالی و ۷۷ ۲۱ شرقی کے تقاطع پر واقع

ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۲۲۱۶۵) تھی جسمین (۱۶۲۴۹) ہندو۔ (۵۶۶۴) مسلمان اور (۱۸۶) عیسائی تھے۔ مطابق ایک کتبہ کے جو قلعہ کے اندر ایک پتھر کی سل پر کندہ ہے جسکا طول ۴۳ فٹ اور عرض ۳ فٹ ہے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قلعہ کو گوری گنگیا روڈیوارون نے ۱۲۹۴ء مین بنایا تھا۔ رائچور کے اطراف کا خطہ قدیم جین اور ہندو خاندانان شاہی اور نیز گلبرگہ و ویجیانگر کی اسلامی اور ہندو سلطنتونکی جولانگاہ رہا ہے۔ پندرھوین صدی عیسوی کے اواخر مین جبکہ سلطنت بہمنیہ منقرض ہوئی تو یہ قلعہ بیجاپور کے بادشاہون کے قبضہ مین آیا اور جبکہ بیجاپور اور گولکنڈہ کو اورنگ زیب نے فتح کیا تو رائچور مغلیہ فوج کا مرکز رہا تھا۔ قلعہ کے غربی دروازہ سے تھوڑے فاصلہ پر ایک نہایت مستحکم محل کے آثار موجود ہین جسکو فی الحال محبس بنایا گیا ہے۔ قصبہ ہذا مدراس اور گریٹ انڈین پنسولا ریلوے کا جنکشن ہے اور مدراس سے (۳۵۱) میل اور بمبئی سے (۴۴۴) میل دور ہے۔ قلعہ بندی مربع شکل مین ہے جس کے پتھر ۱۲ فٹ طویل اور تین فٹ عمق مین ہین اور بغیر کسی قسم کے چونے یا گارے کے ایک دوسرے پر جمائے گئے ہین۔ اسکی دو حصارین ہین ایک کے اندر ایک ہین اور تین طرف سے گہری خندق سے گھری ہوئی ہین۔ مگر چوتھی جانب مین ایک مرتفع پہاڑ ہے۔ بیرونی حصار و قلعہ بندی اور دروازون کو ۱۵۴۹ء مین ابراہیم عادلشاہ نے بنوایا تھا۔ اندرونی قلعہ مین دو اور بیرونی قلعہ مین تین دروازہ ہین۔ مشرقی دروازہ کے باہر ایک قدیم مسجد ہے جسکا ایک ہی مینار ہے جو اسی گز بلند اور دس گز محیط مین ہے۔ اور اسمین گھومتی ہوئی سیڑھیان ہین اسکی بنا ۱۵۰۳ء مین بعہد محمود شاہ بہمنی ہوئی ہے۔ اس مینار کے اوپر سے اطراف کے ملک کا عمدہ منظر نظر

آتا ہے۔ قصبہ کی جامع مسجد ۱۵۱۶ء مین بنی تھی۔ قلعہ کے اندر ایک توپ تیس فٹ لمبی موجود ہے رائچور مین تین روئی دبانیکے کارخانہ ایک دباغ خانہ ایک بڑی شراب کی بھٹی ہے اور یہ تجارتی مرکز روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

قصبہ سندہنور

یہ تعلقہ سندہنور ضلع رائچور کا مستقر اور خطوط ۵ ۷ا۔ ۴۷ شمالی و ۶۹ا۔ ۴۶ شرقی پر واقع ہے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۲۴۲ نفوس) اسمین ایک ٹپہ خانہ اور ایک مدرسہ ہے۔ دیسی کپڑے غلہ خصوصاً کپاس یہان سے بکثرت برآمد کیجاتی ہے۔ قصبہ سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک پرانی سنگی مسجد ہے جو غالباً اورنگ زیب کے زمانہ کی تعمیر ہے۔

ضلع بیدر

حدود و حدوث طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

یہ صوبہ گلبرگہ ممالک محروسہ حیدرآباد کا ایک ضلع ہے جو بجانب شمال ضلع ناندیڑ و پایگاہ سردار الامرا مرحوم سے محدود ہے اور بجانب مشرق و جنوب پایگاہ سر خورشید جاہ مرحوم سے ملحق ہے اور مغرب کی جانب اضلاع بیڑ و عثمان آباد و پایگاہ و جاگیر کلیانی سے محدود ہے۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۷ا۔ ۳۰ اور ۸ا۔ ۱۵ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۶۹۔ ۳۰ اور ۷۷۔ ۱۵ واقع ہوا ہے۔ اور اسکا کل رقبہ (۴۱۶۸) مربع میل ہے جسکے منجملہ (۲۱۲۰) مربع میل جاگیرات کا رقبہ ہے†۔ آٹھ میل جانب مغرب شہر بیدر موضع خانہ پور سے ایک سلسلہ پست لاطیریٹ کے پہاڑونکا مشرق کو سندا سیمو پیٹہ ضلع میدک

† یہ حدود و مساحت اوسوقت کی ہے جبکہ ۱۹۰۱ء کے تغیرات اوسمین نہین ہوے تھے۔ بیان مردم شماری مین تغیرات کی کیفیت ملاحظہ ہو۔

تک چلا جاتا ہے۔ اور اس سلسلہ کے اوپر ایک وسیع میدان مرتفع ہے جو بجانب شمال دریائے مانجرا کے وادی مین منتہی ہوتا ہے۔ باستثنا اسکے کل ضلع کی سطح بالکل مسطح ہے مگر کسیقدر میلان اسکا جانب مشرق ہے۔ علاوہ مانجرا کے جو اس ضلع کی سب سے بڑی ندی ہے اور جو اسمین ضلع عثمان آباد سے داخل ہوتی ہے اور سمت شرقی مین بہتی ہے اور دس چھوٹی ندیان یعنی کھری۔ بہنار۔ جو دونون مانجرا کے معاون ہین۔ تیرو۔ آرگی۔ ریونڈی۔ منمری۔ لینڈی۔ تیرنا۔ مدھورا۔ اور کارنجا ہین مانجرا ندی ہی ہمیشہ رواں ہے باقی سب گرمیون مین خشک ہوجاتی ہین۔ ان کا پانی زراعت مین کام نہین آسکتا ہے۔

طبقات الارض

یہ ضلع تماما دکن ٹریپ کے طبقات مین واقع ہے۔ مگر اسکے مشرقی کنارہ پر اسکے نیچے کے نیس قسم کے احجار نمود ہوتے ہین۔

حیوانات

معمولی حیوانات مثل خرگوش۔ ہرن۔ ریچھ۔ چیتے اور کولون کے علاوہ سیاہ منہ کے لنگور تمام ضلع مین کثرت سے ہین خصوصا بلدۂ بیدر مین بہت ہین۔

موسم واعتدال ہوا اور بارش

یہ ضلع خوش آب وہوائی مین مشہور ہے۔ لاٹیرٹی حصہ کا پانی بسبب شرکت اجزاے جدید نہایت ہاضم ہے۔ جنوبی نصف حصہ ضلع کا مرتفع میدان ہے جسکا ارتفاع سمندر کی سطح سے (۲۳۵۰) فٹ ہے اور چونکہ اوسمین پانی نہین ٹھیرنے پاتا ہے لہذا خشک اور نہایت صحت بخش ہے۔ حرارت یہان اور ضلع کے غربی حصہ مین بہ نسبت مشرقی حصہ کے کمتر ہے۔ غربی اور شمالی تعلقات مین عموما بارش بہ نسبت جنوبی و شرقی تعلقات کے اچھی ہوتی ہے۔ اوسط بارش اس ضلع کی تقریبا ۳۰ انچ ہے۔ سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء مین بارش بہت کم تھی جو سنجر بتعطل ہوئی

تاریخ

اسکی تاریخ محمد بن تغلق کے محاصرہ و فتح بیدر ۱۳۲۱ء سے آغاز ہوتی ہے ۱۳۴۷ء مین بہمن شاہ گنگو اول بادشاہ خاندان بہمنیہ نے بیدر پر قبضہ کیا ۱۴۳۰ء مین احمد شاہ ولی بہمنی نے بلدۂ حالیہ کی بنیاد ڈالی قلعہ بنایا اور اپنے پایۂ تخت کو گلبرگہ سے یہان منتقل کیا سلطنت بہمنیہ کے انقراض پر یہ ضلع بریدشاہیہ بیدر کے ہاتھ آیا جو یہان ۱۴۹۲ء سے ۱۶۰۹ء تک حکمران رہے۔ بیدر عادلشاہیان بیجاپور کے قبضہ مین بھی رہا ہے۔ ملک عنبر وزیر نظام شاہیہ احمدنگر نے اسکو ۱۶۲۴ء مین تاراج کیا لیکن شاہ بیجاپور نے پھر اسپر قبضہ کیا اور ۱۶۵۶ء تک اوسکے ملک کا ضمیمہ رہا اوسوقت اورنگ زیب نے اسکو فتح کیا۔ اٹھارون صدی عیسوی کے اوایل مین یہ ضلع دولت ابد آیت آصفیہ مین شامل ہوا۔

آثار عتیقہ

اس ضلع مین اسکے ایام مین سرسبزی کے متعدد باقیات موجود ہین جنمین بیدر کا قلعہ بھی ہے جسکے اطراف حصار اور خندق ہے اور اگرچہ اسکی حصار اور قلعہ بندی نہایت استوار و مستحکم ہے مگر پرانے محلات شاہی اکثر ویران ہوگئے ہین۔ اسمین بہت سارے محلات و مساجد ہین جنمین دو بڑی مسجدین ہین ایک تو جامع مسجد جو ایک خوبصورت عمارت ہے دوسری سولہ کھمبہ کی مسجد۔ قلعہ کے برجون پر متعدد توپین چڑہی ہوئی ہین جو فولاد کی سلاخون سے بناکر اطراف مین اونکے بند دیکر جوڑ دیا گیا ہے۔ شہر کے باہر جانب مغرب خاندان بریدشاہی کے مقبرہ ہین۔ اور شاہان بہمنیہ کے بارہ مقبرہ شہر کے شمال شرق کیجانب واقع ہین۔ متعدد کھنڈرین دیولون۔ غارون اور مساجد کی کلیانی کے قریب (جو چالوکیون کا پایۂ تخت تھا) اور مواضع نلگنڈہ کرد سادکولاس دنارایں پور دساکول دسروری دسیتاپور دتپہ تھ کے حوالی مین پائے

پائے جاتے ہین۔

ضلع ہذا مین مواضع وقصبات بشمول جاگیرات وعلاقہ جات دیگر (۱۴۶۴) ہین اسکے نفوس کی تعداد پچھلے بیس سالی مین حسب ذیل رہی ہے سنہ ۱۸۸۱ء مین (۷،۸۸،۸۲۷) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۰۱،۹۸۴) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷،۶۶،۱۲۹) سنہ ۱۹۰۱ء کی کمی کا بڑا باعث قحط تھا اور ایک جزو بوجہ خروج تعلقہ جو گل تھا جو ضلع اطراف بلدہ مین منتقل ہوا اور جسکی مردم شماری (۱۵۷۸۹) تھی۔ ضلع کا مستقر بیدر رہے اور دوسرے بڑے قصبات اسکے کلیانی۔ ہمناباد۔ کوہیر۔ اوگیر۔ بھالکی اور علی کھیڑ ہین۔ چھیاسی فیصدی سے زاید ہندو اور ۱۴ فیصدی مسلمان اور صرف پندرہ عیسائی اسمین آباد ہین۔ یہ ضلع تین لسانی قسمتونکی سرحد پر واقع ہے اور اس کے نفوس کی ۳۴ فیصدی کی زبان مرہٹی۔ ۳۵ کی کنڑی۔ ۱۶ کی تلنگی اور ۱۵ فیصدی کی زبان اُردو ہے۔ تختہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے موازین ظاہر ہونگے۔

مردم شماری

تعلقات	رقبہ مربع میلونمین	تعداد		مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء	تعداد لکھنے اور پڑھنے والونکی
		قصبات	مواضع				
بیدر	۱۱۴	۱	۴۶	۲۹۰۰۵	۲۵۴	—۰/۵	نسبت مقدار تعلیم یافتہ
کارامونگی	۱۵۰	۰	۵۷	۳۱،۴۱۲	۲۰۹	—۷/۳	
اوراد	۱۵۸	۰	۵۴	۱۶،۳۳۰	۱۰۳	—۲۴/۰	
کوہیر	۱۴۷	۱	۴۲	۳۲۰۴۱	۲۱۷	—۰/۳	
تلنگہ	۲۴۸	۰	۶۳	۳۹،۸۳۰	۱۶۰	—۱۷/۵	
اوگیر	۵۴۴	۱	۱۵۳	۷۸۶۴۲	۱۴۴	—۱۶/۷	
وردالی راجورہ	۶۸۷	۰	۲۱۱	۷۴۶۳۷	۱۰۹	—۴۱/۲	
جاگیرات وغیرہ	۲۱۲۰	۴	۸۳۱	۴۶۴۲۳۲	۲۱۹	—۱۵/۳	
جملہ میزان ضلع	۴۱۶۸	۷	۱۴۵۷	۷،۶۶،۱۲۹	۱۸۱	—۱۸/۱	۱۴۵۶۴

۱۹۰۵ء مین کو ہیر بیدر مین ضم ہوا اور اراوکا رامونگی مین۔ انکے علاوہ اور بھی خفیف تغیرات اوگیر۔ نلنگہ اور راجورہ تعلقات مین واقع ہوے۔ بحالت موجودہ ضلع مین پانچ تعلقات بیدر وکارامونگی ونلنگہ واوگیر وراجورہ ہین۔ سابقاً یہ ضلع صوبۂ بیدر مین تھا۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد زراعت پیشہ کاپو یعنی کنبیونکی ہے جو (۱۱۳۰۰۰) ہین علاوہ دوسری زراعت پیشہ زاتونکی جو (۷۱۰۰۰) ہین جنمین (۲۸۰۰۰) منور شامل ہین۔ بنئے (۱۳۰۰۰) اور دھنگر (۵۲۰۰۰) ہین۔ مہار اور ماگونکی تعداد تقریباً (۶۸۰۰۰) اور (۶۰۰۰۰) ہے۔ پہلی زات والے زراعتی مزدوری اور دوسرے چمڑے کا کام کرتے ہین۔ ویلما کی تعداد (۱۳۲۰۰۰) ہے تعداد ان لوگون کی جو زراعت پر گذران کرتے ہین (۴۱۷۰۰۰) یعنی فیصدی نفوس ضلع ۵۲ ہین ۱۹۰۱ء مین صرف چار دیسی عیسائی یہان تھے۔

عام حالات زراعت

ضلع کی زمینین ریگڑ۔ مسب اور سرخ قسم کی ہین۔ ریگر اکثر نشیبی زمینون وادیون اور گڑھونمین ہوا کرتی ہے اور بلندی پر مسب اور کھرب۔ ریگڑ تڑپ پتھر کی تحلیل سے پیدا ہوتی ہے اور سرخ زمین لائیٹ سے اور یہ دونون نہایت زرخیز ہین۔

مظم مواہین زراعت اور عمدہ پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیتواری ہے ۱۹۰۱ء مین خالصہ وسرفخاص کا رقبہ (۲۰۴۸) مربع میل تھا جسمین سے (۱۷۸۸) مربع میل مزروع۔ ۵۱ افتادہ وقابل زراعت بنجر۔ ۲۰ جنگلات اور ۱۸۹ ناقابل زراعت کا رقبہ تھا۔ عمدہ پیداوار مختلف اقسام کی جوار ہے جو رقبہ مزروعہ کے ۴۴ فیصدی سے حاصل ہوتی ہے۔ اسکے بعد گیہون۔ چاول اور باجرا ہین جنکا رقبہ متناسباً ۹۱ و ۵۰ اور ۲ مربع میل ہے۔ باستثنار کو ہیر کے دہان ہر تعلقہ مین بوئے جاتے ہین۔ مختلف حبوب (دال) مجموعی رقبہ ۱۵۹ مربع میل ہے اور

کپاس واجناس روغندار کا رقبہ ۲۳۲ مربع میل ہے۔

مویشی کی کوئی خاص نسل یہان نہین ہے لیکن جو جانور یہان پیدا ہوتے ہین زراعتی ضرورتون کے لئے کافی ہین۔ مرہٹہ۔ یا بوچالیس روپیہ سے دوسو روپیہ تک فروخت ہوتے ہین۔ اور سرکار نے ترقی نسل کے لئے دو عربی تخمی گھوڑے خاص بیدر مین رکھے ہین۔ بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہوتی ہین۔ مویشی بھیڑ اور بکریان

تری کا رقبہ صرف ۴۴ مربع میل ہے جو حسب ذیل تقسیم پایا ہے۔ نہرون اور نالون کے نیچے ۴ مربع میل۔ زیر باولی ۲۸۔ اور دیگر ذرایع سے ۲ مربع میل۔ اگرچہ ضلع مین ۸ تالاب و کنٹہ ہین مگر ان کا پانی صرف پینے کے کام آتا ہے۔ صرف ایک تالاب زراعتی ہے آبپاشی اکثر باولیون سے ہوتی ہے جنکی تعداد (۲۹۸۰) ہے۔ آبپاشی

ضلع ہذا مین کوئی محفوظہ جنگل نہین ہے صرف ۲۰ مربع میل کا غیر محفوظہ جنگل موجود ہے۔ جنگلات

معدنیات مین بلغم (کھڑی)۔ سرخ گیرو اور چونا ہوتا ہے اور یہ اخیر معدنی چھتونپر لگانے سے پانی سے حفاظت ہوتی ہے۔ زرد اور سرخ لاٹیریٹ اور سیاہ بسالٹ کے پتھر اکثر عمارتون مین کام آتے ہین یہ سیاہ پتھر قبرونپر اکثر لگایا جاتا ہے اور نہایت عمدہ جلا قبول کرتا ہے۔ معدنیات

یہ ضلع بیدری کام کے لئے نہایت مشہور ہے جسمین تانبا جست۔ سیسا اور قلعی شریک ہین اور اوسپر چاندی اور بعض اوقات سونے سے بھی پچی کاری کیجاتی ہے۔ حقہ۔ پاندان۔ آبخورہ صراحیان۔ لگن۔ سیلابچی۔ آفتابہ وغیرہ اسکے بناتے ہین۔ مگر افسوس ہے کہ یہ ہنر عدم سرپرستی سے مفقود ہوتا جاتا ہے۔ چند عمدہ چیزین اس جنس کی شاہ ایڈورڈ ہفتم کے لئے جب وہ بحیثیت صنایع و دستکاری

شاہزادہ ویلز ۱۸۷۵ء مین ہندوستان آئے تھے تحفتہً بھیجی گئی تھین اور اکثر نمایشون مین بھی یہ چیزین بھیجی گئی ہین۔ زردوزی اور کاڑھنے کے کام بھی عمدہ ہوتے ہین۔ معمولی گاڑھا کپڑا اور ساڑیان جو سابقا کثرت سے تیار ہوتی تھین اب بسبب کارخانہ کے ارزان کپڑون کے اونکی مانگ کمتر ہے۔ دھنگر لوگ سیاہ کملین بناتے ہین جو عصر سے ۲ روپیہ تک کو فروخت ہوتی ہین۔ سابق مین متعدد شکر سازی کے کارخانہ ضلع مین جاری تھے لیکن ارزان ولایتی شکر کی درآمد نے انکو تباہ کردیا ہے

تجارت

معظم برآمد ملک جوار و دیگر غلات۔ کپاس۔ تیل۔ مرچ۔ اجناس روغندار۔ گڑ۔ تمباکو۔ بھیڑ۔ بکریان سینگ و چمڑے ہین۔ اور معظم درآمد مین لوہا اور لوہیکا سامان۔ نمک۔ سوکھی مچھلی۔ افیون۔ چاندی سونا۔ تانبا۔ تانبے اور پیتل کے برتن۔ ولایتی شکر۔ معدنی تیل۔ گندھک۔ خام ریشم اور اقسام کے ریشمی۔ اونی۔ اور سوتی کپڑے ہین۔ معتبر تجارت گاہ بیدر ہے۔ ہنابا وجو کسیوقت مین معتبر تجارت کا مرکز تھا۔ اب بسبب نظام ریلوے کے اوسکی وہ عظمت باقی نہین رہی ہے مشہور تجارت پیشہ زاتین بنجے کومٹی اور لمبواڑہ ہین جو ساہوکارا بھی کرتے ہین۔ ضلع کے مختلف مقامات مین ہفتہ واری بازار بھرتے ہین۔ گھوڑون اور جانورونکی بہت بڑی جاترا ہر سال مالیگانون مین نومبر اور ڈسمبر کے مہینون مین ہوا کرتی تھی جو مہینا بھر رہتی تھی۔ چار ہزار سے زایدہ گھوڑے اور ٹٹو ۱۸۹۷ء مین فروخت ہوے مگر یہ جاترا بسبب طاعون کے اوس سال سے موقوف ہے۔

ریلوے اور سڑکین

یہ ضلع ریل سے محروم ہے۔ پختہ سڑک عثمان آباد سے بلوہ تک کی اس ضلع مین سے گذرتی ہے جسکے دونون طرف بہول کے درخت نصب ہین۔

قحط

۱۸۷۶-۷۸ء کے قحط سے بیدر کو چندان صدمہ نہین پہونچا لیکن ۱۸۹۶-۹۷ء کے قحط سے بہت

سختی جھیلنی پڑی۔ ۱۸۹۹ء مین بارش صرف ۱۵ انچ ہوئی اور اسکے آگے کا سال بھی خشک تھا۔ چھ مقام پر امدادی کام تعلقات درواں راجورہ واوگیر ونلنگہ مین جاری کئے گئے جہان قحط کی شدت زیادہ تھی اور زیادہ سے زیادہ روزانہ حاضری (۲۹۲۶۲) نفوس کی تھی۔ خریف وربیع کی پیداوار ۲۸ فیصدی تھی۔ اور آبی کے دہان ۳۷ فیصدی تابی مین تو کچھ ہوا ہی نہین۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین پندرہ فیصدی کی کمی ظاہر ہوئی جو قحط کی وجہ سے تھی اور ۵۳ فیصدی جانور تلف ہوئے۔ قحط کا کل صرفہ اس ضلع مین تین لاکھ روپیہ ہوا۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

اس ضلع مین دو بڑی قسمتین ہین۔ ایک مین تعلقات اوگیر۔ درواں راجورہ ونلنگہ ہین جو دوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ دوسری قسمت مین تعلقات بیدر وکارامونگی ہین۔ اور یہ سوم تعلقدار کے سپرد ہے اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتون کے کام کی عام نگرانی کرتے ہین ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالت دیوانی و فوجداری

عدالت ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین۔ سات تحمانی دیوانی عدالتون پر تحصیلدار مقرر ہین۔ اول تعلقدار ناظم اعلاے فوجداری ضلع ہین اور ناظم دیوانی جائینٹ مجسٹریٹ بھی ہین جو ان اقتدارات کو تعلقدار کے مستقر سے دور رہنے کیوقت کام مین لاتے ہین۔ دوم وسوم تعلقداردن اور تحصیلدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم وسوم حاصل ہین۔ معمولی جرایم کمتر واقع ہوتے ہین۔ اور بمناسبت حالت فصل ڈکیتی مین تفاوت ہوا کرتا ہے۔

انتظام مالگذاری

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا کچھ حال معلوم نہین۔ موافق طریقہ قدیم تعلقات متاجردن کو ڈیڑھ آنہ فی روپیہ تقرر پر دئے جاتے تھے ۱۸۶۶ء مین یہ طریقہ تمام مملکت مین موقوف ہوا اور انتظام بذریعہ عہدہ دارون کے جاری کیا گیا۔ ۱۸۸۵ء مین ضلع کا بندوبست پندرہ سال کی میعاد کے

لئے کیا گیا۔ اوسط دہارا اراضی خشکی کا عشاری ایکر ہے (اعلیٰ ۱۰ء۲ اقل ۱۰ء۱) اور اراضی تری کے لئے اوسط دہارا فی ایکر ۱۰ء۱ روپیہ ہے (اعلیٰ ۱۰ء۹ اقل ۱۰ء۱)۔ آمدنی مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع ذیل میں دیگئی ہے

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ
جملہ آمدنی	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ	لاکھ روپیہ

صفائی و لوکل بورڈ

فی روپیہ ایک آنہ سیس زر مالگذاری اراضی پر لیا جاتا ہے جس کے منجملہ تین پائی مقامی کاموں کے لئے علیحدہ رکھے جاتے ہیں۔ بیدر میں ضلع کا بورڈ ہے اور باقی تعلقات میں تعلقہ کے بورڈ قایم ہیں۔ ضلع کا بورڈ اپنے کاموں کے علاوہ تعلقات کے بورڈ اور بیدر کی صفائی کی بھی نگرانی کرتا ہے سنہ ۱۹۰۱ء میں کل خرچ ان بورڈ کا ۱۱ء۱ روپیہ تھا ہر تعلقہ کے مستقر پر ایک مختصر سا عملہ صفائی کے لئے مقرر ہے

پولیس و محابس

اول تعلقہ دار افسر اعلےٰ کوتوالی ضلع ہیں اور مہتمم پولیس انکے عملی مددگار ہیں۔ ضلع میں ۲۷ پولیس کے تھانے ہیں اور جمعیت میں (۴۴۶) جوان (۷۵) امتحانی افسر اور باون سواران پولیس شامل ہیں جو سات امینوں کے ماتحت ہیں۔ ایک مختصر خاص پولیس بنام رکھوالی مشہور ہے۔ ضلع کے محبس میں متلو قیدیوں کے رہنے کی گنجایش ہے۔ لیکن چھ ماہ سے زائد میعاد کے قیدی تھوڑے دنوں آگے تک سنٹرل جیل نظام آباد (اندور) کو بھیجے جاتے تھے۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم اس ضلع کا پایہ گھٹا ہوا ہے اور صرف ۹ء۱ فیصدی (۳ء۱ مرد و ۶ء۰ عورتیں) سنہ ۱۹۰۱ء میں یہاں پڑھنے لکھنے سے واقف تھے۔ کل تعداد زیر تعلیم لڑکوں کی سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء میں متناسباً (۶۵۵) و (۲۸۴۹) و (۲۷۴۲) اور (۲۵۵۹) تھی سنہ ۱۹۰۳ء میں تیس ابتدائی اور دو

مڈل اور ایک ہائی اسکول جاری تھے اور اوس سال (۳۰۴) لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ تعلیم کا کل خرچ ۱۵۰۰ روپیہ تھا جسکے منجملہ لوکل بورڈ سے للعہ ۱۵۰۰ اور خزانہ سرکاری سے لعہ ۱۵۰۰ اور اُجرت تعلیم سے ۱۵۰۰ روپیہ دے گئے۔

دواخانجات

یہان چار دواخانہ بشمول ایک دواخانہ یونانی کے ہین جنمین بارہ مریضان داخلی کرنیکی جائے ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اُن دواخانون مین (۳۴۹۰۰) مریض زیر علاج رہے جنمین ۹۴ مریضان داخلی تھے اور جراحی کے ۵۰۳ عمل کئے گئے۔ کل مصارف اس صیغہ کے سال مذکور مین ۱۵۰۰ روپیہ تھے۔

ٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۱۷۳ بچون کے کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا یعنے فی ہزار نفوس ضلع ۲۳ کے

تعلقہ بیدر

یہ ضلع بیدر علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۰۵۳۹۲) تھی اور رقبہ (۲۸۷) مربع میل۔ اور سنہ ۱۹۰۱ء مین تعداد نفوس (۱۰۵۷۸۱) تھی۔ ان اعداد مین تعلقہ کوہیر کے اعداد بھی شامل ہین جو سنہ ۱۹۰۵ء مین اس تعلقہ مین ضم کیا گیا اور جسکا رقبہ (۲۳۶) مربع میل اور جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۲۵۵۸) تھی۔ اس تعلقہ مین دو قصبہ بیدر (۱۳۶۷ نفوس) مستقر تعلقہ و ضلع اور قصبہ کوہیر (۶۳۷۹) اور ۱۷۷ مواضع ہین جنمین (۸۹) مواضع جاگیر کے ہین۔ کوہیر آمون کے لئے مشہور ہے۔ چنانچہ عالمگیر نے اپنے امرا کی خواہش کی نسبت کہا تھا ع بہر تدبیر باید رفت کوہیر اوسوقت آمونکی فصل تھی۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۱۱۷۶ لاکھ تھی یہ تعلقہ ایک مرتفعہ سدد پر واقع ہے جسکی زمین لاٹیریٹ یعنی سُرخ پتھر کی ہے اور رود مانجرا اسمین سے گذرتی ہے۔ تعلقات پائیگاہ چنچولی (۴۲۹۷۱ نفوس و ۴۷ مواضع) واکیلی (۴۳۲۴ نفوس و ۵۳ مواضع) و چٹگوپہ (۸۰۹۲۹ نفوس و ۹۳ مواضع) اور جاگیر کلیانی (۳۶۲۰۵ نفوس اور ۷۲ مواضع) سب اس سے ملحق ہین قصبہ

کلیانی (۱۹۱ نفوس) دہنا باد (۱۳۶) اور علی کھیڑ (۵۷۴۰) تعلقات کلیانی و چنچولی کے بڑے قصبات ہین

تعلقہ کارامونگی

یہ ضلع بیدر کا صرف خاص کا تعلقہ ہے ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری (۵۱۸۰۸) تھی اور رقبہ (۳۶۲) مربع میل تھا مگر ۱۹۰۵ء مین اسمین (۶۰۳۴۱) نفوس تھے۔ یہ کمی ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کے قحط سے ہوئی ہے۔ اسمین (۱۳۰) مواضع ہین جنمین ۱۹ جاگیری مواضع ہین رجواڑہ (۲۱۶۵ نفوس) اسکا مستقر ہے ۱۹۰۵ء سے تعلقہ اوراد بھی اسمین شریک ہوگیا ہے جسکا رقبہ ۱۸۹ مربع میل اور مردم شماری (۱۹۳۰۱) اور جسکے مواضع ۱۹۰۱ء مین ۶۵ تھے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱/۷) لاکھ روپیہ تھی۔ رود مانجرا اسمین سے گذرتی ہے۔ تعلقہ نارائن کھیڑ علاقہ پائگاہ (۴۲۷۲ نفوس) اسکے جنوب کو واقع ہے اسمین (۱۰۶) مواضع ہین۔ نارائن کھیڑ کے جنوب کیجانب تعلقہ حسن آباد علاقہ پائگاہ ہے۔ مردم شماری اسکی (۲۱۵۶۳) اور مواضع اسکے ۴۵ ہین۔

تعلقہ نلنگہ

یہ تعلقہ ضلع بیدر، علاقہ سرکار عالی کا ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۴۸۰۰۲) اور رقبہ ۳۱۵ مربع میل تھا لیکن ۱۹۰۵ء مین اسکی مردم شماری (۵۹۱۴۸) تھی ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کے قحط سے یہ کمی واقع ہوئی۔ اسمین (۸۹) مواضع ہین جنکے منجملہ ۲۶ جاگیر کے ہین اور نلنگہ (۲۳۴۳ نفوس) اسکا مستقر ہے ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۱/۶) لاکھ روپیہ تھی۔ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع ورواں راجوڑہ کے اسمین شریک ہوے۔ نلنگہ کی اکثر زمین ریگڑ ہے اس کے جنوب و مشرق کی جانب مین تعلقات علاقہ پائگاہ یعنی پرتاپ پور و بھالکی و گھوڑواڑی واقع ہین۔ مردم شماری انکی (۴۲۷۶۱) و (۲۰۷۸۴) اور (۳۵۱۷۸) ہے اور اسمین علی التناسب ۶۳ اور ۲۱ اور ۵۶ مواضع ہین۔ قصبہ بھالکی (۵۷۸۸ نفوس) تعلقہ بھالکی کا مستقر ہے۔

تعلقہ اوگہ

ضلع بیدر علاقہ سرکار عالی کا تعلقہ ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۲۳۸۱) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۱۴۶۷) اور یہ کمی بوجہ قحط سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء واقع ہوئی۔ اسکا رقبہ (۶۸۱) مربع میل ہے۔ اس تعلقہ مین ایک قصبہ اوگہ (۵۹۸۴ نفوس) اسکا مستقر اور ۲۰۷ مواضع ہین جنمین ۵۴ جاگیر کے ہین۔ مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳،۱) لاکھ روپیہ تھی۔ اکثر زمین تور یگڑا ہے اور کسیقدر لاٹیریٹ ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع اسکے تعلقہ دگاؤ ضلع ناندیڑ مین منتقل ہوئے اور چند مواضع تعلقہ وردال راجورہ سے اسمین شریک ہوئے۔ جاگیری تعلقہ مرگ اسکے اور تعلقہ بیدر کے درمیان واقع ہے جسکی مردم شماری (۲۱۷۳۴) اور جسکے ۵۴ مواضع ہین۔

تعلقہ وردال راجورہ

یہ تعلقہ ضلع بیدر کا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری (۹۶۵۰۳) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۴۸۸۰۵) تھی۔ رقبہ اسکا (۷۷۲) مربع میل ہے۔ یہ کثیر کمی سنہ ۱۹۰۰ء کی قحط شدید کا نتیجہ ہے۔ اس تعلقہ مین ۲۴۴ مواضع ہین جنمین ۳۳ مواضع جاگیر کے ہین اور وردال راجورہ (۳۹۹۸ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین تین لاکھ روپیہ تھی۔ اور مانجرا اسکے جنوبی حصہ مین بہتی ہے اس تعلقہ کی زمین ریگڑا ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے چند مواضع تعلقات اوگہ و نلگہ مین منتقل ہوئے

قصبہ علی کھیڑا

یہ قصبہ تعلقہ بیچولی علاقہ پائیگاہ کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۱۰' شمالی و ۷۷° ۱۷' شرقی پر رود مانجرا سے (۲۱) میل جانب شمال واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۰۴۰ نفوس)۔

قصبہ بھالکی

تعلقہ بھالکی علاقہ پائیگاہ کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۳۰' شمالی و ۷۷° ۱۲' شرقی پر ملتقائے کاریجہ و مانجرا سے نو میل دور واقع ہوا ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۰۷۸۸ نفوس)

شہر بیدر

تعلقہ و ضلع بیدر علاقہ سرکار عالی کا مستقر اور خطوط ۱۷° ۵۵' شمالی اور ۷۷° ۳۲' شرقی کے تقاطع پر ایک

مرتفع اور صحت فزا میدان پر واقع ہے جو (۲۴۳۰) فٹ سمندر کی سطح سے بلند ہے۔ گذشتہ بیس سال مین اسکے نفوس مین ترقی ہوئی ہے چنانچہ اس کی مردم شماری ۱۸۸۱ء مین (۹۷۳۰ نفوس) ۱۸۹۱ء مین (۱۱۳۱۵) اور ۱۹۰۱ء مین (۱۱۳۶۰) تھی۔ اخبارات مقامی کی رو سے ظاہر ہوتا ہے کہ ورنگل کے کاکٹیا راجہ نے مہادیو کے ایک دیوالی کے لئے جو اسوقت یہان تھی موقوفات مقرر کئے اور اس دیوال کے حوالی مین تیرہوین صدی عیسوی مین ایک شہر آباد ہوا جو بعد مین چلکر ایک صوبہ کا مستقر ہوگیا۔ الغ خان نے جو بعد بنام محمد بن تغلق مشہور ہے اسکو ۱۳۲۱ء مین محاصرہ کرکے فتح کیا۔ لیکن اسکے بعد جبکہ صوبجات دکن کے حکام نے خروج کیا تو علاء الدین حسن بانی خاندان بہمنیہ نے اسکو ۱۳۴۷ء مین اپنی نئی سلطنت کا ضمیمہ بنالیا۔ احمد شاہ ولی دسوین بہمنی بادشاہ نے موجودہ شہر کی بنیاد ڈالکر قلعہ بھی بنایا اور ۱۴۳۰ء مین پایہ تخت کو گلبرگہ سے بیدر مین منتقل کیا۔ یہ سلطنت بہمنیہ کے انقراض تک اوس خاندان کا پایہ تخت رہا یہانتک کہ امیر برید نے ۱۴۹۲ء مین ایک خود مختار بادشاہی قایم کی۔ امیر برید کی حکومت بیدر اور اوسکے اطراف کے اضلاع پر قایم تھی اوسکے بعد علی برید ۱۵۳۹ء مین اوسکا جانشین ہوا اور لقب شاہی کو اسنے بھی پہلے اختیار کیا اور ۱۵۶۲ء مین انتقال کیا۔ تین اور بادشاہ۔ ابراہیم و قاسم برید و میرزا علی برید کے بعد دیگرے تخت نشین ہوے اور میرزا علی برید نے امیر برید ثانی کا لقب اختیار کیا مگر یہ دولت مستعجل امیر برید ثانی کے قید ہونیکے ساتھ ہی منقرض ہوئی جبکہ ابراہیم عادلشاہ نے امیر برید کو قید کرکے بیجاپور بھیجا۔ ۱۶۲۴ء مین افواج نظام شاہیہ نے بافسری ملک عنبر بیدر کو محاصرہ کرکے لوٹ لیا لیکن شاہ بیجاپور نے پھر اوسپر قبضہ کیا۔ اسکے بعد اورنگ زیب نے ۱۶۵۶ء مین بیدر کا محاصرہ کرکے اسکو فتح کیا اور اس کا

نام بدلکر ظفرآباد رکھا۔ یہ شہر مغلیہ کے قبضہ مین اٹھارہوین صدی کے اوائل تک رہا اور اوسوقت دولت
ابدآیت آصفیہ مین ضم ہوا۔

شہر بیدر اپنے زمانہ ترقی وآبادی مین بہت بڑا شہر ہوگا جیساکہ اوسکے محلات و مساجد و دیگر
عمارات سے ظاہر ہے۔ اسمین محمود گاوان وزیر مشہور سلطنت بہمنیہ کا بڑا مدرسہ وجامع مسجد اور سولہ
کھمبے کی مشہور اور نامور عمارتین ہین۔ یہ آخر مسجد قلعہ کے اندر ہے۔ اسکے علاوہ قلعہ مین رنگ محل
اور دارالضرب کا ویرانہ۔ ایرانی حمام۔ سلاح خانہ اور متعدد بارود کے مخزن موجود ہین۔ اسکی حصار
اور قلعہ بندی نہایت مستحکم اور اسوقت تک قایم ہین۔ اسکے متعدد برجون پر توپین چڑہی ہوئی
ہین۔ بعض جنمین سے بہت بڑی ہین خصوصاً اسمین ایک دہ توپ ہے جو بیجاپور سے یہان
لائی گئی تھی۔ شہر کے مغرب کی جانب علی بریدو قاسم بریدو دیگر اراکین خاندان بریدیہ کی قبرین
موجود ہین اور خاندان بہمنیہ کے بارہ بادشاہونکے مقبرہ موضع آشٹور مین واقع ہین جو بیدر کے
شمال مشرق کیجانب واقع ہے۔ قلعہ کے اندر کی اکثر عمارتین فی الحال سرکاری دفتر کے کام آتی
ہین۔ شہر بیدر ضلع کی تجارت کا سب سے زیادہ معتبر مرکز ہے اور بیدر کے نام سے بیدری یا بدری
کا کام بھی مشہور ہے جو تانبا۔ سیسا قلعی (رانگ) اور جست سے مرکب ہے اور جسپر چاندی اور کبھی
سونیکا پتر بھی جڑتے ہین۔ مگر افسوس ہے کہ یہ ہنر ترقی کی حالت مین نہین ہے۔

قصبۂ جہناباد یہ قصبہ تعلقہ چنچولی علاقہ پایگاہ کا مستقر اور ایک تجارتی مرکز ہے اور خطوط ۱۷ أ ۷ ہ شمالی ۷۷ ۲ ۸ ۶
فرقی پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۳۶۷) اسکی تجارتی ترقی مین اوسوقت سے بہت
کچھ کمی واقع ہوئی ہے۔ جب سے کہ نظام ریلوے جاری ہوئی ہے۔ کیونکہ تجارت کا راستہ

بدل گیا ہے۔

نصبہ کلیانی

یہ قصبہ جاگیر ضلع بیدر مین خطوط ۱۷° - ۵۳ شمالی اور ۷۶° - ۵۷ شرقی بیدر سے ۳۶ میل جانب مغرب واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۹۱۱) تھی۔ گیارہوین صدی عیسوی کے اواسط مین سومیشور اول نے اوسکو چالوکیا ریاست کا پائے تخت بنایا۔ اسکے سو برس بعد بجالا کلچوری نے جو اس ریاست کا سپہ سالار تھا ریاست کا غصب کیا۔ کلیانی نہ صرف ایک بڑا پائے تخت تھا بلکہ وکرمانیشور کا مقام تھا جو متاکشرا ناہی کتاب کا مصنف ہے اور لنگایت قوم کا بانی بسوا بھی یہین کا رہنے والا تھا۔ بسوا اور لنگایت قوم کا بیان میسور کے گزیٹیر مین مفصل درج ہے۔ کلچوریپورہ کے بعد دیوگری (دولت آباد) کے یادوراجاؤن کا عمل رہا مگر بہمنیہ سلطنت کے قایم ہونیکے بعد کلیانی چودھوین صدی عیسوی مین اونکے قبضہ مین آئی اور اوسکے بعد بیجاپور کی حکومت کا ضمیمہ قرار پائی۔ مغلون نے اسکو ۱۶۵۳ء مین غارت کیا۔ ۱۶۵۶ء مین اورنگ زیب نے اسکو بھی محاصرہ کیا مگر محصورین نے بڑی دلیری کے ساتھ لڑنیکے بعد قلعہ کو تسلیم کیا۔ اسکی عمدہ دیولین جو اسوقت اسکی زینت تھین چالوکیون کے زمانہ انقراض اور مسلمانون کی لڑائیون کے زمانہ مین یا تو منہدم ہوگئین یا اونکو مسجد بنادیا گیا۔ شعر

ببین کراستِ بتخانۂ مرا اے شیخ	کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد

قصبۂ کوہیر

یہ ایک قصبہ تعلقہ وضلع بیدر کا ہے جو خطوط ۱۷° - ۳۶ شمالی و ۷۶° - ۴۳ شرقی پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۳۷۹) تھی بیدر سے کوہیر چودہ میل جانب جنوب شرق واقع ہے اور اسمین علاوہ متعدد مسجدون کے دو مقبرۂ مسلمان بزرگون کے بھی ہین اور جامع مسجد جو بہمنیون کی

تعمیر ہے نہایت معروف عمارت ہے۔ قصبہ مین ایک مڈل اسکول اور ایک لڑکیون کا مدرسہ۔ ٹپہ خانہ اور امین کی کچہری ہے۔ اس قصبہ مین متعدد امرائیان ہین اور زمانہ سے اسکے آم مشہور ہین۔

موضع مالیگانون

یہ ایک جاگیری موضع ضلع بیدر کے شمال شرق مین خطوط ۱۸° ۴۱ شمالی و ۷۶° ۵۸ شرقی پر واقع ہے مردم شماری ۱۹۰۱ء (۲۰۷) تھی۔ اسکی جاترا مشہور ہے جہان چار ہزار گھوڑے اور ٹٹوسات سو روپیہ کی قیمت تک کے فروخت ہوتے تھے۔ کپڑے کے تہان اور اقسام کے کپڑے اور دیگر سامان بہی معرض بیع مین آتا تھا مگر قحط اور طاعون کی وجہ سے یہ جاترا ۱۸۹۷ء سے موقوف ہے۔

قصبہ اُدگیر

یہ قصبہ تعلقہ اُدگیر کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۲۴ شمالی و ۷۷° ۷ شرقی پر واقع ہے اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵۹۸۴) تھی۔ یہ قلعہ شاہان بیجاپور کا تھا جسکو شاہجہان کے جنرل نے ۱۶۳۵ء مین محاصرہ اور فتح کیا۔ ۱۷۶۰ء مین نواب صلابت جنگ اور مرہٹونمین یہان ایک بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ نواب صلابت جنگ اور اونکے بہائی سات ہزار سوارون کے ساتھ قلعہ مین تھے اور مرہٹون کی فوج بیرون قلعہ ساٹھ ہزار تھی ہر اور گھمسان لڑائی ہوا کرتی تھی آخرکار نواب موصوف کو مجبوراً مرہٹون سے صلح کرنی پڑی۔ یہ قلعہ ۱۴۹۳ء مین بنا تھا اور اسکے چارون طرف خندق ہے۔ دو محل اسکے اندر اور دو قلعہ کے باہر بھی ہین مگر فی الحال سب ویران ہین۔

صوبہ اورنگ آباد

یہ ایک صوبہ سرکار حیدرآباد کا ہے جو ممالک محروسہ کے شمالی غربی گوشہ مین درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸° - ۲۸' و ۲۰° - ۴۰' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۴° - ۴۰' و ۷۸° - ۶' کے واقع ہے - صوبہ دار کا مستقر خاص اورنگ آباد مین ہے - جملہ مردم شماری اس صوبہ کی ۱۸۸۱ء مین (۲۶۱۰۲۴۷) تھی جو ترقی کر کے ۱۸۹۱ء مین (۲۹۰۹۵۶۱) ہوئی مگر ۱۹۰۱ء مین بسبب پچھلے دو سالون کے قحط و خشک سالی کے گھٹکر (۲۳۶۳۱۱۴) ہوگئی - اسکا کل رقبہ (۱۹۰۷۱) مربع میل ہے اور نفوس کی گنجانی (۱۲۴) فی مربع میل ہے بمقابل کل ملک کی (۱۳۵) فی مربع میل کے اور بصوبہ بلحاظ وسعت رقبہ تیسرا اور بلحاظ تعداد نفوس چوتھا ہے - ۱۹۰۱ء مین اسمین (۸۹) فیصدی ہندو اور دس فیصدی مسلمان تھے - اور عیسائی (۲۸۴۶) جنمین سے (۲۶۱۳) دیسی عیسائی تھے (۱۲۴۷۷) جنمین ۲۵۶ پارسی (۲۵۶۳) سکھ اور (۹۳۸۰) انیمسٹ تھے -

اس صوبہ مین ۲۰ قصبات ہین یعنی کل ملک کی تعداد قصبات کا ربع اور اسمین (۵۴۹۰) مواضع ہین - بڑے قصبات مین شہر اورنگ آباد بشمول چھاونی (۳۶۸۳۷) نفوس اجالنہ بشمول چھاونی (۲۰۲۷۰) ہین معتبر تجارتی مراکز اورنگ آباد - جالنہ - قادرآباد - ناندیڑ - بیڑ - آنبہ اور پرلی ہین - اورنگ آباد کی شہرت زیادہ تر اس وجہ سے بھی ہے کہ یہ شہر اورنگ زیب کی صوبہ داری کے زمانہ مین اونکا مستقر رہا ہے - اونکی قبر خلدآباد (روضہ) مین ہے جہان ۱۷۰۷ء

مین اونکی وفات کے بعد اونکی نعش کو احمدنگر سے لاکر مدفون کیا گیا تھا۔ خلدآباد مین ملک عنبر وزیر نظامت وہیمہ احمدنگر اور ابوالحسن تانا شاہ اخیر بادشاہ خاندان قطب شاہیہ کی قبرین بھی ہین اور آخرالذکر کو اورنگ زیب نے ۱۶۸۷ء مین قید کیا تھا۔

۱۹۰۵ء مین جو تغیرات عمل مین آئے اون سے صرف دو ہی ضلع پربھنی و ناندیڑ اس صوبہ مین متاثر ہوئے۔ تتمۂ ذیل سے جدید رقبہ اور اوسکی مردم شماری و مالگذاری اراضی وسیس کا حال ظاہر ہوگا۔

اضلاع	رقبہ مربع میلون مین	مردم شماری ۱۹۰۱ء	مالگذاری اراضی وسیس
اورنگ آباد	۶,۱۷۲	۷,۲۱,۴۰۷	للعہ لاکھ
پربھنی	۵,۴۳۳	۶,۹۶,۷۶۵	للعہ لاکھ
ناندیڑ	۳,۶۱۲	۵۵۰,۱۴۸	للعہ لاکھ
بیڑ	۴,۴۶۰	۴,۹۲,۲۵۸	معہ لاکھ
میزان صوبہ	۱۹,۶۷۷	۲,۴۶,۰,۵۷۸	لعہ معہ لاکھ

ضلع اورنگ آباد

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

یہ ضلع ممالک محروسہ کے منتہا شمالی غربی گوشہ مین واقع اور بجانب شمال و مغرب و جنوب علاقہ بمبئی کے اضلاع خاندیس و احمدنگر اور اس سرکار کے ضلع بیڑ سے محدود ہے۔ اور جانب مشرق ضلع پربھنی اور برار کے ضلع بلڈھانہ سے گھرا ہوا ہے۔ یہ ضلع درمیانی خطوط عرض بلد شمالی ۱۹°-۱۸° اور ۷۵°-۳۰°

مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۴° ۰۰' اور ۷۶° ۰۰' کے واقع ہوا ہے اور اسکا کل رقبہ (۹۱۷۴) مربع میل ہے۔ ضلع اورنگ آباد دو حصونپر منقسم ہے۔ بالا گھاٹ شمال مین اور بائین گھاٹ جنوب مین جو دریا گوداوری کے وادی مین منتہی ہوتا ہے۔ شمالی پہاڑ برار کے بالا گھاٹ کے امتداد ہین اور بوجہ قربت مواضع جہان سے یہ سلسلہ گذرتا ہے اون مواضع کے نام سے یہ سلسلہ موسوم ہین جیسا کہ ساتارا۔ اجنٹا۔ کنٹر وغیرہ مہادیو کا سلسلہ جو ساتارا کے امتداد مین ہے سمندر کی سطح سے (۲۷۰۲) فٹ مرتفع ہے۔ تمام پہاڑ اس نواح کے سیٹر ہیونکی طرح مرتب ہین اور سب کی چوٹیان مسطح ہین۔ ایک سلسلہ (۲۴۰۰) فٹ مرتفع خانا پور سے نکلکر اورنگ آباد دولت آباد سے گذرتے ہوئے جالنہ تک جاتا ہے۔ دولت آباد (۳۰۲۲) فٹ بلند ہے۔ سرپنا تھ کا پہاڑ جو بائیا محال کے سلسلہ مین ہے (۳۵۱۷) فٹ سطح دریا سے بلند ہے۔ گوتالا کے پہاڑ جو اجنٹا اور ساتالا کے نام سے بھی مشہور ہین اس مرتفع میدان کی شمالی حد واقع ہوے ہین اور شرق و غرب کے مابین (۷۰) میل تک چلے گئے ہین۔

سب سے زیادہ مشہور دریا گوداوری ہے جو ۱۲۰ میل تک اس ضلع کی جنوبی سرحد واقع ہوا ہے اور اسکو اضلاع احمدنگر و بیڑ سے جدا کرتا ہے سینا جو کنٹر کے پہاڑون سے نکلتی ہے۔ دہینڈا دولت آباد کے قریب سے اور دودنا جو اورنگ آباد کے مشرقی پہاڑ دنین سے جاری ہوتی ہے اسکی معاونین ہین۔ ضلع کی سطح کا عام میلان جنوب اور جنوب شرق کیجانب ہے۔

طبقات الارض

یہ ضلع دکن ٹرپ کے حدود مین واقع ہے۔ گوداوری اور اوسکے بعض معاونین کی وادیون مین ٹرپ موٹی پت اور چکنی مٹی کے طبقات سے ڈھپا ہوا ہے جو بالائی پلالبوسین یا پلائسٹوسین

زمانہ کے طبقات ہین اور جنمین مفقودہ میسلیا (یعنی دودھ پلانے والے جانورون) کی ہڈیان پائی جاتی ہین - اجنٹا اور ایلورہ کے مشہور غار دکن ٹرپ کے بسالٹ کی تہہ ہی مین تراشے گئے ہین -

نباتات

بڑے اشجار کے جنگل بالا گھاٹ کے اطراف کے پہاڑون اور اونمین سے جاری شدہ ندیونکی وادیونکو ڈھانپے ہوے ہین - اجنٹا اور گوتالا کی گھاٹیونمین بہی گھنے جنگل ہین -

حیوانات

جو حیوانات وحشی اس ضلع مین پائے جاتے ہین وہ ہرن جنگلی سور - بندر - ریچھ - خرگوش جنگلی کتے اور بھیڑیے ہین اور کبھی کبھی شیر اور تیندوے بہی نظر آجاتے ہین -

موسم وآب وہوا

یہان کی آب وہوا اکثر صحت بخش ہے البتہ موسم بارش اور جاڑون کے دو ایک مہینونمین بخار کی شکایت رہتی ہے - بالا گھاٹ خشک اور صحت افزا ہے اور اسکا اوسط وتمثیل تمام سال مین (۸۰) درجہ ہے - بانزہت ترین مقام اس ضلع مین روضہ یعنی خلد آباد ہے جو غارہاے ایلورہ کے جنوبی شرقی پہاڑونپر واقع ہے اور جہان عین موسم گرما مین انکو حرارت ۸۲° سے زیادہ نہین ہوتی ہے -

بارش

اوسط بارش اکیس سال کی من ابتداے ۱۸۸۱ء لغایتہ ۱۹۰۱ء پچیس انچ تھی - اس ضلع کو کمی بارش (۱۲ انچ) اور قحط سے ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء مین سخت صدمہ پہونچا -

تاریخ

دکن کی ابتدائی تاریخ مین یہ ضلع نہایت وقیع ہے - حضرت عیسیٰ کے زمانہ کے بہت سال آگے پیٹھن ایک معتبر شہر اور ایک بادشاہی کا پایہ تخت تھا - بطلیموس کے ہندوستان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیٹھین آندھیرا راجا پولومائی دوم کا پایہ تخت تہا جو ۱۳۸ء سے ۱۷۰ء تک جزیرہ کاے ہند مین حکومت کرتا تہا - آندھرا راج کے انحطاط سے جو تیسری صدی عیسوی مین واقع ہوا ایک ایسا زمانہ شروع ہوتا ہے جسکا کچھ حال معلوم نہین لیکن اس قدر البتہ ظاہر ہوتا ہے کہ تین سو برس بعد یہ

ملک چالوکیو نکے قبضہ مین آیا جسپر اونکی حکومت ایک مدت دراز تک رہی - ساتوین صدی مین ہیوین
ٹسانگ چینی سیاح نے پولیکیسن دوم کے عہد بادشاہی مین اجنٹا کے غار و نکا ملاحظہ کیا - ۶۴۳ء
مین راشٹرا کوٹو نکو چالوکیو پر غلبہ ہوا اور انکا ایک راجا - کرشنا اول اوس مشہور دیول کیلاس کا بانی ہے
جو ایلورہ مین فی الحال موجود ہے - ۹۷۳ء مین راشٹرا کوٹو نکو شکست ہوئی اور چالوکیا پھر حکومت
پر آئے مگر وہ سابق کی آب و تاب باقی نرہی - چالوکیون کے باجگذارون مین یادو بھی شریک
ہین لیکن انکو سیونا کہنا مناسب ترہے - ایک بڑی لمبی فہرست حکمرانون کی مرتب کی گئی ہے
جسکی ابتدا نوین صدی کے اوائل سے ہے لیکن پہلا خود مختار راجا بھیلما اول تھا جس نے اس
ملک مین ۱۱۸۶ء مین دولت آباد ناسک کے درمیان قدم جمایا اور دیوگری (دولت آباد حال) کو
اپنا پائے تخت قرار دیا - ۱۱۹۱ء مین وہ میسور کے مولیسالا راجا کے ساتھ لڑتے لڑتے مارا گیا
اور اوسکے پوتے سنگھنا نے اپنی حکومت کو شمال مین خاندیس سے لیکر جنوب مین میسور تک
وسعت دی گریا فی الحقیقت اوسکی حکومت مین مغربی چالوکیا کا ملک تماماً شامل تھا - سنگھنا نے گجرات
کو بھی تسخیر کیا اور اوسکا دعوے تھا کہ اوسنے تمام ہندوستان کو فتح کیا ہے - ۱۲۹۴ء مین علاء الدین
خلجی نے دکن کو تسخیر کیا اور رامچندر کو جو آخری خود مختار راجہ یادو خاندان کا تھا اوسکے پائے تخت
کے قریب شکست دی اور بہت کچھ مال و غنیمت حاصل کیا اور خراج کا وعدہ بھی اوس سے لیا -
ایکسال جب خراج کی ادائی مین قصور ہوا تو ملک کافور ۱۳۰۶ء مین تسخیر دکن کے لئے مامور ہوا اور
رامچندر بلا جنگ کئے خراج کے دینے پر مجبور ہوا - اسکے بعد اسکے بیٹے اور جانشین کی جانب سے
جب خراج ادا نہین ہوا تو دوسرے مہم اوسکے وصول اور راجا کی سرکوبی کے لئے بھیجے گئے اور

سنہ ۱۳۱۹ء مین ہرپال یادو سلسلہ کے اخیر راجا کی کھال نکالی گئی اور یادو حکومت بالکل منقرض ہوگئی۔ سنہ ۱۳۴۷ء سے یہ ضلع سلطنت بہمنیہ کا جزو رہا اور سنہ ۱۴۹۹ء مین احمد نگر کا ضمیمہ قرار پایا۔ سنہ ۱۶۰۰ء مین چاند بی بی کے قتل کے مغلون نے بماتحتی شہزادہ دانیال احمد نگر پر قبضہ کیا۔ احمد نگر کے وزیر ملک عنبر نے مغلونکے ساتھ بتیس لڑائیان لڑین اور سنہ ۱۶۱۰ء مین قصبہ کھڑکی کی بنیاد ڈالی جو اس وقت اورنگ آباد کہلاتا ہے اور اوسکو اپنا مقر حکومت بنایا۔ سنہ ۱۶۲۶ء مین او سنے وفات پائی اور احمد نگر اور اورنگ آباد دونون سلطنت دہلی مین ضم کردئے گئے مگر یہ ضلع اوس سلطنت سے اٹھارہوین صدی کی ابتدا مین جبکہ دولت آباد ایت آصفی قایم ہوئی منتزع کرلیا گیا۔

آثار متعلقہ

ہندوستان مین سب سے زیادہ مشہور دو بادقعت غارون کے مندرجہ ہین جو ایلورہ و اورنگ آباد و اجنٹا کے حوالی مین موجود اور بودہ وجین و برہمنی اقسام تعمیر سے تعلق رکھتے ہین۔ اجنٹا کے غار (۲۹) ہین اور اونمین نہایت عمدہ مصوری و رنگ آمیزی کی گئی ہے۔ اور اجنٹا سے گیارہ میل جانب مغرب دو غار گھٹوٹ گج کے ہین شہر اورنگ آباد کے شمال مین بارا بودہ قوم کے غار ہین۔ ایلورہ کے سلسلہ مین بعض بہت بڑے اور بہت عمدہ ترشے ہوے غار ہین جنکی تاریخ تیاری حضرت مسیح کے دوسو برس قبل سے آٹھوین صدی عیسوی تک کی ہے۔ دولت آباد کا عظیم قلعہ ایک عجیب تعمیر ہے۔ اورنگ آباد و دولت آباد و جالنہ مین متعدد آثار مسلمانون کے ہین مگر کوئی ایسے بہت نامور نہین۔ موضع خلد آباد مین بہت سے تاریخی لوگونکی قبرین ہین جنمین اورنگ زیب اور نواب آصفجاہ بانی خاندان آصفیہ بھی شامل ہین۔

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات سے دو مواضع کی تعداد (۱۸۳) ہے۔ گذشتہ بیس سالون مین اسکی مردم شماری

حسب ذیل رہی ہے سنہ ۱۸۹۱ء مین (۷۳۰۳۸۰) - سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۳۸۹۷۵) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۴۰۲۱۰) - سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء کا شدید قحط اک فقیر کی کا ذمہ دار ہے جو مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین واقع ہوئی - اس ضلع مین دس تعلقات ہین - اورنگ آباد - انٹر - جالنہ - بھوکرون - کنٹر - پیٹھن - گنگاپور - ویجاپور - سلوڑ اور خلدآباد - یہ پچھلے دو تعلقات سے علاقہ صرف خاص کے ہین - اسکے مشہور قصبات اورنگ آباد (۳۶۸۳۷) نفوس - جالنہ (۲۰۲۷۰) - قادرآباد (۱۱۱۵۹) پیٹھن (۸۶۳۸) - اور ویجاپور (۵۴۵۱) ہین - اسکے جملہ نفوس کے ۸۵ فیصدی ہندو اور بارا فیصدی سے زاید مسلمان ہین - ۹ فیصدی سے زیادہ مرہٹی ہے - تختۂ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی تقسیم ظاہر ہوگی -

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء مین	پڑھنے لکھنے والون کی تعداد
اورنگ آباد	۵۶۳	۱	۲۰۴	۹۹۰۰۷	۱۶۴	-۸/۰	
سلوڑ	۲۱۶	۰	۴۶	۲۶۹۶۶	۱۲۱	-۱۶/۰	
بھوکر و ساکن	۴۲۵	۰	۱۴۲	۳۷۳۱۱	۸۵	-۳۰/۰	
جالنہ	۶۱۸	۲	۱۶۷	۸۶۷۵۰	۱۳۵	-۱۳/۰	
انٹر	۸۶۶	۰	۲۷۸	۹۷۲۷۱	۱۰۸	-۱۳/۰	
پیٹھن	۳۸۰	۱	۱۳۰	۵۲۵۵۲	۱۳۳	-۰/۱	
گنگاپور	۴۵۳	۰	۱۷۵	۴۶۹۵۹	۹۹	-۱۴/۰	
ویجاپور	۵۱۹	۱	۱۱۳	۴۳۷۵۷	۸۱	+۲/۰	
کنڑ	۵۴۱	۰	۱۶۸	۵۹۱۹۰	۱۰۵	+۷/۲	
خلدآباد	۹۷	۰	۲۹	۱۰۱۱۵	۱۰۰	-۱۱/۳	
جاگیرات وغیرہ	۱۴۹۲	۱	۴۳۳	۱۶۱۵۲۹	۱۲۳	-۹/۹	
جملہ میزان ضلع	۶۱۷۲	۶	۱۸۲۵	۷۲۱۴۰۷	۱۱۶	-۱۲/۹	۲۳۱۷۱

نسبت تعداد فی قدر مربع میل

سنہ ۱۹۰۵ء مین مختصر سا شمول وخروج اس ضلع مین ہوا جس سے تعلقات کے رقبات ونفوس مین فی الجملہ کمی وبیشی ہوئی ہے۔

لوگونکی ذاتین اور پیشے

زراعتی ذاتونمین کنبے یعنی مرہٹہ کاپو (۲۵۰۰) سندی (۱۵۹۰۰) - بنجارا (۸۹۰۰) کولی (۷۰۰۰) اور مرہٹہ ہلکر (۵۸۰۰) شامل ہین - مالی یعنی باغبانونکی تعداد (۱۸۶۰۰) مہار (۶۶۸۰۰) اور مانگ یعنی چمار (۲۱۵۰۰) ہین - دہنگر (۳۱۰۰۰) - برہمن (۲۸۰۰۰) - وانی (۴۶۰۰) اور ماڑواڑی (۷۸۰۰) ہین - وانی اور ماڑواڑی مشہور تجارت پیشہ ذاتین ہین - ضلع کے (۴۶) فیصدی نفوس کا گذارا زراعت پر موقوف ہے۔

عیسائی

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۶۷۳) عیسائی اس ضلع مین تھے جنمین (۲۵۱۲) دیسی عیسائی تھے۔

عام حالات

یہان کی زمینین تین قسم کی ہین - ریگڑ یعنی سیاہ - مسب یعنی سرخی مایل اور ملوان یعنی پچھلے دونون قسمون کا مخلوط - ریگڑ ٹرپ کے احجار سے ماخوذ ہے اور رتیلی اور سرخ زمینین گرانیٹ کے پتھر کی تحلیل سے حاصل ہوئی ہین - کل قابل زراعت رقبہ مین پچپن فیصدی سے زاید ریگڑ ہے جو نہایت حاصل خیز - پہاڑون کے دامن کی زمینین بھی نہایت سیر حاصل ہوا کرتی ہین۔

معظم سوادین زراعت -

سنہ ۱۹۰۱ء مین اراضی کا نقشہ وصر فخاص کا رقبہ (۴۶۷۸) مربع میل تھا جسکے منجملہ (۳۷۲۷) مربع میل مزروع - (۸۲) قابل زراعت افتادہ وبنجر - (۳۹۲) جنگلات اور (۴۷۷) مربع میل غیر قابل زراعت زمین تھی - سنہ ۱۹۰۳ء مین مزروعہ کا رقبہ (۳۷۳۲) مربع میل تھا - معظم پیداوار جوار - باجرا گیہون ہین جنکا رقبہ متناسبًا (۹۹۱) (۵۳۵) اور (۲۸۵) مربع میل تھا - دال کے اقسام اور چاول انکی بعد ہین جنکا رقبہ (۲۹۷) اور (۱۹) مربع میل تھا کپاس اور روغن دار اجناس کثرت سے بوے جاتے ہین -

اور علی التناسب (۳۸۴) اور (۴۰۹) مربع میل سے حاصل ہوتے ہین نیشکر کا رقبہ نو میل مربع میل ہے۔

زراعتی جانور۔ مویشی بھیڑ۔ بکریان

یہان کے زراعتی جانور معمولی دکھنی نسل کے ہین جو چھوٹے مضبوط تیز اور گٹھے ہوئے ہین اور زراعتی کامونکے لئے نہایت موضوع ہین وادی گوداوری کیو نت مین گھوڑون کی وجہ سے بہت مشہور ہے جو بہت مضبوط اور زحمت کے تحمل اور قدم بازی کے لحاظ سے دور دور تک اکی شہرت تہی اور عربی نسل کے سمجھے جاتے تھے لیکن فی الحال یہان یہ بات نہین۔ اورنگ آباد اور انبڑ مین تخمی گھوڑے ترقی نسل کے لئے رکھے گئے ہین۔ بھیڑ معمولی قسم ہین مگر بکریون مین دو قسم کی ہین ایک تو گجراتی چھوٹے پاؤن والی نسل ہے جنکے کان کھڑے ہوتے ہین۔ اور یہ اچھی دودھ دینے والی قسم ہے۔ دوسری قسم کے لمبے پاؤن ہین اور جسم پر لمبے بال اور جنکے لٹکتے ہوے کان ہین۔

آبپاشی

سنہ ۱۹۰۱ء مین تری کا رقبہ (۱۳۴) مربع میل تھا جسکی آبپاشی (۱۹۷۸) باولیون سے ہوتی ہے جو عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔ چند چھوٹے تالاب بہی ہین مگر اونکا پانی صرف پینے کے لئے مستعمل ہوتا ہے سنہ ۱۹۰۲ء مین تری کا رقبہ (۱۳۲) مربع میل ہے۔

جنگلات

اس ضلع کے جنگلات کا رقبہ بہت ہی قلیل ہے جسمین (۱۲۳) مربع میل محمودہ (۶۹) میل محفوظہ اور (۲۰۰) مربع میل غیر محفوظہ جنگل ہے۔ چوبینہ کی قسم مین ساگوان زیادہ ہے لیکن سادورا۔ دہامورا اور مالنجر بھی کچھ کم نہین ہین جنگل کا بہت بڑا حصہ غیری چوبینہ سے ڈھپا ہوا ہے۔

معدنیات

اس ضلع مین قیمتی معدنی اشیا بہت کم ہین۔ کواوٹس یعنی سنگ بلور کے اقسام عقیق۔ سنگ سلیمانی بلور سفید و نیلم نما کثرت سے پھیلا ہوا ہے۔ کنکریٹ یعنی چونے کا پتھر اور بسالٹ و گرانیٹ جو عمارت کے کام مین آتے ہین ہر جاے پائے جاتے ہین اور عمارات مین انکا استعمال کیا جاتا ہے

صنایع و دستکاری

اورنگ آباد چاندی اور زردوزی کے کام مین مشہور ہے اور سنہری اور روپہلی بنت اور لیس اور کمخواب اور دیگر اقسام پارچہ ابریشمی مثل بمرو و مشرو غیرہ کثرت سے طیار ہوکر ملک سے باہر بھیجا جاتا ہے قیمتی ریشمی و سوتی ساڑیان اور دوسرے اقسام کے ریشمی کپڑے پٹھن اور جالنہ مین تیار ہوتے ہین - دولت آباد کے قریب کاغذی پورہ مین اقسام کا کاغذ تیار ہوتا ہے - شورہ بھی قلیل مقدار مین دیہات کی کھاری مٹی اور پرانی دیوارون سے حاصل کیا جاتا ہے - ۱۸۹۹ء مین ایک پارچہ بافی کا بڑا کارخانہ بلدہ اورنگ آباد مین قایم کیا گیا جسمین روزانہ (۷۰۰) مزدور و عملہ کام کرتا ہے - حیدرآباد گوداوری ولی ریلوے کے ۱۹۰۰ء مین جاری ہونے سے متعدد روئی صاف کرنیکے کارخانے کھولے گئے ہین - صرف تعلقہ جالنہ مین تو روئی صاف کرنے اور پانچ روئی دبانے کے کارخانہ جاری ہوے - علاوہ انکے دو روئی صاف کرنے اور ایک تیل نکالنے کا کارخانہ اورنگ آباد مین جاری ہوا ہے - کل تعداد عملہ و مزدور ونکی ان روئی صاف کرنے اور دبانے کے کارخانون مین ۱۹۰۱ء مین (۱۰۱۶) تھی -

تجارت

معظم برآمد اس ضلع کی کپاس - غلات و حبوبات - اجناس روغندار - رنگہای اقسام سوئیشی و بکریان ریشمی اور سوتی کپڑے - چمڑے - تمباکو - گڑ - گھی - کاغذ - چاندی کا سامان اور تانبے اور پیتل کے برتن ہین - اور معتبر برآمد ملک مین بعض غلات و حبوب خصوصاً چاول - نمک - افیون - انگریزی کپڑے - سوت - شکر - معدنی تیل میوجات - خام ریشم - گرم مصالح - اور پیتل و تانبے کے برتن - تانبا - سونا اور چاندی - زیورات - کاغذ - سامان آہنی اور گندھک ہین معتبر تجارتگاہ اورنگ آباد - جالنہ (پیٹھ قادرآباد) اور پٹھن ہین - وانی و بوہرے و بھاٹئے اور بمبئی کے میمن تجارت پیشہ اقوام

ہین - اندرونی تجارت بذریعہ ہفتہ واری بازارات کے ہوا کرتی ہے جو انشی مختلف مقامات ضلع مین پھرتے ہین -

ریلوے اور سڑکین

حیدرآباد گودا وری ولی ریلوے اس ضلع مین غرب سے شرق کو جاتی ہے جسکا طول (۱۰۱) میل ہے اور جس کے گیارہ اسٹیشن اس ضلع مین واقع ہین - جملہ طول شاہراہونکا (۳۹۲) میل ہے جنمین سے (۱۵۴) پختہ سڑکین ہین - دوسری خام سڑکین جو مستقرات ضلع و متعلقات کو وصل کرتی ہین طول مین (۴۵۲) میل ہین اور جملہ طول پختہ و خام سڑکونکا اسطرح پر (۸۴۶) میل ہوتا ہے - اس ضلع مین متعدد گھاٹ بھی ہین جنمین سے زیادہ مشہور اجنٹا و اپلی قریب دولت آباد اور ایلورہ کے گھاٹ ہین -

قحط

اونیسوین صدی کے دوسرے ربع سے ۱۸۷۲ء تک چھ سال سختی و قحط کے اس ضلع مین واقع ہوے جنمین بہت سارے مویشی تلف ہوے ۱۸۷۶ء مین بارش بالکل نہین ہوئی اور اوسکے آگے کے سال مین بھی بہت کم ہوئی تھی ۱۸۷۸ء مین کثرت باران سے فصل خراب ہوگئی اور ربیع کی فصل کو جو ہون نے تباہ کیا - ۱۸۹۵ء مین (۳۷۶۳۱۸) قحط زدون کی امداد کیگئی جس مین ۵ روپیہ صرف ہوا - رعایا ابھی اس سختی سے سنبھلنے نہین پائی تھی کہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کا قحط اونپر ٹوٹ پڑا - ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء کی قلت بارش (۱۲ انچ و ۱۹ انچ) سے ان دونون سالون کی ہر دو فصل خریف و ربیع تلف ہوئین اور ضلع کے ہر گوشہ مین شدائد و مصائب کا سامنا تھا - ادہر قحط کے شدائد ابھی گھٹنے نہین پائے تھے کہ وبائی ہیضہ نے سخت حملہ کیا اور ہزارون کو شکار کیا ضلع مین چھ ہزار زراعتی اور چوبیس ہزار غیر زراعتی مویشی تلف ہوے یعنی کل ضلع کے مویشی پر

دو قسم کے ۳۸ و ۳۷ فیصدی کل افراد کی تعداد جنکو امداد دی گئی ایک کرور نوے لاکھ تھی۔ اور زیادہ سے زیادہ حاضری قحط کے کیمپونمین کسی ایک روز مین (۵۸۰۰۰) نفوس کی تھی۔ کل خرچ اس قحط شدید کا (۱۷۴۱) لاکھ روپیہ ہوا۔

ضلع کی تین بڑی قسمتین اور افسر

اس ضلع کی تین بڑی قسمین ہین۔ پہلی مین تعلقات جالنہ وسلوڑ وانبڑ وبھوکرون ہین دوسری مین ویجاپور وگنگاپور وپیٹھن ہین وکنڑ ہین اور تیسری مین تعلقات اورنگ آباد وخلد آباد ہین پہلی دو قسمین دو دو تعلقہ اونکے سپرد اور تیسری قسمت سوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہائے دیوانی وفوجداری

اول تعلقدار ضلع کے چیف مجسٹریٹ ہین اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین جو اپنے اقتدارات کو اول تعلقدار کے غیاب مین استعمال کرتے ہین۔ اورنگ آباد وجالنہ وگنگاپور مین منصفیان قایم ہین۔ دوم وسوم تعلقدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم وتحصیلدارونکو اقتدارات درجہ سوم حاصل ہین۔ ناظم صوبہ جو عدالت العالیہ کے ایک رکن ہین صوبہ کے ناظم اعلاے دیوانی وفوجداری ہین اور اورنگ آباد اونکا مستقر ہے معمولی سالون مین جرایم شدید بہت کم ہوتے ہین البتہ قحط ودگرانی مین ان مین ترقی ہوتی ہے۔ ۱۹۰۰ء کے قحط مین اور اوسکے بعد بھی بھیلون نے بہت ستایا۔

انتظام مالگذاری اراضی

تاریخ مالگذاری کے قابل وثوق داخلی ملک عنبر کے زمانہ کے یعنی سترھوین صدی کے بابتہ سے موجود ہین۔ اونسے کل ملک کی پیمایش کراکر ہر خطہ کی اراضی کی حاصل خیزی کے مطابق مالگذاری مقرر کی تھی۔ ۱۹۶۶ء کے آگے تک دیہات اجارہ پر دئے جاتے تھے اور ستاجرونکو دس فیصدی حق تعلقداری دیا جاتا تھا۔ ۱۹۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی اور تعلقدار وتحصیلدار مقرر ہوے اور رعیتواری

طریقہ مع تحصیل نقدی جاری ہوا ۱۸۷۶ء مین اسکی پختہ پیمایش شروع ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین بندوبست ختم ہوا اور تیس سال کے لئے لگان مقرر کردی گئی۔ پیمایش سے پنسبت رقبۂ سابق اٹھارہ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اوسط دہ ارخشکی کا ۴ عہ ر فی ایکڑ ہے (اعلیٰ عہ ر اقل عہ ر) اور تری کا صہ ر روپیہ فی ایکڑ (اعلیٰ صہ ر اقل للعہ ر) تختۂ ذیل مالگذاری اراضی وکل آمدنی ضلع ظاہر ہوگی۔

مدات	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	۰۰۰ عہ ۰۰۰	۰۰۰ للعہ ۰۰۰	۰۰۰ لہ ۰۰۰	۰۰۰ عہ ۰۰۰
جملہ آمدنی ضلع	۰۰۰ عہ ۰۰۰	۰۰۰ عہ ۰۰۰	۰۰۰ معہ ۰۰۰	۰۰۰ صہ ۰۰۰

صفائی و لوکل بورڈ

خاص شہر اور چاوڑنی اورنگ آباد مین صفائی کا پورا انتظام ہے۔ ضلع کا بورڈ اپنے کامون کے علاوہ بلدہ کی صفائی کا کام بھی دیکھتا ہے اور تعلقات کے بورڈون کی نگرانی بھی کرتا ہے اس کے میر مجلس اول تعلقدار ہین۔ چاوڑنی کی صفائی چاوڑنی کے حکام سے متعلق ہے۔ سوائی تعلقہ اورنگ آباد باقی جملہ متعلقات تعلقات مین ایک بورڈ اور مختصر سا عملہ صفائی مقرر ہے۔ آمدنی کا ماخذ وہی ایک آنہ کا سیس ہے جس سے ۱۹۰۱ء مین ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول ہوے اور جملہ خرچ (۱۸ لاکھ روپیہ تھا جسمین مقامی کامون اور صفائی دونون کا خرچ شامل ہے۔

پولیس و جیل

ضلع کی پولیس کے افسر اعلیٰ اول تعلقدار اور مہتمم کوتوالی اونکی عملی مددگار ہین۔ مہتمم کے تحت مین بارا امین اور ایک سرحدی مددگار (۹) تحتانی افسر (۳۸۷) جوان اور ۲۴ پولیس کے سوار ہین یہ جمعیت ۴۷ تھانون ۴۲ چوکیون اور ضلع و تعلقات کے خزانون پر منقسم ہے۔ دیہی پولیس بحساب فی چہار سو مکان ایک نفر دیہات مین مقرر ہے جو پولیس پٹیل کے تحت اور

قریب کے تھانے کے جمعدار کے ماتحت ہے۔ بلدہ اورنگ آباد مین ایک سنٹرل جیل ہے جسمین دو ہزار قیدی رہ سکتا ہے۔ اضلاع بیڑ و ناندیڑ و پربھنی کے چھہ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی یہین بھیجے جاتے ہین۔ قالین۔ شطرنجیان۔ سوتی ٹوپیڈار اور دوسرے اقسام کا پارچہ جوتے ساد و سامان اسپ کمر بند سب یہان تیار ہوتے ہین۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم اس ضلع کا پایہ یکسیقدر بڑہا ہوا ہے۔ فیصدی ۲ر۳ (فیصدی ۶ مرد و ۳ر۰ عورت) ۱۹۰۱ء مین لکھنا پڑہنا جانتے تھے۔ جملہ تعداد طلبا کی ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین تناسباً (۱۰۸۶)۔ (۳۹۲۹)۔ (۵۶۴۸) و (۵۰۵۴) تھی۔ آخری سال مین ۲۱۴ لڑکیان زیر تعلیم تھین ۱۹۰۳ء مین ۹۲ مدارس ابتدائی۔ ۴ مڈل اسکول۔ ایک ہائی اسکول ایک مدرسہ صنعت و حرفت اور ایک کالج اس ضلع مین قایم تھے۔ انمین سے صرف گیارہ انگلو اور باقی سرکاری تھے۔ ۱۹۰۱ء مین جملہ خرچ تعلیم للعلمائے روپیہ تھا جسمین سے معہ علمائے خزانہ سرکار اور علمائے لوکل بورڈ سے ادا ہوے۔ اجرت تعلیم سمہ علمائے روپیہ تھی۔

طبابت و ٹیکا لگانا

اس ضلع مین چھ دواخانہ اور ایک یونانی مطب ۱۹۰۱ء مین قایم تھے جنمین ۳۷ مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش تھی۔ ۱۹۰۱ء مین (۴۵۸۲۷) مریضان خارجی اور (۳۴۲) مریضان داخلی زیر علاج رہے اور (۱۵۰۳) عمل جراحی کئے گئے اور جملہ خرچ اس صیغہ کا علمائے روپیہ تھا جسکے منجملہ سمہ علمائے لوکل بورڈ سے ایصال ہوے۔ ۱۹۰۱ء مین ٹیکونکی تعداد (۲۸۷۳) تھی یعنی چار فی ہزار نفوس۔

تعلقہ اورنگ آباد

یہ ضلع اورنگ آباد کا ایک وسطی تعلقہ ہے جسکا رقبہ بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۸۶۰) مربع میل تھا۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۲۱۲۱) اور ۱۸۹۱ء مین (۱۳۱۵۸۴) تھی۔ یہ کمی ۱۸۹۷ء اور

۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کے قحط ہاے شدید کا نتیجہ ہے۔ اس تعلقہ مین ایک شہر اورنگ آباد (۳۶۸۳۷ نفوس) جو صوبہ و ضلع و تحصیل کا مستقر ہے اور (۲۷۰) مواضع ہین جنمین (۶۶) مواضع جاگیر ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۲٫۶) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکا شمالی حصہ پہاڑی ہے اور اسکی زمین ریگڑ ہے تعلقہ لاڈسانگوی مع اپنے سات مواضع و (۲۲۳۰) نفوس و ۱۹ مربع میل رقبہ کے اسکے شمال شرق کیجانب واقع ہے۔

تعلقہ سلوڑ

یہ صرفخاص کا تعلقہ ہے جو شمال مین ضلع اورنگ آباد کے واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۲۹۹۱۶) تھی اور ۱۸۹۱ء مین (۳۵۵۲۱) اور رقبہ ۲۴۹ مربع میل ہے۔ یکی ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کی قحطی کی وجہ سے ہوئی۔ اسمین ۵۴ مواضع ہین جنمین آٹھ جاگیر ہین اور موضع سیوما (۳۴۱۴ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین ۱٫۱ لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمین ریگڑ ہے اور اسکا شمالی حصہ پہاڑی ہے۔

تعلقہ بھوکرون

یہ تعلقہ ضلع اورنگ آباد کے شمال شرق مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۸۱۲۷۶) تھی اور رقبہ ۹۳۸ مربع میل تھا۔ ۱۸۹۱ء مین اسمین (۱۱۵۶۵۷) نفوس آباد تھے اور یہ کمی ۱۸۹۷ء و ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کی قحطی کا نتیجہ ہے۔ اسمین (۳۰۷) مواضع ہین جنمین (۱۶۵) مواضع جاگیر ہین اور بھوکرون (۲۰۸۲) اسکا مستقر ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۱٫۷ لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین ریگڑ کی ہین

تعلقہ جالنہ

تعلقہ جالنہ ضلع اورنگ آباد کے شرق مین واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۱۳۴۰۰) اور ۱۸۹۱ء مین (۱۲۹۸۳۲) تھی۔ یہ کمی قحط ہاے ۱۸۹۷ء و ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کی وجہ سے واقع ہوئی۔ اسکا رقبہ (۸۰۱) مربع میل ہے۔ اسمین دو قصبہ جالنہ (۲۰۷۰ نفوس) اسکا مستقر اور قادر آباد (۱۱۵۹)

ایک معتبر مرکز تجارت اور (۲۱۹) مواضع ہین جنمین ۵۲ مواضع جاگیر ہین - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۲/۵ لاکھ روپیہ تھی - اسکی زمین ریگڑ ہے اور تعلقہ کا شمالی و مشرقی حصہ پہاڑی ہے -

تعلقہ انبڑ

یہ تعلقہ ضلع اورنگ آباد کے جنوبی خسرنی گوشہ مین واقع ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۶۱۸۸) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱) ۳۲۸۴ تھی اور رقبہ اسکا (۹۷۲) مربع میل ہے - کمی نفوس کی وجہ قحط ہاے سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء ہین - اسمین (۲۴۲) مواضع ہین جنمین ۲۴ مواضع جاگیر کے ہین اور مواضع انبڑ (۳۵۶۳ نفوس) اسکا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۲/۴ لاکھ روپیہ تھی - دریاے گوداوری اسکے جنوب سے گذرتا ہے اور اسکی زمینین ریگڑ ہین - سنہ ۱۹۰۵ء مین آٹھ مواضع اسکے تعلقہ پاتھری ضلع پربھنی کو دیے گئے اور بعاوضہ اونکے چھ مواضع اوس کے مین سے اس تعلقہ مین منتقل ہوے -

تعلقہ پٹین

یہ تعلقہ ضلع اورنگ آباد کے جنوب مین واقع ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۰۲۱) اور رقبہ ۴۵۳ مربع میل تھا - سنہ ۱۸۹۱ء مین اسمین (۵۰۱۳۳) نفوس آباد تھے - اسمین ایک قصبہ پٹین (۸۶۳۸) اسکا مستقر اور (۴۲) مواضع ہین جنمین بارا جاگیر ہین - مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۲/۱ لاکھ روپیہ تھی - دریاے گوداوری اس تعلقہ کی جنوبی حد واقع ہوا ہے - اسکی زمین عمدہ ریگڑ ہے -

تعلقہ گنگاپور

یہ ضلع اورنگ آباد کے جنوب مغرب مین واقع ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۵۱۳۱۳) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۹۶۳۸) تھی یہ کمی قحط ہاے سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۹۰۰ء کا نتیجہ ہے - اسکا رقبہ (۵۱۸) مربع میل ہے اور اسمین (۱۹۰) مواضع ہین جنمین سے ۱۵ جاگیر ہین اور موضع گنگاپور (۳۱۲۲) اسکا مستقر ہے اس لئے مالگذاری زمین سنہ ۱۹۰۱ء مین ۳/۲ لاکھ روپیہ تھی - اس تعلقہ کا اکثر حصہ ریگڑ ہے

تعلقہ دیجاپور

ضلع اورنگ آباد کے منتہا منسوبکا ایک تعلقہ ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۲۵۴۲۹) تھی اور رقبہ (۵۵۸) مربع میل اور سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۴۴۵۶۱) تھی - اسمین ایک قصبہ دیجاپور (۵۴۵۱ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۲۰) مواضع ہین جنمین سات جاگیر ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۲/۸ لاکھ روپیہ تھی - دریاے گوداوری اس تعلقہ کے موضع پیٹھن سے کے قریب داخل ضلع ہوتا ہے -

تعلقہ کنڑ

ضلع اورنگ آباد کے شمال غرب مین واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۸۸۹۰۱) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۲۸۸۷) اور اسکا رقبہ ۷۶۹ مربع میل ہے - اسمین (۲۳۶) مواضع ہین جنمین (۶۸) جاگیر ہین اور کنڑ (۳۶۰۹ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱/۹) لاکھ روپیہ تھی کنڑ کے سات میل جانب شمال سے گوتالا کی گھاٹی گوتالا کے پہاڑون سے اوترتے ہوے خاندیس مین منتہی ہوتی ہے سنہ ۱۸۳۸ء مین کنٹنجنٹ کی فوج جو بہیلون کے تعاقب کے لیے بھیجی گئی تھی ان پہاڑون پر چھ ماہ تک متیم تھی -

تعلقہ خلد آباد (روضہ)

یہ صرفخاص کا تعلقہ ضلع کے شمال غرب مین واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۲۵۱۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۶۳۵۳) تھی یہ کمی سنہ ۱۸۹۶ء و سنہ ۱۹۰۰ء کے قحطون کا نتیجہ ہے - اسکا رقبہ ۱۲۹ مربع میل ہے - اسمین ۳۸ مواضع ہین جنمین نو جاگیر ہین اور خلد آباد (۲۸۴۵ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی [illegible] روپیہ تھی اسکا شمالی و شرقی حصہ پہاڑی ہے -

اجنٹہ

اجنٹہ تعلقہ بھوکردن کا ایک موضع ہے اور سر سالار جنگ مرحوم کے خاندان کی جاگیر ہے جو خط طول البلد

شرقی ۷۵° ۴۶' اور خط عرض بلد شمالی ۲۰° ۲۲' کے تقاطع پر واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری ۲۲۷۴ نفوس تھی۔ یہ موضع جوا جنٹہ کے گھاٹ کی چوٹی پر واقع ہے ایک سنگی حصار سے محصور ہے جسکو نواب آصفجاہ مرحوم اول نے سنہ ۱۷۲۷ء مین بنایا تھا۔ اسکی زیادہ تر شہرت اس وجہ سے بھی ہے کہ بودھ مذہب کے غار جو انہیا دری پہاڑون کے سلسلہ مین واقع ہین اس سے چار میل جانب شمال مغرب ہین جنکا حال پہلے پہل انگریزون کو سنہ ۱۸۱۹ء مین معلوم ہوا۔ وہ درہ جسمین یہ غار ہین گھنے اشجار سے بھرا ہوا ہے اور پتھریلا اور غیر مسطح موقع ہے۔ اور یہ غار پہاڑ کی عمودی دیوار مین کھودے گئے ہین جسکا ارتفاع ۲۵۰ر فٹ ہے اور یہ درہ گھوم کر نصف دائرہ بناتا ہے جس کے دامن مین واگرا ندی بہتی ہے اور اسکے مقابل کے کنارہ سے ایک راس نکلا ہوا ہے جو درختون سے بالکل ڈھپا ہوا ہے۔ ان غارونکا سلسلہ شرقاً غرباً ۱¼ میل تک ممتد ہے اور اسکے ڈیڑھ کے اوس مقع دیوار مین واقع ہین جو اس پہاڑی کی تلی سے ۱۱۰۰ فٹ تک مرتفع ہے۔ اس درہ کا بالائی حصہ جو تنگ تر ہے دفعتہً ایک سات درجہ کے آبشار یا چادر مین ضم ہوتا ہے جسکو سات کنڈ کہتے ہین اور سنگر سے ۱۵۰ فٹ تک بلند ہے۔ چڑھنے کی وقت سے لوگ اجنٹہ کے غارون سے بہت کم واقف تھے مگر سنہ ۱۸۴۳ء مین مسٹر فرگسن نے ایک لایحہ ہندوستان کے پہاڑون مین کھدے ہوے مندرون کے متعلق تصنیف کیا جس سے ایک عام شوق اونکی نسبت پیدا ہوا۔

سخت ٹھوس پتھر مین جو بیس ویہارا یعنی زہبانخانہ اور پانچ چیتیا یعنی مندر ترشے ہوے ہین جنمین سے بعض تو بلند ستونونپر قایم ہین اور اندر نہایت عمدہ رنگین تصاویر سے مزین ہین۔ بیان ذیل ڈاکٹر برجس کی نوٹس سے استنباط کیا گیا ہے۔ وہ پانچ چیتیا جو عام عبادت کے لئے ہین

اونکا طول عرض کے دوچند ہے اور سب سے بڑے مندر کا طول ۹۴½ فٹ اور عرض ۴۱½ فٹ ہے ہر مندر کے پیچھے کا یعنی اندرونی حصہ تقریباً مدوّر ہے اور اسکی چھت بلند اور کامدار ہے۔ بعضوں مین لکڑی کے تیر اور دوسروں مین پتھر کے تیر دئے ہوئے ہین جو شکل لکڑی کے تیر کے بنائے ہوئے ہین ہر ایک کے چاروں طرف ستونون کی قطار ہین جو سب سخت پتھر کے ترشے ہوئے ہین اور یہ قطار وسط کو اطراف سے جدا کرتی ہے۔ سب سے زیادہ پرانے غارون مین سادہ ہشت پہلو ستون ہین جنکی نہ بنیاد کرسی ہے نہ رائس لیکن مابعدی غارون مین کرسی و راس دونون موجود ہین۔ اور خود ستونون پر بھی نقش و نگار ہین۔ غار کے اندرونی حصہ مین **دگھوبا** یعنی تبرک رکھنے کا ظرف ہے جو تماماً پتھر کا بنا ہوا کہین سادہ اور کہین منقش اور مجوف استوانہ نما ہے۔ چومیسون دیہارون یعنی رہبانخانون مین مربع حجرہ ہین جنکی چھتین ستونون کی قطار پر قایم ہین اور یا تو اطراف مین ایوان وسطی کو اطراف کے حصہ سے جدا کرتے ہین یا یہ کہ چار متساوی الفاصلہ قطارون مین تقسیم پاتے ہین۔ بڑے غارون مین ایک سمت پتھر کا تراشا ہوا برآمدہ ہے جس کے دونون منتہا پر حجرہ ہین جو اندر آنیکے راستہ کو ڈھانپے ہوئے ہین۔ سب سے بڑا دالان وسط مین واقع ہے جس کے عقب مین ایک چھوٹا سا حجرہ اور ایک زیارتگاہ ہے جسمین بودہ کا مجسمہ بٹھلایا گیا ہے۔ باقی تین طرف کی دیوارون مین حجرے ترشے ہوے ہین جو بودہ رہبانون کے رہنے کے **گریہا** یعنے رہنے کے مکان ہین سادہ سے سادہ نمونہ **دیہارا** کا مثل ایک برآمدہ کے ہے جس کے اندرونی حصہ مین حجرہ ترشے ہوے ہین۔ چند نئے غار کا ملّا تیار رہین۔ باقی سب ناتمام ہین۔ مگر تقریباً کل غارونکی دیوارون چھتون اور ستونون پر اندر اور باہر رنگ کیا ہوا ہے

بلکہ ترشی ہوئی مورتین رنگی ہوئی ہین پچیس کتبہ جنمین سے ستراقو اندر رنگے ہوے ہین اور آٹھ باہر کی طرف پتھر مین کندہ ہین متبرک بانیو نکے نامونکو سنسکرت اور پراکرت مین بتلاتے ہین۔

ایک رہبا نخانہ کا بیرونی رخ تماماً نہایت عمدہ ترشا ہوا ہے لیکن عموماً ایسے نقوش صرف دروازون اور دریچون کے ساتھ مخصوص ہین مگر بیشتر نقش ونگار وزینت مندرونہ پر صرف کی گئی ہے۔ جو سب سے قدیم ہین اونکا بیرونی صفحہ منقش ہے بخلاف اونکے مابعدی زمانہ کے مندرونین دیوارین ستون۔ تختیان اور داگھوبا تماماً نقش ونگار سے ڈھپے ہوے ہین۔ سنگتراشی کی نازکت سے لاعلمی پائی جاتی ہے اور صرف بودھ اور اوسکے پیرو ونکے بت مختلف اشکال مین تعلیم کی حالت مین دکھلائے گئے ہین۔

مسٹر پرجس لکھتے ہین کہ ان تصاویر رنگین کا درجہ بہت بلند ہے اور جس زمانہ مین یہ بنائے گئے تھے اوس زمانہ کی یورپ کی مصوری سے کہین اعلیٰ ہین۔ انسان کے جسم کو ہر طرح کی حالت مین دکھلایا گیا ہے جس سے علم تشریح ابدانسے آشنائی پائی جاتی ہے۔ تصاویر مین میدانکے گھٹانے کی کوشش نہایت کامیابی کے ساتھ کی گئی ہے۔ ہاتھ عموماً خوبصورت ہین اور کہین دورنما بھی بھدّے طور سے دکھلایا گیا ہے۔ علاوہ خود بوڈھا اور اوسکے شاگردون کی تصویر ونکے سڑکون۔ شوارع عام جنگ۔ سواری باجلوس۔ مکانات کے اندر کی حالت بھی دکھلائی گئی ہے جنمین ساکنین اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین۔ اور خانگی معاملات عشق وشادی وموت اور عورتونکا عبادت مین مصروف رہنا بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ شکارگاہ کا نمونہ بوار ونکا برچھون سے جنگلی بھینسے کو مارنا۔ اقسام کے جانور ہاتھی سے لیکر بھیڑ تک اور کوبرا سانپ جاناز۔ مچھلی سب بتلائے گئے

ہین - خانگی ظروف کی کمی حیرت انگیز ہے - یعنی صرف مٹی کا گھڑا - لوٹا - کٹورا - دو ایک دوسرے برتن ایک کشتی ایک نہایت خوبصورت آفتابہ جس کا جسم بیضوی اور لمبی ٹوٹی اور گردن اور جسمین ایک دستہ بھی لگا ہوا ہے - ایک سل اور بٹا مصالح پیسنے کا بھی اسباب خانہ داری وہان دکھلائے گئے ہین - یہان بھی مثل اور جگہون کے کل آلات جلد و دماغ نہین دئے گئے ہین - صرف سیدہی اور خمدار تلوار - اقسام کے لمبے اور کوتاہ برچھے - گرز اور تیر کمان - اور ایک ہتیار مثل بندوق کے سرنے کے - ایک چکر جسکے وسط مین آٹھ سلاخین ہین اور اقسام کے سپر موجود ہین ایک اور چیز بھی ہے جو مثل یونانیون کے خود کے ہے - اور تین گھوڑے بھی پہلو بہ پہلو جتے ہوئے دکھلائے گئے ہین لیکن یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ آیا وہ دراصل لڑائی کی گاڑی مین لگے ہوئے تھے - یا علیحدہ تھے - تصاویر نہایت چمک دمک کے رنگون سے رنگے ہوئے ہین اور سایہ کا لحاظ بھی ٹھیک ہے - اور غالبًا چونکی دلدار تہ پر یہ بنائی گئی تھین بعض جاے تو رنگ بہت عمق تک سرایت کرگیا ہے - ان تصاویر کی تیاری کی تاریخین مختلف ہین اور کوئی معین زمانہ مقرر نہین کیا جا سکتا ہے اور نہ سب تصاویر ایک ہی زمانہ کی ہین - ان تصاویر مین بودہ اور جاتکا کے تاریخی حالات اور مضامین دکھلائے گئے ہین - اسپنا کا بوڈہا کی ملاقات کو آنا - مارا اور اسکے اتباع کا بوڈہا کو اغوا کرنا - بوڈہا کی کرامات - بادشاہ سبی کی جات کا - ناگا کے قصص شکارگاہ و میدان جنگ کے مناظر - سیلان کے تیر کا لوٹ لیجانا یہ سب دکھلائے گئے ہین -

اجنٹہ کے غار کے مندرون اور رہبانخانون سے بودہ قوم کے فنون کی آٹھ سو برس کی مسلسل تاریخ ظاہر ہوتی ہے - یعنی اسوکا کی بادشاہی کے تھوڑے عرصہ بعد سے اس مذہب کے ہندون

نے اخراج تک کی سب سے قدیم تصاویر میلاد مسیح کے دوسو برس قبل کی ہین اور سب سے جدید ترین کا زمانہ چھہ سو برس بعد میلاد ہے - بودہ کے فنون و صنایع کی ترقی کے صدیونکا حال انسے معلوم ہوسکتا ہے جنمین وہ بودہ خیالات ظاہر کئے گئے ہین جو ہندو اثر سے بالکل غیر متاثر تھے - سب سے آخیر جنینا (سنہ ۶۰۰ء) مین دلچسپی کی بات یہ ہے کہ بودہ مذہب ہندو مذہب سے قبل اوس تلاطم کے جسمین وہ مفقود ہوگیا کسیقدر شابہ اور قریب ہوچلا تھا - سرکار عظمتدار کی فیاضی سے میجر گل کو اجنٹہ مین ٹھہرکر ان تصاویر کے نقول لینے کی اجازت دیگئی - اگرچہ یہ کام نہایت عمدگی کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ سنہ ۱۸۶۱ء مین کرسٹل پیسو کی آتش زدگی مین یہ سب نقشہ جل گئے لیکن حسن اتفاق سے انمین سے دو معظم سالم تصاویر اور آٹھ علیحدہ علیحدہ ٹکڑے گھٹائے ہوے پیمانہ پر سٹر اسپیر کے کتاب (وضع معاشرت ہندوستان قدیم) مین موجود ہین - حال مین اجنٹہ کے نقشہ مغربی دنیا کے لئے مکرر تیار کئے گئے ہین (ملاحظہ ہون انڈین انٹیکوری جلد دوم و سوم فرگسن کی تاریخ تعمیرات ہند مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء - اجنٹا کے کوہی بودہ مندر مصنفہ برجس سنہ ۱۸۷۹ء جنوبی ہند کے غار کے مندر مصنفہ برجس سنہ ۱۸۸۰ء اور تصاویر رنگین غارہاے اجنٹہ متعلق مندرہاے بودہ مصنفہ گرفتس سنہ ۱۸۹۶ء) -

انتور قلعۂ انتور تعلقہ کنڑ ضلع اورنگ آباد کا ایک قدیم قلعہ ہے جو ۲۰° ۲۷' شمالی اور ۷۵° ۱۵' شرقی خطوط براون پہاڑون کے سلسلہ کی ایک چوٹی پر واقع ہے جو خاندیس تک ممتد ہین - پندرہوین صدی مین کسی مرہٹہ افسر نے اسکو بنایا تھا جو بعد ریاست احمدنگر کے قبضہ مین آیا لیکن سترہوین صدی کے اواخر مین اورنگ زیب نے اسکو فیصلہ دہلی کرکے اسکی جملہ توپین دوسری جاے نقل کرادین

اس قلعہ کے دو میل جانب جنوب ایک مربع ستون پر فارسی کتبہ مین لکھا ہے کہ یہ ستون ۱۵۹۱ء (۱۰۰۰ھ) مین بزمانہ سلطنت مرتضیٰ نظام شاہ احمد نگر قایم کیا گیا۔

آسائی

آسائی تعلقہ بھوکرون ضلع اورنگ آباد کا ایک موضع ہے جو خطوط ۲۰° ۱۵ شمالی اور ۵° ۴۷ شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۳۰۲) نفوس۔ یہ موضع اوس بڑی نامور لڑائی کی وجہ سے مشہور ہے جو ۱۸۰۳ء مین مرہٹون اور انگریزی فوج مین ہوئی جبکہ فوج مذکور زیر کمانڈ سر آرتھر ویلزلی کی تھی اور جسنے باوجود (۴۵۰۰) ہونیکے مرہٹونکو پچاس ہزار فوج کو شکست فاش دی۔ اس میدان جنگ کو جانیکے لئے بہترین راستہ سلور پڑ سے ہے جو موضع مذکور سے ۱۱ میل جانب شمال غرب واقع ہے۔

بلدۂ اورنگ آباد

بلدۂ اورنگ آباد صوبہ و ضلع و تعلقۂ مذکور کا مستقر اور حیدرآباد گودا وری لین پر خطوط ۱۹° ۵۳ شمالی و ۵° ۴۰ شرقی کے تقاطع پر کوم ندیکے غربی کنارہ پر آباد ہے۔ بلحاظ وقعت تاریخی اور وسعت کے یہ اس سرکار مین دوسرا شہر ہے۔ اس کے نفوس کی تعداد گذشتہ مین مردم شماریون مین بشمول چاونی حسب ذیل تھی۔ ۱۸۸۱ء مین (۳۰۲۱۹) ۱۸۹۱ء مین (۳۳۰۸۸) اور ۱۹۰۱ء مین (۳۶۸۳۷)۔ ۱۶۱۰ء مین ملک عنبر وزیر شاہان نظام شاہیہ احمد نگر نے اس شہر کی بنا موضع کھڑکی کے قریب ڈالکر اوسکو فتح نگر سے موسوم کیا۔ سترہوین صدی کی ابتدا مین نظام شاہی فوج مین باتحتی ملک عنبر اور مغلونمین ہمیشہ لڑائی ہوتی تھی اور جب ۱۶۲۶ء مین ملک عنبر نے وفات پائی تو احمد نگر کے بادشاہونکی طاقت کا انحطاط شروع ہوا اور ۱۶۳۳ء مین تو انکا کل ملک سلطنت دہلی کا ضمیمہ قرار پایا۔ اورنگ زیب کا پہلا تقرر صوبہ داری دکن پر ۱۶۳۵ء مین

ہوا اور کاوش ۱۶۵۵ء مین صوبہ دار ہوے۔ کھڑکی مین قیام کے وقت اُسکا نام بدلکر اورنگ آباد سے اوسکو موسوم کیا اورنگ زیب کے ابتدائی حملہ مرہٹون اور شاہان گولکنڈہ و بیجاپور یہین سے جاری ہونے شروع ہوے ۱۶۵۸ء مین اپنے باپ شاہجہان کو تخت سے اوتارکر مقید کرلیا۔ اوسکے چند سال بعد دکن کی مسلمان سلطنتون کے زیر کرنے کے لئے عازم ہوا اور مرہٹون سے لڑائی آغاز کی جسمین وہ اپنی وفات تک مصروف رہا جو ۱۷۰۷ء مین بمقام احمدنگر واقع ہوئی بیجاپور ۱۶۸۶ء مین مفتوح ہوا اور گولکنڈہ پاے تخت سلطنت قطب شاہیہ پر ۱۶۸۷ء مین قبضہ ہوا۔ ان فتوحات کے ساتھ ہی یہ دونون ریاستین ضمیمہ سلطنت دہلی کرلی گئین۔

اورنگ زیب انتقال کے بعد اندرونی پریشانی اور باہمی کھینچ کھسوٹ مین نواب آصفجاہ نظام الملک بہادر اول کو اپنی خودمختاری کے اظہار کا عمدہ موقع دستیاب ہوا اور صوبجات دکن پر قبضہ کرکے بلدہ حیدرآباد کو اپنا مستقر حکومت قرار دیا۔

شہر اورنگ آباد کے شمال و جنوب کو بسل اور ساتارا پہاڑون کے سلسلہ محدود کئے ہوے ہین۔ اسکی مردم شماری کہتے ہین کہ کم سے کم دو لاکھ نفوس ہوگی اور موجودہ ویرانون اور کھنڈرون سے آبادی کی شہادت ملتی ہے شہر جدید پرانے اورنگ آباد کے مشرق مین واقع ہے اور چھاونی اسکی مغرب کی جانب کوم ندی کے اوس پار واقع ہے۔ چھاونی کی ساخلو فوج دیسی ہندیونکی دو جمعیتون اور دیسی سوارون کے چار اسکواڈرن پر مشتمل ہے جو انگریزی افسرون کے تحت مین ہین۔

۱۸۵۳ء مین اورنگ آباد مین کنتنجنٹ کی فوج اور عربی تمین اورنگ آباد مین سخت جھگڑا ہوا اور عربون کو شکست ہوئی۔ تاریخی ۱۸۵۷ء مین فوج کے چند لوگون نے بغاوت کا اظہار کیا اور چھاونی پر حملہ کرنیکا ارادہ تھا

اسکی اطلاع حکام حیدرآباد کو دیگئی اور پونہ سے فوج کو اورنگ آباد پہونچنے کا حکم دیا گیا۔ جبکہ فوج پونہ سے بماتحتی جنرل ڈویزن وارد ہوئی باغی رسالہ کو پیادہ پر مڈبھیڑ حاضری کا حکم دیا گیا۔ جب سرغنوں کے نام پکارے گئے تو ایک جمعدار نے اپنے زبردست جوانوں کو اپنی بندوقوں کے بھرنیکا حکم دیا۔ اسکے ساتھ ہی ایک شورش برپا ہوئی جس سے بعض سپاہیوں نے فائدہ اوٹھاکر اپنے گھوڑوں پر سوار ہوکر فرار کیا اور اگرچہ پونا کے چودھویں ٹراگون نے اونکا تعاقب کیا مگر وہ فرار ہوگئے۔ دو ثلث اس فوج کی وفادار رہی۔ ایک کورٹ مارشل کیا گیا اور اکیس آدمیوں کو بندوقوں سے قتل کیا گیا اور تین کو توپ کے منہ سے اڑادیا گیا۔

اورنگ آباد صوبہ دار و ناظم صوبہ داول تعلقدار و دیگر افسروں کا مستقر ہے۔ عام عمارتوں میں سنٹرل جیل ایک کالج ایک مدرسہ صنعت و حرفت اور متعدد چھوٹے مدرسہ ہیں۔ بلدۂ اورنگ آباد ایک معتبر مرکز تجارت کا ہے اور ریشمی کپڑے کمخواب سنہری اور روپہلی اور لیس عمدہ قسم کی یہاں تیار ہوکر بکثرت باہر بھیجی جاتی ہے۔ ایک بڑا پارچہ بافی کا کارخانہ ہے جسمیں سات سو مزدور کام کرتے ہیں اور تیل نکالنے کی کل بھی ہے۔ بلدۂ مذکور کو ۱۸۹۶ء اور ۱۸۹۷ء میں طاعون اور قحط سے سخت صدمہ پہونچا اور اگر حیدرآباد گدوا وری و ہلی ریلوے نہ کھولی جاتی تو اورنگ آباد اور اوسکے اطراف کے مواضع سب ویران ہوجاتے۔ مگر ۱۹۰۱ء کی مردم شماری بلدہ میں جو اضافہ ہوا ہے وہ بسبب اطراف کے دیہات کے قحط زدہ لوگوں کے آجانیکے ہے۔ پینے کے پانی کا سلسلہ جسکو ملک عنبر نے جاری کیا اور اورنگ زیب نے جسکو ختم کیا کہ بہت بڑا حصہ اوسکا ویران ہوگیا ہے تاہم لوگوں کی ضرورتوں کے لئے کافی ہے۔ ایک نیا سلسلہ نہر ونکا ۱۸۹۲ء میں کھولا گیا ہے جس سے صاف

کیا ہوا پانی کنسٹونمنٹ کو پہونچایا جاتا ہے۔

بلدہ اورا وسکے مضافات مین بہت سارے دلچسپ مقامات ہین منجملہ اونکے اورنگ زیب کی بی بی کا مقبرہ۔ ملک عنبر کی بنائی ہوئی جامع مسجد۔ قدیم محل نظام قریب بارا پل اور قلعہ ارگ ہے جو اورنگ زیب کا محل تھا۔ اورنگ آباد سے دو میل جانب شمال اورنگ آباد کے بارا غار ہین۔ یہ اصلاً بودہ مذہب کے اور بہت پچھلے زمانہ کے ہین اور نہایت دلچسپ ہین (ملاحظہ ہون رپورٹ آثار عتیقہ غربی ہند وستان جلد ہذا)

دولت آباد (دیوگیری)۔ یہ ایک پہاڑی قلعہ ہے جو تعلقہ اورنگ آباد مین اورنگ آباد سے نو میل جانب شمال غرب خط عرض بلد شمالی ۱۹° ۵۷′ اور خط طول بلد شرقی ۷۵° ۱۴′ کے تقاطع پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۳۵۷) تھی۔ یہ مقام سیونا دن کا پایہ تخت تھا جو عموماً یادو کے نام سے موسوم تھے۔ جو چالوکیون کی باجگذاری سے خود مختار راج کے مرتبہ کو پہونچے۔ بھیلما اول نے بقول بہادری دیوگیری کی بناڈالی اور یہی شخص تھا جسنے ۱۱۸۷ء مین اطاعت سے سر پیچی کی اور اس سلسلہ کا بانی بہی رہی ہے۔ اسکے پوتے سنگھنا نے چالوکیون کی سلطنت کے کل غربی حصہ پر قبضہ کرلیا۔ علاء الدین خلجی نے ۱۲۹۴ء مین اس قلعہ کو فتح کیا اور یہ واقعہ مسلمانون کی پہلی تسخیر دکن کو معین کرتا ہے۔ قلعہ مذکور راجا کو خراج دینے کی شرط پر مسترد کیا گیا لیکن بسبب عدم ایفاے وعدہ متعدد اوقات اوسپر حملہ ہوے اور ملک کافور نے ۱۲۹۷ء و ۱۳۱۰ء مین قلعہ پر قبضہ کیا اور ۱۳۱۸ء مین تو جیتے جی آخری راجا ہرپال کی کھال نکالی گئی۔ اسکے بعد سے دیوگیری جنوبی ہند وستان کے حملون کے لئے ایک معتبر قاعدہ و مرکز قرار پایا اور محمد تغلق نے تو اوسکو اپنا پایہ تخت

دولت آباد

بنا نیکا خیال مصمم کر لیا اور ۱۳۳۹ء مین دہلی کے جملہ نفوس کو وہان لاکر بسانیکا اہتمام کیا اور اسکا نام بدل کر دولت آباد رکھا۔ یہان سے اوس نے راجگان دکن پر یورش کے سامان کئے۔ مگر اوس وقت شمالی ہندوستان مین فساد شروع ہوا تو بادشاہ نے بعزم فرو کرنے اوسکے اپنا نیا پایہ تخت چھوڑا۔ اونکا غیاب مسلمان حکام و صوبہ داران ممالک مفتوحہ نے علم بغاوت بلند کیا اور اس برہمی و شورش مین جو واقع ہوئی ظفر خان حاکم گلبرگہ نے دولت آباد پر قبضہ کر لیا جو خاندان بہمنیہ مین ۱۵۲۶ء تک رہا۔ اور بعد اوسکے نظام شاہیون کے قبضہ مین آیا مگر اکبر بادشاہ نے اونسے بھی اسکو چھین لیا۔ احمد نگر نے فتح کے بعد کھڑکی نظام شاہیونکا پایہ تخت قرار پایا جو اورنگ آباد حالیہ ہے اور جسکو اونکے وزیر ملک عنبر نے آباد کیا تھا۔ دولت آباد پھر نظام شاہیونکے ہاتھ آیا۔ اور ۱۶۳۳ء تک انکے قبضہ مین رہا جسکو مکرر شاہجہان کے جنرل نے اون سے چھینا۔ دولت آباد مغلیہ کے مقبوضات مین اورنگ زیب کی وفات کے بعد تک رہا اسکے بعد پہلے نظام آصف جاہ بہادر کے قبضہ مین آیا۔

یہ قلعہ ایک مخروطی پہاڑ پر بنا ہوا ہے جو دامن سے (۱۵۰) فٹ بلندی تک بالکل سیدھا کٹا ہوا ہے وہ پہاڑ جسپر یہ بنایا گیا ہے اطراف کے میدان سے عموداً چھ سو فٹ بلند ہے۔ بیرونی حصار کا طول پونے تین میل ہے اور تین سلسلے قلعہ بندی کے اس حصار اور بالائی قلعہ کی بنیاد کے درمیان واقع ہین۔ قدیم شہر دیوگری بیرونی حصار کے حدود کے اندر واقع ہے لیکن اب اوس جاے صرف ایک چھوٹا سا گانون باقی ہے۔

علاوہ قلعہ بندیونکے عمدہ عمارات مین چاند مینار اور چینی محل ہین۔ چاند مینار کا ارتفاع (۲۲) فٹ

اور محیط (۷۰) فٹ بنیاد کے قریب ہے اور علاءالدین بہمنی نے اپنی فتح قلعہ کی یادگار مین اسکو بنایا تھا اسکی کرسی ۱۵ فٹ مرتفع ہے جسمین چوبیس کمرے ہین اور کل مینار پر ابتداً نہایت خوبصورت ایرانی کاشی کاری کا کام تھا۔ جنوب ہندوستان مین یہ مینار مسلمانونکی وضع تعمیر کی نہایت عمدہ مثال خیال کیجاتی ہے۔ اس کے جانب جنوب ایک چھوٹی مسجد ہے جسکے فارسی کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۸۴۹ھ مطابق ۱۴۴۵ء مین بنے تھے۔ چینی محل جو کسی زمانہ مین نہایت خوبصورت عمارت تھی قلعہ کے آٹھوین دروازہ سے چالیس فٹ جانب راست واقع ہے۔ ابوالحسن عرف تاناشاہ کو جو خاندان قطب شاہیہ کا آخری بادشاہ تھا اورنگ زیب نے ۱۶۸۷ء مین اسی محل مین مقید رکھا تھا۔ قلعہ کے کل آٹھ دروازے ہین اور اوسکے برجونپر متعدد توپین اس وقت بھی موجود ہین۔ اورنگ آباد کے سیاہ و سبز انگور (صاحبی و فخری) مشہور ہین مگر بے احتیاطی اور عدم خبرگیری کی وجہ سے اوسکا حاصل بہت گھٹ گیا ہے۔

ایلورہ

ایلورہ (ویرول) ایک چھوٹا حصاردار موضع تعلقہ اورنگ آباد ضلع مذکور کا ہے جو خط عرض بلد شمالی ۲۰° ۱۲′ اور خط طول بلد شرقی ۷۵° ۱۰′ کے تقاطع پر بفاصلہ پندرہ میل اورنگ آباد سے جانب شمال غرب واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۰۹۵) تھی۔ اس موضع کے قریب ایک عمدہ مندر سرخ پتھر کا ہے جسکو رانی اندرا ہلیا بائی نے ۹۳-۱۷۶۵ء مین تعمیر کیا تھا۔ اور جس کو زمانہ حال کے ہندو وضع تعمیر کا عمدہ نمونہ خیال کیا جاتا ہے (پر جس) ایلورہ کی شہرت اوس کے کوہی مندر اور غار ونکی وجہ سے ہے جو ایک پہاڑ کے دامن مین سوا میل تک چلے گئے ہین اور تین علیحدہ علیحدہ سلسلون سے متعلق ہین۔ یعنی بودہ۔ برہمنی اور جین اور بلحاظ قدامت

تاریخی واقع ہوے ہین - یہ ایک مرتفع میدان کے نیچے پہاڑ کے دامن مین کھودے گئے ہین اور طولاً ماہین شمال وجنوب واقع ہین - اور پہاڑ کے دوگوشہ منتہاے غرب کی جانب بطور شاخ منتہی ہوتے ہین - بودھ مذہب کے غار تعداد مین بارا ہین اور جنوبی منتہا مین واقع ہین - اور اندکھبا یا جین زمانہ کے پانچ غار دوسرے منتہا پر ہین اور برکھنی ستر غاران دونون سلسلون کے درمیان واقع ہوے ہین - بلحاظ قدامت یہ غار پانچوین صدی سے نوین یا دسوین صدی تک مین بنے ہین - اور اونمین نہایت دقیع کتبہ پاے گئے ہین - ایلورہ کی دلچسپ ترین چیزونمین کیلاسا کا مندر ہے جو ہندوستان کے فن تعمیر کے عجیب ترین اور دلچسپ ترین نمونون مین شمار کیا جاتا ہے - اسکی نسبت مسٹر برجس لکھتے ہین بخلاف آگے کے غار کے مندرون کے کیلاسا کا مندر ایک عظیم ایک ہی پتھر مین سے تراشا ہوا مندر ہے جو اطراف کے پتھر سے سالماً علحدہ کرکے اندر اور باہر دونو نظر سے تراشا گیا ہے - یہ مندر ایک وسیع صحن کے وسط مین واقع ہے جسکا عرض بنیاد کے قریب ۱۵۴ فٹ اور طول (۲۷۶) فٹ ہے اور تماماً سخت ٹھوس پتھر مین سے تراشا گیا ہے اور اسکی پشت کی جانب ایک سیدھی دیوار پتھر کی تراشی ہوئی ہے جسکا ارتفاع (۱۰۷) فٹ ہے - اس صحن کے روبرو ایک پردہ کی دیوار تراشی ہوئی چھوڑی گئی ہے جسپر باہر کی جانب سیوا اور دیشنو اور اوسکے ہمجنسون کی ڈراونی اور مہیب شکلین پتھر مین منقور ہین اور اندر کی جانب کمرہ بنے ہوے ہین - اسکے بیچمین مین ایک راستہ کاٹا گیا ہے جس کے دونون جانب کمرہ ہین - اِس سے آگے بڑہکر ناظر کو لکشمی کا ایک عظیم مجسمہ نظر آئیگا جو کنول کے پھولون پر قایم ہے اور اوسکا ہاتھی بھی وہان موجود ہے - کنول کے پھول کے پتون پر جسپر وہ بیٹھی ہوئی

ہے چند حروف اور ایک تاریخ کھدی ہوئی ہے مگر وہ حروف پڑھے نہین جا سکتے ہین لیکن احتمال ہو کہ وہ پندرہوین صدی کے ہون ہر سہ دونون طرف کے ستون کی کرسیو پر آٹھوین صدی کے حروف مین کتبے کندہ ہین۔ اندر داخل ہوتے ہین داہنے اور بائین جانب صحن کے آگے کا حصہ ہے جو بقیہ صحن سے چند فٹ نیچا ہے اور جسکی شمالی و جنوبی نقہا پر دو بڑے ہاتی ترشے ہوئے ہین لیکن جنوبی ہاتی کی شکل بگڑی ہوئی ہے۔ مشرق کیجانب پلٹ کر چند زینے چڑہنے کے بعد اس بڑے صحن مین داخل ہوتے ہین جسکی وسط مین مندر کھڑا ہوا ہے جسکی بنیاد خرقاً و غرباً (۱۶۴) فٹ طویل اور جنوباً و شمالاً جہان سب سے زیادہ عریض ہے (۱۰۹) فٹ ہے۔ اس کے روبرو نندی کے لئے ایک منڈپ ہے جو بذریعہ ایک پل کے وصل ہے اور اس منڈپ کے دونون جانب دو دو برج ہین یعنی ستون (۴۵) فٹ اونچے ہین اور جنکی چوٹی پر سیوا کے ترسول کا رہا سہا حصہ ہے۔ ستون مذکور مع ترسول کے ارتفاع مین تقریباً (۴۹) فٹ ہے) اس مندر کا بانی کرشنا اول ملکھیڑ کا راشٹرکوٹا بادشاہ تھا (۷۷۰ تا ۸۱۳ء) (ملاحظہ ہو ابواب ہاے آثار عتیقہ غربی ہند جلد پنجم)

جالنہ — یہ قصبہ تعلقہ جالنہ ضلع اورنگ آباد کا مستقر ہے اور ۱۹° ۵۱' شمالی و ۷۵° ۵۴' شرقی خطوط کے تقاطع پر کنڈلیکا ندی کے داہنے کنارہ پر قصبہ قادر آباد کے مقابل واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری اسکی (۲۰۲۷۰) تھی جنمین ہندو (۱۳۸۵۱) مسلمان (۵۸۱۲) اور عیسائی (۳۱۷) تھے۔ مقامی بیانات کے رو سے جالنہ کی بنا راما کے وقت سے ہے۔ سیتا کے قیام کے زمانہ مین جالکاپور کہلاتا تھا مگر ایک متمول مسلمان بافندہ نے اسکا نام جالنہ سے بدلدیا

اکبر کا وزیر ابوالفضل بھی ایک مدت تک یہان مقیم رہا اور اورنگ زیب بادشاہ بھی اپنے زمانہ صوبہ داری مین کئی مرتبہ یہان آیا تھا۔ مشہور عمارات مین ایک مسجد اور ایک عمدہ سرائے اور ایک ایرانی حمام ہے مسجد و سرائے کے کتبہ سے تاریخ بنا ۱۵۶۸ء پائی جاتی ہے۔ انکے علاوہ متعدد و دوسری مسجدین مقبرہ اور ہندو دیول ہین جنمین مشہور انندا سامی کا بڑا دیول ہے۔ جالنہ کے باغات مین میوہ کثرت سے ہوتا ہے جو بمبئی اور دوسرے مقامات کو برآمد کیا جاتا ہے۔ جالنہ کی چھاونی جو چند روز قبل تک کنٹنجنٹ کی فرودگاہ تھی قصبہ کی مشرق کی جانب واقع ہے اور ۱۸۲۷ء مین قایم ہوئی تھی مگر ۱۹۰۳ء سے اٹھا دیگئی ہے۔ متعدد عیسائی گرجا مع متعلقہ اسکول بھی یہان ہین۔

فارتاباد یہ ایک حصاردار معتبر تجارت گاہ ہے جو تعلقہ جالنہ مین قصبہ جالنہ کے مقابل کشنی کا ندیکے بائین کنارہ پر ۱۹° ۱۱' شمالی ۵° ۵۰' شرقی خطوط کے تقاطع پر واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۱۱۵۹) تھی۔ یہ معتبر مرکز غلہ اور کپاس کی تجارت کا ہے اور غلہ و مویشی کا ہفتہ وار بازار بھی اسمین ہوا کرتا ہے۔ اسمین تین روئی صاف کرنے اور دو روئی دبانے کے کارخانہ ہین جنمین روزانہ (۴۷۰) مزدور کام کرتے ہین اور کرورگیری اور ٹپہ خانہ بھی موجود ہے۔

موضع خلدآباد (روضہ) یہ خلعہ خلدآباد کا مستقر ہے اور خطوط ۲۰° ۱۹' شمالی و ۵° ۱۲' شرقی کے تقاطع پر اورنگ آباد سے چودہ میل جانب شمال مشرق واقع ہے۔ اسکا ارتفاع سمندر کی سطح سے (۲۷۳۲) فٹ اور اطراف کے میدان سے (۵۰۰) فٹ ہے۔ خلدآباد مین اورنگ زیب اور اونکے فرزند اعظم شاہ اور آصف جاہ بہادر بانی ریاست حیدرآباد و ناصر جنگ و نظام شاہ بادشاہ احمدنگر و ملک عنبر وزیر نظام شاہیہ و نانا شاہ آخری بادشاہ قطب شاہی اور متعدد مسلمان بزرگونکی قبرین ہین۔ اسکا نام آگے روضہ تھا بعد وفات اورنگ زیب

چونکہ اون کو خلد مکان کا لقب دیا گیا تو اسکا نام بھی بدلکر خلدآباد رکھا گیا۔ قدیم شہر **پدراونتی** کے وسیع ویرانہ اور آثار اسکے متصل میدان مین واقع ہین۔ خلدآباد مین علاوہ مسجد تحصیل کے ایک پٹہ خانہ مدرسہ۔ امین کی کچہری اور پولیس کا تھانا بھی ہے۔ بلحاظ آب و ہوا اکثر لوگ تفریح کے لئے یہان قیام کرتے ہین۔

قصبہ پٹہن

یہ قصبہ تعلقہ پٹہن کا مستقر ہے اور گوداوری کے شمالی کنارہ پر خطوط ۱۹° ۲۸′ شمالی و ۷۵° ۲۴′ شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۸۶۳۸) تھی۔ پٹہن وہی قدیم زمانہ کا **پراتشتان** ہے اور دکن کے قدیم ترین شہرون مین شمار ہوتا ہے اور بہت سارے تاریخی واقعات اس سے متعلق ہین۔ **اسوکا** نے قدیم پیتے نیکا کے پاس جو اس نواح کے باشندہ تھے واعظین کو دعوت کے لئے بھیجا تھا۔ اور **پتل کھڑا** کے غارونمین قریب موضع چالیس گانون کے دوسری صدی قبل لیلاد کے کتبونمین پراتشتان کے بادشاہ اور تجار کا ذکر درج ہے۔ بطلیموس کے بیان کے مطابق یہ پوٹو ماپوتانی کا پایے تخت تھا جو آندھرا خاندان کا راجا تھا (۱۳۸ تا ۱۰۸ء) اور **پری پلو** کے مصنف نے بھی اسکو ایک بڑا تجارتی مرکز بیان کیا ہے۔ پٹہن سالیواہن کا مولد اور پایے تخت بھی تھا جس کے نام سے سالیواہن کا سال منسوب ہے لیکن شاید اصل لفظ **سالواہن** ہو جو آندھرا راجاؤن کا لقب تھا۔ فی الحال سب قدیم آثار مفقود ہین۔ حالیہ قصبہ مین متعدد ہندو معابد ہین جنمین عمدہ ترشی ہوئی لکڑی کا کام کیا گیا ہے۔ **مان بھاؤ** کا نرتہ چودھوین صدی کے وسط مین پٹہن مین پیدا ہوا۔ انکے عقاید مین فقط کرشنا کی پرستش اور ذاتون کے قوانین سے بالکل بے تعلقی اور بھیک مانگنا

شامل ہین۔ اس طریقہ کے بعض حال کے پیرو معمولی کاموں مین مصروف ہین اور وہ جو مذہب کے زیادہ پابند ہین سیاہ لباس پہنکر گدائی کرتے ہین۔ پیٹھن مین ریشمی اور سوتی ساڑیان اور دوسرے ریشمی کپڑے تیار ہوتے ہین اور یہ معتبر تجارتی مرکز بھی ہے۔

قصبہ دیجاپور

تعلقہ دیجاپور کا مستقر ہے اور ۱۹° ۵۶' شمالی اور ۴۷° ۴۳' شرقی خطوط کے تقاطع پر واقع ہے اور رانی دیجو بائی کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۴۵۱) تھی۔ دیجاپور مین سید رکن الدین قدس سرہٗ کی مزار اور نوغازی کی قبر بھی ہے جسکو عوام نوگزی کہتے ہین۔ یہین افسر تحصیل ٹپہ خانہ۔ اسکول۔ دواخانہ اور امین کی کچہری ہے اور یہ غلہ کی تجارت گاہ بھی ہے۔

ضلع پربھنی

حدود صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

یہ ایک سرحدی ضلع صوبہ اورنگ آباد علاقہ سرکار عالی کا ہے جو درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸° ۵۸' اور ۲۰° ۴۰' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۶° ۴۰' اور ۷۷° ۴۲' کے واقع ہے۔ جانب شمال اضلاع بلڈانا و باسیم علاقہ برار سے محدود ہے اور جانب مشرق و جنوب ضلع ناندیڑ سے جانب جنوب غرب ضلع بیڑ سے اور جانب مغرب ضلع اورنگ آباد سے محدود ہے۔ اسکا رقبہ (۵۰۹۱) مربع میل ہے جسمین (۹۹۵) مربع میل جاگیرات و پائگاہ کا رقبہ شامل ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین ایک مختصر رقبہ ضلع ناندیڑ سے اسمین ضم کیا گیا۔ نہایت باوقعت سلسلہ پہاڑون کے سہیادری پربت اور بالا گھاٹ ہین۔ پہلا سلسلہ ضلع کے شمال مین سے اور دوسرا سلسلہ جنوب مین تعلقہ و مالم کے ایک حصہ مین سے گذرتا ہے تعلقات جنتور و ہنگولی و کلمنوری جو اوس مرتفع میدانہ وار پر واقع ہین جو سہیادری

کے سلسلہ کے جنوب مین ہے۔ باقی تعلقات میدانین واقع ہین۔ میزانہ دار مذکور کا میلان جنوب کی جانب ہے جو دودھ ندی کے وادی مین منتہی ہوتا ہے۔

اسکی نہایت معتبر ندیان دریاے گوداوری و پین گنگا ہین۔ گوداوری ضلع مین غرب سے داخل ہوکر جنوبی تعلقات مین (۱۱۲) میل تک بہہ کر ضلع ناندیڑ مین داخل ہوجاتی ہے۔ پین گنگا ضلع کے شمالی سرحد پر بہتی اور اسکو برار کے ضلع باسیم کے جدا کرتی ہے۔ دودھنا ندی ضلع مین پچاس میل بہہ کر پورنا سے جاملتی ہے۔ پورنا ندی جو برار کے جنوبی غربی گوشہ سے اس ضلع مین داخل ہوتی ہے پہلے تو جنوبی شرقی سمت مین ۳۵ میل تک بہتی ہے اور بعد اوسکے جنوب کی سمت مین بہتے ہوے گوداوری مین داخل ہوجاتی ہے۔ اس کا طول ضلع مین سو میل ہے بہت ساری چھوٹی ندیان ضلع کو سیراب کرتی ہین مثل کیکیا (۱۳ میل) کھڑکی (۱۳) کستورا (۳۸) چینگل گیرا (۲۴) اندرانی (۱۳) دہامور (۶) آشنا (۱۲) کیا دہو (۴۸) اور کیرا (۱۲ میل)۔

طبقات ارضی

اسکے طبقات ارضی دکن ٹرپ ہین۔ دریاے گوداوری اور اوسکے بعض معاونین کی وادیون مین ٹرپ موٹی ریت اور چکنی مٹی کے طبقات زمانۂ بلایوسین یا پلیسٹوسین سے ڈھپا ہوا ہے جنمین مفقودہ دودھ پلانے والے جانورون کی ہڈیان نکلتی ہین۔

نباتات

اس ضلع کے جنگلون مین ببول۔ کھیر۔ نیم۔ آم۔ املی۔ اور مہوا ہوتے ہین۔

حیوانات

تعلقات جنتور و ہنگولی و کلمنوری کے جنگلون مین شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا۔ تڑس۔ جنگلی سور اور ریچھ اور کل تعلقات مین ہرن۔ روہی۔ چیتل اکثر ہوتے ہین۔ نیز و بٹیر و مور بھی نظر آتے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

فبروری سے آخری تک موسم خشک و صحت بخش ہے مگر برشکال اور فی الجملہ سو سم سرما مین

بخار کی شکایت ہوتی ہے - بالاگھاٹ بہ نسبت میدان کے زیادہ صحیح ہے کیونکہ موسم بارش مین اوتنا مرطوب نہین - حرارت ڈیسمبر مین ۶۰ درجہ ہے مگر ماہ مئی مین میدان مین ۱۰۵ درجہ اور بالاگھاٹ پر ۹۸ درجہ ہے - اوسط بارش ۲۱ سال کی (۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک) چونتیس انچ تھا مگر ۱۸۹۹ء مین بہت کم (۱۲ انچ) ہوئی جس سے ۱۸۹۹ء مین قحط ہوا -

تاریخ

یہ ضلع جو دیوگیری (دولت آباد جالیہ) کے یادو راج کا جزو تھا چودھوین صدی کے ابتدا مین علاء الدین خلجی نے اسکو اپنے ملک کا ضمیمہ بنایا اور ابتک مسلمانون کی حکومت مین چلا آتا ہے - ۱۳۱۵ء مین محمد تغلق کے انتقال کے بعد بہمنیہ اور نظام شاہیہ کا اسپر قبضہ رہا - اکبر بادشاہ اور اوسکے جانشینون کے فتوحات نے اسکو پھر ضمیمہ دہلی کیا تھا مگر اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین سلطنت آصفیہ کے قایم ہونے پر یہ ضلع اوس سے منتزع کیا گیا -

آثار قدیمہ

اس ضلع مین چار یادگاری عمارتین ہین - مواضع اوندہ تعلقہ کلمنوری مین ناگ ناتھ کی دیول جو آگے سات منزلہ عمارت تھی اور جسکو اورنگ زیب نے منہدم کیا - اس وقت اس کا عرض اسّی فٹ - طول ستّر اور ارتفاع ساٹھ فٹ ہے جسکے چوگوشہ صحن کا رقبہ (۷۲۰۰) مربع فٹ ہے - اسپر صدہا عمدہ ترشی ہوئی شکلین آدمیون گھوڑے ہاتی بیلون اور بندرون کی ہین اور بیان کیا جاتا ہے کہ کسی پانڈو راجہ نے بصرف زر کثیر اسکو بنایا تھا - جنتور کے قریب پارسناتھ کی دیول ہے جسکی ایک گلباڑی ایک گنبد دار عمارت مین بنی ہوئی ہے جس کے وسط مین ایک ترشا ہوا بت ہے جو بارہ فٹ اونچا ہے -

تعلقہ جنتور مین قریب موضع باموسر سوتی اور پورنا ندیون کے منتقا پر بھی ایک سادی بنی ہوئی

دیول واقع ہے۔ تعلقہ ہنگولی مین موضع کھرے کے قریب رمضان شاہ کی مرقد ایک ٹیلے پر بنی ہوئی ہے جس کے اطراف مین تیس فٹ بلند دیوار ہے الااس احاطہ کی دیوار بارہ سو مربع فٹ کے رقبہ کو گھیرے ہوئے ہے۔ کہتے ہین کہ یہ بزرگ ہندو سے مسلمان ہوئے اور اونکی ہندو اور مسلمان دونون کی زیارت گاہ ہے۔ ضلع کے اکثر مقامات مین ہمارپنتی دیولین کثرت سے موجود ہین

مردم شماری

اس ضلع قصبات و مواضع کی تعداد بشمول جاگیرات (۱۵۰۲) ہے۔ اسکے نفوس کی تعداد گذشتہ تین مردم شماریون مین حسب ذیل تھی سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۸۵۰۹۹)۔ سنہ ۱۸۹۱ء (۸۰۵۳۳۵) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۴۵۷۶۵) اس کمی کا سبب سنہ ۱۸۹۱ء کا قحط شدید ہی۔ ضلع ہذا تعلقات پربھنی۔ پاتھری جنتور ہنگولی کلنوری سمبت اور پالم (صرف خاص) مین منقسم ہے انکے علاوہ دو بڑے جاگیری تعلقات پرتوڑ اور گنگا کھیڑ بھی اسمین شامل ہین۔ اسکے قصبات ہنگولی (۵۶۷۲ نفوس) پربھنی (۵۸۱۹۹) سمبت (۸۴۲۵) مانوت (۵۳۹۷)۔ پاتھری (۵۸۲۸)۔ سون پیٹھ (۵۷۵۹) اور گنگا کھیڑ (۵۰۰۷) ہین۔ نوے فیصدی نفوس ہندو ہین اور ۸۸ فیصدی مرہٹی بولتے ہین تختہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کے نفوس کی تقسیم ظاہر ہوگی

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد لکھنے پڑھنے والونکی
پربھنی	۵۱۸	۱	۱۶۵	۹۳۳۲۵	۱۸۰	-۱۱٫۶	تعلقہ وار اطلاع معلوم
جنتور	۷۹۸	۰	۲۶۰	۷۷۹۰۶	۹۷	-۲۹٫۰	
ہنگولی	۶۳۳	۱	۱۹۰	۷۸۱۳۸	۱۲۳	-۲۱٫۴	
کلنوری	۴۹۲	۰	۱۷۵	۵۲۴۳۷	۱۰۶	-۳۰٫۵	
سمبت	۵۲۳	۱	۱۹۴	۶۶۲۷۲	۱۲۶	-۳۲٫۲	
پالم	۴۲۷	۰	۱۲۱	۶۵۴۹۰	۱۵۳	-۱۲٫۲	
پاتھری	۷۰۵	۴	۱۵۱	۱۰۹۸۳۷	۱۵۵	-۱٫۸	
جاگیرات وغیرہ	۹۹۵	۲	۲۳۹	۱۰۲۳۶۰	۱۰۳	-۲۳٫۱	
جملہ میزان	۵۰۹۱	۷	۱۳۹۵	۶۴۵۷۶۵	۱۲۵	-۱۹٫۸	۱۶۱۴۷

۱۹۰۵ء مین تعلقہ ناندیڑ ضلع ناندیڑ کے شمالی مواضع تعلقہ کلمنور مین شریک کئے گئے۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد کاپو یعنی کنبی ذات کی ہے جو (۲۶۰۸۰۰) ہین یعنی ضلع کے کل نفوس کی بہتر فیصدی مہار یعنی سائیس (۶۷۴۰۰)۔ دہنگر (۴۷۹۰۰) بنئے (۳۳۷۰۰) مانگ یعنی چمار (۲۴۰۰۰) اور برہمن (۴۰۵۰۰) مہار اور مانگ زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین۔ اُن لوگونکی تعداد جو زراعت مین مصروف ہین (۳۴۲۰۰۰) ہے یعنی کل نفوس ضلع کے ۵۳ فیصدی۔

عیسائی مشن

یہان کوئی عیسائی مشن تو نہین ہے مگر دیسی عیسائی ۱۹۰۱ء مین فقط سترہ تھے۔

عام حالات زراعت

تعلقات پربھنی دپاتھری وسیجت وپالم کی زمینین سیاہ ریگڑ کی ہین اوسکے بعد سب ہے۔ مگر باقی تعلقات کی زمینین اکثر سب اور کھرب ہین ربیع کی کاشت مثل سفید جوار۔ گیہون۔ چنا۔ تور۔ لاکھ۔ اور مٹر کثرت سے ریگڑ اور سب مین ہوا کرتی ہے۔ اور زرد جوار۔ باجرا کپاس نیل تل سانوان اور دوسرے دال کے اقسام اور اجناس روغندار کھرب اور سب زمینون مین فصل خریف مین بوے جاتے ہین کھرب زمین باغات کیلئے بھی کام آتی ہے مگر اسکو کثرت سے کھاد کی ضرورت ہے پہاڑونکے دامن اور ندیونکے دادیونکی زمینین بھی بہت حاصل خیز ہوتی ہین اور انمین ربیع اور باغات کی فصلین بوئی جاتی ہین۔

مقدار مواز مین زراعت وغیرہ پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیتواری ہے۔ سنجملہ (۴۰۹۶) مربع میل اراضی خالصہ وسر فخاص کے ۱۹۰۱ء مین (۳۵۴۷) مربع میل مزروع تھے اور (۵۴) افتادہ و بنجر (۲۵۵) اور (۲۴۰) مربع میل غیر قابل زراعت تھے۔ ۱۹۰۴ء مین مزروعہ کا رقبہ (۳۴۹۸) مربع میل تھا۔ عام غذا لوگون کی جوار ہے جو (۱۷۹۷) مربع میل یعنی پچاس فیصدی مزروعہ رقبہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اسکے بعد گیہون (۲۲۹) مربع میل باجرا (۲۰۶) اور دہان (۵۷) مربع میل ہے۔ کپاس کل ضلع مین ہوتی ہے۔ جسکا مجموعی رقبہ (۸۰۹) مربع میل یعنی پچیس فیصدی کل رقبہ مزروعہ کا

ہے۔ نیشکر کا رقبہ صرف تین مربع میل تھا۔

مویشی۔ ٹٹو بھیڑ۔ بکریان

زراعتی جانورون کی کوئی خاص نسل یہان نہین ہے۔ مگر جو جانور یہان پیدا ہوتے ہین وہ قوی اور مضبوط اور کہرے ہل اور چکنی مٹی کے جوتنے کے لئے بالکل موضع ہین۔ دہنگر لوگ اور مالدار رعایا معمولی قسم کے بھیڑ اور بکریان پالتے ہین۔ معمولی مرہٹہ ٹٹو کی قیمت پچاس روپیہ تک ہوتی ہے مگر عمدہ ٹٹو سوا اور ڈیڑھ سو تک مین بکتے ہین۔ نو سرکاری تخمی گھوڑے نسل کی ترقی کے لئے چرنے کو چھوڑے گئے ہین جنکی نگہداشت کا سالانہ خرچ ۱۴۰۰ روپیہ ہے۔

آبپاشی

جملہ تری کا رقبہ (۹۶) مربع میل ہے جسکی آبپاشی (۱۰۴۷) کنوون اور باولیون سے ہوتی ہے۔ اس ضلع مین کوئی تالاب نہین البتہ دوسرے ذرائع پندرا ہین۔ سنہ ۱۹۰۴ء مین تری کا رقبہ (۴۷) مربع میل تھا۔

جنگلات

جملہ رقبہ جنگلات کا (۲۵۵) مربع میل ہے جنمین پچپن مربع میل محصورہ جنگل ہے۔ باقی کھلا ہوا ہے اور جنگل صرف تعلقات جلنور و کلمنوری و ہنگولی اور پالم مین واقع ہین۔

معدنیات

یہان کوئی قیمتی معدن نہین ہے۔ سیاہ بسالٹ اور گرانیٹ ہر جاے موجود ہے اور عمارات اور سڑکون کے کام مین مستعمل ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

کوئی قابل ذکر دستکاری اس ضلع مین نہین ہے۔ مقامی ضرورتون کے لئے سوتی گاڑھا کپڑا بنتا ہے پندرہ کارخانہ روئی صاف کرنیکے اور پانچ دبانیکے ضلع مین موجود ہین جنمین (۲۵۵) آدمی روزانہ کام کرتے ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۱۷) ٹن روئی صاف کی گئی تھی۔

تجارت

مفظم برآمد ضلع کی جوار و دیگر غلات کپاس اجناس روغندار نیل۔ مرچ مویشی۔ اور بکریان۔ گڑ۔

تمباکو۔ چمڑے۔ ٹہنی اور سینگ۔ تڑوڑ کی چھال اور مہوہ ہین۔ اور منظم درآمد نمک سوکھی مچھلی افیون۔ گرم مصالح۔ سونا۔ چاندی۔ تانبے اور پیتل کے برتن اور ظروف گندھک ولایتی شکر معدنی تیل لوہا خام ریشم اور ریشمی اونی اور سوتی کپڑے ہین۔

ریلوے اور سڑکین

حیدرآباد گوداوری ریلوے اس ضلع شرق سے غرب کو جاتی ہے اور اوسکے نو اسٹیشن اس کے حدود مین واقع ہین۔ کل طول سڑکون کا (۳۴۱) میل ہے جنمین اٹھارہ میل پختہ سڑک ہے ۱۹۰۰ء کے قحط مین ۲۶ میل نئی سڑک بنائی گئی۔ مشہور سڑکین حسب ذیل ہین۔ ہنگولی تا گاورگانون (۱۸) میل پختہ تا جیپور (۲۸) میل۔ تا پربھنی ۴۴ میل۔ پتھتوری پربھنی ۴۲ میل۔ تا سیلو ۲۴ میل سیلو تا لاسینا ۱۲ میل اور پربھنی سے تا گنگا کھیڑ ۲۰ میل۔ انکے علاوہ (۱۶۳) میل خام سڑک مستقرات تعلقات و دیگر مقامات کو وصل کرتی ہے

قحط

۱۸۱۹ء و ۱۸۵۴-۵۵ء کے قحطون سے اس ضلع کو صدمہ شدید پہونچا۔ ۱۸۷۶-۷۷ء مین پھر آفت آئی مگر ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کا قحط نہایت ہی شدید تھا۔ ۱۸۹۹ء مین ۱۲ انچ سے بھی کم بارش ہوئی اور خریف و ربیع کی دونون فصلین بالکل تلف ہوگئین۔ خریف کی پیداوار صرف چھ فیصدی اور ربیع کی جس کا اکثر حصہ جوار ہے جو رعایا کی عام غذا ہے ہمیشہ کی پیداوار کی چار فیصدی تھی۔ ایک کروڑ چالیس لاکھ افراد کے ساتھ قحط مین رعایت کی گئی اور زیادہ سے زیادہ تعداد ایک روز مین (۹۰۲۲۲) نفوس کی تھی۔ ضلع مین قحط تو عارض تھا ہی مگر وبائی ہیضہ بھی نمود ہوکر ہزارون کو تلف کیا چنانچہ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بہ نسبت ۱۸۹۱ء کے (۱۵۹۵۷۰) نفوس کی کمی ہوئی ۳۹ فیصدی مویشی تلف ہوے اور قحط کا خرچ چودہ لاکھ روپیہ سے زاید سرکار پر عاید ہوا۔

ضلع کی بڑی قسمین اور انسر

یہ ضلع تین بڑی قسمون پر منقسم ہے۔ ایک قسم تعلقات ہنگولی و کلمنوری و سمت پر مشتمل ہے اور

تحت ایک دوم تعلقدار کے ہے۔ دوسرے مین تعلقات پربھنی و پاتھری و جنتور ہین جو سوم تعلقہ بہر کے تفویض ہے تیسری قسمت مین صرف تعلقہ پالم ہے جو اول تعلقدار کے تحت مین ہے اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتونکے کام کی نگرانی کرتے ہین۔ ہر تعلقہ ایک تحصیلدار کے سپرد ہے۔

عدالت دیوانی ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین اور اسکے ماتحت دو منصفیان ہین۔ اول تعلقہ اور ناظم اعلاے فوجداری ضلع ہین اور ناظم دیوانی جائینٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اپنے اقتدارات کو تعلقدار کے غیاب مین کام مین لاتے ہین۔ دوم و سوم تعلقدارون اور ساتون تحصیلدارون کو اقتدارات فوجداری دوم و سوم حاصل ہین۔ تحصیلدارون کے غیاب مین منصفین اونکے مستقر کی فوجداری کا کام بھی کرتے ہین۔ معمولی سالونمین جرایم شدید بہت کم ہین لیکن فصل کی خرابی کے زمانہ مین ڈکیتی و سرقہ غلہ و مویشی مین بحسب شدت فصل اضافہ ہوتا ہے۔

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

قدیم تاریخ مالگذاری کے متعلق اسیقدر معلوم ہے کہ ملک عنبر کا طریقہ سترہوین صدی کے ابتدا سے جاری تھا۔ اور نکا بندوبست جو ٹوڈرمل کے بندوبست سے ملتا جلتا ہے رقبہ اور حاصل خیزی زمین پر مبنی تھا۔ اسکے بعد تعلقات و مواضع اجارہ دارون کو سرکار کیجانب سے دئے جاتے تھے اور انکو حق تعلقداری دس فیصدی ملتا تھا۔ یہ طریقہ جب ۱۸۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی موقوف ہوگیا اور رعیتواری طریقہ نقدی وصولات کے ساتھ جاری ہوا۔ ۱۸۸۵ء مین تعلقات پاتھری و کلمنوری و ہنگولی اور مابعد کے دو سالون مین بقیہ چار تعلقات کا بندوبست پندرا سال کے لئے کیا گیا۔ اور اضلاع متصلہ اورنگ آباد و بیڑ اور ضلع باسم علاقہ برار کے مطابق دہارے مقرر کئے گئے خشکی کا اوسط دہارا ۳۵ رانی ایکر ہے (اعلی ۴۱ اقل ۱۴) اور تریکا اوسط دہارا ۴ ہے (اعلی صر اقل ۴)

انتظام مالگذاری

ضلع کی مالگذاری اراضی وکل آمدنی تختۂ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ء کی تغیرات کی وجہ سے فی الحال اسکی مالگذاری اراضی (۱۲۲) لاکھ روپیہ ہے۔

لوکل وصفائی کی حکومت

سنہ ۱۸۸۳ء کی ابتدا سے زر مالگذاری پر فی روپیہ ایک آنہ کا سس مقامی کاموں کے لئے لیا جاتا ہے اور لوکل بورڈ باستثنا پربھنی ہر تعلقہ کے لئے بصدر نشینی تحصیلداران قایم کئے گئے۔ ضلع کا بورڈ ستقر ضلع مین بصیر مجلس اول تعلقہ ار قایم ہوا۔ منجملہ کل رقم سس کے جو سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۳) لاکھ روپیہ تھی ایک ربع صفائی اور مقامی کاموں کے لئے علیحدہ کی گئی۔ خاص پربھنی مین صفائی ہے اور تعلقات کے مستقر دنپر بھی مختصر سا عملہ صفائی کا مقرر ہے اور ضلع و تعلقات کے بورڈ صفائی کا بھی کام انجام دیتے ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین مصارف لوکل بورڈ [illegible] روپیہ تھے۔

کوتوالی وحبس

اول تعلقہ ار ناظم کوتوالی ضلع ہین اور مہتمم پولیس اونکے عملہ مددگار ہین۔ انکے تحت مین ۸ تھانہ امین ۹۲ تحتانی افسر۔ ۵۴۸ جوان و ۲۵ سوار ہین جو تمیں تھانو نمین منقسم ہین۔ یہ بھی ہین ایک محبس ہے جسمین کم میعاد کے قیدی رکھے جاتے ہین اور چھ ماہ سے زائد میعاد ہو تو اورنگ آباد کے سنٹرل جیل کو بھیجے جاتے ہین۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع اوسط حالت مین ہے اور فیصدی ۲۰۵ نفوس (۴۹ مرد و ۱۰ عورتین) سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۶) و

(۲۰۴۲) و (۳۴۳۱) و (۳۴۲۷) طالب علم زیر تعلیم تھے۔ ۱۹۰۳ء مین (۵۶) مدارس ابتدائی اور تین ہائی اسکول قایم تھے اور اوس سال ۴۱ لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ کل صرفہ تعلیم کا ۱۹۰۱ء مین ۳۰ روپیہ تھا جسکے منجملہ ۱۳ سرکار سے دیا گیا چھپن فیصدی مدارس وسطی اور چوالیس فیصدی مدارس ابتدائی کے لئے صرف ہوا۔ اُجرت تعلیم ۱۹۰۱ء مین الماما ۵ روپیہ تھی۔

دواخانجات وٹیکا لگانا

۱۹۰۱ء مین چار دواخانے جاری تھے جنمین پندرہ مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش تھی ایک یونانی مطب بھی لوکل فنڈ سے قایم تھا (۳۲۴۳۲) مریض اِن مین رجوع ہوے جنمین سے ۱۲۱ مریضان داخلی تھے اور اس سال مین ۶۶۳ عمل جراحی کیے گئے۔ کل مصارف ۳۱۳۱ روپیہ ہوے کامیاب ٹیکونکی تعداد ۱۹۰۱ء مین (۱۹۶۵) تھی یعنی (۶۲/۲) فی ہزار نفوس ضلع۔

تعلقہ پربھنی

یہ تعلقہ ضلع کے وسطمین واقع ہے۔ بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۹۴۷۷۴) اور ۱۹۰۱ء مین (۱۰۱۳۶) تھی اور رقبہ اسکا (۵۶۰) مربع میل ہے۔ نفوس کی کمی ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ اسمین ایک قصبہ پربھنی (۹۹۵۸ نفوس) مستقر ضلع و تعلقہ اور ۱۷۵ مواضع ہین جنمین دس مواضع جاگیر کے ہین۔ دریاے گوداوری اسکے جنوب مین بہتا ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۳/۴) لاکھ روپیہ تھی اور اسکی زمینین اکثر ریگڑ یا غریلی ہین۔

تعلقہ منتور

یہ تعلقہ ضلع پربھنی کے شمال مین ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۸۷۷۹۴) اور ۱۹۰۱ء مین (۱۰۲۳۵۴۶) تھی۔ یہ کمی ۱۹۰۰ء کے قحط کی وجہ سے ہوئی۔ اسکا رقبہ (۹۵۲) مربع میل ہے۔ اس تعلقہ مین ۲۹۷ مواضع ہین جنمین ۳۷ مواضع جاگیر ہین اور موضع جنتور (۳۶۸۸ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ یہ درمیان پورنا (شمال) اور رودنا (جنوب) ندیونکے واقع

ہوا ہے ۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳٫۲) لاکھ روپیہ تھی ۔ اسکی زمینین غریلی اور ریگڑ ہین ۔

تعلقہ ہنگولی

یہ تعلقہ ضلع پربھنی کے شمال شرق مین واقع ہے ۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۵۰۷۱) تھی اور رقبہ (۷۱۳) مربع میل تھا ۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین تعداد نفوس (۱۰۸۱۵۳) تھی یہ کمی سنہ ۱۹۰۱ء کے قحط سے واقع ہوئی ۔ اسمین ایک قصبہ ہنگولی (۱۷۲۵۶) نفوس) اسکا مستقر اور ۲۰۹ مواضع ہین جنمین ۱۹ مواضع جاگیر کے ہین ۔ پائین گنگا ندی اسکو بجانب شمال و شمال شرق برار کے ضلع ہنگولی سے جداکرتی ہے ۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۹٫۱) لاکھ روپیہ تھی ۔ اسکی زمین اکثر ریگڑ اور غریلی ہے

تعلقہ کلمنوری

یہ تعلقہ ضلع پربھنی کے شمال شرق مین واقع ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۸۸۳۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۴۶۸۵) یہ کمی نتیجۂ قحط سنہ ۱۹۰۱ء ہے ۔ اسکا رقبہ (۵۳۸) مربع میل ہے ۔ اس تعلقہ مین تھوڑے عرصہ آگے تک ۱۸۶ مواضع تھے جنمین گیارہ مواضع جاگیر کے تھے اور قصبہ کلمنوری (۴۲۶۷ نفوس) اسکا مستقر ہے ۔ پائین گنگا اسکے شمال مشرق مین بہتی ہے ۔ اور اس کو ضلع باسم علاقۂ برار سے جداکرتی ہے ۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹٫۱) لاکھ روپیہ تھی ۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین ضلع ناندیڑ سے چند مواضع اسمین شامل ہوے ۔

تعلقہ سبت

یہ ضلع پربھنی کے مشرق مین واقع ہے ۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۹۵۶۹) تھی اور رقبہ (۶۱۰) مربع میل تھا ۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۱۷۳۲۴) تھی یہ کمی سنہ ۱۹۰۱ء کے قحط شدید کا نتیجہ ہے ۔ اس تعلقہ مین ایک قصبہ سبت (۸۴۴۵ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۲۵) مواضع ہین جنمین ۲۱ مواضع جاگیر کے ہین ۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۳٫۲) لاکھ روپیہ تھی ۔ سبت تعلقہ کی زمین کل ریگڑ ہے ۔

تعلقہ پالم

یہ تعلقہ صرفخاص ضلع پربھنی کے جنوب مین واقع ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹۲۱۸۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۰۴۹۰۴) تھی اور رقبہ اسکا (۵۶۰) مربع میل ہے سنہ ۱۸۹۰ء کے قحط شدید سے کمی نفوس مین واقع ہوئی۔ اسمین دو قصبات جاگیر گنگا کھیڑ (۵۰۰۷ نفوس) و سون پیٹھ (۵۷۵۹) اور ۱۵۳ مواضع ہین جنمین ۳۲ مواضع جاگیر ہین اور پالم (۳۳۰۶) اسکا مستقر ہے۔ دریاے گوداوری اسکی شمالی سرحد ہے اور اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳/۲) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ پاتھری

یہ تعلقہ ضلع پربھنی کے غرب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۹۳۲۴) اور رقبہ (۷۸۴) مربع میل تھا۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۳۵۵۳) نفوس اسمین آباد تھے۔ کمی کی وجہ قحط شدید سنہ ۱۸۹۰ء ہے۔ اسمین دو قصبہ پاتھری (۵۸۲۸ نفوس) اسکا مستقر اور مانوت (۷۳۹۵) اور ۱۷۰ مواضع ہین جنمین ۱۹ مواضع جاگیر کے ہین دریاے گوداوری اسکو جانب جنوب ضلع بیڑ سے جدا کرتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳/۸) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین اکثر چکنوٹ اور ریگڑ ہین۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین ۸ مواضع تعلقہ انبڑ ضلع اورنگ آباد سے اسمین شریک ہوے ہین۔ اور اسکے چھ مواضع معاوضہ مین انبڑ کو دے گئے۔ اس کے شمال مین جاگیری تعلقہ پرتور ہے جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۲۸۲۱۳) تھی۔ اسکے نوے مواضع ہین اور پرتور (۴۰۴۳) اسکا مستقر ہے جو حیدرآباد گوداوری ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔ اسکا رقبہ ۳۷۴ مربع میل ہے اور اسمین ایک روئی صاف کرنیکا کارخانہ مغلائی اور انگریزی ٹپہ خانہ اور اسکول و دواخانہ بھی ہین۔ یہ پچھلے دونون جاگیر کی طرف سے

قایم ہین۔

قصبہ سمبت — یہ تعلقہ سمبت کا مستقر خطوط ۲۰°۱۹' شمالی و ۰۰°۱۰' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۸۴۴۵) تھی۔ تحصیل اور امین کی کچہری کے علاوہ اسمین تین اسکول اور ڈپہ خانہ بھی ہین۔ یہ غلہ کی تجارت کا معتبر مرکز ہے۔

قصبہ گنگا کھیڑ — یہ ایک جاگیر کا مستقر ہے جو خطوط ۱۸°۵۸' شمالی اور ۷۶°۵۰' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۷۰۰۱)۔ اسمین دو مدرسہ مغلائی اور انگریزی ڈپہ خانہ۔ امین کوتوالی اور سب رجسٹرار کے دفتر ہین۔ گنگا کھیڑ گوداوری کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے اور یہان ایک پختہ گھاٹ بھی ہے جہان موسم بارش اور سرما مین بذریعہ کشتیون کے عبور کیا جاتا ہے۔ یہ ایک تجارتی قصبہ ہے جو حیدرآباد گوداوری ریلوے کی بنگلی اسٹیشن سے چودہ میل جانب شرق شمال واقع ہے۔

قصبہ ہنگولی — یہ تعلقہ ہنگولی کا مستقر اور خطوط ۱۹°۴۳' شمالی و ۷۷°۹' شرقی پر واقع ہوا ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۷۲۵۶) تھی جنمین (۱۱۳۹۵) ہندو (۵۲۸۹) مسلمان اور ۵۲ عیسائی تھے۔ اسمین تین اسکول ہین جنمین ۲۳۰ طالب علم پڑہتے ہین۔ منجملہ انکے ایک مڈل اسکول اور ایک اردو کنیا کا مدرسہ ہے۔ یہ دوم تعلقہدار کا بھی مستقر ہے اور اسمین مغلائی و انگریزی ڈپہ خانہ عدالت منصفی دواخانہ و روئی صاف کرنے اور ایک روئی دبانیکا کارخانہ ہین۔ ۱۹۰۳ء تک یہان کنٹنجنٹ کی چھاونی تھی اوسکی برخاست کے بعد سرکار عالی کی کچھ فوج یہان رکھی گئی ہے۔ یہ کپاس کی بہت بڑی منڈی ہے اور اس وجہ سے بھی زیادہ تر مشہور ہے کہ ۱۹۰۳ء مین الندادھگی کی کارروائی یہان سے شروع ہوئی۔ چودہ میل ہنگولی کے جنوب غرب مین موضع اونڈہ ہے

جہان ایک بڑی دیول کا ویرانہ ہے جسکو اورنگ زیب نے منہدم کیا تھا۔ اوسکی کرسی پر اعلیٰ درجہ کی سنگتراشی کی ہوئی ہے جو ایلورہ کے کیلاسا کے دیول سے مشابہ ہے۔

قصبہ مانوٹ

یہ تعلقۂ پاتھریکا ایک قصبہ ہے جو خطوط ۱۹° ۱۸′ شمالی و ۷۶° ۳۰′ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۵،۳۹۵) یہ غلہ کی تجارت کی بڑی منڈی ہے جو حیدرآباد گودادری ریلوے لین سے پانچ میل جانب جنوب واقع ہے اسمین مغلائی اور انگریزی ٹپہ خانہ اور چار مدرسہ ہین۔

قصبہ پربھنی

یہ قصبہ جو تعلقہ و ضلع کا مستقر ہے خطوط ۱۹° ۱۶′ شمالی و ۷۶° ۴۰′ شرقی کے تقاطع پر واقع ہے مردم شماری ۱۹۰۱ء (۹۹۵۸) دفاتر ضلع و تحصیل کے علاوہ عدالت دیوانی و منصفی و ٹپہ خانہ مغلائی و انگریزی و دواخانہ و دفتر مہتمم پولیس اور چار مدرسہ بھی یہان موجود ہین جنمین سے ایک مڈل اسکول ہے۔ پربھنی حیدرآباد گودادری ریلوے کا اسٹیشن بھی ہے اور غلہ و کپاس کی بڑی پذیر تجارت گاہ ہے۔ اسمین روئی دبانے اور صاف کرنیکے تین کارخانہ بھی ہین۔

قصبہ پاتھری

یہ تعلقہ پاتھری کا مستقر ہے اور خطوط ۱۹° ۱۵′ شمالی و ۷۶° ۲۰′ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۵،۲۸) اسمین دفاتر تحصیل و امین پولیس و ٹپہ خانہ اور دو اسکول ہین۔

قصبہ سون چھ

یہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کی جاگیری تعلقہ کا مستقر ہے جو خطوط ۱۹° ۲′ شمالی اور ۷۶° ۲۹′ شرقی پر واقع ہوا ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۵،۵۹) ۱۸۹۱ء مین وان ندی کی طغیانی اور ۱۸۹۶ء کے قحط سے اسکو سخت نقصان پہونچا۔ اسمین ٹپہ خانہ تھانۂ پولیس اور دو مدرسہ ہین۔ ریشمی ساڑیان اور عمدہ سوتی اور ریشمی کپڑے یہان تیار ہوتے ہین اور بہت دور دور بھیجے جاتے ہین۔ تیسرا حصہ اسکے باشندون کا باغبانی پر گذر کرتا ہے۔ اس کے گرد حصار ہے

اور یہ معتبر مرکز تجارت کا ہے۔

ضلع ناندیڑ

حدود صوبت طبعی اصیاروں اور ندیوں کے سلسلے۔

یہ صوبہ اورنگ آباد ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے جو ملک سرکار عالی کے شمال مین درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸° ۲۸' و ۱۹° ۳۱' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۷° ۴۰' و ۷۸° ۹' کے واقع ہے اور اسکا رقبہ (۳۳۴۹) مربع میل† ہے۔ دریاے پائین گنگا اسکو صوبہ برار کے ضلع باسیم سے جدا کرتا ہے۔ اس کے مشرق مین ضلع نظام آباد۔ جنوب مین بیدر اور شمال و مغرب مین ضلع پربھنی واقع ہین۔ اس سلسلہ پہاڑ و نکا موسوم بہ بھاگ تھانا وری ضلع پربھنی سے اس ضلع گذرتے ہوئے نظام کو جاتا ہے جسکی سمت شمال غرب سے جنوب شرق ہے۔ چھوٹے سلسلے تعلقات ناندیڑ و قندہار و عثمان نگر و بھینسہ مین واقع ہین۔

اس کا سب سے معتبر دریا گوداوری ہے جو مغرب سے اسمین داخل ہوکر وسط ضلع مین ناندیڑ کے پاس سے بہتے ہوے ضلع نظام آباد مین داخل ہوجاتا ہے۔ پانجراندی جو اسکی سب سے بڑی معاون ہے پانجرا سنگم پر پانچ میل کنڈلواڑی کے مشرق مین گوداوری سے جا ملتی ہے۔ پائین گنگا ضلع کی شمالی سرحد ہے اور مشرق سمت مین بہتی ہے۔ دوسری چھوٹی ندیان آشنا گوداوری کی معاون ہے جو مشرقی سمت مین بہتے ہوے ناندیڑ سے دو میل کے فاصلہ پر گوداوری مین باوس کے پائین کنارہ کی طرف سے داخل ہوجاتی ہے۔ سدّ ہاندی معاون گوداوری

† یہ حدود ضلع کے اوس رقبہ سے متعلق ہین جبکہ ۱۸۹۱ء کے تغیرات اسمین واقع نہین ہوے تھے دیکھو مضمون مردم شماری ضلع

تعلقات ناندیڑ وبھینسہ مین سے گذرتی ہے۔ لینڈی تعلقہ ویگلور اور نہار تعلقات ویگلور و قندہار کو سیراب کرتی ہین۔

طبقات الارض

اس کے طبقات ارضی آرکیین نیس و دکن ٹرپ ہین جو ضلع کے مشرق و مغرب مین تناسباً واقع ہین

نباتات

اس ضلع مین ساگوان۔ مہوا۔ کھیر۔ املی۔ آم۔ ایپا۔ نیم اور گولر کے اقسام پائے جاتے ہین۔

حیوانات

بڑے وحشی جانور صرف تعلقہ حدگانون تین پائے جاتے ہین مثل شیر۔ تیندوا۔ ریچھ۔ جنگلی کتا تڑس بھیڑیا۔ سانبر۔ ہرن جنگلی بکری اور چیتل کے پرندون مین۔ تیتر۔ بٹیر۔ مور۔ ہریل اور بط ہین

موسم و اعتدال ہوا و بارش

باستثنا تعلقہ بیلونی جو کسیقدر مرطوب ہے باقی تمام ضلع خشک و صحت بخش ہے۔ ناندیڑ و قندہار مین مئی کے مہینے مین گرمی (۱۱۴) ہوتی ہے۔ مگر تعلقات حدگانون و عثمان نگر و ویگلور نسبتاً کمتر گرم ہین اور گرمی نسلو درجہ ہوتی ہے۔ ڈیسمبر مین صرف ساٹھ (۶۰) درجہ ہوتی ہے۔ اکیس سالہ اوسط از ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک بارش کا ۳۶ انچ تھا

تاریخ

یہ ضلع چالوکیون اور یادودنکے راج کا جزو تھا اور ناندیڑ وہی قدیم قلعہ نندگیری خیال کیا جاتا ہے علاء الدین خلجی نے چودھوین صدی کے ابتدا مین اسکو فتح کیا۔ بہمنیہ اور بور مین قطب شاہیہ کے سلطنت کا جزو رہا۔ جب اورنگ زیب نے دکن کو فتح کیا تو یہ ضمیمہ سلطنت دہلی کیا گیا مگر سلطنت آصفیہ جب اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین قایم ہوئی تو یہ ضلع دہلی سے علیحدہ کر لیا گیا۔

قندہار و ناندیڑ مین مسلمان بزرگون کی متعدد قبرین ہین اور قلعہ قدیم ناندیڑ مین دکھنی سکھون کا گرودوارہ ہے جہان گرو گوبند کی سمادھ ہے۔ قصبہ ناندیڑ مین دو مسجدین ایک ملک عنبر کی اور دوسری شاہان قطب شاہیہ کی بنا ہین۔ کہا جاتا ہے کہ قلعہ قندہار کو سو بدیو راجہ قندہار نے چوتھی

صدی عیسوی مین بنایا تھا اور شاید اسکو ملکھیڑ کے راشٹر کوٹا راجہ کرشنا ثالث سے تعلق ہو جو خداوند قندہاپور اکہلاتا تھا۔ اس کے اطراف مین خندق اور حصار ہے۔ ویلگلور مین گنداہ مہاراج کی قدیم دیول ہے اور بھینسہ مین بھی ایک دیول جو ہمارپنتی طریقہ کی بنا موجود ہے۔

مردم شماری

اس ضلع قصبات و مواضع کی تعداد بشمول پائگاہ و جاگیرات (۱۱۷۴) ہے۔ اسکی تین مردم شماریان حسب ذیل ہین ۱۸۹۱ء (۶۰۲۳۶۳) ۱۸۹۱ء (۶۳۲۵۲۲) اور ۱۹۰۱ء (۵۰۳۶۸۴)۔ ۱۹۰۱ء کی کمی کی وجہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کا قحط شدید ہے۔ اس کے معتبر قصبات ناندیڑ (۱۴۱۸۴) تفوس) بھینسہ (۷۱۲۶)۔ ویلگلور (۶۹۱۷) اور ملکھیڑ (۶۱۴۸) ہین۔ ناندیڑ ضلع کا مستقر ہے۔ نوای فیصدی ضلع کے نفوس ہندو اور دس فیصدی مسلمان ہین۔ ستر فیصدی سے زاید کی زبان مرہٹی اور چودا فیصدی کی تلنگی ہے۔ تختۂ ذیل سے ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا حال ظاہر ہوگا۔

نام تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین	
عثمان نگر	۲۵۸	+	۸۶	۳۰۵۷۷	۱۱۸	-۲۲/۱	نفوس کی تعداد گزشتہ سے کم ہوئی
جدگانون	۴۱۹	+	۱۴۱	۴۳۶۰۲	۱۰۴	-۴۱/۸	
بھینسہ	۲۱۷	۱	۷۷	۳۹۱۰۰	۱۸۰	-۱۸/۳	
بیلولی	۱۹۸	+	۸۵	۳۳۸۷۰	۱۷۳	-۲/۳	
ویلگلور	۲۶۷	۱	۱۰۳	۴۹۳۲۴	۲۲۶	-۲/۵	
قندہار	۵۵۳	۱	۱۵۳	۷۸۵۴۶	۱۴۲	-۲۴/۰	
ناندیڑ	۶۳۲	۱	۲۵۰	۹۲۴۷۹	۱۴۶	-۲۲/۲	
جاگیرات وغیرہ	۸۰۵	+	۲۷۵	۱۳۶۱۸۶	۱۶۹	-۱۹/۰	
میزان ضلع	۳۳۴۹	۴	۱۱۷۰	۵۰۳۶۸۴	۱۵۰	-۲۰/۲	۱۱۰۰۱

۱۹۰۵ء مین تعلقہ مدہول وچند مواضع تعلقہ بانسواڑہ ضلع نظام آباد سے اسمین شریک ہوے اور تعلقہ بھینسہ مدہول مین ضم ہوا اور عثمان نگر تعلقات بیلولی و قندہار مین تقسیم کیا گیا۔ تعلقہ ناندیڑ کے شمالی دیہات تعلقات کلنوری ضلع پربھنی مین شامل ہوے اور بعض حصص اوسکے تعلقات صدگانون اور مدہول مین شامل کئے گئے۔ بحالت موجودہ اس ضلع مین چھ تعلقات صدگانون مدہول۔ بیلولی۔ دیگلور۔ قندہار اور ناندیڑ اور ایک علاقہ پالیگاہ اور ایک تعلقہ جاگیر شامل ہین۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

زراعت پیشہ زاتونکی تعداد (۱۷۱۹۰۱) یعنی ۳۴ فیصدی ہے جنمین معتبر زاتین مرہٹہ کاپو یعنی کنبی (۱۲۹۷۴۵) اور کولی (۱۵۵۲۵) ہین۔ اسکے بعد تجارت پیشہ زاتون مین منجملہ (۴۸۶۰۰) وانی (۲۴۹۰۰) اور کوٹھی (۱۱۶۰۰) ہین۔ چھوٹی زاتون مین دہنگر (۴۵۰۰۰)۔ مہار یعنی سائیس (۳۶۴۰۰) اور رانگ یعنی چمار (۳۳۰۰۰) ہین۔ یہ پچھلی دو زاتین زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین۔ برہمن صرف (۱۰۲۰۰) ہین۔ ضلع کل نفوس کی ۶۵ فیصدی سے زائد کی گذر زراعت پر ہوتی ہے۔

حالات زراعت

باستثنار تعلقہ قندہار باقی کل ضلع کی زمین ریگڑ ہے۔ تعلقات قندہار و ناندیڑ و بھینسہ کے بعض حصص کیسقدر پہاڑی ہین باقی زمین تقریبًا مسطح ہے اور نشیب و فراز خفیف ہے۔ ربیع کی پیداوار کثرت سے بوئی جاتی ہے جسمین جوار چنا مٹر گیہون اور اجناس رد غندار شامل ہین اور خریف کی پیداوار زردو براری جوار باجرا السی کپاس اور مکائی اور دوسرے نلات پر مشتمل ہے۔

مقدار مواذین زراعت و پیداوار

رعیتواری طریقہ مالگذاری جاری ہے ۱۹۰۱ء مین اراضی خالصہ کا رقبہ (۲۵۴۴) مربع میل تھا جسکے منجملہ (۱۹۶۱) مربع میل مزروع۔ (۲۰۲) قابل زراعت بنجر و افتادہ۔ (۳۱۵) جنگلات اور ۶۵ مربع میل غیر قابل زراعت تھے۔ لوگونکی عام غذا جوار ہے جو رقبہ مزروعہ کی ۵۲ فیصدی ہے۔ دوسرے

مویشی۔ مٹو بھیڑ اور بکریاں

غلات مثل باجرا تور و دیگر حبوبات (۱۹۰) مربع میل۔ اجناس رو غندار (۹۹) اور گیہون ۸۲ مربع میل تہا اگرچہ اس ضلع مین کوئی خاص نسل کے جانور نہین ہین مگر جو یہان پائے جاتے ہین وہ مضبوط اور ریگڑ کے لئے نہایت موزون ہین۔ بھیڑ معمولی قسم کی ہوتی ہین مگر بکریان دودہ کی عمدہ ہین اور آٹھ روپیہ راس تک فروخت ہوتی ہین۔ مالیگانون ضلع بیدر کے گھوڑون اور مویشی کی جاترا کے موقوف ہونیکے قبل بوجہ طاعون (۱۸۹۶ء) کے یہان کے پٹیل و پٹواری و معتبر رعایا بہت سارے ٹٹو پالتے تہے۔ سرکاری تخمی گھوڑے نسل کی ترقی کے لئے کل تعلقات مین رکھے گئے ہین۔

آبپاشی

معتبر ذریعہ آبپاشی کا باولیان ہین جنکی تعداد (۵۷۶۴) ہے۔ انکے علاوہ ۱۶۹ بڑے اور چھوٹے تالاب اور ۱۶۳ دیگر ذرایع مثل متھڑی اور نالونکے ہین۔ یہ سب عمدہ حالت تعمیر مین ہین

جنگلات

اسکا رقبہ صحرائی بہت ہی محدود ہے جسمین (۱۱) مربع میل محصورہ اور دو سو میل غیر محفوظہ ہے ساگوان۔ مہوا۔ آنبوس۔ کھیر اور انی جنگلی اشجار ہین۔ جنگلات صرف تعلقات بھینسہ و حدگانون و ناندیڑ مین واقع ہین۔

معدنیات

عمدہ بسالٹ و گرانیٹ و ناندیڑ کے اطراف مین اور چونیکا پتھر تعلقات ویلگور و بھینسہ و تندہار مین ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

ناندیڑ کے سیلے مشمو اور ڈہاکہ کے ململ کے ساتھ بخوبی مقابلہ کر سکتے ہین۔ یہ سیلا جو قلیل مقدار مین تیار ہوتا ہے سب باہر بھیجا جاتا ہے۔ حیدرآباد مین اسکی بڑی قدر ہے اور اچھی قیمت سے بکتا ہے خصوصاً وہ جو دستارون کے لئے ہوتا ہے اور اس کے رومال اور ساڑیان سنہری

ورد پہلی کور کی بھی مثل بنارس کے مال کے ہوتی ہین - غربا کے لئے معمولی سوتی کپڑا بھی تیار ہوتا ہے - تعلقات ویگلور و بھینسہ مین گاڑھا کپڑا پردون اور دستر خوانون کے لئے چھپتا ہے - سونے اور چاندی کے تار بنانیکا ایک کارخانہ خاص ناندیڑ مین موجود ہے - مجاہد پٹھہ مین موٹا کاغذ اور کھیڑ مین تانبے اور پیتل کے برتن تیار ہوتے ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین اس ضلع مین تین روئی صاف کرنے اور تین اوس کے دبانے کے کارخانے جاری تھے جنمین ۴۵۰ آدمی کام کرتے تھے سنہ ۱۹۰۰ء سے حیدرآباد گوداوری ریلوے کے یہان جاری ہونے سے اس حرفت کو تازیانہ ہوا ہے اور چار اور کارخانے روئی صاف کرنے کے یہان پر زیر تعمیر ہین -

تجارت

معظم برآمد ضلع مین کپاس - السی - تیل - گھی - جوار - کپڑا اور سیلے - نیل اور غلات شامل ہین اور معتبر درآمد سوتی اور اونی کپڑون - خام ریشم - سونا چاندی - ولایتی شکر - افیون - معدنی تیل اور تانبے اور پیتل کے پتر اور ظروف پر مشتمل ہے - اکثر حصہ تجارت کا متعلقہ اضلاع کے ساتھ ہے مگر کپاس - السی اور تیل بمبئی کو اور گھی تیل اور غلہ حیدرآباد کو جاتا ہے - اندرونی تجارت والی کوٹھی اور مومنون کے ہاتھ مین ہے لیکن بھاٹئے اور کچھی لوگ بیرونی تجارت مین مصروف ہین سنہ ۱۹۰۱ء سے جو حیدرآباد گوداوری ریلوے جاری ہوئی ہے تجارت کے راستون کو بدل دیا ہے جو آگے اوسکے حیدرآباد واکولہ سے ہوا کرتی تھی -

ریلوے اور سڑکین

حیدرآباد گوداوری لین ضلع مین مشرق سے مغرب کو پچاس میل تک گذرتی ہے اور اسکے چھ اسٹیشن ہین - ضلع مین (۱۴۱) میل کی خام سڑکین ہین - ایک ناندیڑ سے نکلکر عثمان نگر قندہار مین سے ہوتی ہوئی ویگلور جاتی ہے (۵۰) میل - دوسری ویگلور سے تا بیدر (۱۲) ناندیڑ تا ہنگولی (۱۲) تا مالکولی

(۲۵) تا دیگلور (۱۲) اور تا نرسل (۳۰ میل) - گوداوری اور مانجرا کے گھاٹ پر ٹوکرے اور ڈونگے عبور کے لئے رکھے گئے ہین -

قحط

قدیم قحطون کا کچھ حال معلوم نہین - ۱۸۱۹ء مین اس ضلع اور اضلاع متصلہ مین شدید گرانی ہوئی تھی جسکو کال کہتے ہین - ۱۸۹۶ء مین بھی گرانی ہوئی تھی اور لوگ اوس کے صدمہ سے سنبھلنے نہین پائے تھے کہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کا قحط واقع ہوا - جملہ کنوین اور ندیان خشک ہوگئین اور گوداوری مین ایک قطرہ پانی کا نہین تھا - ۱۸۹۹ء مین ۱۵ انچ بارش ہوئی جو اوسط کے نصف سے بھی کمتر تھی - خریف و ربیع کی پیداوار چار آنہ اور ایک آنہ فی روپیہ تھی - باوجود سوا دو لاکھ روپیہ خرچ کے ہزارون جانین تلف ہوئین اور مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بمقابل مردم شماری ۱۸۹۱ء کے (۴۵۸۹۲) نفوس کی کمی ہوئی - اور بائیس فیصدی مویشی تلف ہوئے -

ضلع کی بڑی تقسیمین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون مین منقسم ہے - ایک مین تعلقات ناندیڑ و قندہار - دوسرے مین دیگلور و بیلولی اور تیسری قسمت مین مدہول اور مدگانون ہین - پہلی دونون قسمتین ہر ایک ایک درجہ تعلقدار کے تفویض ہے اور پہلی قسمت سوم تعلقدار کے سپرد ہے اور اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتین کے کام کی نگرانی کرتے ہین - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے مگر ناندیڑ مین ایک نایب تحصیلدار بھی ہے -

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

عدالت ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین اور تین تحتانی عدالتین منصفون کے سپرد ہین - اول تعلقدار چیف مجسٹریٹ ہین اور ناظم دیوانی جائینٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اقتدارات فوجداری کو اول تعلقدار کے مستقر سے دور رہنے کے وقت استعمال کرتے ہین - دونون دوم تعلقدارون کو بطور خاص اقتدارات

درجہ اول اور سوم متعلقداراور تحصیلداروں کو اقتدارات درجۂ دوم وسوم حاصل ہیں۔ معمولی سالوں میں جرایم شدید کمتر ہوتے ہیں البتہ خراب فصلوں میں ڈکیتی وسرقۂ مویشی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

انتظام مالگذاری

قبل ضلعبندی قبضہ پرلگان مقرر کیجاتی تھی اور رقم نقد یا جنس میں وصول ہوتی تھی۔ ۱۸۶۶ء میں نقدی وصول کے ساتھ رعیتواری طریقہ جاری ہوا۔ ۱۸۸۰ء میں ایک سرسری پیمایش کی گئی مگر ۱۸۸۹ء میں پختہ بندوبست پندرہ سال کی میعاد کے لئے کیا گیا۔ اور دہارے اضلاع اورنگ آباد و بیڑ وصوبۂ برار کے مطابق مقرر ہوے بندوبست مالگذاری میں (۷،۳۹) فیصدی کا اضافہ ہوا اور پیمایش سے (۴۶) فیصدی بمقابلہ گذشتہ رقبہ میں زیادتی ہوئی۔ اوسط دہارا خشکی کا عہ ۱۳/۱۶ روپے فی ایکر ہے (اعلےٰ عہ۔ اقل ۳/) اور تری کا دہارا لعہ روپیہ فی ایکر (اعلیٰ ۵ عہ۔ اقل ہے)۔ دوفصلہ زمینوں کے لئے دوسری فصل کا دہارا پہلی فصل کا نصف ہے۔ ترکیے دہارے جو دئے گئے ہیں وہ فصل آبی کے ہیں۔ نابی میں اعلیٰ فی ایکر عہ اور اقل حہ ہے

ضلع کی مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی تخمۂ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	ک لاکھ	ک لاکھ	ک لاکھ	ک لاکھ
جملہ آمدنی ضلع	ک لاکھ	ک لاکھ	ک لاکھ	ک لاکھ

۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے فی الحال مالگذاری اراضی ک لاکھ روپیہ ہے۔

لوکل بورڈ وصفائی

۱۸۹۹ء سے ایک آنہ کا سیس فی روپیہ زر مالگذاری پر لینا جاری ہوا اور لوکل بورڈ قایم ہوے کل سیس کی رقم کا ایک ربع یعنی بیس ہزار چھ سو روپیہ صفائیون اور مقامی کاموں کے لئے

رکھے گئے۔ اول تعلقدار ضلع کے بورڈ کے میر مجلس اور تحصیلدار تعلقات کے بورڈ دنکے صدر نشین ہین لیکن دوم تعلقدار اپنے مستقر کے بورڈ کے صدر نشین ہوتے ہین۔ خاص ناندیڑ مین ایک صفائی ہے اور تعلقات کے مستقرات پر مختصر سا عملہ صفائی کا مقرر ہے اور ضلع و تعلقات کے بورڈ اپنی اپنی صفائیون کا کام بھی دیکھتے ہین۔ لوکل بورڈ کے مصارف ۱۹۰۱ء مین ۱۰۰۰ روپیہ تھے

کوتوال و محابس

اوّل تعلقدار ضلع کی پولیس کے افسر اعلیٰ ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین جنکے ماتحت آٹھ ہین۔ ۴ تحتانی افسر ۴۸۳ جوان و ۲۵ سوار ہین جو ۲۹ تھانون اور ۳۶ چوکیون مین منقسم ہین۔ ناندیڑ مین ایک صدر محبس ہے اور دو ردست تحصیلون مین قیدیونکے لئے کمرہ ہین۔ کم میعاد کے قیدی ضلع کے محبس مین رکھے جاتے ہین اور چھ ماہ سے زاید میعاد ہو تو سنٹرل جیل اورنگ آباد کو بھیجدئے جاتے ہین۔

تعلیم

۱۹۰۱ء مین لکھنے پڑھنے والون کی فیصدی نسبت ۱/۲ تھی (مرد ۲/۴ - عورتین ۰/۳) اس لئے بلحاظ تعلیم یہ ضلع اوسط درجہ مین ہے۔ طالب علمونکی تعداد ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین (۶۶۵) و (۹۵۱) و (۲۳۴۶) و (۲۹۰۵) تھی۔ ۱۹۰۳ء مین ۶۳ ابتدائی اور تین مڈل اسکول تھے اور ۱۵۵ لڑکیان اس سال زیر تعلیم تھین۔ تعلیم کا کل خرچ ۱۹۰۱ء مین ۱۰۰۰ ہزار روپیہ تھا جسکے بمجملہ ۱۰۰۰ صیغہ تعلیمات نے اور تتمہ لوکل بورڈ سے دیا گیا۔ جملہ اجرت تعلیم ۱۸۵۰ روپیہ تھی۔

دواخانے اور حکیمانی

ضلع مین دو شفاخانہ ہین جنمین چھ مریضان داخلی کے رہنے کی جاے ہے۔ ۱۹۰۱ء مین (۲۰۶۰) مریضان خارجی اور ۷۳ مریضان داخلی زیر علاج رہے اور ۳۴۹ عمل جراحی کئے گئے

خزانۂ سرکار سے اسکا جملہ خرچ سمت ۹ روپیہ دیا گیا سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۶۰) لڑکیونکے ٹیکا لگایا گیا یعنی ۷۱ رانی ہزار نفوس ضلع۔

تعلقہ حدگانون

یہ تعلقہ ضلع ناندیڑ کے شمال مین واقع اور پائین گنگا اسکو برار کے ضلع باسیم سے جدا کرتی ہے اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۰۴۲۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۹۰۱۰۶) تھی اور یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ اسکا رقبہ (۴۰۶) مربع میل تھا۔ تھوڑے دنون آگے تک اسمین ۱۶۱ مواضع تھے جنمین بیس مواضع جاگیر کے تھے اور حدگانون (۱۲) نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۲ لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین ریگڑ و چکنوٹ ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین چند مواضع ناندیڑ سے اسمین شامل ہوے۔

تعلقہ مدہول

یہ ضلع ناندیڑ کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات ۳۳۵ مربع میل تھا اور مردم شماری (۵۰۲۴۷) اور مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء کی (۶۲۱۲۴) تھی۔ یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط سے واقع ہوئی۔ اسمین (۱۱۵) مواضع تھے جنمین مواضع جاگیر ۲۵ تھے اور قصبۂ مدہول (۴۰۰۰ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱۰۷) لاکھ روپیہ تھی سنہ ۱۹۰۵ء تک یہ تعلقہ ضلع اندور (نظام آباد) کا جزو تھا۔ یہان منتقل ہونیکے بعد تعلقۂ بھینسہ وجزو ناندیڑ کے شمول سے اس کے حدود مین توسیع ہوئی۔ اسکی زمینین اکثر ریگڑ ہین۔

تعلقہ بیلوس

یہ تعلقہ ضلع ناندیڑ کے جنوب شرق مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۴۹۲۵) اور رقبہ (۲۶۹) مربع میل تھا۔ سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۵۶۱۰۰) تھی۔ کمی کی وجہ سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط ہے۔ تھوڑے دنون آگے تک اسمین (۱۱۸) مواضع تھے جنمین مواضع جاگیر ۲۳ تھے

اور بیلول (۲۹۲۶ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ دریاے گوداوری اسکے شمال اور دریاے مانجرا اسکے مشرق مین بہتی ہین اور مانجرا اسکو ضلع نظام آباد سے جدا کرتا ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱/۶) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین چکنوٹ و ریگڑ ہین۔ سنہ ۱۹۰۵ء تعلقہ عثمان نگر سے چند مواضع اسمین شامل کیے گئے۔

تعلقہ دیگلور

یہ ضلع ناندیڑ کا جنوبی تعلقہ ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسمین (۳۴۷۸۷) نفوس آباد تھے اور اسکا رقبہ (۳۹۷) مربع میل۔ سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۷۹۳۷) تھی۔ سنہ ۱۹۰۱ء کا قحط اس کمی کا باعث ہے۔ اسمین تھوڑے دنون آگے تک ایک قصبہ دیگلور (۶۹۱۷ نفوس) اس کا مستقر اور ۱۵۹ مواضع تھے جنمین مواضع جاگیر ۵۶ تھے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۲ لاکھ روپیہ تھی۔ مانجرا ندی اسکی شرقی اور لینڈی ندی اسکی جنوبی سرحد ہے۔ اس کی زمینین ریگڑ و چکنوٹ اور فی الحال رتیلی ہین۔ تعلقہ کھڑکہ علاقہ پائگاہ جسکی مردم شماری (۲۷۶۱۲) اور جس کے ۶۰ مواضع ہین اسکے مغرب مین واقع ہے جس کا رقبہ تقریباً ۲۶۵ مربع میل ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ دیگلور کے حدود مین بسبب شمول جزو تعلقہ بالسواڑہ ضلع نظام آباد و چند مواضع اودگیر ضلع بیدر توسیع کی گئی۔

تعلقہ تندار

یہ ضلع ناندیڑ کا مغربی تعلقہ ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۹۷۲۸) اور اس کا رقبہ (۶۸۰) مربع میل تھا۔ سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۱۲۸۵۲۵) تھی اور یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ تھوڑے دنون قبل تک اسمین ایک قصبہ کھیڑ (۶۱۴۸ نفوس) اس کا مستقر اور (۱۹۰) مواضع تھے جنمین مواضع جاگیر ۳۷ تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی

(۲/۵) لاکھ روپیہ تھی۔ اکثر حصہ اسکا ریگڑ ہے۔ ۱۹۰۵ء مین عثمان نگر کے چند مواضع کے شمول سے اسکے حدود مین توسیع ہوئی۔

تعلقہ ناندیڑ

یہ تعلقہ ضلع ناندیڑ کے مغرب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۱۰۲۱۵) اور ۱۸۹۱ء مین (۱۳۱؛۴۰) تھی۔ کمی کی وجہ ۱۹۰۰ء کا قحط ہے۔ اسکا رقبہ ۶۹۵ مربع میل تھا تھوڑی مدت آئے تک اسمین ایک قصبہ ناندیڑ (۱۴؛۸۴ نفوس) ضلع و تعلقہ کا مستقر اور (۲۷۶) مواضع تھے جنمین جاگیری مواضع ۴۶ تھے۔ دریاے گوداوری قصبہ ناندیڑ کے جنوب مین مغرب سے مشرق کی سمت مین روان ہے۔ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی اسکی (۲/۹) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین اکثر چکنوٹ اور ریگڑ ہین ۱۹۰۵ء مین اسکے بعض حصص تعلقات کلمندری و حدگانون و مدہول مین منتقل ہوے۔

تعلقہ عثمان نگر

سابقًا یہ ضلع ناندیڑ کا ایک تعلقہ تھا۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء بشمول جاگیرات (۳۷۶۶۴) اور ۱۹۰۱ء مین (۴۸۳۵۵) تھی۔ ۱۹۰۰ء کا قحط اس کمی کا جوابدار ہے۔ اس کا رقبہ (۲۹۰) مربع میل تھا۔ ۱۹۰۵ء مین یہ تعلقہ شکست ہوکر تعلقات بلولی و قندہار مین اسکے مواضع تقسیم کردئے گئے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱/۲) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ بھینسہ

یہ تعلقہ سابقًا ضلع ناندیڑ کے مشرق مین تھا اور ۱۹۰۵ء مین تعلقہ مدہول مین ضم ہوا۔

قصبہ بھینسہ

یہ قصبہ سابقًا تعلقہ بھینسہ کا مستقر تھا اور فی الحال تعلقہ مدہول کا ایک قصبہ ہے جو خطوط ۱۹° ۴۷' شمالی اور ۷۷° ۵۸' شرقی پر سدّ باندی کے شمالی کنارہ پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۱۲۶۷) اسمین دوم و سوم تعلقداروں اور امین پولیس کے دفاتر۔ عدالت منصفی۔ ٹپہ خانہ و داخانہ

دو اسکول اور ایک روئی صاف کرنیکا کارخانہ ہے۔ یہان کے ہفتہ واری بازار مین مویشی و غلہ و کپاس کی تجارت عمدہ ہوتی ہے۔ قصبہ کے اندر ایک جامع مسجد اور تین مسلمان بزرگون کے مزار ہین۔

قصبہ دیگلور — یہ تعلقہ دیگلور کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۳۴′ شمالی و ۷۷° ۵۴′ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۹۱۷) اسمین دو دم تعلقدار اور امین پولیس کے دفاتر۔ ٹپہ خانہ پولیس کا تھانہ۔ ایک مدرسہ اور دو اخانہ بھی ہین۔ یہان کے ہفتہ واری بازار مین غلہ کثرت سے فروخت ہوتا ہے۔ یہان شاہ ضیاء الدین رماعی کا مزار ہے جسکی زیارت کے لئے سالانہ عرس کیوقت بہت لوگ جمع ہوتے ہین۔ تالاب کے قریب ایک پرانی دیول ہے۔

قصبہ بھوکر — یہ قصبہ تعلقہ مدہول کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۵۹′ شمالی و ۷۷° ۵۵′ شرقی پر ۲۸ میل اندر کے شمال کو واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۴۰۶) اسمین ٹپہ خانہ امین کی کچہری اور ایک اسکول ہے جسمین (۱۲۰) طالب علم ہین۔

قصبہ مکھیڈ — یہ تعلقہ نندہار کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۴۲′ شمالی و ۷۷° ۴۰′ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۱۴۸)۔ یہ روئی کی تجارت کا ایک معتبر مرکز ہے اور ایک روئی صاف کرنیکا کارخانہ بھی ہے پیتل اور تانبے کے برتن یہان کثرت سے تیار ہوتے ہین۔ دفتر تحصیل کے علاوہ عدالت منصفی۔ امین کی کچہری دواخانہ ٹپہ خانہ ایک مدرسہ اور ایک قدیم ہندو دیول بھی ہین۔

قصبہ ناندیڑ — یہ ضلع و تعلقہ ناندیڑ کا مستقر خطوط ۱۹° ۹′ شمالی و ۷۷° ۲۰′ شرقی کے تقاطع پر گوداوری کے بامین یعنی شمالی کنارہ پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۱۴۱۸۴) تھی جنمین (۱۶۵۳) سکھ تھے۔ شاہجہان کے عہد مین ناندیڑ تلنگانہ پایہ تخت تھا۔ اوّل تعلقدار و تحصیلدار کے دفاتر

صدر منصف و منصف کی عدالتین امین پولیس کی کچہری ایک انگریزی اور ایک یونانی دواخانہ۔ پانچ اسکول صدر ڈاکخانہ اور ایک انگریزی پوسٹ آفس موجود ہین یہان کے ہفتہ واری بازار مین روئی و غلہ و کپاس کا بیوپار تیزی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ناندیڑ کے عمدہ سیلے اور سنہری کور کے رومال و ساڑیان مشہور ہین۔ یہ سیلے ڈاکہ کی مل سے بہت مشابہ ہین۔ گوداوری کے کنارہ پر اور قصبہ سے ملحق ایک پرانا قلعہ ہے جو فی الحال محبس کا کام دیتا اور جو راجہ گلم کا بنایا ہوا ہے یہان ہنود کی متعدد دیولین۔ دو قدیم مساجد اور میر عالم مرحوم کی سرا اور بہت سارے مسلمان بزرگون کے مزار ہین۔ شاہ عالم بہادر شاہ کے عہد مین گرو گوبند کو کسی افغان نے یہان قتل کیا اور گرودوارا یعنی اونکی سمادھی یہان ہے جسکی زیارت کے لئے تمام ہندوستان کے سکھ یہان آتے ہین۔ حیدرآباد گوداوری ریلوے کا اسٹیشن ناندیڑ قصبہ سے ایک میل جانب شمال واقع ہے قصبہ ناندیڑ حیدرآباد سے ۱۴۴ میل اورنگ آباد ۱۴۷ میل دور ہے۔

ضلع بیڑ

صدر و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

ضلع بیڑ صوبہ اورنگ آباد ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے جو جانب شمال و غرب ضلع اورنگ آباد و صوبہ بمبئی کے ضلع احمدنگر سے اور جانب شمال شرق ضلع پربھنی سے اور جانب شرق اضلاع ناندیڑ و بیدر سے اور جانب جنوب ضلع عثمان آباد سے محدود ہے۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸° ۴۸' و ۱۹° ۲۷' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۴° ۴۰' و ۷۶° ۵۰' واقع ہے۔ اسکا کل رقبہ (۴۴۶۰) مربع میل ہے مگر خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۳۹۲۶) مربع میل ہے باقی رقبہ جاگیرات کا

ہے۔ یہ ضلع دو طبیعی حصونپر منقسم ہے۔ جنوبی و شرقی حصہ سکا بالا گھاٹ اور تتمہ حصہ پائین گھاٹ کہلاتا ہے۔ تعلقات کیج و آنبہ و پاٹودہ و بیڑ کا ایک حصہ بالا گھاٹ پر واقع ہے اور باقی تعلقات و تعلقات مذکورہ کے باقی حصص پائین گھاٹ مین واقع ہین۔ غربی گھاٹ کا ایک پست سلسلہ اس ضلع مین احمد نگر سے آنبہ تک چلا گیا ہے۔

اس کی سب سے بڑی ندی دریاے گوداوری ہے جو اسکی شمالی سرحد واقع ہو کر اسکو ضلع اورنگ آباد سے جدا کرتا ہے۔ دوسری ندیان جو ضلع سے گزرتی ہین مانجرا و سندپھنا اور اوسکی معاون پنڈسرا اور ویجرتا ہین۔ پہلی دو ندیون کا منبع پاٹودہ مین ہے اور یہ دونون گوداوری کی معاون ہین۔

طبقات الارض

یہ ضلع دکن ٹرپ طبقات کے حدود مین واقع ہے۔ گوداوری اور اوسکی معاونین کی وادیونمین فوقانی پلایوسین یا پلائیسٹوسین زمانہ کے موٹی ریت اور چکنی مٹی کے طبقات ترپ کو ڈھانپے ہوے ہین اور مفقود الوجود حیوانات کی ہڈیان بطور رکازاتین نکلتی ہین۔

حیوانات

جنگل کے رقبہ کی کمی سے بڑے جانور بہت کم پائے جاتے ہین مگر کبھی کبھی پہاڑی جنگلونمین اتفاق سے شیر نظر آجاتا ہے۔ ہرن خرگوش۔ تیتر۔ جنگلی۔ سور۔ بھیڑیا۔ ریچھ و تیندوا اکثر ملجاتے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

اس ضلع کی آب و ہوا عموماً صحت بخش و معتدل ہے۔ بالا گھاٹ پر پاٹودہ مرتفع ترین مقام ہے اور موسم گرما مین بھی سرد رہتا ہے۔ بیڑ و ماجلگانون وگیہورائی بسبب پست ہونیکے گرم اور مرطوب ہین۔ اوسط متعدل بارش (۳۰) انچ ہے سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء مین (۱۵) انچ و (۲۰) انچ بارش ہوئی جو بہت کم تھی اور جسکا نتیجہ سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط شدید تھا۔

تاریخ

پانڈوون اور کوردون کے زمانہ مین بیڑ کا نام درگاوتی تھا بعد کو بلنی کہلانے لگا۔ لیکن جب بکرماجیت

کی بہن چمپاوتی نے اسکو فتح کیا تو اسکا نام چمپاوتی نگر رکھا۔ کوئی قابل وثوق حالات اسکے معلوم نہین لیکن یہ ضلع غالبًا پالی ورپلی آندہرا چاٹو کیا۔ راشٹراکوٹا اور دیوگری کے یادوراجاؤنکے قبضہ مین رہا ہوگا اور یادو دولتسے دہلی کے مسلمان بادشاہون کے قبضہ مین آیا۔ ۱۳۲۶ء مین محمد تغلق نے اسکا نام بدلکر بیڑ رکھا۔ اوسکے انتقال کے بعد یہ قصبہ پالی ورپلی بہمنیہ ونظام شاہیہ و عادلشاہیہ سلاطین کے قبضہ مین آیا۔ ۱۶۳۶ء مین مغلون نے اسکو فتح کرکے پھر ضمیمۂ دہلی کیا مگر اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین جب دولت آصفیہ قایم ہوئی تو یہ ضلع بھی دہلی سے علٰحدہ کرلیا گیا۔

آثار عتیقہ

بیڑ کا علاقہ اور عمارات بلحاظ قدامت خالی از دلچسپی نہین ہین۔ دیہاتون مین ایک قلعہ احمد نگر کے بادشاہون کا بنایا ہوا ہے اور ایک مسجد ہندو وضع تعمیر پر محمد تغلق کے جنرل کی بنائی ہوئی ہے موجود ہے۔ آنبہ مین جوگائی کا مشہور مندر ہے اور پرلی مین بیجناتھ کی دیول ہندوؤنکی مشہور زیارتگاہ ہے۔

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات ومواضع کی تعداد بشمول جاگیرات (۱۰۰۴) ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین تناسبًا (۵۰۵،۳۲۵) و (۶،۴۴،۷۲۲) و (۴۹۲۲۵۸) تھی اور یہ کثیر کمی ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ اس کے معتبر قصبات بیڑ (۱۶،۶۷۱)۔ آینہ (۱۲۶۲۸) پرلی (۷۲۸۹) اور ماجلگانون (۵۶۹۸) ہین۔ نود فیصدی سے زیادہ لوگ ہندو ہین اور (۸۷) فیصدی کی زیادہ مرہٹی ہے۔ تخمہ ذیل سے ۱۹۰۱ء کے مواذین مردم شماری ظاہر ہونگے

تعلقات	رقبہ مربع میلوں نہین	تعداد تعصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت درمیان مردم شماری ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد پڑھنے لکھنے والونکی
بیڑ	۸۰۱	۱	۱۵۵	۷۱٫۶۰۸	۹۹	۲۷٫۳ —	
گیورائی	۴۵۶	+	۱۱۹	۵۰٫۶۷۲	۱۱۱	۲۸٫۱ —	
ماجلگانون	۶۲۲	۱	۱۷۲	۹۹۲۹	۱۵۹	۷٫۹ —	
آبنہ	۶۶۷	۲	۱۱۴	۷۲٫۱۷	۱۰۸	۲۵٫۰ —	
کیج	۴۴۵	+	۱۰۴	۴۶٫۵۹۰	۱۰۴	۳۴٫۴ —	
آشٹی	۵۹۴	+	۱۲۲	۵۱٫۹۹۹	۸۸	۲۲٫۷ —	
پاٹودہ	۳۴۱	+	۷۱	۲۹٫۱۱۶	۹۵	۲۸٫۷ —	
جاگیرات وغیرہ	۵۳۴	+	۱۴۳	۷۳٫۳۵۷	۱۳۷	۲۴٫۹ —	
میزان ضلع	۴۴۶۰	۴	۱۰۰۰	۴۹۲٫۵۸	۱۱۰	۲۳٫۴ —	۱۴۸۵۲

تعلقہ واری اعداد نامعلوم

سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ کیج آبنہ مین ضم کردیا گیا اور نام آبنہ کا قایم رکھا گیا۔

رعایا کی ذاتین اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد مرہٹہ کنبیونکی ہے جو (۱۹۶۰۰۰) یعنی کل نفوس ضلع کے (۳۹) فیصدی سے بھی زاید ہین۔ دوسری زراعت پیشہ ذاتین منجارہ (۳۶۴۰۰) اور کولی (۲۶۰۰) ہین۔ زراعت کارون کے بعد بلحاظ تعداد مہار (۴۱۳۰۰)۔ دہنگر (۲۶۰۰)۔ مانگ یا چار (۲۵۳۷۰) برہمن (۶۰۰) اور مالی یعنی باغبان (۱۲۷۰۰) ہین۔ تجارت پیشہ مین وانی (۶۹۶۰) اور ماڑواڑی (۶۱۰۰) ہین۔ کل نفوس جنکی گذر زراعت پر منحصر ہے (۲۶۵۲۰۰) نفوس یعنی کل نفوس ضلع کے فیصدی ۵۴ ہین

عام حالات زراعت

کل ضلع ترپ اجمار کے حدود مین واقع ہوا ہے اور اسی وجہ سے اوسکی زمینین ریگڑ کی ہین - خصوصاً تعلقات بیڑ و گجرائی و ماجلگان اور کیج ہین - باقی تعلقات مین مسب اور کھرب زمینین ریگڑ کے ساتھ ہی ساتھ پائی جاتی ہین - فصل ربیع مین کپاس - سفید جوار - چنا - تل - اور گیہون ریگڑ مین بوئے جاتے ہین اور خریف مین باجرا اور کپاس مسب ہین اور زرد جوار - باجرا - انسام دال واجناس روغندار کھرب یا چلکو نمین بوئے جاتے ہین - اس ضلع مین کپاس اور السی کثرت سے پیدا ہوتی ہے -

معظم موازین زراعت و معظم غلات

اس ضلع مین رعیتواری طریقہ جاری ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۳۹۲۶) مربع میل حسین (۲۴۳۰) مربع میل مزروع تھے - (۶۱۴) قابل زراعت بنجر و افتادہ اور (۸۸۲) غیر قابل زراعت تھے - سنہ ۱۹۰۳ء مین مزروعہ کا رقبہ (۳۰۴۴) مربع میل تھا معظم غلات جوار و باجرا ہین جنکا رقبہ کل رقبۂ مزروعہ کا (۲۳) و (۱۴) فیصدی ہے - انکے بعد گیہون اور دہان ہین جنکا رقبہ (۵۳) اور (۹۸) مربع میل ہے - کپاس جو کل تعلقات مین بوئی جاتی ہے (۳۱۰) مربع میل تھی اور اجناس روغندار (۱۱۸) مربع میل -

ترقی زراعت

گذشتہ بندوبست سے جو سنہ ۱۸۹۳ء مین ہوا کل قابل کاشت اراضی اٹھا لیگئی ہے اور توسیع قبضہ ممکن نہین گو گذشتہ قحط مین رقبۂ مزروعہ بہت کچھ گھٹ گیا تھا کیونکہ زراعت پیشہ اقوام مین تعلقات زیادہ ہوئی تھین - رعایا نے نئے تخم یا عمدہ آلات زراعت کے استعمال مین کوئی دلچسپی ظاہر نہین کی -

مویشی - نسل بھیڑ - بکریان

اس ضلع مین کوئی خاص نسل مویشی کی نہین ہے مگر جو بیل پیدا ہوتے ہین وہ ریگڑ کے لئے نہایت

مویشی ہین بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہین۔ عمدہ قسم کے ٹٹو پچاس روپیہ سے پچیتر روپیہ تک کو بکتے ہین۔ اور جو ٹٹو اور گھوڑے عربی النسل ہین اونکی قیمت سو روپیہ چار سو روپیہ تک ہوتی ہے۔ جملہ تعلقات کے مستقر و نیز تحمی عربی گھوڑے رکھے گئے ہین تاکہ گھوڑون کی نسل مین ترقی ہو اور رعایا نے اس سے فائدہ اوٹھانے مین کوتاہی نہین کی ہے۔

آبپاشی

تری کا رقبہ صرف (۸۶) مربع میل ہے جسکی آبپاشی (۸۵۳۷) باولیون سے ہوتی ہے جو عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔ ندیون کے پانی سے بسبب اونکی نیلیون کے نشیب مین ہونے کے آبپاشی نہین ہوسکتی ہے۔ بیڑ کے تین میل جانب مشرق ایک بڑی باولی جو موسوم بہ خزانہ باولی ہے اور تعمیر کا ایک حیرت افزا نمونہ ہے اور ۱۵۸۲ء مین بیڑ کے جاگیردار نے اسکو بنایا تھا۔ اس سے بذریعہ نالونکے (۵۲۹) ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے۔

معدنیات

اس ضلع مین کوئی قیمتی معدنیات نہین۔ گرانیٹ اور بسالٹ پتھر اور چونیکا کنکر ہر جاے پیدا ہوتا ہے جو عمارات مین مستعمل ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

اس ضلع کی دستکاری کوئی مشہور نہین ہے۔ پانی کی عمدہ چھاگلین اور عمدہ گیتیان تیار ہوتی ہین سوتی اور ریشمین ساڑیان بھی بنتی ہین مگر باہر سے ارزان مال آنے سے ملکی صنعت انحطاط پر ہے۔ دہنگر یعنی چرواہے سیاہ کملین بناتے ہین جو دو روپیہ سے تین روپیہ تک فروخت ہوتی ہین۔ دو روئی صاف کرنیکے کارخانہ ایک پریس تعلقہ آبنہ مین اور دوسرا واڑونہ تعلقہ ماجلگاون مین قایم ہین۔ پہلے کارخانہ مین ۱۹۰۱ء مین پچاس مزدور کام کرتے تھے مگر دوسرے مین بسبب ۱۹۰۰ء کے قحط کے کام بند ہوگیا ہے۔

تجارت

عدہ برآمد ضلع جوار۔ گیہون اور دیگر غلات وحبوب۔ کپاس۔ بھیڑ و بکریان۔ ہڈی اور گڑ ہے۔ اور معظم درآمد مین۔ نمک۔ افیون۔ شکر۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ لوہا۔ معدنی تیل۔ ریشمی سوتی اور ادنی کپڑے ہین۔ معتبر مرکز تجارت بیڑ۔ ماجلگانون۔ پرلی اور گیہورائی ہین جہان کپاس اور غلہ کی اچھی تجارت ہوتی ہے۔ جو اشیا، جالنہ اور بارسی سے آتی ہے ان مرکزون سے ضلع کے دوردست مقامات مین تقسیم پاکر بذریعہ ہفتہ واری بازار کے فروخت ہوتی ہین۔

ریلوے اور سڑکین

اس ضلع مین کوئی ریل نہین ہے۔ سڑکون کا کل طول (۲۸۰) میل ہے۔ معتبر شوارع بیڑ سے تابارسی۔ ۲۴ میل۔ آبنہ سے تاپرلی ۱۵ میل اور احمدنگر و جام کھیڑ کی سڑک ۲۰ میل۔ یہی اخیر سڑک پختہ ہے۔ انکے علاوہ معمولی راستہ بیڑ سے تاساتارا ۲۸ میل۔ تاآشٹی ۲۶ میل۔ تا ماجلگانون ۵۰ میل۔ تاگیورائی ۲۰ میل اور آبنہ کی سڑک ۴۷ میل ہے۔ اور یہ جملہ سڑکین ۱۹۰۰ء کے قحط مین تیار ہوئی تھین۔

قحط

۱۸۹۹ء مین بارش اوسط کے نصف (۱۵ انچ) سے بھی کمتر تھی۔ اور منجملہ رقبہ آفت زدہ کے اس ضلع کو سب سے زیادہ صدمہ پہونچا۔ فصل خریف و ربیع دونون تلف ہوگئین اور ایک وقت مین تو ضلع کے کل نفوس کا ساتوان حصہ قحط کے کامون مین مصروف تھا۔ اسیوقت مین وبائے ہیضہ نے اپنا ظہور دکھلایا اور مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۵۰۴۶۴) نفوس کی کمی ظاہر ہوئی کاشتکارون کے (۳۲) فیصدی زراعتی جانور تلف ہوے اور سرکاری خزانہ پر بارالاکھ روپیہ کا بار قحط کی وجہ سے لاحق ہوا۔

ضلع کی تقسیمین اور افسر

یہ ضلع تین تعسیمون پر منقسم ہے۔ ایک قسمت مین تعلقات آبنہ و ماجلگانون شامل ہین جو تحت دوم

تعلقدار ہے دوسری قسمت تعلقہ کیورائی و آنٹی و پاٹودہ پر مشتمل ہے اور یہ ایک سوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ اور تعلقہ بیڑ خاص زیر نگرانی اول تعلقدار ہے۔ جو اپنے جملہ ماتحتون پر بھی نگرانی رکھتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

ناظم دیوانی ضلع جائینٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اپنے اقتدارات کو اول تعلقدار کی غیبت مین استعمال کرتے ہین۔ ثانی عدالتین منصفین کی بھی ہین۔ اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلاے فوجداری ہین۔ اور دوم و سوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ دوم و سوم حاصل ہین۔ اس ضلع مین جرایم شدید بہت کم واقع ہوتے ہین۔

انتظام مالگذاری اراضی

اس ضلع مین سابقا مقبوضہ اراضی پر لگان قایم ہوا کرتی تھی۔ یہ طریقہ ملک عنبر کے زمانہ تک جاری رہا اوس نے اراضی کی پیایش کرکے سرکاری مطالبہ بقدر ثلث حاصل کے قایم کیا جو نقدی مین تبدیل کیا گیا۔ اوسنے رعایا کے ساتھ راست معاملہ کیا اور انکو حق مالکیت بخشا۔ ۱۸۶۶ء مین ضلعبندی کیگئی اور مالگذاری کی نظر ثانی کی گئی۔ ۱۸۹۳ء مین ضلع کا باقاعدہ بندوبست ہوا۔ پیایش سے بہ نسبت سابق کے رقبہ کے (۱۷۸۸۱۵) ایکڑ کا اضافہ برآمد ہوا یعنی گیارا فیصدی اور مالگذاری مین ڈیڑھ لاکھ روپیہ بڑہی ہین یعنی (۱۳) فیصدی۔ اوسط دہا فشکی کا فی ایکڑ (عہ ر) ہے (اعلے عہ ر اقل عہ ر) اور تری (ڈینو نپر صہ ر روپیہ فی ایکڑ ہے (اعلی سے اقل تک) ضلع کی رقم مالگذاری اراضی و کل آمدنی تختہ ذیل مین مندرج ہین

	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی				
جملہ آمدنی				

لوکل بورڈ وصفائی

ایک آنہ کا سس مقامی ضرورتون کے لئے ۱۸۸۸ء سے لیا جانا شروع ہوا منجملہ جسکے پانچ پائی فی آنہ مقامی کامون اور صفائی کے لئے علیحدہ کیا گیا۔ تعلقہ کے بورڈ مستقرات تعلقات پر بصدارتشینی تحصیلدار قایم ہوئے مگر بیڑ مین جہان ضلع کا بورڈ قایم ہوا اور اول تعلقہ دار اوسکے میر مجلس مقرر ہوئے ضلع کا بورڈ کل تعلقات کے بورڈونکے کامون کی اور صفائی بیڑ کی بھی نگرانی کرتا ہے۔

پولیس ومحابس

اول تعلقہ ضلع کی کوتوالی افسر اعلی ہین اور ہر تعلقہ کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین۔ انکے تحت مین آٹھ امین ۶۹ تحتانی افسر (۵۱۰) جوان اور پچیس سوار ہین جو بیس تھانون اور پندرا چوکیونپر منقسم ہین۔ بیڑ مین ایک صدر محبس ہے جسمین (۲۰۰) قیدیون کے رہنے کی جا ہے۔ لیکن چھ ماہ کی میعاد کے زاید قیدی اورنگ آباد کے سنٹرل جیل کو بھیجدے جاتے ہین۔ ہر تحصیل کی کچہری مین ایک قیدیونکا کمرہ معین ہے

تعلیم

۱۹۰۱ء مین پڑہنے لکھنے والونکی نسبت ضلع کے نفوس کے ساتھ فیصد ۳ تھی (۹، ۵ر ۰ر عورتین) زیر تعلیم طلبا کی تعداد ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین (۲۳۶) (۲۰۰) (۳۲۴) اور (۳۳۸۳) تھی۔ ۱۹۰۳ء مین ۵۴ ابتدائی اور تین مڈل اسکول جاری تھے اور اس سال مین ۴۴ لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ پہلا سرکاری مدرسہ ۱۸۶۶ء مین کھلا اور لوکل فنڈ کے اسکول ۱۸۸۸ء سے جاری ہوے۔ جملہ مصارف تعلیم ۱۹۰۱ء مین ۱۴۷۵ روپیہ تھے منجملہ جسکے سرکار سے ۷۷۱ روپیہ دئے گئے اور تتمہ لوکل بورڈ کی جانب سے ادا کیا گیا۔ ۱۹۰۱ء مین ۱۸۱۵ روپیہ اجرت تعلیم سے وصول ہوے۔

دواخانہ جات دینکا لگانا

اس ضلع مین ایک شفاخانہ اور دو دواخانے ہین جنمین گیارا مریضان داخل کے رہنے کی جاے ہے ۱۹۰۱ء مین (۱۷۶۶۳) مریض رجوع ہوے جنمین سے نود مریضان داخلی تھے اور (۵۱۲) عمل جراحی کیے گئے۔ اس صیغہ کا خرچ (۱۳۰۰) روپیہ تھا جسکے بمبلغ (۱۱۰۰) روپیہ لوکل بورڈ سے اور باقی سرکاری خزانہ سے دیے گئے ۱۹۰۱ء مین کامیابی کے ساتھ (۲۰۸۳) لڑکونکے ٹیکا دیا گیا یعنی ۳ر۴ فی ہزار نفوس ضلع

تعلقہ بیڑ

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے وسط مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۱۰۱۶۸۸) اور ۱۹۰۱ء مین (۱۲۱۲۶۲) تھی۔ یہ فوق العادہ کمی ۱۸۹۱ء و ۱۸۹۹ء کے شدید قحط کا نتیجہ ہے۔ اسکا رقبہ (۸۷۰) مربع میل ہے۔ اسمین ایک قصبہ بیڑ (۱۷۶۱۱) ضلع و تعلقہ کا مستقر اور ۱۰۲ مواضع ہین جنمین ۱۰ مواضع جاگیر ہین اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۱۰۰۶) لاکھ روپیہ تھی۔ اس تعلقہ کا ایک [illegible] اور [illegible] ہین گھاٹ ہین واقع ہے اور اسکی زمینین ریگڑ ہین۔

تعلقہ گیورائی

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے شمال مین واقع ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۵۹۳۶۱) اور اسکا رقبہ (۵۰۶) مربع میل تھا۔ مگر ۱۸۹۱ء مین (۱۱۹۱۹) نفوس آسین آباد تھے اور یہ کمی ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۹ء کے قحطون سے واقع ہوی۔ اسمین ۳۵ مواضع ہین جنمین (۱۶) مواضع جاگیر کے ہین اور موضع گیورائی (۳۹۶۵) نفوس کا مستقر ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲۰۳) لاکھ روپیہ تھی۔ دریاے گوداوری اسکو جانب شمال ضلع اورنگ آباد سے جدا کرتا ہے۔

تعلقہ ماجلگانون

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے شمال شرق مین واقع ہے اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۱۳۲۱۳۵) اور اسکا رقبہ (۷۰۵) مربع میل تھا۔ ۱۸۹۱ء مین (۱۸۲۶۵۸) اور یہ کشیر کمی ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء و ۱۸۹۸ء و ۱۸۹۹ء کے قحطون سے واقع ہوی ۔ اسمین ایک قصبہ ماجلگانون (۵۶۹۸ نفوس) اسکا مستقر اور (۲۲۳) مواضع ہین جنمین مواضع جاگیر ۵۱ ہین ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی ۳ لاکھ روپیہ تھی یہ تعلقہ بہت سیر حاصل ہے اور اسکی زمینین ریگڑ ہین ۔ دریاے گوداوری اسکے شمالی حصہ مین بہتا ہے ۔

تعلقہ آبنہ

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے جنوب شرق مین واقع ہے ۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۲۹۹۲۳۹) تھی اور رقبہ اسکا (۱۳۴۲) مربع میل تھا ۔ مردم شماری ۱۸۹۱ء مین (۱۹۵۵۳۹) تھی ۔ کمی کی وجہ ۱۸۹۶ء اور ۱۸۹۷-۱۸۹۹ء کے قحط ہین ۔ ان اعداد مین تعلقہ کیج کے اعداد بھی شریک ہین جو ۱۹۰۵ء مین اسمین ضم ہوا اور جسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵۰۵۴۳) اور رقبہ ۴۸۵ مربع میل تھا ۔ اس مین فی الحال دو قصبہ آبنہ (۱۲۲۸ نفوس) اسکا مستقر متصل چاوتی مومن آباد اور پرلی (۷۲۸۹) اور ۲۶۹ مواضع ہین جنمین ۵۱ مواضع جاگیر کے ہین ۔ اسکی مالگذاری اراضی بابت ۱۹۰۱ء (۳۷۸) لاکھ روپیہ تھی ۔ شمالی حصہ اسکا پہاڑی ہے اور بانجرا ندی جانب جنوب اسکو ضلع عثمان آباد سے جدا کرتی ہے ۔

ملاحظہ ہو تعلقہ آبنہ ۔

تعلقہ کیج

تعلقہ آشٹی

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے جنوب غرب مین واقع ہے ۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۴۱۸۱) تھی اور رقبہ ۶۱۴ مربع میل تھا ۔ ۱۸۹۱ء مین (۷۰۰۵۹) نفوس اسمین آباد تھے

وجہ کمی سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۰ء و ۱۸۹۹ء کے قحط ہین۔ اسمین ۲۰۳ مواضع ہین جنمین پانچ مواضع جاگیر ہین۔ آبشی ۴۱۹ نفوس ہے اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱۹۱) لاکھ روپیہ تھی۔ یہ تعلقہ ضلع احمد نگر علاقۂ بمبئی سے ملحق ہے۔

تعلقہ پاٹودہ

یہ سرخاص کا تعلقہ ضلع بیڑ کے جنوب غربہ مین واقع اور ضلع احمد نگر علاقہ بمبئی سے ملحق ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۳۰۰۲۲) اور رقبہ (۳۵۳) مربع میل تھا سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۴۲۰۸۵) تھی۔ سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۸۹۹ء کے قحطون سے یہ کمی واقع ہوئی ہے۔ اسمین ۴۷ مواضع ہین جنمین تین جاگیر کے مواضع ہین اور پاٹودہ (۳۱۷۹) نفوس آبسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۱) لاکھ روپیہ تھی۔ رود مانجرا کا منشا پاٹودہ کے غربی پہاڑ و نمین ہے۔ یہ تعلقہ ایک زرخیز مستوی میدان پر واقع ہے اور اسکا شمالی و غربی حصہ پہاڑی ہے۔

قصبۂ آبنہ (مومن آباد)

یہ تعلقہ آبنہ ضلع بیڑ کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۱۸' شمال و ۷۵° ۲۴' شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۱۲۶۲۶) تھی جنمین (۹۵۸۴) ہندو (۳۰۴۲) مسلمان اور پچیس عیسائی تھے۔ جیونتی ندی اس قصبہ کے بیچ مین سے گذرتی ہے۔ اسکے جنوب غرب کا حصہ مومن آباد کہلاتا ہے جو سنہ ۱۹۰۳ء تک چھاؤنی تھا۔ مشہور ہے کہ آبنہ کے پنچم جنمین کسی چانکیا یا جگذار راجا کی اولاد مین اور فی الحال پنچم لنگایت اونکے نمایندہ ہین۔ قصبہ کے ایک برج مین ایک پرانی دیوار ہے جو دیوگر یکے یادو راجا سنگھنا کے عہد مین بنائی گئی تھی اور اوسمین ایک کتبہ سنہ ۱۲۴۰ء کا موجود ہے۔ قصبہ کے اطراف مین بہت سارے ویران غار کے مندر برہمنون

اور جیتون کے موجود ہین - ان سب مین معتبر چوگائی کا دیول ہے جو جیونتی کے کنارہ پر واقع ہے جسمین ایک مستطیل صحن ہے کے وسط مین ہے اور ایک بڑا ایوان ۹۰ فیٹ طول و ۴۵ فیٹ عرض پہاڑ مین کھدا ہوا ہے جسکی چھت کو چار قطارون ستونون کی سنبھالے ہوئے ہین - قصبہ مین ایک ڈاکخانہ اور تین مدرسے ہین اور یہ دوم تعلقدار کا مستقر بھی ہے - یہ ایک قدیمی پنڈ معلوم ہوتا ہے (ملاحظہ ہو رپورٹ آثار عتیقہ ہندوستان غربی جلد ۳ صفحہ ۴۹)

قصبہ بیڑ

یہ ضلع تعلقہ کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۵۹' شمالی و ۷۵° ۴۶' شرقی کے تقاطع پر بندسورا ندی کے کنارہ پر واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۱۷۱۰۷ جنمین (۱۲۳۰۷) ہندو (۴۹۹۳) مسلمان اور ۶۷ عیسائی - قبل فتوحات مسلمانان یہ چالوکیون اور بعد اونکے دیوگری کے یادو دنکے قبضہ مین تھا - محمد تغلق نے اسکو فتح کیا جسکے بعد سے یہ اوسکے دکن کے مقبوضات کا مستقر رہا - قصبہ کے قریب محمد تغلق کا دانت مدفون ہے - اسکے قرب وجوار مین شاہجہان کے ابتدائے عہد سلطنت مین اوسکی اور بیجاپور و احمد نگر کی فوجون مین متعدد لڑائیان واقع ہوئین - یہ ہر قسم کے چمڑے کے کامون مین مشہور ہے خصوصاً چھاگلین یہان بہت عمدہ تیار ہوتی ہین اور گپتیان بھی بنتی ہین -

قصبہ پاجہ کانون

یہ تعلقہ پاجگانون کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۹' شمالی و ۷۵° ۱۳' شرقی پر بندھنانندی کے بالمین یعنی شمالی کنارہ پر واقع ہے بگوداوری کی معاون ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۵۶۹۸ نفوس) یہ قصبہ روز افزون ترقی کر رہا ہے اور غلہ یہان کثرت سے فروخت ہوتا ہے اور کسیوقت نیل کا بھی اچھا بیوپار ہوتا تھا -

تعلقہ آنبہ کا ایک قصبہ اور خطوط ۱۸° ۱۱' شمالی و ۷۶° ۳۳' شرقی پر واقع ہے مردم شماری ۱۹۰۱ء (۲۸۹۷ نفوس) یہ آنبہ سے چودہ میل جانب شمال شرق ایک پہاڑ کے دامن مین واقع ہے جو اوس سلسلہ کی ایک شاخ ہے جو تعلقہ مین سے گذرتا ہے۔ بیجناتھ کی دیول ایک پہاڑ پر بنی ہوئی ہے جو قصبہ کے مغرب مین واقع ہے اور یہ ایک مشہور تیرتھ ہندوون کا ہے۔ پرلی، روئی کی بڑی معتبر منڈی ہے اور اسمین ایک روئی صاف کرنے کا کارخانہ ہے جسمین پچاس آدمی روزانہ کام کرتے ہین۔ تصبہ پرلی

صوبۂ ورنگل

یہ صوبہ سرکار عالی کے ممالک محروسہ کا مشرقی حصہ ہے اور شمال مین پائین گنگا سے لیکر جنوب مین دریاے کشنا تک ممتد ہے۔ اسکے شمال مین صوبہ برار اور ممالک وسطی۔ مشرق مین پرانھیتا اور گوداوری اور ضلع گوداوری جنوب مین اسکے دریاے کشنا اور ضلع کشنا اور مغرب مین اضلاع اندور میدک اطراف بلدہ اور محبوب نگر واقع ہین۔ صوبہ دار کا مستقر ہنمکنڈہ ہے جو فی الحال شہر ورنگل کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے۔ ۱۹۰۵ء تک اس صوبہ مین اضلاع ایلگندل ورنگل اور ورنگل شامل تھے جسکی مردم شماری ۱۸۸۱ء مین (۲۱۰۹۴۷۵) تھی جو ترقی کرکے ۱۸۹۱ عیسوی مین (۲۴۷۳۲۵۷) اور ۱۹۰۱ء مین (۲۶۸۸۰۰۷) نفوس ہوگئی۔ اخیر دہ سالہ مین اس صوبہ کے نفوس مین جو ترقی ہوئی وہ اس سرکار کے کسی اور صوبہ مین نہین ہوئی۔ کل رقبہ اسکا (۲۱۰۷۵) مربع میل تھا اور گنجانی نفوس فی مربع میل (۱۲۸) بمقابلہ کل ملک کے (۱۳۵) کے تھی جسمین

یہ صوبہ بلحاظ رقبہ و نیز نفوس دوم واقع ہوا ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین ہندو اور مسلمانون کی فیصدی نسبت کل نفوس صوبہ مین ۹۵ اور ۴/۵ تھی - باقی مذاہب مین عیسائی (۲۹۳۴) تھے جنمین ۲۸۸۱ دیسی تھے) اور سکھ (۳۴) پارسی (۳۴) جین (۱۳) اور وثن پرست (۱۳۳۹) سنہ ۱۹۰۱ء کے تغیرات کی وجہ سے اس صوبہ مین ذیل کے اضلاع شامل ہین جن کا رقبہ و نفوس و مالگذاری اراضی حسب انتظام جدید بخشتہ سے ظاہر ہوگی :-

نام اضلاع	رقبہ مربع میلون مین	مردم شماری	مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مع لوکل سس
ورنگل	۸/۳۰۵	۷/۴۵/۷۵۷	[illegible] لک
کریم نگر (ایلگندل)	۵/۳۶۹	۸/۶۱/۸۳۳	[illegible] لک
عادل آباد (سرونچا تعلقہ)	۷/۴۰۳	۴/۷۷/۸۴۸	[illegible] لک
میزان صوبہ	۲۱/۰۷۷	۲۰/۸۵۴۳۸	[illegible] لک

اس صوبہ مین کل (۱۱) قصبہ ہین یعنی کل ملک کے قصبات کا ساتوان حصہ مگر انمین سے کوئی قصبہ بیس ہزار نفوس کا نہین ہے اور (۳۸۰۹) مواضع ہین متعبر مراکز تجارت ہنمکنڈہ - کریم نگر اور ایدلاباد ہین - یلندلا پاڑ معدنی حرفت کا مرکز ہے -

ضلع ورنگل

ضلع ورنگل سابق مین کھمٹ کہلاتا تھا اور صوبہ مذکور کا ایک ضلع ہے جو ممالک محروسہ

عدد و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

سرکار عالی کے جنوب شرق مین دربیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۶° ۸' ۱۳° اور ۱۸° ۶' ۱۳°) اور مابین خطوط طول بلد شرقی (۴۸° ۵۰' و ۸۱° ۳۳') کے واقع ہے جسکا رقبہ (۹۷۲۹) مربع میل ہے جسمین تقریباً (۶۳۱۹) مربع میل خالصہ کا رقبہ ہے اور تتمہ جاگیرات ہے - یہ وہ حدود ہین جو قبل انتظام ۱۹۰۳ء کے تھے - (ملاحظہ ہو بیان مردم شماری ضلع) بجانب مشرق وجنوب شرق یہ ضلع ممالک وسطی کے ضلع چاندا اور مدراس کے اضلاع گوداوری وکشنا سے محدود ہے - اور اس سرکار کے اضلاع نلگنڈہ واطراف بلدہ میدک وکریمنگر اسکے جنوب ومغرب وشمال مین واقع ہین - ایک سلسلہ پست پہاڑون کا پاکھال وسنگارینی سے چلکر ضلع کے جنوبی شرقی گوشہ مین اشور اوپیٹھہ تک جاتا ہے اور گوداوری کے تحتانی وادی کی سرحد واقع ہوتا ہے کنڈکل کنڈا کا سلسلہ ضلع کے جنوبی شرقی گوشہ نکلکر تعلقہ چنور ضلع عادل آباد مین منتہی ہوتا ہے -

ورنگل سے دس میل جانب شمال غرب چنداگیری کے پہاڑ ہین اور چودا میل اوس کے غرب مین حسن پرتی کے مشہور لوہے کے پہاڑ واقع ہین - ورنگل کے اطراف کی سرزمین سمندر سے (۱۷۰۰) فیٹ مرتفع ہے مگر اوسط ارتفاع کل ضلع کا سمندر کی سطح سے (۸۰۰) فیٹ ہے منقطع پہاڑیان کل ضلع مین پھیلی ہوئی ہین -

اس ضلع کے دو بڑے دریا گوداوری اور کشنا ہین - گوداوری اس سے موضع سنگاپیٹھہ تعلقہ پاکہال کے قریب ملحق ہوتی ہے اور اسکی شرقی سرحد پر جنوبی شرقی سمت مین بہتی ہوئی پالونچہ کے جنوب شرقین جدا ہوکر مدراس کے ضلع گوداوری مین داخل ہوجاتی ہے - اس کا طول ضلع ورنگل مین (۱۱۳) میل ہے - دریاے کشنا تعلقہ کھمٹ مین اسکی جنوبی سرحد پر تھوڑی دور تک بہتا ہے - اسکی دوسری ندیان مونیر - پالیر - کنارسانی اور ویرا ہین -

انکے علاوہ اور چھوٹی چھوٹی ندیان بھی ہین - مونیر پاکھال کے تالاب سے نکلتی ہے اور ویرا سے ملاقی ہوکر (۹۶) میل بہنے کے بعد کشنا مین جاملتی ہے - پالیر تعلقہ ورنا پٹیہ مین اُبھر کر تقریباً مونیر کے متوازی بہتے ہوئے جگیا پیٹہہ کے سات میل جانب جنوب کشنا مین داخل ہوجاتی ہے - کنارسانی تعلقات پاکھال ویلندلا پاڑو پالونچہ مین (۵۵) میل بہکر بہدراچلم کے قریب گوداوری مین جاگرتی ہے - ویرا مونیر کی معاون ہے جن کا ملتقا جلپلّی کے قریب ہے دوسری چھوٹی ندیان پاکھال - کلتیر اور لکھنا قدم ہین -

تالاب پاکھال تعلقہ پاکھال مین ایک بندہ کے باندہنے سے بنایا گیا ہے جسکا طول دو ہزار گز ہے اور جو دو بلندیون کے درمیان پاکھال ندی کے وادی مین سرتاسر باندہ کر پانی کو روکا گیا ہے - اِس تالاب کا طول آٹھ ہزار گز اور عرض چھ ہزار گز ہے اور جب یہ تالاب بھرتا ہے تو (۱۳) مربع میل کے رقبہ کو گھیرتا ہے -

طبقات الارض

اِس ضلع کے طبقات الارض آرکیئن نیس وشیسٹ - کڈپا وکرنول وسلّاوائی (جو مشابہ کرنول کے ہے) وگونڈوانا اور خریل کے طبقات پر مشتمل ہین اور گونڈوانا مین تالچیر - بڑاکر - کاٹپلی کوٹا مالیری اور چگیالا کے طبقات شامل ہین - آرکیئن طبقات اکثر کر کے ضلع کے جنوب غرب مین اور باقی مین اور طبقات شمالی مشرق مین واقع ہین[۱] - بڑاکر طبقات کا مجموعہ بلحاظ زخیری نہایت بادقعت ہے کیونکہ اوس مین بہت ضخیم طبقات معدنی کوئلے کے پائے گئے ہین - جو فی الحال سنگارینی مین زیر عمل ہین[۲] - گولگنڈہ کے مشہور الماس سابقاً کڈپا وکرنول کے

---

[۱] - یادداشت جیالوجیکل سروے ہندوستان جلد ہشتم حصہ اول وجلد ہفتم حصہ سوم - مرتبہ ڈبلیو کنگ صاحب

[۲] - لیکارڈ جیالوجیکل سروے ہندوستان جلد بست وہفتم مرتبہ ڈبلیو سلیس صاحب -

طبقات مین اور خصوصاً کرنول کے تمتانی تہون سے نکلتے تھے - نہایت قیمتی لوہے کا معدن لچکیالا کے ریت کے تپہ اور آرکیئن شسٹ مین پیدا ہوتا ہے -

نباتات — سنظم اشجار اس ضلع کے ساگوان - ساٹن - مہوا (ایپا) نلامدی - سنڈرا (کھیر) بانس اور ترٹور ہین -

حیوانات — اسکے وسیع جنگلون مین شیر - تیندوا - چیتا - ریچھ - بھیڑیا - ٹرس - جنگلی سور - سامبر چنیل - نیلگائے - جنگلی بھینسا - ہرن اور جنگلی بکریان کثرت سے پائی جاتی ہین - پاکھال کے جنگل اعلیحضرت کی خاص شکارگاہ ہے - جنگلی بط - مرغابی - خرخرہ - اسناٹیپ نیلے اور سبز کبوتر - تیتر - بٹیر - اور جنگلی قاز ہر جا ہوتے ہین - تعلقہ پرکال کے سمت مشیم کے جنگل مین تھوڑے دنون آگے تک جنگلی ہاتی ہوا کرتے تھے اسوقت صرف ایک مادہ رہگئی ہے -

موسم و بارش — تعلقات ورنگل وجریال ورد نا پیٹہ خشک اور صحت بخش ہین اور باقی تعلقات مرطوب اور ملیریل اور جون سے جنوری تک بخار اور شش کے امراض کا زور رہتا ہے - فروری سے بارش کی ابتدا تک آب وہوا اچھی رہتی ہے - گرمیون مین شدت کی گرمی ہوتی ہے اور مئی کے مہینے مین پارا (۱۱۲°) تک چڑھ جاتا ہے - اوسط بارش اکیس سال کی ۱۸۸۱ء کی ابتدا سے انتہاے ۱۹۰۱ء تک ۴۹ انچ تھی - زیادہ سے زیادہ بارش یعنی ۴۹ انچ ۱۸۹۳ء مین ہوئی

تاریخ و آثار عتیقہ — یہ ضلع اصلاً قدیم آندھرا راجاؤن کے ملک کا ایک حصہ تھا جنہون نے کل دکن کو فتح کیا تھا - دوسو برس تک بارہوین صدی کے وسط سے یہ ضلع کاکٹیا یا گنپتی راجگان ورنگل

کے ملک کا جزو رہا - مشہور ہے کہ پرورواج نے بیتلا ثالث راجا چالوکیا کو قید کیا اور کامیابی کے ساتھ دوسرے بادشاہوں کے ساتھ لڑتا رہا - اوسکے بیٹے رودرا اول نے اپنے ملک کو بہت توسیع دی اور راجا گنپتی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اوسنے کانگا کے بادشاہ کو شکست دی اور جنوبی گجرات و بنگالہ کے راجا اوس کے باجگذار تھے اور اسکی حکومت ضلع نلور علاقہ مدراس کے جنوب تک قایم تھی - گنپتی کے بعد اوسکی زوجہ رودرماديوی ۱۲۵۷ء مین اوسکی جانشین ہوئی اور مارکوپولو نے اسی کا ذکر حکومت کیا ہے - مسلمانون نے اس ملک کو ۱۳۰۳ء مین تسخیر کرکے اسکے ایک حصہ پر قابض بھی ہوئے لیکن پھر لوٹ گیے ۱۳۱۰ء مین ملک کافور نے ورنگل کو محاصرہ کیا جو علاء الدین کا جنرل تھا اور رودرا دیوا ثانی نے رقبہ اطاعت قبول کیا - ۱۳۲۱ء مین الغ خان جو بعد کو محمد بن تغلق کے نام سے مشہور ہے دکن کا بادشاہ ہوا اور نئی فوج کی کمک سے ورنگل پر قابض ہوکر رودرا دیوا کو قید کرکے دہلی کو روانہ کیا - آخری کاکٹیا راجا ویرابھدر اتھا جو ۱۳۲۶ء مین تخت نشین ہوا - لیکن بعد سلطنت سے کنارہ کش ہوکر گوندوڑ مین منتزوی ہوگیا - اسکے بعد اس خاندان کا کوئی حال مذکور نہین - جبکہ دہلی مین سیدون کی قوت کو زوال ہوا تب علاء الدین حسن پہلے بہمنی بادشاہ (۱۳۴۷ء) نے ہندو راجہ ورنگل کو مجبور کیا کہ جو خراج وہ دہلی کو بھیجا کرتے تھے اوسکو دیا کرین - ۱۴۲۲ء مین بہمنی افواج نے ورنگل کو بالمرہ قبضہ کرلیا اور جسوقت بہمنی سلطنت کا انقراض ہوا تو ورنگل گولکنڈہ کے قطب شاہیہ سلاطین کے قبضہ مین آیا -

ضلع کے آثار عتیقہ مین ہنمکنڈہ کا ہزار کھم کا مندر ہے جو ۱۱۶۳ء مین بنایا گیا تھا اوسکے

بانی اخیر سنہ وخاندان تھا اور اسکی طرز تعمیر چالوکیا قسم کی ہے - اسمین تین منقطع ایوان ہین جسمین ایک پیش بام ہے جو تین سو ستونو پر قایم ہے - اس پیش بام کے مقابل ایک ستارہ کی شکل کا منڈپ ہے جو دو سو ستونو پر قایم ہے - تین ستونو پر قدیم تلنگی اور سنسکرت کتبہ ہین - ہنمکنڈہ کے اطراف وحوالی مین متعدد وحسین اشکال ہین جو پتھر مین ترشے ہوئے ہین - جو قدیم شہر ہنمت کونڈی کے قریب واقع ہین - قلعہ ورنگل کو گنپتی راجا نے آغاز کیا اور اوسکی بیوہ نے اوسکو تمام کیا - اسکے شرقی وغربی دروازہ اور متعدد ستونون پر قدیم تلنگی اور سنسکرت کے کتبہ لکھے ہوئے ہین - تعلقہ پرکال مین رامپا ریول سیاہ پتھر کی بنی ہوئی اور نہایت عمدہ ترشی ہوئی ہے اسکا طول وعرض چالیس چالیس فٹ اور ارتفاع بھی چالیس فٹ ہے - قدیم قلعہ کمٹ نو سال آگے تعمیر ہوا ہے جسکو سلطان قلی قطب شاہ نے ۱۰۱۴ھ مین فتح کیا - قلعہ ظفر گڈہ جو قدیم کا قلعہ ویکنڈہ ہے تعلقہ ورانا پیٹہ مین واقع ہے - اسکی دو سنگی حصار ہین اور برسات برج ہین اور اسمین سولہ توپین ہین -

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات ومواضع بشمول جاگیرات (۱۴۱۹) ہین اسکے نفوس کی تعداد پچھلے دس سال مین حسب ذیل تھی -

سنہ ۱۸۸۱ء مین (۶،۷۵،۴۲۶) - سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸،۵۳،۱۲۹) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹،۵۲،۶۴۶) -

اسکے قصبات پلنپلا پاڑ اور ہنمکنڈہ مستقر ضلع اور حسن پرتی ہین - پلنپلا پاڑ کے باشندہ اکثر معدنی مزدور ہین جو سنگارینی کے کوئلے کے معدنین کام کرتے ہین - ۹۴ فیصدی سے زاید ہندو ہین اور تقریبا ۸۶ فیصد کی زبان تلنگی ہے - تختہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے موازین ظاہر ہونگے

نام تعلقات	رقبہ مربع میلوں مین	تعداد دیہات: خصوصی	تعداد دیہات: متفرق	مردم شماری ۱۹۰۶ء	تعداد نفوس فی دیہ	فیصدی تفاوت ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مردم شماری مین	تعداد نفوس جن کی مادری زبان تلگو نہیں
محبوب آباد -	۵۳۶	×	۱۳۰	۹۰،۳۳۶	۱۶۸	× ۲۳٫۱	
پاکھال -	۱،۲۷۰	×	۱۹۲	۳۸،۵۰۱	۳۰	+ ۶٫۳	
ملینہ لاپاڑ -	۴۸۸	۱	۵۱	۴۲،۸۱۱	۸۸	+ ۱۰٫۳	
پالونچہ -	۳۳۱	×	۴۱	۱۲،۶۵۲	۳۸	- ۴٫۴	
کمبنٹ	۸۵۰	×	۱۸۲	۱۴۶،۰۸۳	۱۷۲	+ ۰٫۲	
مدھرا -	۷۳۰	×	۱۵۹	۸۹،۶۱۶	۱۲۳	+ ۱۱٫۹	
چریال -	۴۱۷	×	۱۰۱	۸۴،۳۰۱	۲۰۲	+ ۱۵٫۹	
دردناپیٹھہ -	۵۳۶	×	۱۱۲	۹۲،۷۷۲	۱۷۳	+ ۲۰٫۵	
پرکال -	۶۰۴	×	۱۱۲	۸۱،۰۲۶	۱۳۶	+ ۱۳٫۷	
ورنگل -	۵۵۷	۲	۱۴۰	۱۲۴،۱۱۵	۲۲۹	+ ۱۲٫۷	
جاگیرات وغیرہ	۳،۴۱۰	×	۲۶۱	۱۵۰۴۳۲	۴۴	+ ۱۱٫۷	
میزان ضلع	۹،۷۲۹	۳	۴۸۸	۹۵۲،۶۴۶	۹۸	+ ۱۱٫۶	۲۶،۷۳۶

تعلقہ داری عالیہ زیر انتظام

۱۹۰۵ء مین دردناپیٹھہ ورنگل اور چریال مین ضم کردیا گیا اور چریال وپٹی کو وارضلع نلگنڈہ مین منتقل کیے گیے - اور پرکال ضلع کریمنگر (ایلگنڈل) مین شامل کیا گیا - تعلقہ پاکھال کو دو حصون مین تقسیم کرکے شمالی حصہ کو جدید تعلقہ تاڑوائی بنایا گیا - مدبرہ کا نام اوسکے مستقر کے نام سے

کلو رسوم کیا گیا - بحالت موجودہ اس ضلع مین آٹھ تعلقات ہین - ورنگل - پاکھال - تاڑوائی کھمٹ - ملینہ لاپاڑ - محبوب آباد - کلو راور پالونچہ علاوہ سمستان پالونچہ دو دیگر جاگیرات کے اسکی مردم شماری فی الحال (۷۰۷،۴۷۵) اور رقبہ (۸۳۰۵) مربع میل ہے -

لوگون زراعتی اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد کاپو ذات کی ہے (۱۵۱،۰۰) جو ضلع کے نفوس کے سولھہ فیصدی ہین - انمین سے معتبر شعبہ بتراسی (۳۱،۰۰۰) اور موٹاٹی کاپو (۲۲۰۰۰) ہین - ان کے بعد بلحاظ تعداد دو ہنگر (۹۰۰،۱۰) مادیگا یعنی چمار (۹۹۹۰۰) برہمن (۷۹،۶۰۰) مالا یعنی سائیس (۵۸،۱۰۰) لمباڑے (۴۱،۰۰۰) سالا یعنی جلا ہے (۳۹،۷۰۰) کومٹی (۳۵،۷۰۰) اور چاکلا یعنی دھوبی (۳۱،۰۰۰) ہین - مادیگا و مالا زراعتی فروری بھی کرتے ہین - کل نفوس جنکی گذران زراعت پر ہے (۳،۶۷،۰۰۰) ہین یعنی ضلع کے نفوس کے فیصدی ۳۸ -

عیسائی مشن

اس ضلع مین تین مشن قایم ہین ایک ہنکنڈہ مین امریکن بپٹسٹ - دوسرا چرچ آف انگلینڈ کھمٹ مین - تیسرا میتھوڈیسٹ ملینہ لاپاڑ مین - گذشتہ مردم شماری مین کل دیسی عیسائی (۱۴۵۷) تھے جنمین (۶۲۹) چرچ آف انگلینڈ - (۲۳۶) میتھوڈیسٹ - (۵۱۱) رومن کتھولیک اور بپٹسٹ (۸۱) تھے -

عام حالات زراعت

اس ضلع کی زمینین سب کھرب - چلکہ اور ریگر پر مشتمل ہین - تعلقات محبوب آباد کھمٹ - کلو راور (مہبوب) - ملینہ لاپاڑ - پالونچہ و پاکھال مین ریگر زیادہ ہے جسمین ربیع کی پیداوار کثرت سے بوئی جاتی ہے - اور چلکہ کی زمینین زیادہ تر تعلقات ورنگل - چریال - پرکال - ورورنا پیٹھہ مین پائی جاتی ہین مگر کہین کہین انمین ریگر بھی ہے - تری کی کاشت تالابون بلاویون

اور نمرون سے ہوتی ہے۔

معظم موازین زراعت و معظم پیداوار

رعیت واری طریقہ جاری ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین خالصہ کا رقبہ (۲۳۱۹) مربع میل تھا جسمین (۲۴۲۷) مربع میل مزروعہ تھے (۹۴۴) قابل زراعت بنجر وافتادہ - (۲۱۳۷) جنگلات اور (۱۸۷) مربع میل غیر قابل زراعت - معظم پیداوار جوار - چاول - باجرا اور مکا ہے جنکے رقبات تقریباً (۸۵۴) - (۲۴۷) - (۲۵۰) اور (۲۱۲) مربع میل تھے - کپاس کل تعلقات مین تھوڑی تھوڑی بوئی جاتی ہے جسکا مجموعی رقبہ ۲۲ مربع میل تھا - دوسری پیداوار مین اجناس روغندار (۲۱۹) اور اقسام دال وغلات دیگر (۹۲) مربع میل تھے - ۱۹۳۴-۱۹۳۴ء مین مزروعہ کا رقبہ (۲۵۵۵) مربع میل تھا۔

مویشی - ٹٹو - بھیڑ بکریان

مویشی کی دو مخصوص نسلین اس ضلع مین ہین - کھمٹ و مدہر کی نسل میسور کے بیلون سے بہت مشابہ ہے جو عمدہ قسم کے اور بڑے ہوتے ہین - دوسری نسل تلنگانہ کے جانورون کی ہے جو تعلقات پاکھال و پرکال مین ہوتی ہے - یہ چھوٹے اور مضبوط اور بالکل سفید ہوتے ہین صرف انکی دم کی نوک سیاہ ہوتی ہے - بنجارہ لوگ اکثر انکو پالتے ہین اور انکے بڑے بڑے گلے جنگلی مقامات و بنجر زمینون مین چرتے ہین جہان چارا کثرت سے ہوتا ہے - کھمٹ و مدہر کے جانورون کی قیمت ۱۵ سے ۱۵۰ روپیہ فی جوڑا تک ہوتی ہے - مدہر مین بھیڑون کی ایک خاص نسل ہے جو سرخ رنگ اور بہت بڑے ہوتے ہین اور معمولی بھیڑون سے مطلقاً مشابہ نہین ہین - ٹٹو یہان کچھ عمدہ نہین ہوتے ہین -

آبپاشی

۱۹۰۳-۱۹۰۴ء مین تری کا رقبہ (۳۲۶) مربع میل تھا اسلیئے آبپاشی (۱۴۳۳) بڑے تالابون

(۳۸۲۶) کنٹون (۱۰۷۹۷) باولیون اور (۸۹) نہرون اور نالون سے ہوتی ہے۔ ضلع مین بہت سارے بڑے تالاب ہین۔ مثل پاکہال۔ لکھنادم رامپّا۔ گھنپور۔ کنّا چپور۔ آتماکور۔ دھرم ساگر اور بالگر گو کے تالاب کے لیکن بعض انمین سے شکستہ ہین۔

جنگلات

اس ضلع مین بہت وسیع جنگل ہین محصورہ کا رقبہ (۲۲۷۰) اور غیر محصورہ کا (۲۰۰) مربع میل ہے انمین ساگوان۔ آنبوس۔ شیشم۔ ساٹن۔ صندل۔ جھنڈارا۔ ترمن۔ ایپّا۔ جنگی۔ کوڈشا بیجاسال۔ موکاب۔ سوامی۔ نلّامدی۔ سنڈرا (کھیر) اور بانس بہت پیدا ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین چوبینہ کے فروخت سے ۱۸۰۰۰ اور جنگل کی پیداوار سے ۵۰۰۰ روپیہ یعنی جملہ (۲۳۰۰۰) لاکھ روپیہ حاصل ہوے۔

معدنیات

مشہور معدنیات ضلع مین کوئلہ۔ تانبڑا۔ لوہا۔ بلضم اور دوسرے عمارتی پتھر ہوتے ہین کویلے کے معدن سنگارینی کے قریب تعلقہ ملینہ لاپار مین واقع ہین جنکو دکن معدنی کمپنی چلاتی ہے اور آٹھ ہزار مزدور روزانہ وہان کام کرتے ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۱۹۵۴۶) ٹن کویلا نکالا گیا جس کا ایک بڑا حصہ بمبئی اور مدراس کو بھیجا گیا۔ طاق دستون کے طریقہ پر کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ حق مالکانہ سرکار کو فی ٹن بارہ آنہ دیا جاتا ہے۔ اور معدنون مین زمانہ حالکی بہترین مشینری سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ ایک وسیع حرفت ملک کی ہے۔ مدیرہ اور کمہمٹ تعلقات مین ابرک کمہمٹ مین ریت کا پتھر اور پالونچہ مین کرنڈ اور تانبڑا پیدا ہوتے ہین۔

صنایع و دستکاری

یہ ضلع بعض دستکاریون مین مشہور ہے۔ سنکنڈہ مین ریشمی اور دوسرے کپڑے مثل روئی ٹوپی و قمیص کے کپڑے اور قالین کثرت سے تیار ہوتے ہین۔ مٹھہ اڑہ۔ کریم آباد و ورنگل مین

سوتی ریشمی اور اونی عمدہ قالین بنتے ہین اور بیرونی ممالک سے بھی اچھا بیوپار ہوتا ہے - پرکال مین بھی عمدہ قالین اور شطرنجیان تیار ہوتی ہین - سوتی شطرنجی کی قیمت عدد سے للعہ نی گز تک اور ریشمی کی قیمت ۵ روپیہ سے ۱۵ روپیہ نی گز تک ہوتی ہے - ٹھسر کا ریشمی کپڑا بھی بہت تیار ہوتا ہے - کویا اور قوم اس کے کیڑون کو پالتے ہین اور جبکہ کوئے تیار ہو جاتے ہین اون کو اُبالکر ریشم نکالتے ہین - اور بافندون کو فروخت کرتے ہین - پرکال - جوکلوا - حسن پرتی اور دیگر مقامات مین ٹھسر کی سازیان - چولیان - پگڑی اور رومال بنے جاتے ہین - انکے علاوہ معمولی گاڑھا کپڑا اور ساڑیان اور دھوتیان رعایا کے استعمال کے لیے تمام ضلع مین تیار ہوتی ہین - بیلون اور بھیڑون کے چمڑے نمک لگا کر مدراس بھیجے جاتے ہین - چار روئی صاف کرنے اور چار تیل نکالنے کے کارخانے ضلع مین جاری ہین جنمین (۱۳۲) آدمی روزانہ کام کرتے ہین سنہ ۱۹۰۱ع مین کل صاف کی ہوئی روئی کا وزن (۱۴۷) ٹن اور کل تیل کا وزن (۱۳۴) ٹن تھا -

تجارت و بیوپار

ملک کی معظم برآمد چاول - گیہون - جوار - روئی - تمباکو - تل - ارنڈ - قالین - شطرنجیان ریشمی و سوتی پارچہ - ساڑیان - دھوتیان - چمڑے - سن اور غلات اقسام پر مشتمل ہے - اور معظم درآمد مین نمک - ولایتی شکر - چھالیا - گرم مصالح - افیون - سونا - چاندی - تانبا پیتل - دیا سلائی اور معدنی تیل شامل ہین - لین دین متصلہ اضلاع سے ہوتا ہے مگر روئی اورنگ آباد - حیدرآباد - گلبرگہ - بمبئی اور مدراس کو جاتی ہے - اور چمڑے اکثر مدراس کو بھیجے جاتے ہین - سب سے زیادہ معتبر مرکز تجارت مٹھواڑہ قریب ورنگل ہے - اس کے بعد گھمٹ ہے - تجارت پیشہ اقوام کومٹی - ماڑواڑی - بمبئی کے میمن اور مدراس کے ایئے

ہین - کوٹھی لوگ ساہوکار ابھی کرتے ہین -

ریلوے اور سڑکین

نظام گارنٹیڈ ریلوے لین اس ضلع مین جنگانون (مغرب) سے آغاز ہوکر قاضی پیٹھہ و ورنگل پر سے گذرتے ہوئے مشرق مین پردپالیم تک جاتی ہے اس کا طول (۱۴۶) میل اور اس کے سترا اسٹیشن اندرون ضلع واقع ہین - اسکے علاوہ ایک مغربی لین ۱۹ میل طویل تو رنگل سے ملینہ لاپاڑ تک جاتی ہے جملہ طول اسکا (۱۶۲) میل ہے -

مورم کی سڑک (۲۱۱) میل لمبی اس ضلع مین ہے جسکی نگہداشت علاقہ تعمیرات سے ہوتی ہے سنگمنڈہ مستقر ضلع جملہ تعلقات کے مستقرات سے بذریعہ ان سڑکون کے وصل ہے اگرچہ ریلوے کے جاری ہونے سے بعضون پر آمد و رفت گھٹ گئی ہے مگر یہ معاون سڑکون کا کام دیتے ہین

قحط

۱۸۶۴ء و ۱۸۶۶ء و ۱۸۷۷ء و ۱۸۹۰ء کے قحطون کا اثر باوجود مرکز قحط سے دور ہونیکے اس ضلع مین بھی محسوس ہوا - ۱۹۰۰ء مین پانچہزار روپیہ غربا کی معاونت کے لیے منظور ہوئے وسیع جنگلات اور متعدد تالابون کی وجہ سے یہ ضلع قحط سے محفوظ رہا ہے -

ضلع کی جزوی تقسیمین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمون پر منقسم ہے - پہلے مین تعلقات محبوب آباد و تاڑوائی و پالونچہ ہین دوسرے مین کمپیٹ و کلور (مہرا) و ملینہ لاپاڑ اور تیسرے تعلقات ورنگل و پاکھال پر مشتمل ہے ہر ایک قسمت ایک دوم تعلقدار کے تفویض ہے - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار اور بڑی ملینہ لاپاڑ پر ایک نائب تحصیلدار مامور ہے - اول تعلقدار اپنے کل ماتحتون کے کام کی نگرانی کرتے ہین -

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

ضلع کی عدالت دیوانی پر ایک مددگار رجسٹرار مامور ہین اور سنگمنڈہ مین ایک منصفی اور

تعلقات مین گیارا تحتانی عدالتین ہین - پہلی پر منصف مقرر ہے اور باقی گیارا تحصیلدار و نائب تحصیلدار کے تحت مین ہین - اول تعلقدار ناظم اعلاے فوجداری ضلع ہین اور مددگار عدالت جائنٹ مجسٹریٹ بہی ہین اور اپنے اقتدارات کو اول تعلقہ دار کے غیاب مین استعمال کرتے ہین - دوم و سوم تعلقہ دارونکو درجہ دوم اور تحصیلدارون کو درجہ سوم کے اقتدارات سے حاصل ہین - جرایم شدیدہ معمولی سالون مین کم ہوتے ہین - سمکنڈہ چونکہ مستقر صوبہ بہی ہے اسلیئے صوبہ دار و ناظم صوبہ کے محکمہ بہی یہین قایم ہین -

انتظام مالگذاری اراضی

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا حال کچہ معلوم نہین سنہ ۱۸۶۲ع کی ضلعبندی کے قبل مواضع معین رقم پر اجارہ پر دیے جاتے تھے اور نقدی تحصیل وصول کیجاتی تہی سنہ ۱۹۰۴ع مین اس کی پیمایش پختہ ختم ہوئی اور تبہ راسال کیلئے بندوبست ہوا - پیمایش سے ظاہر ہوا کہ بہ نسبت حسابات سابق (۸۱۴) مربع میل زمین مقبوضات مین زیادہ شریک تہی - یعنی کل رقبہ (۱۹۱۳) مربع میل برآمد ہوا اور مالگذاری کی رقم (۲۰/۶) لاکہ سے (۲۱/۶) لاکہ روپیہ ہوئی یعنی ۷ر۲ فیصدی کا اضافہ ہوا - اوسط دہاراخشکی کا جو ۱۲ر۱ ہے (اعلیٰ سے اقل ۹/۱۰) اور تریکا اوسط ۵ر۸ ہے (اعلیٰ ۵ر۱۰ اقل ۱ر۴) مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع کی تخمینہ ذیل سے ظاہر ہوگی -

مدات	سنہ ۱۸۸۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۹۰۳ع
مالگذاری اراضی ..	۱۰ر۱۰ لک	۱۰ر۱۰ لک	۱۱ر۱۰ لک	۱۱ر۱۰ لک
جملہ آمدنی	۱۱ر۱۰ لک	۱۲ر۱۰ لک	۱۳ر۱۰ لک	۱۳ر۱۰ لک

سنہ ۱۹۰۵ع کے تغیرات کی وجہ سے مالگذاری اراضی فی الحال (۱۶/۱) لاکہ روپیہ ہے -

لوکل بورڈ و صفائیہا

سنہ ۱۸۹۹ء مین ایک آنہ کا سیس وصول کرکے لوکل بورڈ قایم کیے گیے ہنمکنڈہ مین ایک ضلع کا بورڈ ہے جو تعلقات کے بورڈون کی نگرانی کرتا ہے - اول تعلقہ دار ضلع کے بورڈ کے میر مجلس اور تحصیلدار تعلقات کے بورڈون کی صدر نشین ہین - ہنمکنڈہ مین ایک صفائی بھی ہے اور ہر مستقر تعلقہ پر مختصر سا عملہ صفائی کا مقرر ہے جنکے کام کی نگرانی بورڈ ہائے ضلع و تحصیلات کے تفویض ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین کل مصارف مقامی کا سون اور سڑکون کے للسالے روپیہ ہوئے -

پولیس و حابس

ضلع کی پولیس کے افسر اعلیٰ اول تعلقہ دار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار جنکے تحت مین دس اہین - (۱۲۴) تحتانی افسر (۲۸۷) جوان اور پچیس سوار ہین جو (۲۶) تھانون اور (۴۵) چوکیون مین منقسم ہین - سنٹرل جیل ہنمکنڈہ اور مٹھوارہ کے درمیان واقع ہے جسمین (۷۰۰) مرد اور (۲۰) عورت قیدیون کے رہنے کی گنجایش ہے - اضلاع کریمنگر اور نلگنڈہ کے قیدی جنکی میعاد زاید از چھ ماہ ہے یہین بھیجے جاتے ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین یہان (۱۲۰۷) مرد اور ۱۳ عورتین مقید تھین - عمدہ قالین و شطرنجیان یہان تیار ہوتی ہین - علاوہ فرنیچر و سوتی ٹوپی و پلنگ پوش و تو لیئے و دیگر اقسام پارچہ کے جو قیدیون اور پولیس کے لباس کے لیے ضرور ہوتا ہے - جیل کا تیار شدہ مال بیرونجات کو بھی فروخت کیا جاتا ہے -

تعلیم

بلحاظ تعلیم نفوس یہ ضلع درجہ اوسط مین ہے جنمین (۲۱۸) فیصدی (۵/۱۲ مرد و ۲۳/۱ عورتین) پڑھنا لکھنا جانتے تھے - جملہ تعداد طالب العلمون کی سنہ ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین (۳۲۹) و (۲۰۸۹) و (۴۷۴۲) اور (۴۲۵۸) تھی سنہ ۱۹۰۳ء مین (۷۴) مدارس ابتدائی تین مڈل اسکول ایک ہائی اسکول اور ایک فنی مدرسہ جاری تھے اور اوس سال (۳۶۰) لڑکیان زیر تعلیم تھین سنہ ۱۹۰۱ء

کے جملہ مصارف تعلیم ۱۱۱۱۱ روپیہ تھے جسکے منجملہ ۱۱۱۱ خزانہ سرکار سے ادا ہوئے اور ۱۱۱۱ لوکل بورڈ سے جسمین ۱۱۱۱ روپیہ جو امدادی مدارس کو دئے گیے تھے شامل ہین - سرکاری ڈیوڑھی مدارس کی فیس متناسبًا ۱۱۱۱ اور ۱۱۱۱ روپیہ تھی - امدادی مدارس کی فیس ۱۹۰۱ء مین ۱۱۱۱ روپیہ تھی جو مدرسین مدارس مذکورہ کے تصرف مین آئی -

دواخانجات و ٹیکا لگانا

ہنمکنڈہ مین ایک بڑا دواخانہ اور تعلقات مین آٹھ دواخانہ قایم ہین جنمین (۷۷) مریضان داخلی کے رہنے کی جاے ہے - ان کے علاوہ دو یونانی مطب بھی قایم ہین ۱۹۰۱ء مین مریضان مرجوعہ کی تعداد (۵۰۸۶۲) تھی جنمین (۲۱۷) مریضان داخلی تھے - اور عمل جراحی کی تعداد (۱۹۷۵) تھی - جملہ مصارف اس صیغہ کے ۱۱۱۱ روپیہ تھے جنمین سے ۱۱۱۱ روپیہ لوکل بورڈ سے دئے گئے -

تعلقہ محبوب آباد (مانگوٹ)

کامیاب ٹیکون کی تعداد ۱۹۰۱ء مین (۱۶۰۰) تھی یعنی نفوس ضلع کے فی ہزار ۱/۱۶۷ -

یہ ضلع ورنگل کا ایک تعلقہ ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۹۸۵۵۲) اور ۱۸۹۱ء مین (۸۰۰۷۱) تھی اسکا رقبہ (۷۷۸) مربع میل تھا - ۱۹۰۱ء مین چند مواضع تعلقہ ورنگل سے اسمین شریک ہوئے - اسمین فی الحال (۱۵۸) مواضع ہین جنمین ۲۸ مواضع جاگیر ہین اور موضع محبوب آباد (۹۷۶۷ نفوس) اس کا مستقر ہے - ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲۱۳) لاکھ روپیہ تھی - نیز تالاب وہان کثرت سے ہوئے جاتے ہین - نظام اسٹیٹ ریلوے اس تعلقہ مین شمال غربی سے مشرق کو جاتی ہے - اسمین کولی یا دشتی قوم کے (۲۸۱۷) نفوس آباد ہین -

تعلقہ تاڑوائی

یہ ضلع ورنگل کا ایک تعلقہ ہے جو ۱۹۰۱ء مین تعلقہ باکھال کے شمالی دیہات سے ترکیب پایا ہے موضع تاڑوائی (۹۰۷ نفوس) اس کا مستقر ہے اور اس مین (۱۵۵) مواضع خالصہ کے ہین - اسکی

مالگذاری اراضی ۱۰۰۰ روپیہ ہے - یہ بہت ہی کم آباد ہے اور نگل کا قصبہ اس کا بہت وسیع ہے -

تعلقہ پاکمال

یہ ضلع ورنگل کا ایک تعلقہ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۳۰۹۰۳) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۹،۲۰۶) تھی اسکا رقبہ (۱۳۲۰) مربع میل تھا - سبب وسیع جنگلون اور بخار انگیز آب و ہوا کے بہت کم آباد ہے - اسمین (۱۹۵) مواضع تھے جنمین تین جاگیر تھے - نرسایم پیٹیہ (۱۸۰۳ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱،۲) لاکھ روپیہ تھی - سنہ ۱۹۰۰ء مین چند مواضع تعلقہ ورنگل سے اسمین ضم ہوئے اور اوس کے شمالی مواضع سے ایک نیا تعلقہ تاڑواڑی قایم کیا گیا - پاکمال کا تالاب تیرا مربع میل جسکا رقبہ ہے نرسایم پیٹھ سے آٹھ میل جانب مشرق واقع ہے - موسیندی اس تالاب مین سے جاری ہوتی ہے - تالابون کے نیچے وہان کثرت سے ہوتے ہین - وحشی اقوام گونڈ وکویا جو سنہ ۱۹۰۱ء مین اسمین آباد تھے (۴۶۹۶) اور (۴۸۲۶) تھے -

پٹی ملینلاپاڑ

یہ ضلع ورنگل کی ایک پٹی ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۴۰،۴۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۸۶۴۹) اور اس کا رقبہ (۶۱۸) مربع میل تھا - یہ پٹی سنہ ۱۸۹۳ء مین تعلقات کھمٹ دھھو و محبوب آباد کے چند مواضع کے شمول سے قایم ہوئی - اسمین ایک بڑا معدنی قصبہ ملینلاپاڑ (۱۲،۳۷۸ نفوس) اسکا مستقر اور (۶۱) مواضع ہین جنمین دس مواضع جاگیر ہین - سنگارینی کا مشہور کوئلے کا معدن اس قصبہ کے متصل ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۰۰۰ روپیہ تھی -

تعلقہ پالونچہ

یہ تعلقہ ضلع ورنگل کے منتہا مشرقین واقع ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۳۹۲۱)

اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۲۷،۵۷) تھی اور رقبہ (۱۲۹۷) مربع میل تھا۔ اسمین (۸۹) مواضع ہین جنمین (۴۹) جاگیر ہین اور بورگم پاڑہ (۳۲۰۰ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ یہ ایک بہت کم آباد تعلقہ ہے جسمین وسیع جنگلات ہین اور نہایت مرطیس ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۵ لاکھ روپیہ تھی۔ دریاے گوداوری اسکی مشرقی سرحد ہے جو اسکو جانب مشرق علاقہ مدراس کے ضلع گوداوری سے جدا کرتا ہے۔ وحشی اقوام گونڈ و کوپا کی تعداد اس تعلقہ مین منتسبا (۲۴۸۰) اور (۱۰،۵۵۱) ہے بستان پالوبچہ اس کے جانب مشرق واقع ہے جسکی مردم شماری (۳۸،۷۴۲) اور مواضع (۶۲) ہین اس کا رقبہ تقریبًا آٹھسو مربع میل ہے۔

تعلقہ کھمٹ

یہ ضلع ورنگل کا جنوبی تعلقہ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسمین (۱۵۴،۵۴۰) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۵۹،۴۱۵) نفوس تھے اور رقبہ (۹۹۰) مربع میل تھا۔ اسمین (۱۹۵) مواضع ہین جنمین (۱۳) جاگیر ہین اور کھمٹ (۱۰،۳۰۰ نفوس) اس کا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۴،۱۶) لاکھ روپیہ تھی۔ وہان کثرت سے زریتا تاب و باولیات بوئے جاتے ہین۔ نظام ریلوے اسمین شمال سے جنوب کو جاتی ہے۔

تعلقہ کلور (مدہرہ)

یہ تعلقہ ضلع ورنگل کے جنوب مین اور علاقہ مدراس کے ضلع کشنا کے شمال مین واقع ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۸۲۹،۳۰۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۲،۷۳۸) اور رقبہ (۹۶۶) مربع میل تھا۔ اسکے (۱۸۴) مواضع ہین جنمین (۲۵) جاگیر ہین اور کلور (۲۷،۴۱۱ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲،۱۵) لاکھ تھی۔ نظام اسٹیٹ ریلوے اسکے شمال غرب سے جنوب شرق کو جاتی ہے۔ تالابون کے قریب وہان بکثرت بوئے جاتے ہین۔ پریتالکے معدن الماس اسی

تعلقہ مین واقع ہین۔

تعلقہ ورنگل

یہ تعلقہ ضلع ورنگل کے وسط مین واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسمین بشمول جاگیرات (۱۴۲٫۷۵۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۶٫۹۰۴۱) نفوس آباد تھے۔ اس کا رقبہ (۷۷۳) مربع میل ہے۔ اسمین دو قصبہ ہنمکنڈہ (۴۸۷۰ نفوس) صوبہ وضلع وتعلقہ کا مستقر اور حسن پرتی (۵٫۳۷۸) اور (۱۶۱) مواضع ہین جنمین (۲۱) جاگیر ہین۔ تجارتی قصبہ مٹھواڑہ جو ہنمکنڈہ کی مضافات ہے اوس سے چار میل جانب مشرق اور قلعہ ورنگل اسکے چار میل جانب جنوب شرق واقع ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۱۳) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسمین بہت کچھ تغیر ہوا اور اسکے متعدد مواضع تعلقات محبوب آباد و پاکھال کو دے گئے اور سابق کے تعلقہ درونا پیٹھہ کے کچھ مواضع اوسمین ضم ہوئے تالاب سے وہان کی کاشت بہان بکثرت ہوتی ہے۔ نظام اسٹیٹ ریلوے اس تعلقہ مین سے گذرتی ہے۔

قصبہ ہنمکنڈہ

یہ قصبہ ضلع وصوبہ ورنگل کا مستقر اور خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۰۱′) اور خط طول بلد شرقی (۴۴° ۰۹′) کے تقاطع پر نظام اسٹیٹ ریلوے کے قاضی پیٹھہ ورنگل اسٹیشون کے قریب واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۱۰٫۴۸۰) روایات مقامی کی رو سے ورنگل کی بنا کے قبل یہ اطراف کے ملک کا پایہ تخت تھا۔ ایک تلنگی کتاب پرتاپ چرتر اسکے مطابق ایک چالوکیا بادشاہ نند گری (نانڈیڑ) مین حکومت کرتا تھا جسکے انتقال کے بعد اوسکی ریاست اوسکے دو بیٹون مین تقسیم ہائی ایک اونمین سے ہنمکنڈہ مین اور دوسرا قندہار مین حکمران رہا۔ بلا ہندو بادشاہ کاٹک نے جب سومدیو راجہ قندہار کو قتل کیا تو اوسکی زوجہ سیریال دیوی بھاگ کر ہنمکنڈہ آئی اور یہان اوسکے ایک لڑکا متولد ہوا جسکی یہ

ماہو ور ماجو تخت کا وارث ہوا اور کاکٹیا سلسلہ کا پہلا بادشاہ تھا - یہ واقعہ قریباً ۱۱۴۷ء کا ہے لیکن معتبر تواریخ مین کاکٹیون کا ذکر بارہوین صدی عیسوی کے منصف سے قبل کہین نہین ہوا ہے (ملاحظہ ہو ضلع ورنگل کا بیان) ہنمکنڈہ مین چھ دلچسپ عمارات ہین جنمین ہزار کھمبٹ کی دیول بہت مشہور ہے - اسکو ۱۱۶۳ء مین چالوکیا طرز تعمیر پر اخیر ہند و سلسلہ راجگان نے بنایا تھا - اور اسمین تین منقطع الیوان اور ایک پیش بام ہے جو تین سو ستونون پر قایم ہے - اس پیش بام کے مقابل ایک ستارہ کی شکل کا منڈپ ہے جو دو سو ستونون پر کھڑا ہوا ہے جنمین سے تین پر قدیم تلنگی اور سنسکرت کتبہ لکھا ہوا ہے - اس مندر کے قریب ایک عمدہ باولی ہے - ہنمکنڈہ کے قرب وجوار مین متعدد جین اشکال پتھر مین ترشے ہوئے ہین جو تہیم ویران شہر ہنمنٹ گری کے قریب واقع ہین - قصبہ کی دو جانب دو بڑے تالاب ہین - موجودہ قصبہ ہنمکنڈہ اسٹیشن قاضی پیٹہ سے جانب مغرب تا پیٹھواڑہ جانب مشرق پھیلا ہوا ہے - اسمین صوبہ دار کا دفتر - ناظم صوبہ و مددگار عدالت کی عدالتین ڈوسٹرکٹ اور آپاشی کے انجنیرون کے دفاتر - دفتر بندوبست - متعدد مدارس - سنٹرل جیل - محکمہ اول تعلقہ دار ایک بڑا دواخانہ اور دو یونانی مطب - ایک امریکن مشن اسکول و اسپتال اور ضلع کا تھانہ موجود ہین -

قصبہ جگن پرتی

یہ قصبہ تعلقہ و ضلع ورنگل مین خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۵') اور خط طول بلد شرقی (۹° ۳۱') کے تقاطع پر واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۳۷۸) - اسکی خصوصیت یہ ہے کہ اسمین سو مکان بافندون کے ہین - جو ریشمی کپڑے اور ساڑیان بنانے اور تھسّر سے ریشم نکالتے ہین - اس تھسّر کو وحشی قوم ڈنڈا جمع کرتی ہے - قصبہ ہذا مین ایک مدرسہ تلنگی و اردو کی تعلیم کے لیے اور ایک تھانہ پولیس ہے - اسکے قریب لوہے کا معدن ہے جس سے تھوڑی مقدار مین لوہا اور فولاد زراعتی آلات کے لیے نکالا جاتا ہے - ینگسٹون مورخہ

کی دیول قصبہ کے اندر ہے جہان سالانہ جاترا بھرتی ہے -

موضع ورنگل

یہ ایک چھوٹا قدیم قصبہ ضلع ورنگل کا حفاعرض بلد شمالی (۱۷° ۵۸') وحفاطول بلد شرقی (۷۹° ۳۷') کے تقاطع پر نظام ریلوے پر بفاصلہ (۸۶) میل حیدرآباد کے شمالی مشرقین واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۴۱ ۴۷) پر دوراج کاکٹیا سلسلہ کے راجانے بارھوین صدی عیسوی مین اسکی بنیاد ڈالی تھی لیکن بعض لوگ اسکو وارنگل خیال کرتے ہین جو آٹھوین صدی مین تیلوا ندھرا یعنی تلنگا نکے اولیا راجاؤن کا پائے تخت تھا - بعض لوگ ورنگل یا ورنکل کو بطلیموس کا کوران کو لا خیال کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اس کا نام اکشلینگر یا یکسیلا نگر یا یکسلا مٹن ہے - جسکا ذکر رگھوناتھ بہاسکر نے اپنی کتاب اردجین کوش مین کیا ہے - گنپتی پرودراج کے پوتے نے اسکی سنگی حصار کو شروع کیا جسکو اوس کی زوجہ یا بیٹی رودرما دیوی نے تیرھوین صدی عیسوی مین ختم کر کے ایک دوسری مٹی کی حصار اوسکے اطراف مین بنائی - سمندر کی سطح سے یہ مقام بقدر (۱۰۵۰) فٹ بلند ہے اور دریاے گوداوری وکشنا کے تحتانی وادیون کے سرحد فارق پر بنی ہے - اطراف کی زمین پست بلند میدانون پر مشتمل ہے جو سرخ ریتیلی چکنوٹ اور ریگ مٹی سے مرکب ہے جسمین کہین کہین گرانیٹ اور زبالٹ پتھر کے بڑے بڑے ڈھیر اور دیوارین نظر آتی ہین - اس قلعہ وقصبہ کی وسعت کا اندازہ اسپر سے کیا جاسکتا ہے کہ اسکے حصار کے اندر جو خشکی کی زمین واقع ہے اوسکا سالانہ محاصل پانچہزار روپیہ ہوتا ہے اسکی سرسبزی کے زمانہ مین یہ بہت بڑا شہر تھا اور موجودہ متعلقہ - منھوارہ - کریم آباد - اور خاص ورنگل سب اسی مین شامل تھے - اور خود منھوارہ مین پانچ مواضع شامل ہین یعنی منھوارہ - رامنا پیٹھہ - گوڈی پیٹھہ - بالانگر اور گوپیندا پور -

قصبہ یلندلاپاڑ

یہ سابقاً ایک چھوٹا مزرع تھا لیکن فی الحال ایک بڑا معدنی قصبہ ہے اور یلندلاپاڑ ضلع ورنگل کا مستقر ہے جو خط عرض بلد شمالی (۱۷° ۴۱') اور خط طول بلد شرقی (۸۰° ۱۶') کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۱۲،۲۷۷) - اس قصبہ کی آبادی کی اصل کوئلے کے معدن کی حرفت ہے جہاں سنگارینی کے معدن سے کوئلا نکالا جاتا ہے - ایک مخصوص ریلوے کی معدنی لین اسکو تور نگل اسٹیشن نظام ریلوے سے ملاتی ہے - کوئلے کی برآمد ۱۸۸۷ء مین پہلے سال (۲،۲۵۹) ٹن تھی جو ۱۸۹۱ء مین (۴۴۶۶۸) ٹن اور ۱۹۰۱ء مین (۴،۲۱،۲۱۸) اور ۱۹۰۳ء مین (۴،۱۹،۵۴۶) ٹن ہوئی اسمین روزانہ (۶۳۶۰) مزدور کام کرتے ہین - یلندلاپاڑ مین علاوہ دفتر تحصیل کے ایک تھانہ اور نائب امین پولیس کی کچہری بھی ہے -

ضلع کریمنگر

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلہ

ضلع کریمنگر صوبہ ورنگل ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے جو سابقاً ایلگندل کہلاتا تھا - یہ ضلع جانب شمال ضلع عادل آباد جانب شرق ایسٹرا سٹیٹ علاقہ ممالک وسطی و جانب جنوب ضلع ورنگل و جانب مغرب ضلع میدک و نظام آباد سے محدود ہے ۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے اس کا رقبہ بشمول جاگیرات گھٹکر (۵،۳۶۹) مربع میل رہگیا ہے - پہاڑون کا ایک سلسلہ شمالی شرقی سمت مین گرمپلی اور جگتیال کے درمیان ممتد ہے اور ویلگرتی پر قریب گوداوری منتہی ہوتا ہے - ایک دوسرا سلسلہ اسی کے متوازی سونیگرم سے ملنگور تک جاتا ہے - ایک تیسرا سلسلہ ضلع کے جنوبی غربی گوشہ سے وادی مانیر سے چلکر شمالی شرقی سمت مین سونیگرم کے سلسلہ کو تقاطع کرتے ہوئے

برائگیر کے اوس پار جاکر گوداوری کے قریب ختم ہوتا ہے - اس کا معتبر دریا گوداوری ہے جو اسکے شمالی حصہ مین بہکر اسکے شمالی و شرقی سرحد پر واقع ہوتا ہے اور جزواً اسکو شمال مین ضلع عادل آباد سے اور مشرق مین تلنگانہ سے جدا کرتا ہے - دوسری معتبر ندی مانیر ہے جو گوداوری کی معاون ہے اور ضلع کے غرب مین شرق کو کارلا گنٹہ تک جاکر وہان سے شمالی سمت مین بہتے ہوئے تعلقہ مہادیو پور مین گوداوری مین داخل ہوجاتی ہے - پیداوار گوداوری چلاوا گوندیان ہی گوداوری اسکی شاخین ہین -

طبقات الارض — اسکے طبقات ارضی آرکین نیس اور کرپا - سلاّ وائی اور گونڈوانا پر مشتمل ہین - اکثر حصہ ضلع کا نیس سے مرکب ہے اور باقی طبقات شرق مین واقع ہین -

نباتات — ساگوان - آم - شریفہ - املی - آبنوس - شیشم - ساٹن - تروڑ - ببول - نلامدی اور ایپا اسکے مشہور اشجار ہین -

حیوانات — اس ضلع مین وسیع صحرا جنگلات موجود ہین جنمین شیر - تیندوا - ریچھ - نرٹس - بھیڑیا - جنگلی سور - سارس - اور جنگلی کتے پناہ گزین ہین اور میدانون مین سامبر چیتل اور اقسام کے ہرن درو ہی - نیلگاے اور خرگوش پائے جاتے ہین -

موسم و اعتدال ہوا و بارش — باستثناے مہادیو پور و جزو تعلقات سرسلہ و جگتیال باقی ضلع کی آب و ہوا صحیح ہے - کریمنگر و جمی کنٹہ مین مئی کے مہینے مین پارا (۱۱۰) درجہ تک چڑھ جاتا ہے اور بقیہ تعلقات مین (۱۰۰) سے (۱۰۵) درجہ تک سرما مین (۶۰) درجہ تک اتر آتا ہے - اوسط بارش اکیس سال کی ۴۳ انچ تھی -

مردم شماری — ضلع کی مردم شماری اوسکی موجودہ حالتین (۸۶۱،۸۲۳) ہے اور اسمین ساتھ تعلقات کریمنگر جمی کنٹہ - سلطان آباد - جگتیال - سرسلہ - مہادیو پور و پرکال ہین - معتبر قصبات جگتیال منتھنی -

کوڑلہ - کریمنگر اور دیلواڑہ ہین - اسکے نفوس کی فیصدی (۹۶) ہندو ہین اور نود فیصدی کی زبان تلنگی اور چھ فیصد یکی اُردو ہے بہ حالت موجودہ اسکی مالگذاری اراضی (۲۲۷۶) لاکھ روپیہ ہے -

ضلع ایلگندل[1]

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلہ

یہ صوبۂ ورنگل کا ایک ضلع ہے جو اضلاع عادل آباد و نظام آباد سے جانب شمال و شمال غرب اور میدک سے جانب مغرب اور ورنگل سے جانب جنوب محدود ہے - اور جانب مشرق دریائے پرانہیا اور گوداوری اسکو ضلع چاندا اور ریاست بستر علاقہ ممالک وسطی سے جدا کرتے ہین ۱۹۰۵ء تک اس کا رقبہ بشمول جاگیرات (۷۲۰۳) مربع میل تہا اور درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۸° ۱۴') و (۱۹° ۱۵') اور مابین خطوط طول بلد شرقی (۷۸° ۳۰') و (۷۹° ۲۵') واقع تہا - خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۵۸۹۰) مربع میل تہا ۱۹۰۵ء کے تغیرات کا ذکر آگے آئیگا - ایک سلسلہ پہاڑون کا گرآپلی سے چلکر جگتیال تک شمالی شرقی سمت مین گذرتا ہے - جہان سے وہ دیلکرتی قریب گوداوری کے جاتا ہے ایک دوسرا سلسلہ موسوم بہ سوئیگرم اور تلنگو سہ متوازی سلسلہ اول کے (۲۳) میل تک جایا ہے مواضع کنچرلہ و منتنی و مارمولا گٹہ جو اس سلسلہ پر ہین سمندر سے (۲۲۰۰) اور (۲۳۰۰) فٹ تک مرتفع ہین - ایک تیسرا سلسلہ ضلع کے جنوبی و مغربی گوشہ مین بانیر ندی کے وادی سے نکلکر شمالی شرقی سمت مین جاتا ہے اور سوئیگرم کے سلسلہ کو تقاطع کرکے یکیسی آگے چلا جاتا ہے جہان اسکا ارتفاع سمندر سے (۱۶۰۰) فٹ ہے - اور یہ سلسلہ گوداوری کے قریب ختم ہوتا ہے - سب سے معتبر ندی اسکی گوداوری ہے جو ضلع کے شمالی غربی گوشہ سے داخل ہوکر اسمین (۱۴۲) میل تک بہتی ہے اور اسکو چاندا اور بستر علاقہ ممالک وسطی سے جدا کرتی ہے - دوسری معتبر ندی بانیر

[1] ضلع ایلگندل ۱۹۰۵ء سے باقی نہین رہا ضلع جدید کریمنگر کا حال بیان مردم شماری و مضمون کریمنگر مین ملاحظہ ہو -

ہے جو ضلع کے مغرب سے شرق کو کارلاگنڈہ تک جاکر وہان سے شمال کیجانب بہتے ہوئے تعلقہ مہادیوپور مین گوداوری مین جاملتی ہے - اسکا طول اندازن ضلع (۱۴۵) میل ہے - پرانہٹیا جو گوداوری کی شاخ ہے اوس سے تعلقہ چنّور مین ملاتی ہوتی ہے - پدّاولگو پچاس میل اور چلاّ واگو بارا میل لمبی دونون گوداوری کے معاون ہین اور اوسکے جنوبی یعنی دہنی جانب سے اوسمین داخل ہوتی ہین -

طبقات الارض

اس ضلع کے طبقات الارض آرکیین نیس و کرپاڈ سلاّ وائی اور گونڈوانا ہین اور آخر الذکر تالچیر و بڑاکر کا مٹی دکوٹا مالیری و چکیالا پر مشتمل ہین - بیشتر حصہ ضلع کو آرکیین نیس گیرے ہوئے ہے - اور بقیہ طبقات اضلع کے شرقی گوشہ مین واقع ہین -

نباتات

ضلع ہذا کے اشجار ہین - ساگوان - آم - آنبوس - شریفہ - املی - شیشم - تنوڑ - ببول اپیا اور ملاّ مدّی ہین -

حیوانات

سب قسم کے بڑے جانور مثل شیر - ریچھ - تیندوا - بھیڑیا - تڑس - سامبر - ہرن - درہی چیتل وغیرہ اور طیور ہین - مور - جنگلی مرغی - تیتر - بٹیر - اور مہوکا پائے جاتے ہین - نالایون اور ندیون کے کنارون پر - مرغابی - بط - نیل - سارس وغیرہ کثرت سے ہوتے ہین -

موسم و اعتدال ہوا و بارش

گوداوری کے قریب کا حصہ بخار انگیز ہے اور باقی حصہ ضلع صحت بخش ہے - کرمینگر و جمی کنڈہ مین پارا مئی مہینے مین (۱۱۰) درجہ تک چڑھجاتا ہے - اور باقی تعلقات مین سوا و ایکسو پانچ کے درمیان رہتا ہے - دسمبر مین ۶۰ تک اتر جاتا ہے -

اوسط بارش اکیس سال کی ۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک (۴۳) انچ تھی لیکن سال بسال کا

تفاوت معتد بہ تہا - مثلاً ۱۸۸۱ء و ۱۹۰۰ء مین (۱۵) انچ یعنی نصف سے بہی کمتر ہے -

تاریخ

اس ضلع کی قدیم تاریخ کا کچہ حال معلوم نہین البتہ اسقدر معین ہے کہ یہ ضلع ریاست ورنگل کا جزو تہا - اور مسلمانون کی فتح تلنگان و تسخیر ورنگل کے بعد سلطنت بہمنیہ و قطب شاہیہ کا جزو رہا - گولکنڈہ کی فتح کے بعد اورنگ زیب نے اُسکو ضمیمۂ دہلی کیا مگر دولت آصفیہ کے قایم ہونے پر نواب صفجاہ نے اٹھارہوین صدی کے اوایل مین اوس سے نتزع کر لیا -

آثار عتیقہ

آثار عتیقہ مین بہت سارے قلعہ - مندر اور مساجد شامل ہین - قلعۂ ایلگندل ایک قدیم بنا ہے اوسمین ایک مسجد ہے جسکو مظفر الدولہ نے ۱۷۵۴ء مین تعمیر کیا تہا اوسکا ایک مینار ہے جو ہلانے سے متحرک ہوتا ہے - تعلقہ جمی کنٹہ مین دو قلعہ باجگوزار اور ملنگور کے ہین جو تقریباً سات سو اور ہزار سال قبل بنے تہے - اور گوشال و کنکور کی دیولین جنمین سے پہلی ۱۲۲۹ء مین بعہد پرتاب رودرا راجہ ورنگل تعمیر ہوئی تہی - اگرچہ یہ فی الحال ویران ہے لیکن اسکی سنگ تراشی اسوقت بہی عمدہ حالت مین ہے - قلعہ جگتیال کو ۱۷۴۳ء مین مظفر الدولہ نے فرنچ انجنیرون سے بنوایا تہا - اسی تعلقہ مین ایک قدیم دیول و جرم پور کی گوداوری کے دہنے کنارہ پر واقع ہے - تعلقہ سرسلہ مین اُنّت گریکا پر اُنا قلعہ جو اسوقت ویران ہے ایک پہاڑ پر بنا ہوا ہے - تعلقہ مہادیو پور کے دو مسجدین مواضع کالیسر و سونی پیٹھہ مین اور نیز مسجد راجگو پال پیٹھہ تعلقہ سدی پیٹھہ مین اورنگ زیب کی بنائی ہوئی ہین تعلقہ مہادیو پور مین قلعہ پرتاب گری راجہ پرتاب رودرا کی بنا ہے - -

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات و مواضع (۱۵۲۳) ہین - اسکی تعداد نفوس مردم شماری ۱۸۸۱ء مین (۹،۳۹،۵۲۹) ۱۸۹۱ء مین (۱،۹۴،۶۰۱) اور ۱۹۰۱ء مین (۱،۳۵،۵۸۲) تہی ۱۹۰۱ء کی

کمی نفوس وبائے ہیضہ و قحط سنہ ۱۹۰۱ء کا نتیجہ ہے۔ معتبر قصبات جگتیال۔ کورٹلہ۔ منتھنی۔ کریمنگر اور ورڈیلو اڑھائی ہیں۔ چھیانوے فیصدی ہندو اسکے نفوس ہیں۔ اور نوے فیصدی تلنگی اور چوبیس فیصدی اردو بولتے ہیں۔ نقشہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کے موازین مردم شماری وغیرہ ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ بلحاظ مربع میل	تعداد: قصبات	تعداد: مواضع	مردم شماری	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت ۱۹۰۱ء و ۱۸۹۱ء	تعداد کلکٹر بحیثیت ڈائرکٹ
کریمنگر	۸۶۹	۱	۱۶۰	۱۲۲٫۸۷۴	۱۴۱	-۱۸٫۸	تعلقداری سے ماتحت
لکمٹی پیٹھہ	۴۶۲	×	۱۱۴	۴۶۲۵۴	۱۰۰	-۳٫۴	
چنور "	۷۱۰	۱	۹۹	۴۷٫۰۷۲	۶۶	+۷٫۰	
سلطان آباد	۲۰۵	×	۱۰۵	۸۸٫۴۳۶	۴۳۱	+۰٫۷	
مہادیوپور "	۷۵۹	۱	۱۲۴	۵۵٫۶۵۵	۷۳	+۴٫۶	
جمی کنٹہ	۵۹۰	×	۱۴۹	۱٫۱۷٫۸۹۴	۱۹۹	-۹٫۶	
سدی پیٹھہ	۶۷۰	۱	۱۳۱	۸۸٫۸۵۰	۱۳۳	-۳٫۲	
سرسلہ	۸۷۴	×	۱۵۴	۱٫۰۳٫۳۷۲	۱۱۸	-۷٫۹	
جگتیال "	۷۵۹	۲	۱۹۷	۱٫۵۶٫۹۴۲	۲۰۷	-۲٫۰	
جاگیرات وغیرہ	۱٫۳۰۵	۱	۲۸۳	۲٫۰۸٫۲۳۳	۱۵۹	-۳٫۶	
میزان ضلع	۷٫۲۰۳	۷	۱٫۵۱۶	۱٫۳۵٫۵۸۲	۱۴۴	-۵٫۴	۱۸٫۳۲۴

سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ پرکال ضلع ورنگل سے اور مین شریک ہوا اور چنور و لکھٹی پیٹھہ اس ضلع سے عادل آباد (سرسلور تانڈور) مین اور تعلقہ سدّی پیٹھہ ضلع میدک مین منتقل ہوئے - حالت موجودہ مین یہ ضلع جو بنام کریمنگر موسوم ہوگا تعلقات کریمنگر - سلطان آباد - مہادیوپور - جمی کنٹہ - پرکال - سرسلّہ وجگتیال پر مشتمل ہوگا -

لوگون کی ذات اور پیشہ

خاص زراعت پیشہ اقوام کی تعداد (۱،۶۴،۰۰۰) تھی یعنی ضلع کی فیصدی سولھہ نفوس اینمین معتبر اقوام کنبی (۸۹،۰۰۰) میٹائیواڑ (۴۸،۰۰۰) اور ویلمہ (۲۱،۰۰۰) تھے - برہمن بہت ہین (۴،۲۱،۰۰۰) وہنگر (۸۹،۰۰۰) لیلاوہ ہٹگر (۶۴،۴۰۰) اور کرما (۲۱،۸۰۰) کے - سالا یعنی بافندہ (۸۰،۴۰۰) - مالا یعنی سائیس (۶۷،۳۰۰) کوٹی (۳۹،۶۰۰) اور اوسلا یعنی لوہار سونار وغیرہ (۳۰،۰۰۰) - پینتیس فیصدی سے زائد زراعت مین مصروف ہین -

عیسائی مشن

کریمنگر مین ۱۸۸۴ء مین ایک ویسلین مشن قایم ہوا جسمین ایک یورپین مشنری مع دیسی اسٹاف کے مقرر ہے - اسکے شعبہ کیتاپلی اور مانا کنڈور مین ہین - متعدد اسکولون اور ایک شفاخانہ کو اس مشن سے کمک ملتی ہے - سدّی پیٹھہ کا ویسلین مشن ۱۸۸۶ء مین قایم ہوا - اسکے تحت مین نو اسکول ہین سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین عیسائیون کی تعداد (۲۱۴) تھی جنمین (۲۱۲) دیسی تھے -

عام حالات زراعت

یہان کی زمینین چلکہ دوسب وریگڈ ہین مگر پہلی قسم تمام ضلع مین زیادہ ہے - ریگڈ مین ربیع اور مسب مین کسیقدر باغات اور فی الجملہ ربیع اور چلکہ مین خریف کی پیداوار بوئی جاتی ہے - اور اس اخیر کی وسعت کل مزروعہ رقبہ کی $\frac{۳}{۵}$ ہے - تالابون کی کثرت ضلع کی خصوصیت ہے - ندیون کے دوآبون کی غریلی زمین نہایت حاصل خیز ہے -

معظم موازین زراعت و معظم پیداوار

رعیت واری طریقہ مالگذاری جاری ہے - خالصہ و مقاطعہ کا رقبہ (۵۸۹۸) مربع میل ہے - جسمین سے (۳۰۱۸) جنگلات اور (۱۲۴۴) مربع میل سنہ ۱۹۰۱ء مین مزروع تھا - قابل زراعت بنجر و افتادہ (۷۷۸) اور غیر قابل زراعت کا رقبہ (۸۵۸) مربع میل تھا - معتبر غلہ جوار ہے جو (۵۷۰) مربع میل یعنی رقبہ مزروعہ کے (۴۵) فیصدی سے حاصل ہوتی ہے - اسکے بعد دھان (۱۶۹) مربع میل ہے دوسری پیداوار کے رقبہ چنا (۱۱) روئی (۵۸) اقسام دال غیرہ (۲۲۵) اور اجناس روغندار (۱۹۷) مربع میل ہین -

مویشی - ٹٹو بھیڑ - بکریان

کوئی خاص نسل مویشی کی یہان نہین ہے اور جو جانور یہان ہوتے ہین وہ چاکہ کے جوتنے کے لیے موضوع ہین - ٹٹو ادنیٰ قسم کے ہین - اور بھیڑ بکریان بھی معمولی قسم کی ہین -

آبپاشی

تری کا رقبہ (۱۸۳) مربع میل ہے معتبر ذرایع آبپاشی (۵۶۹۴) تالاب و کنٹہ (۱۶۲۹۳) پختہ اور (۶۲۲۳) خام باولیان ہین - انجنیران آبپاشی کی ایک جماعت منصہ ستالالون کے تحمینون کی تیارین مین مصروف ہے جنکی تعداد (۱۷۰۰) ہے -

جنگلات

اس ضلع مین جنگلی و صحرائی سبع قطعات ہین خصوصاً تعلقات چنور و مہادیولور و لکھشیہ پیٹھہ ہین اور فی الجملہ تعلقات جگتیال و رسکل ہین اور علاقہ چوبینہ کے تحت مین ہین - جنگلات کا کل رقبہ (۳۰۱۸) مربع میل ہے جسمین (۸۱۲) محصورہ اور (۲۲۰۲) مربع میل محفوظ و غیر محفوظ ہے - اشجار چوبینہ مین - ساگوان - آبنوس - شیشم - ساٹن - سوہی - ترمن - سنہ - کوڈشا - ایپا - نامامی اور چندنی ہین جنسے عمدہ چوبینہ حاصل ہوتا ہے -

معدنیات

جملہ تعلقات مین عمدہ قسم کا لوہے کا پتھر نکلتا ہے جسمین سے پرانے طریقہ سے آلات زراعت

کے لیے لوہا نکالا جاتا ہے - کونا سمدرم اور ابراہیم پٹن کا فولاد مشہور ہے جس سے عمدہ آبدار پھل اور تلوارین تیار ہوتی تھین - بلضم اور ابرک بھی لوہیکے کانون کے قریب تمام ضلع مین پیدا ہوتا ہے

صنایع و دستکاری

تعلقات سدی پٹھیہ وجگتیال مین ریشمی ساڑیان اور رومال تیار ہوکر حیدرآباد بھیجے جاتے ہین گاڑھا سوتی کپڑا ہر قسم کا ضلع کی ہر جاے بنتا ہے اور کثرت سے رعایا کے استعمال مین آتا ہے سالی ایک گری قوم جن کی تعداد آٹھ ہزار سے زائد ہے ریشمی اور سوتی کپڑے بنتے ہین - کوٹلہ تعلقہ جگتیال مین ایک موٹی قسم کا کاغذ تیار ہوتا ہے - جسکو پٹواری لوگ اپنے دفتر کے لیے استعمال کرتے ہین - جینور مین ٹھسر کے کوئون سے ریشمی کپڑے تیار ہوتے ہین جو نہایت پائدار ہوتے ہین اور شل چائنا سلک کے ہوتے ہین - کریمنگر و ماناکنڈور کے سونار لوگ نہایت عمدہ چاندی کے تار کا کام کرتے - پیتل کے برتن بھی عمدہ بنتے ہین - کریمنگر مین ایک دباغت خانہ ۱۸۶۹ء سے قایم ہے جسمین تیس آدمی کام کرتے ہین اور سالانہ ۴۰۰۰ روپیہ کا مال مدراس کو بھیجا جاتا ہے -

تجارت

معظم برآمد ملک چاول - جوار - تل - سن - ارنڈ - تمباکو - ریشمی کپڑے - روئی - مرچ بھیڑ - چمڑے اقسام کے - ہڈیان - اور سینگ - اور پیتل کے برتن ہین جو رنگل وحیدرآباد کو بھیجے جاتے ہین معتبر درآمد ملک ولایتی - سوتی و اونی کپڑے - شیشہ آلات - ولایتی شکر - گرٹا سونا چاندی - نمک - افیون - معدنی تیل اور تانبے اور پیتل کے پتر ہین - معتبر مراکز تجارت سدی پٹھیہ - پدّاپلی - کمان پور - جگتیال - گھمیرا و پٹھیہ اور کریمنگر ہین - تجارت پیشہ ذات کومٹی ہے -

ریلوے اور سڑکین

یہ ضلع ریلوے سے محروم ہے - اسمین (۲۰۲) میل لمبی سڑک ہے جسمین سے (۱۶۸) میل موروم

کی ہے باقی خام ہے یہ ستہر سڑک کرمنگر سے قاضی پیٹ کی ہے - دوسری سڑکین ضلع و تعلقات کی مستقر کو باہم وصل کرتی ہین -

قحط

یہ ضلع بسبب اوسکے وسیع صحرا و جنگلون اور مستعد تالابون اور باولیو نکے قحط سے محفوظ رہا ہے سنہ ۱۸۹۷ء مین اگرچہ (۲۸) انچ بارش ہوئی مگر ایسی بموقع اور کم کم مقدار مین کہ اکثر پیدا وار تلف ہوگئی - امدادی کام جاری کیے گیے - قحط کا اثر زائل ہونے نہین پایا تھا کہ وبائے ہیضہ شروع ہوئی اور ہزارہا جانین تلف ہوئین جیسا کہ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے ظاہر ہے - سنہ ۱۹۰۲ء کے قحط سے یہ ضلع محفوظ رہا -

ضلع کی بڑی تقسیمین اور افسر

بحالت موجودہ یہ ضلع چار بڑی تقسمون پر منقسم ہے پہلی مین تعلقات جمی کنٹہ و پرکال - دوسری مین سلطان آباد دھادیلو پور - تیسری مین جگتیال و سرسلہ اور چوتھی مین کرمنگر - پہلی دو دو دوم تعلقدارون اور باقی دو دو سوم تعلقدارون کے تفویض ہین - اول تعلقہ دار اپنے جملہ ماتحتین کے کامون کی نگرانی کرتے ہین - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے -

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

اول تعلقہ دار ناظم اعلاے نوعبداری دیوانی دونون ہین اور ان کا ایک عدالتی مددگار بھی ہے تحصیلدار ختمانی دیوانی عدالتون کے ناظم ہین اور مددگار عدالت جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین - دوم و سوم تعلقہ دارون کو اقتدارات درجہ دوم فوجداری اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ سوم حاصل ہین -

انتظام مالگذاری اراضی

سنہ ۱۸۶۶ء تک دیہات و تعلقات اجارہ پر دیے جاتے تھے اور بعض صورتون مین رعایا سے بھی رقم وصول کیجاتی تھی - لیکن مالگذاری سرسری اندازہ پر جنس مین وصول کیجاتی تھی ضلعبندی کے بعد سے رعیت واری طریقہ جاری ہوا اور اراضی کی سرسری پیمایش کر کے اوسط دو سالہ ماضیہ پر لگان

قایم کی گئی - کل ضلع کی پیمایش نہین ہوئی ہے اور قدیم کے دہارے ابتک قایم ہین - اوسط دہارا خشکی کا فی ایکڑ ۱ روپیہ ہے (اعلیٰ ۲ روپیہ ۸ آنہ، اقل ۱ روپیہ) اور اوسط تری کا دہارا ۵ روپیہ ہے (اعلیٰ ۱۰ روپیہ، اقل ۱ روپیہ) - رقم مالگذاری اراضی وجملہ آمدنی ضلع کی تحت ذیل سے ظاہر ہوگی -

	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی -	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۲ لاکھ روپیہ	۱۴ لاکھ روپیہ	۱۵ لاکھ روپیہ
جملہ آمدنی ضلع	۱۵ لاکھ روپیہ	۱۸ لاکھ روپیہ	۲۱ لاکھ روپیہ	۲۲ لاکھ روپیہ

۱۹۰۵ء کے تعزیرات کی وجہ سے فی الحال مالگذاری (۲۲۶) لاکھ روپیہ ہے -

نوکل بورڈ وصفائی

ایک آنہ کا سس ۱۹۰۳ء سے جاری ہے - تعلقات کے مستقرات پر تعلقہ کے بورڈ اور کرمینگر مین ضلع کا بورڈ قایم ہے - جو اپنے کام کے علاوہ تعلقات کے بورڈون اور صفائیون کے کامون کی نگرانی بھی کرتا ہے - تعلقات کے مستقرات پر مختصر سا عملہ صفائی کا مقرر ہے -

پولیس ومحابس

اول تعلقہ از ناظم اعلےٰ کوتوالی ضلع ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین جن کے تحت مین دس امین (۷۵) تحتانی افسر (۶۰) جوان اور پچیس ۲۵ سوار ہین - جو (۳۶) تھانون اور (۳۵) چوکیون پر منقسم ہین - کرمینگر مین ضلع کا محبس ہے - لیکن چھ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی دارنگل کے سنٹرل جیل کو بھیجدئے جاتے ہین -

تعلیم

یہ ضلع بلحاظ تعلیم بہت پست حالتمین ہے - اسکے ۱۶۸ فیصدی (۳۲۳ مرد - ۸۰ عورتین) ۱۹۰۱ء مین پڑہنا لکھنا جانتے تھے - سرکاری مدارس کے جملہ طلبا کی تعداد ۱۸۸۱ء مین (۵۲۷) -

سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۹۴۸) سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۷۳۲) اور سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۸۷۰) تھی - سنہ ۱۹۰۳ء مین چالیس ابتدائی مدارس اور دو مڈل اسکول تھے - اور اوس سال مین ستائیس لڑکیان زیر تعلیم تھین سنہ ۱۹۰۱ء مین کل خرچ تعلیم ۱۴۷۱۷ روپیہ تھا جسکے منجملہ الٰہ ۵ روپیہ امدادی مدارس کو دیئے گیے سرکاری مدارس کی جملہ اجرت تعلیم الٰہ ۵ روپیہ اور امدادی مدارس کی مانہ ۵ تھی - یہ پچھلی رقم مدرسین کے تصرف مین آئی -

دواخانجات وٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین پانچ دواخانہ ضلع مین قایم تھے جنمین انیس ۱۹ مریضان داخلی کی جائے خالی تھی جملہ مرجوعہ مریضان خارجی کا سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۱۴۷۳۹) اور مریضان داخلی کا (۱۱۳) تھا - اور (۶۴۹) عمل جسراحی کے کیے گیے سنہ ۱۹۰۱ء مین جملہ مصارف اس صیغہ کے ۱۱۱۱ روپیہ تھے - کامیاب ٹیکون کی تعداد اس سال (۳۵۹۷) تھی یعنی نفوس ضلع کی فی ہزار (۳۷۴۷) -

تعلقہ ادکرینگر

یہ ضلع کرینگر کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ (۱۰۱۲) مربع میل ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۱۸۳۸۵۹۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۷۰۶۷۶) تھی - کمی گرانی و وبائے ہیضہ سے واقع ہوئی - اس تعلقہ مین ایک قصبہ کرینگر (۵۷۲۵ نفوس) مستقر ضلع و تعلقہ دار (۱۸۶) مواضع ہین جنمین (۲۶) مواضع جاگیر کے ہین - مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء (۴۳) لاکھ روپیہ تھی - زیر تالاب بادلی رہتی بکثرت بوئے جاتے ہین - مانیر ندی اس تعلقہ مین مغرب سے مشرق کو رواں ہے -

تعلقہ سلطان آباد

ضلع کرینگر کا یہ ایک تعلقہ ہے جس کا رقبہ (۲۸۷) مربع میل ہے مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۳۱۶۲۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۳۰۵۴۸) تھی - اسمین (۱۴۶) مواضع ہین

جنمین (۴۱) مواضع جاگیرین اور سلطان آباد (۳۳۹، ۲ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱،۷۹) لاکھ روپیہ تھی - زیر تالاب دہان بکثرت بوئے جاتے ہین -

تعلقہ مہادیو پور

یہ ضلع کرینگر کا ایک تعلقہ ہے جسکو دریائے گوداوری جو اسکے شمالی اور شرقی سرحد پر رواں ہے سرکار عظمت مدار کے ضلع چاندا سے جانب مشرق جدا کرتا ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۸،۲۶۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۵،۶۹۰) تھی اور رقبہ (۸۰۱) مربع میل تھا - اسمین ایک قصبہ منتخی (۶۶۸۰ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۳۱) مواضع ہین جنمین سات مواضع جاگیر ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین (لعہ) اسکی مالگذاری اراضی تھی - اسکی زمینین جانب شمال و شرق دریا ئی چکنوٹ ہین اور باقی ریتیلی ہے - اس کا ایک بہت بڑا حصہ جنگل ہے جس سے یہ تعلقہ بخار انگیز رہتا ہے -

تعلقہ جمی کنٹہ

یہ ضلع کرینگر کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۶۲۶) مربع میل ہے - اس کی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱،۲۱،۵۱۸) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱،۳۴،۳۰۹) تھی - یہ کمی گرانی و وبائے ہیضہ کا نتیجہ ہے - اسمین (۱۵۸) مواضع ہین جنمین نو مواضع جاگیر کے ہین اور جمی کنٹہ (۲،۶۸۷ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ڈیڑھ لاکھ روپیہ تھی - یہ تعلقہ جانب مغرب پہاڑی ہے اور منقطع پہاڑیان ہر جائے موجود ہین - اس تعلقہ مین جنگل نہین ہے دہان کثرت سے زیر تالاب ہوتے ہین -

تعلقہ پرکال

یہ ضلع کرینگر کا ایک تعلقہ ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۲۲۸،۸۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۴۷،۴۸) تھی اور رقبہ (۶۵۴) مربع میل ہے - اسمین (۱۱۴) مواضع

ہین جنمین پانچ مواضع جاگیر ہین اور انپال (۸۴۹ نفوس) اس کا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳/۱) لاکھ روپیہ تھی - زیر تالاب وہان کثرت سے ہوتے ہین - -

تعلقہ سرسلہ

یہ ضلع کرینگر کا ایک تعلقہ ہے - بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین اسمین (۲۲/۷۲۳/۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۴/۳۳۷) نفوس آباد تھے - کمی کی وجہ قحط اور وبا ے ہیضہ سے اس کا رقبہ (۱۰۱۸) مربع میل ہے - اس تعلقہ مین ایک جاگیر کا قصبہ وسیلواڑہ (۵/۳۷۲ نفوس) اور (۱۷۸) مواضع ہین جنمین چوبیس مواضع جاگیر کے ہین اور سرسلہ (۳/۴۰۰ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین مالگذاری اراضی سے (۳/۹) لاکھ روپیہ حاصل ہوے زیر تالاب و زیر باولی کثرت سے وہان بوئے جاتے ہین - مانیر ندی اسکے جنوب مین سے گذرتی ہے - اسکی زمینین اکثر ریتلی اور خریف کی پیداوار کے لیے نہایت موضوع ہین - سنہ ۱۹۰۶ء مین چند مواضع اسکے تعلقہ کا مارنڈی پیٹھ ضلع نظام آباد مین منتقل ہوے - -

تعلقہ جگتیال

یہ ضلع کرینگر کا ایک تعلقہ ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲/۰۳/۸۸۹) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲/۰۹/۰۴۰) تھی - اس کا رقبہ (۹۷۱) مربع میل ہے - نفوس کی کمی قحط اور وبا ے ہیضہ سے واقع ہوئی - اسمین دو قصبہ جگتیال (۱۱/۱۸۱ نفوس) اس کا مستقر اور کورلہ (۵/۵۲۴) اور (۲۵۱) مواضع ہین جنمین (۵۴) مواضع جاگیر کے ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳/۱۹) لاکھ روپیہ تھی - تالابون کے پانی سے وہان کثرت سے ہوتے ہین - اس تعلقہ کے جنوب مین ایک پست پہاڑون کا سلسلہ ہے -

قصبہ جگتیال

یہ قصبہ تعلقہ جگتیال کا مستقر اور خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۴۸') اور خط طول بلد شرقی (۷۸° ۵۵')

کے تقاطع پر واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۱۱،۱۸۱) - قصبہ کی شمالی کی جانب ایک پرانا قلعہ ہے جسکو ۱۷۴۷ء مین ظفر الدولہ نے تعمیر کیا تھا - قصبہ مین ایک دواخانہ اور سرکاری مدرسہ ہے اور یہ دوم تعلقہ دار کا مستقر بھی ہے - سالانہ قوم کے لوگ یہان ریشمی ساڑیان اور رومال بنتے ہین -

قصبہ کریمنگر

یہ قصبہ ضلع و تعلقہ کا مستقر خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۲۶') اور خط طول بلد شرقی (۷۹° ۸') کے تقاطع پر مانیر ندی کے کنارہ پر موضع ایلگندل سے چھ میل جانب مشرق واقع ہے ۱۹۰۱ء کی مردم شماری (۵،۷۵۲) تھی - علاوہ دفاتر ضلع و تعلقہ کی عدالت ضلع - دو دواخانے جنمین ایک یونانی ہے - لوکل بورڈ و صفائی کے دفاتر متعدد مدارس سرکاری ایک مشن اسکول ایک زنانہ مشن اسپتال - صدر مجلس ضلع اور ایک دباغت خانہ اسمین موجود ہین - یہ قصبہ چاندیکے تارکے کام کے لیے مشہور ہے -

قصبہ کوڑلہ

یہ تعلقہ جگتیال کا ایک قصبہ اور خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۴۹') اور خط طول بلد شرقی (۷۸° ۴۸') کے تقاطع پر واقع ہوا ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۵،۵۲۴) - موٹے قسم کا کاغذ یہان بنتا ہے اور پٹواری لوگ اپنے دفاتر کے لیے بکثرت اسکو استعمال کرتے ہین -

قصبہ تتنی

یہ تعلقہ مہادیوپور کا مستقر اور خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۳۸') اور خط طول بلد شرقی (۷۹° ۴۰') کے تقاطع پر بفاصلہ ایک میل جنوب دریاے گوداوری واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۶۸۰) اس قصبہ مین ایک دواخانہ - مدرسہ اور ڈاکخانہ ہے -

قصبہ ویلواڑہ

یہ ایک جاگیری قصبہ تعلقہ سرسلہ کا ہے جو خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۲۸') اور خط طول

بلد مشرقی (۸، ۵۳) کے تقاطع پر سرسلہ سے آٹھ میل جانب شمال واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۲، ۵/۳۷) - اسمین ایک بڑے تالاب کے جنوب مین ایک دیول ہے جس کے احاطہ کے اندر کسی مسلمان بزرگ کے مزار ہے جس کی تعظیم ہندو مسلمان برابر کرتے ہین - -

ضلع عادل آباد

حدود وصورت طبیعی پہاڑون اور ندیونکے سلسلہ

یہ صوبہ ورنگل کا ایک ضلع ہے جو ۱۹۰۵ء کے تغیرات کے قبل عملداری سرپور تانور کہلاتا تھا - جانب شمال وشمال شرق برار اور ضلع چاندا علاقہ ممالک وسطی سے اور جانب مشرق ضلع چاندا سے محدود ہے - جانب جنوب اسکے اضلاع کریمنگر ونظام آباد ہین اور جانب جنوب غرب ضلع ناندیر اور برار کا ضلع باسیم واقع ہے - پائین گنگا اسکو جانب غرب وشمال وبرار سے اور دردہا پرانہیٹا ندیان اسکو چاندا سے جانب شمال شرق ومشرق جدا کرتی ہین فی الحال اسکا رقبہ (۲، ۴۰، ۷) مربع میل ہے - سہیاوری پربوت یا ساتالا کا سلسلہ اس ضلع مین شمال غرب سے جنوب شرق کو جاتا ہے - جسکا طول (۱۷۵) میل ہے - چھوٹی چھوٹی پہاڑیان اس ضلع کے مشرق من پائی جاتی ہین -

معتبر ترین دریا جو اسکے جنوبی حصہ کو سیراب کرتا ہے گوداوری ہے جو بجانب جنوب اسکو نظام آباد اور جزاً کریمنگر سے جدا کرتا ہے - اسکے بعد پائین گنگا ہے جو اسکی غربی اور شمالی سرحد پر بہتی ہوئی دردہا مین جا ملتی ہے - دوسری ندیان دردہا اور پرانہٹا ہین جو اسکے شمال شرقی حصہ مین سرحد سرحد پر، وان ہین چھوٹی ندیان پیدا گنگا کا نپاوسی اور املون ہین ہین مین کے پہلی دردہا اور باقی چندہ پائین گنگا کے معاون ہین

طبقات الارض

اسکے طبقات الارض ارکیئن نیس وکڑپا یہ سلاوائی وگونڈوانا اور دکن ٹرپ سے مشتمل ہین۔

نباتات

یہ ضلع ایک وسیع رقبہ صحرائی وجنگلات کو گھیرے ہوئے ہے جسمین ساگوان - آبنوس - بیلگو - جتی گی - آم - املی اور بیجا سال بہت ہی تناور ہوتے ہین۔

حیوانات

پہاڑی حصہ مین بڑے جانور مثل شیر - ریچھ - تیندوا - چیتا - تڑس - بھیڑیا اور جنگلی کتے کے اور جنگلون مین میدان کے نیلگاے - سامبر - چیتل - جنگلی بکری - ہرن اور روہی بکثرت ملتے ہین۔

موسم واعتدال ہوا وبارش

یہ ضلع بہت ہی بدآب وہوا ہے جسکا سبب وسیع جنگل ہین - حرارت مئی مہینے مین (۱۰۵) درجہ اور دسمبر مین (۵۶) درجہ ہوتی ہے - اوسط بارش ضلع (۴۱) انچ ہے۔

مردم شماری

سنہ ۱۹۰۱ع کی مردم شماری کے مطابق تعداد نفوس (۴،۷۷،۸۴۸) تھی - بصورت موجودہ تین آٹھ تعلقات عادل آباد (ایدلاباد) - سرپور - راجورہ - نرمل - کنوٹ - چنور لکسٹی پیٹہ - اور جنگلون مین قصبات عادل آباد مستقر ضلع - نرمل اور چنور ہین - تقریبًا اسّی فیصدی ہندو ہین دس فیصدی سے زاید گونڈہ اور چھ فیصدی مسلمان ہین - موجودہ مالگذاری اراضی (۶۷۵) لاکھ روپیہ ہے (تفصیلی حال سرپور ٹانڈور کے بیان مین ملاحظہ ہو)۔

ضلع کی بڑی قسمین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی انتظامی قسمون پر منقسم ہے - پہلی مین تعلقات عادل آباد (ایدلاباد) و سرپور و راجورہ ہین جو دوم تعلقدار کے تفویض ہے - دوسری مین تعلقات لکسٹی پیٹھ وچنور و جنگلون اور تیسری مین تعلقات نرمل وکنوٹ ہین - یہ پچھلی دو قسمین دوسوم تعلقدار دونکے تفویض ہین۔

عدالتی انتظامات

اول تعلقہ ار ناظم اعلاے فوجداری و دیوانی دونون ہین - اور ایک مددگار عدالت انکے تحت مین ہین جو جائنٹ مجسٹریٹ بہی ہین - اور اول تعلقہ دار کے دور یکے زمانہ مین فوجداری اختیارات کو استعمال کرتے ہین - دوم و سوم تعلقہ دارون تحصیلدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم و سوم حاصل ہین - لیکن دوم و سوم تعلقہ دارون کو دیوانی اختیارات حاصل نہین ہین تحتانی دیوانی عدالتین تحصیلدارو نکے تحت مین ہین - -

لوکل بورڈ

حال ہی مین لوکل بورڈ اس ضلع مین قایم ہوے ہین - -

عملداری سرپور تانڈور[1]

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلہ

یہ عملداری سابقاً صوبہ بیدر مین شریک تہی اسکے جانب شمال و مشرق ضلع الیوت محل علاقہ برار اور ضلع چاندا علاقہ ممالک وسطی اور جانب جنوب ضلع کرمنگر و نظام آباد اور مغرب کیجانب ضلع ناندیڑ اور برار کا ضلع الیوت محل واقع ہین - پائین گنگا اسکو جانب شمال برار سے اور حدود پرانیٹا ندیان جانب مشرق اسکو چاندا سے جدا کرتی ہین - یہ عملداری درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۹°) و (۱۹°۵۰) کے اور مابین خطوط طول بلد شرقی (۷۷°۵۴) و (۷۸°۵۸) کے واقع ہے اور اس کا رقبہ (۵۰۲۹) مربع میل ہے جسمین خالصہ کا رقبہ (۴۸۴۲) مربع میل ہے اور باقی رقبہ جاگیرات کا ہے - سیاوری پروت یعنی ساتالا اس کے شمالی غربی گوشہ سے جنوبی شرقی گوشہ تک (۱۰۵) میل تک ممتد ہے - دوسری چھوٹی پہاڑیان جو اسکے مشرق مین واقع ہین قابل

[1] عملداری ابہ باقی دنین بہی ملاحظہ ہو بیان مردم شماری ضلع عادل آباد جواب اسکا قایم مقام ہے - -

تذکرہ نہین ہین۔-

سب سے زیادہ معتبر ندی اسکی پائین گنگا ہے جو اسکی غربی و شمالی سرحد پر بہتی ہوئی راجورہ تعلقہ کے شمال مین در دہا مین جاملتی ہے۔ در دہا ندی راجورہ تعلقہ کے مشرقی سرحد پر بہتی ہے دوسری ندیان پدّاواگو در وہا کی معادن سومیل طویل - اور کاپنا دیلی واملون ہین جو پائین گنگا کی معادن ہین - پائین گنگا سیہاوری پروت سلسلہ مین اُبھرتی ہے۔-

طبقات الارض

اسکے طبقات ارضی ارکیئن نیس اور کرپا سلّا دائی وگونڈوانا کی تھین ہین گونڈوانا طبقات تالچیر دیڑاکو کاٹی وکوٹا مالیری وچکیالا تہ و نیز مشتمل ہین - اِن کے علاوہ دکن ٹریپ بھی ہے۔-

نباتات

تمام ضلع جھنڈ اور چھوٹی گھنی جھاڑی مین ڈھپا ہوا ہے - علاوہ اِسکے ایک بہت وسیع رقبہ اس کا جنگل ہے جسمین ساگوان - املی - آم - نیم اور کچلے کے درخت کثرت سے ہین۔

حیوانات

بہاڑو نمین وحشی جانور مثل شیر - نیلگائے - چیتل - تیندوا - چیتا - ترس - ریچھ - بھیڑیا - جنگلی کتا - اور جنگلی بکری کثرت سے ہوتے ہین - طیور مین مین لطا - سارس - تیتر - جنگلی مرغی اور مور ہر جائے ہوتے ہین -

موسم و اعتدال ہوا و بارش

اسکی آب وہوا نہایت ناقص ہے لیکن تعلقہ عادل آباد بشل راجورہ و سرپور کے ملیریس اور بد آب وہوا نہین - اور میدان کے دیہات بہی نسبت پہاڑی دیہات کے زیادہ صحیح ہین - گرمی دسمبر مہینے کی (۶۰) درجہ سے مئی مہینے کے (۱۰۵) درجہ تک متفاوت ہے - اکیس سالہ بارش ابتدائے ۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک کا اوسط اکتالیس انچ تہا - ۱۸۹۱ء کے سمبر مین پائین گنگا کو شدید طغیان ہوا جس سے کنارہ کے دیہات دریا بُرد اور ویران ہو گیے - تین روز تک

برابر طغیانی رہی اور لوگون نے بلند مقامات و درختون پر چڑھکر اپنی جان بچائی سنہ ۱۹۰۳ء مین خفیف سا زلزلہ بھی اس عملداری مین محسوس ہوا۔

تاریخ

اس عملداری کی تاریخی حال قبل اسکے حیدرآباد کی ریاست مین شامل ہونیکے بہت کم معلوم ہے کسی زمانہ مین تعلقہ ہالجورہ پر کسی گونڈ راجہ کی عملداری تھی اور قبل حیدرآباد مین شامل ہونیکے سیونسلو نکے قبضہ مین تھا۔

آثار عتیقہ

تعلقہ ابدلاباد کے مواضع ماہور کے قریب کی ایک پہاڑی پر قدیم قلعہ ہے جسمین ایک پختہ محل اور ایک مسجد اور دو گنبد دار عمارتین ہین۔ ماہور کے مغرب مین ایک پہاڑ کے دامن مین پانڈولینا ہے جو ایک غار ہے جسمین دو دالان ہین اور ایک ایوان مین ایک دیول ہے۔ ماہور کے پہاڑ پر ایک مربع پرگانی دیول ہے جو (۱۸۰) فٹ ہر طرف سے ہے اور (۵۴) فیٹ بلند ہے۔ اسمین چار سو گوسائین اور اونکا مہنت رہتے ہین۔ اس دیول کے لیے جاگیرین عطا ہوئی ہین۔ قلعہ مانک گڈہ کسی گونڈ راجا کی بنا ہے لیکن فی الحال ویران ہے۔

مردم شماری

عملداری کے قصبات و مواضع (۹۸۴) ہین۔ گذشتہ شمار و مین اسکے نفوس حسب ذیل تھے۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین (۲۱۴،۶۰۴) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲،۳۱،۷۵۴) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲،۷۲،۸۱۵) یہ تین تعلقات مین منقسم ہے۔ یعنی ابدلاباد راجورہ اور سرپور جو تینون نہایت ہی کم آباد ہین عادل آباد (ابدلاباد) ہی ایک قصبہ ہے۔ اسکے نفوس کے (۷۶) فیصدی سے زاید ہندو (۱۸) فیصدی گونڈ اور صرف پانچ فیصدی مسلمان ہین۔ چوالیس فیصدی تلنگی بولتے ہین اور اٹھائیس فیصدی مرہٹی۔ تختہ ذیل سے اسکی مردم شماری کی تقسیم ظاہر ہوگی:-

تعلقات	مقدار مربع میلوں مین	تعداد		مردم شماری ۱۹۰۱ء	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت ردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین	تعداد پڑھنے لکھنے والوں کی
		قصبات	مواضع				
ایدلاباد - -	۲،۱۶۸	۱	۳۹۰	۱،۰۴،۸۹۱	۴۸	+ ۱۳٫۱	تعلقہ دار ایدلاباد سے معلوم
راجواڑہ -	۵۴۵	۷	۹۹	۲۰،۶۴۹	۳۸	- ۳٫۵	
سرپور -	۲،۱۲۹	۷	۳۸۶	۱،۲۰،۵۰۰	۵۶	+ ۲۷٫۱	
جاگیرات وغیرہ	۱۸۷	۷	۱۰۸	۲۶،۷۷۵	۱۴۳	+ ۱۲٫۹	
جملہ میزان	۵،۰۲۹	۱	۹۸۳	۳۷،۲۸،۱۵	۵۴	+ ۱۷٫۷	۲،۳۲۳

۱۹۰۵ء مین اس عملداری کو ضلع بناکر عادل آباد سے موسوم کیا گیا - دو تعلقات نرمل و نرسا پور ضلع نظام آباد (اندور) سے اور دو تعلقات چنور و لکھٹی پیٹہ ضلع کریمنگر (ایلگندل) سے اسمین شریک کیے گیے - شمالی حصہ تعلقات نرمل و نرسا پور اور ایک جزو تعلقہ ایدلاباد کا ضم کرکے ایک نیا ذیلی تعلقہ کنوٹ قایم کیا گیا اور بقیہ حصہ نرسا پور کا نرمل مین ضم ہوا - تعلقات سرپور لکھٹی پیٹہ کے ایک اور نیا تعلقہ موسوم بہ جنگانول - اِن دونون تعلقات کے کچھ گانون ملاکر قایم کیا گیا ہے -

لوگون کی ذاتین اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد کنبی یعنی کاپو کی ہے جو (۴۶،۴۰۰) ہین یعنی نفوس ضلع کے (۱۷) فیصدی - دوسری مشہور زراعت پیشہ ذاتین المنور (۵،۳۰۰) - کوس (۴،۲۰۰) اور بنجارہ (۲،۷۰۰) ہین - فروتر پیشہ ذاتون مین دھنگر یعنی چرواہے (۱۵،۰۰۰) مہار یعنی سائیس (۸،۰۰۰) - مانگ

(۸،۰۰۰) آندہ یعنی غلہ بیچنے والے (۷،۹۰۰) اور پنچال یعنی لوہار و سنار وغیرہ (۵،۰۰۰) ہین - یہ دو پچھلی ذاتین نسبتاً اس ضلع مین زیادہ ہین - تجارت پیشہ ذاتون مین (۴،۶۹۱) کومٹی - (۲،۱۷۷) وانی یعنی بنیے اور (۱۲۱۳) ماڑواڑی ہین - برہمن صفحہ (۳،۴۰۰) ہین - کل نفوس جو زراعت مین مصروف ہین (۵۶،۲۰۰) یعنی ضلع کے نفوس کے (۵۷) فیصدی ہین - دیسی عیسائی ۱۹۰۱ء مین صرف تین تھے -

عام حالات زراعت

یہ عملداری جزاً تپٹی اور جزاً گرانٹی رقبہ مین واقع ہے اسکی زمینین ریگڑ یا کھرب یعنی ریتیلی ہین - ریگڑ تعلقہ راجورہ مین زیادہ ہے اور بیتیلی اور سرخ زمین سرپور مین اور ابدلاباد تعلقہ کی زمینین دونون سے مخلوط ہین - اسیوجہ سے وہان اوخریف کی پیداوار سرپور مین اور ربیع کی کاشت راجورہ مین زیادہ ہوتی ہے اور ابدلاباد مین خریف و ربیع تقریباً مساوی ہین - پہاڑون کے دامن اور ندیون کے کناروں کی زمینین غرنلی اور نہایت حاصل خیز ہین اور اون مین گیہون - کپاس - اور چنا عمدہ ہوتا ہے -

معظم موازین زراعت

معظم پیداوار

رعیت واری طریقہ مالگذاری جاری ہے - ۱۹۰۱ء مین خالصہ کا رقبہ (۴،۸۴۲) مربع میل تھا جسمین سے (۵۵۲) مربع میل زیر زراعت (۱،۳۳۳) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۲،۲۱۳) جنگلات اور (۴۴۱) مربع میل غیر قابل زراعت کا رقبہ تھا - عمدہ پیداوار جوار ہے جسکا رقبہ زیر زراعت کا نصف ہے - وہان اور گیہون - چار اور تین مربع میل حاصل ہوتے ہین اور رقبہ اجناس ردہ غذا (۵۴۷) سن و اباڑی (۲۹) اور کپاس (۲۵) مربع میل ہے -

ترقی زراعت

اس ضلع کی پیمایش نہین ہوئی اور بہت ہی کم آباد ہے جسمین وسیع قطعات محصورہ غیر

محفوظ جنگلو نکے ہین - زراعت کی حالت بہت پست ہے - ترقی زراعت کی کوئی تدبیر نہین کی گئی ہے باوجود اسکے پچھلے بیس سالون مین آٹھ فیصدی کے قریب رقبہ مزروعہ مین اضافہ ہوا ہے -

مویشی - ٹٹو - بھیڑ و بکریان -

یہان کے مقامی جانور بہت مضبوط اور بھینسین پرگنہ ماہور تعلقہ ابدالاباد کی دودھ دینے مین مشہور ہین - ایک خاص نسل چھوٹے بیلون کی یہان ہوتی ہے جو بہت تیز رو ہین - یہ بیل فی جوڑ دوسو روپیہ تک کے ہوتے ہین - اور معمولی جانور ۵۰ سے ۱۵۰ روپیہ تک فی جوڑ بکتے ہین - ٹٹو - بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہین -

آبپاشی

تریکا رقبہ (۶½) مربع میل ہے جسکی آبپاشی چھوٹے بڑے (۲۲۳) تالابون (۹۹) باولیون اور (۱۷) نہرون سے ہوتی ہے - جو سب عمدہ حالت تعمیر مین ہین - تریکا سب سے زیادہ رقبہ تعلقہ سرپور مین ہے - حال مین ایک بند اور تین بڑے تالاب تعلقہ ابدالاباد مین تقریبًا پچاس ہزار روپیہ کے صرفہ سے تیار ہوئے ہین جن سے ۱۵۰۰ روپیہ کی آمدنی معیّن ہوئی ہے -

جنگلات

اس عملداری مین وسیع جنگل ہین - محصورہ کا رقبہ (۲۱۳/۲) اور غیر محفوظ اور کھلے جنگل کا رقبہ دو ہزار مربع میل ہے - قابل زراعت بنجر کی زمینون کو چوبینہ کا جنگل بنانے کی تجویز ہے - چوبینہ کے معتبر اقسام ساگوان - تنکی یعنی آبنوس - بیلگو - جنّی گی - بیجاسال - دہاورا اور شیشم ہین -

معدنیات

ابرک - چونیکا پتھر - اور پرت دار چونے کا پتھر جو شاہ آباد کے پتھر سے کہین بہتر ہے - اور چکپا جو ایک سرخ رنگ معدنی ہے تعلقہ ابدالاباد مین پیدا ہوتے ہین - تعلقہ سرپور کے راجلگٹہ

کے پہاڑون مین بلضم اور لوہے کا پتھر ہوتا ہے - مواضع ساسٹی دلونہ تعلقہ راجورہ مین کویلا موجود ہے اور ۱۸۴۰ء مین امتحانی کھدائی کی گئی تھی لیکن کوئی کامیاب نتیجہ برآمد نہین ہوا اور کام ترک کردیا گیا - موضع ساسٹی کے قریب کوئلے کے تین معدن ہین اور گندھک بھی ہوتی ہے مگر نکالی نہین جاتی ہے -

صنایع و دستکاری

اس عملداری مین کوئی قابل قدر صنعت نہین ہے - جلاہے گاڑھا کپڑا دھوتیان - ساڑیان وغیرہ مقامی ضرورتون کے لیے تیار کرتے ہین - رنگاری لوگ پردہ اور رضائیان رنگتے ہین - لوہار معمولی آلات زراعت تیار کرتے ہین - سرپور مین چھاگلین اچھی ہوتی ہین -

تجارت

مظم برآمد ملک روئی - السی - تل - بعض غلات اور حیوانات ہین - اور درآمد مین چاول - نمک - معدنی تیل - افیون - کپڑا - اور گرم مصالح - سونا - چاندی - تانبا اور پیتل شامل ہین - معتبر تجارت پیشہ کوٹھی - مارواڑی - اور کچھی ہین -

ریلوے اور سڑکین

یہ ضلع ریلوے اور پختہ سڑکون سے عاری ہے - قدیم سڑک ناگپور در میان منور و سانگلی ۳۸ میل لمبی خام سڑک ہے اور ابدلاباد سے راجورہ و سرپور تک نرف کہ چرون کا راستہ ہے -

قحط

اس رقبہ کے پچھلے قحطون کا کوئی حال معلوم نہین - ۱۹۰۰ء مین جب اورنگ آباد قحط مین مبتلا تھا یہانکی رعایا مرفہ الحال تھی - لیکن سرکار عالی و سرکار عظمتدار کے قحط زدہ اضلاع کی رعایا کے آجانے سے یہان بھی کسیقدر گرانی ہوگئی اور ایک مختاجخانہ ابدلاباد مین کھولا گیا جسمین آٹھ سو مفلوک الحال کی پرستاری کی گئی اور جسکا صرفہ ۱۱۵۱۵ روپیہ ہوا -

ضلع کی بڑی قسمین اور افسر

یہ عملداری دو قسمون پر منقسم تھی - ایک مین تعلقہ ابدلاباد تھا جو عملدار صاحب کے تحت مین تھی

اور دوسرے مین تعلقات سرپور راجورہ تھے جو سوم تعلقدار کی تفویض تھی - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے -

عدالتہا ے دیوانی وفوجدار

عملدار ناظم اعلاے دیوانی وفوجداری دونون مین سوم اور تحصیلدار وتعلقداروں کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم وسوم حاصل ہین - اور سوم تعلقدار وتحصیلدار تحتانی عدالتہاے دیوانی کے ناظم بھی ہین - تحتانی عدالتون کے مرافعہ عملدار کے ہان رجوع ہوتے ہین - جرایم شدیدہ بہت کم ہوتے ہین -

انتظام مالگذاری اراضی

سنہ ۱۸۶۶ع کی ضلعبندی کے قبل تعلقات ابدلا بود سرپور کی مالگذاری اجارہ پر دیجاتی تھی - لیکن اوسوقت یہ تعلقات ضلع اندور مین شریک تھے تعلقہ راجورہ تنخواہ جاگیر تھا - سنہ ۱۸۶۷ع مین پہلے دونون تعلقات ایلگنڈل مین منتقل ہوئے لیکن سنہ ۱۸۶۹ع مین یہ اندور مین شامل ہوئے - سنہ ۱۸۸۲ع مین تعلقہ راجورہ شریک خالصہ کیا گیا اور ان دونون تعلقات کے ساتھہ ایک عملداری قایم کی گئی - اس عملداری کی پیمائش نہین ہوئی ہے - اوسط دہارا خشکی کا ے روپی ایکر ہے (اعلی ے - اقل ے) - اور تری کا اوسط دہارا ۵ے روپیہ فی ایکر ہے (اعلی ۱۰ے - اقل ے) - عملداری کی مالگذاری اراضی وجملہ آمدنی تخمنہ ذیل مین درج ہے -

	سنہ ۱۸۸۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۹۰۳ع
مالگذاری اراضی -	۱ے روپے	دو لاک روپے	دو لاک روپے	دو لاک روپے
جملہ آمدنی -	۱۴ے لاک روپے	۱۵ے لاک روپے	۱۵ے لاک روپے	۱۵ے لاک روپے

سنہ ۱۸۹۵ع کی تعزیرات کی وجہ سے اسکی مالگذاری اراضی فی الحال (۶ے۵) لاکھ روپیہ ہے -

حکومت لوکل بورڈ وصفائی

عملداری مین کوئی لوکل بورڈ نہین - راستہ پٹی اور روڈ گھاٹ کی آمدنی بیکار آمدنی کا مون مین صرف

ہوتی ہے - ایک مختصر سا عملہ صفائی ضلع وتحصیلات کے مستقر پر مامور ہے - جملہ آمدنی ۱۹۰۱ء ۵۰۰ روپیہ تھی جسمین ۱۹۰۱ء ۵۰۰ راستہ بٹی سے حاصل ہوئے تھے اور ۱۹۰۱ء ۵۰۰ رودگماٹ سے ..

پولیس وحبالس

عملدار افسر اعلاے کوتوالی ہین اور مہتمم پولیس اونکے عملی مددگار ہین جن کے تحت مین چار ہین (۴۲) تھانی افسر (۱۵۵) جوان اور پچیس سکہ سوار ہین - یہ جمعیت اٹھارہ تھانون مین منقسم ہے - ایدلاباد مین ایک محبس ہے جسمین جرمہ ماہ میعاد سے کم کے قیدی رکھے جاتے ہین اور زاید میعاد کے قیدی سنٹرل جیل نظام آباد کو بھیجدیے جاتے ہین - محبس مین پچاس قیدی رہ سکتے ہین -

تعلیم

بلحاظ تعلیم اس عملداری کا درجہ بہت گھٹا ہوا ہے جسمین صرف ایک فیصدی (۱۶ مرد ۱۷ عورتین) ۱۹۰۱ء مین پڑہنا لکہنا جانتے تھے - جملہ طلبا کی تعداد ۱۸۹۱ء مین (۳۶۰) ۱۹۰۱ء مین (۳۴۲) اور ۱۹۰۳ء مین (۳۹۴) تہی ۱۹۰۳ء مین چار ابتدائی مدارس جاری تھے - کل خرچ تعلیم سالانہ ۱۹۰۱ء ۵۰۰ روپیہ تہا جو تماتا خزانہ شاہی سے دیا گیا ۱۹۰۱ء مین اجرت تعلیم ۱۹۰۱ء ۵۰۰ روپیہ وصول ہوئی ..

دواخانجات وٹیکا لگانا

یہان صرف دو ہی دواخانہ ہین جنمین ۱۹۰۱ء کا مرجوعہ (۵،۸۵) تہا اور عمل جراحی کی تعداد (۱۶۷) تہی ۱۹۰۱ء کے مصارف طبابت ۱۹۰۱ء ۵۰۰ روپیہ تھے - سال مذکور مین (۳۹۷) بچون کے ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس ضلع کے (۴۵،۱) کے ..

تعلقہ ایدلاباد (عادل آباد)

ضلع عادل آباد کا یہ ایک تعلقہ ہے اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۱،۱۲،۳۱۴) اور ۱۸۹۱ء مین (۹۹،۳۳۲) اور رقبہ (۲۰۲۰) مربع میل تہا - اسمین ایک قصبہ ایدلاباد (۳۰۳،۶ نفوس) مستقر ضلع وتعلقہ اور (۴۲۰) مواضع ہین جنمین تیس مواضع جاگیر ہین - اسکی مالگذاری اراضی

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۶۴) لاکھ روپیہ تھی - سنہ ۱۹۰۵ء مین ایک جزو اسکا تعلقہ جدید کنوٹ مین شریک کیا گیا - یہ تعلقہ بہت کم آباد ہے اور اسمین وسیع قطعات غیر مزروعہ و بنجر واقع ہین -

تعلقہ راجورہ

یہ ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۴۸۰۰) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۷۷۲۵) تھی اور رقبہ (۵۹۵) مربع میل تھا - لوگون کے خوش آب و ہوا مقامات ایدلآباد و سرپور کو چلے جانے سے یہان کمی واقع ہوئی - اسمین (۱۲۸) مواضع ہین جنمین (۲۹) مواضع جاگیر ہین اور راجورہ (۲۲۱۳) نفوس) اسکا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی مبلغ ۱۰۰۰۰ روپیہ تھی - یہ بھی بہت ہی کم آباد ہے اور وسیع قطعات قابل زراعت بنجر اور جنگل کے اسمین واقع ہین --

تعلقہ سرپور

ضلع عادل آباد کا یہ ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۶۹۴۱۳۵) و سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۰۶۷۴۵) تھی - رقبہ اسکا (۲۲۱۴) مربع میل تھا - اسمین (۴۳۵) مواضع ہین جنمین (۴۹) مواضع جاگیر کے ہین اور سرپور (۳۱۲۴) نفوس) اس کا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۰ لاکھ روپیہ تھی - سنہ ۱۹۰۵ء مین ایک جزو اس کا جدید تعلقہ جنگانون مین شریک کیا ہوا - یہ بھی بہت ہی کم آباد ہے اور وسیع قطعات قابل زراعت اور جنگلون پر مشتمل ہے -

تعلقہ جنگانون

ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے جو درمیان تعلقات سرپور و لکھمٹی پیٹھ کے واقع اور ان دونون تعلقات کے چند مواضع لیکر قایم کیا گیا ہے - اس کا مستقر جنگانون (۲۰۵۲ نفوس) ہے --

تعلقہ چنور

ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے - جسکو پرانیٹا ندی جانب مشرق ضلع چاندا علاقہ

انگریزی سے جدا کرتی ہے - اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۶٫۵۹۱) اور ۱۹۱۱ء مین (۵۲٫۸۸۹) تھی اور رقبہ (۷۰۹) مربع میل تھا جسمین بڑا رقبہ جنگل کا ہے - اسمین ایک قصبہ جنور (۶٫۵۶۱ نفوس) اور (۱۱۰) مواضع ہین جنمین گیارہ مواضع جاگیر کے ہین - مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین لاکھ روپیہ تھی - گوداوری اسکی جنوبی اور پرانہیٹا اسکی مشرقی سرحد ہین اور ان ندیون کے اطراف کی زمینین چکنوٹ ہین وہان بذریعہ تالاب کرشت سے بوئے جاتے ہین -

تعلقہ لکھٹی پیٹھ

یہ تعلقہ ضلع عادل آباد کا ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵٫۸۳۵) اور ۱۹۱۱ء مین (۵۲٫۵۸۹) اور رقبہ (۴۹۹) مربع میل تھا - یہکی قحط اور وبا سے واقع ہوئی - یہ تعلقہ (۱۲۳) مواضع پر مشتمل ہے جنمین نو مواضع جاگیر کے ہین اور لکھٹی پیٹھ (۴۳۰۸ نفوس) اس کا مستقر ہے جو گوداوری کے بائین کنارہ پر واقع ہے - ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی لاکھ روپیہ تھی - تالابون اور باولیون سے وہان کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے -

تعلقہ نرمل

یہ ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے - ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۴۹٫۵۵۱) اور ۱۹۱۱ء مین (۵۴٫۷۵۵) تھی - کمی ۱۹۰۱ء کے قحط کا نتیجہ ہے - اس کا رقبہ (۵۴۸) مربع میل تھا - اسمین قصبہ نرمل (۶٫۷۵۱ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۱۵) مواضع تھے جنمین پندرہ جاگیر تھے - مالگذاری ۱۹۰۱ء مین (۱٫۰۲) لاکھ روپیہ تھی - زیر تالاب کثرت سے کاشت شامل ہوتی ہے - گوداوری اسکی جنوبی سرحد ہے اور یہ تعلقہ شمال کیجانب پہاڑی ہے - ۱۹۰۵ء مین اسمین تغیر ہوا اور چند مواضع تعلقہ کنوٹ مین شریک ہوئے اور نرساپور کا ایک حصہ اسمین شامل کیا گیا - تعلقہ بلغرب علاقہ پائگاہ جسمین (۴۱) مواضع ہین اسکے مشرق مین واقع ہے جسکی مردم شماری

(۵، ۱۳۴۳) اور رقبہ (۱۱۹) مربع میل ہے۔

تعلقہ کنوٹ

ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے۔ یہ ۱۹۰۵ء مین قایم ہوا اور تعاقات نرسا پور و نرمل کے شمالی دیہات سے مرکب ہے۔ اسکا مستقر کنوٹ (۱۵۱۴ نفوس) ہے۔۔

قصبہ ایدلاباد (عادل آباد)

یہ قصبہ ضلع و تعلقہ عادل آباد (ایدلاآباد) کا مستقر اور (۹° ۴۰') شمالی اور (۸° ۳۳') شرقی خطوط کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۳۰۳۶) - علاوہ دفاتر اول تعلقہ دار و معتمم پولیس و امین گودگری کے ایک دواخانہ ٹپہ خانہ اور ایک مدرسہ یہان مقیم ہے۔ ایدلاآباد مین ایک ہندو دیوتا کی دیول ہے جسکی سالانہ جاترا ہوتی ہے۔ یہ ایک غلہ کی معتبر منڈی ہے۔۔

قصبہ چنور

تعلقہ چنور کا مستقر اور خط (۱۸° ۵۱') شمالی و (۹° ۴۸') شرقی پر دس میل جانب شمال دریائے گوداوری واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶،۵۶۱) - یہان امین کی کچہری ٹپہ خانہ اور دواخانہ ہے یہان کھدر سے نہایت مضبوط دیہاتی کپڑا تیار ہوتا ہے جو مشل چنیا سلک کے ہے۔۔

قصبہ نرمل

یہ ایک حصار دار قصبہ اور مستقر تعلقہ نرمل ضلع عادل آباد ہے جو خط عرض بلد شمالی (۹° ۶') اور خط طول بلد شرقی (۸° ۲۱') کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء - (۷،۵۱)۔ ۱۷۵۲ء مین نرمل کے راجا نے نواب صلابت جنگ پر حملہ کیا جو سیدپوسی کے ساتھہ اورنگ آباد سے گولکنڈہ جا رہے تھے۔ باہم جنگ ہوئی اور راجہ قتل ہوا اور اوسکی فوج پراگندہ ہوگئی۔ دفتر تحصیل و کچہری امین پولیس و فاتر مددگار معتمم جو بینہ و ناظر تعمیرات کے علاوہ ایک دواخانہ ٹپہ خانہ اور ایک مدرسہ بھی یہان مقیم ہے۔ قصبہ کا موقع نہایت خوبصورتی کے ساتھہ گرانیٹ کی پہاڑیون کے

درمیان واقع ہے جنمین سے اکثر پر چھوٹے چھوٹے قلعہ بنے ہوئے ہین سب سے بڑا قلعہ قصبہ کے وسط مین ہے جسمین قدیم محلات کے کھنڈر موجود ہین - قلعہ کا معظم حصہ فریخ افسرون کا تعمیر کیا ہوا ہے جو سرکار عالی کے ملازم تھے اور ابتک بھی عمدہ حالتمین ہے اوسمین متعدد توپین ہین تین برج سوراخ کرنیوالی توپون کے لیے تیار ہوئے تھے -

متفرق چھوٹے مضامین

بالاگھاٹ

یہ ایک سلسلہ پہاڑون کا ہے جو اس ملک کے نصف حصہ عرضی مین واقع ہے اور تعلقہ بیلولی ضلع ناندیر سے ضلع پربھنی کے جنوبی حصہ مین سے گذرتے ہوئے دہارورو پاٹودہ کے اوسطرف آشٹی ضلع بیڑ تک ممتد ہے - مشرق سے مغرب تک طولا دو سو میل اور عرض مین تین سے چھ میل تک متفاوت ہے - اسکی ایک شاخ آشٹی سے جنوبی شرقی سمت مین اوس حصہ مین سے گذرتی ہے جو درسیان سنیا - مانجرا اور کاگنا ندیون کے واقع ہے جو اضلاع بیڑ وعثمان آباد و گلبرگہ پر مشتمل ہے - اور آخرالذکر ضلع مین ختم ہوتی ہے - ایک دوسری شاخ اسکی پربھنی کے جنوب سے اوسی سمت مین چلکر تعلقہ راجورہ ضلع بیدر مین سے گذرتے ہوئے جنوب کو لاس ضلع ناندیر تک جاتی ہے - جو حصہ ملک کا اس سلسلہ اور اوسکی دونون شاخون سے گھرا ہوا ہے بالاگھاٹ کہلاتا ہے -

جالنہ کے پہاڑ

یہ پہاڑون کا ایک سلسلہ ہے جو مشرقی سمت مین دولت آباد ضلع اورنگ آباد سے شروع ہوتا ہے برار کی سرحد کے قریب ایک شاخ جنوب سے جالنہ کی طرف سے اسمین آکر ملتی ہے جس سے یہ موسوم ہوتا ہے - برار مین داخل ہونے کے بعد یہ سہیادری پروت یعنی ساتمالا سلسلہ مین ملجاتے ہین - جالنہ کے پہاڑ (۲۴۰۰) فٹ بلند ہین جنمین سے ایک چوٹی دولت آباد کی (۲۲۴۳) فٹ بلند ہے

اس سلسلہ کا جملہ طول (۱۲۰) میل ہے۔۔

اس کا بیان بمبئی کے گزیٹیر مین سناتالا کے تحت مین ملاحظہ ہو۔

سہیاوری پربت

تالاب پاکھال

یہ ایک وسیع قطعہ پانی کا موضع پاکھال تعلقہ پاکھال ضلع ورنگل مین (۱۷° ۵۷ شمالی و ۷۹° ۵۹ شرقی) خطوط کے تقاطع پر واقع ہے اور شمال و جنوب و مشرق کیجانب پست پہاڑیون سے محدود ہے۔ پاکھال ندی کے دو جانب دو پہاڑیون کے درمیان ایک بند باندھکر اوس کے پانی کو روکنے سے یہ تالاب بنایا گیا ہے اور ممالک سرکار عالی مین سب سے بڑا تالاب ہے جسکا عرض و طول (۲۰۰۰) اور (۸۰۰۰) گز ہے اور بند کا طول دو ہزار گز اور پانی کا رقبہ تیرا مربع میل ہے۔ متعدد نہرون سے دور تک آبپاشی کے لیے اس کا پانی جاتا ہے۔ بند کے وسط مین ایک عمارت کی کھنڈر ہے جو شتاب خان کا چبوترا کہلاتا ہے۔ اس تالاب مین مچھلیان اور گھڑیال بہت ہین اور اس کے اطراف کے جنگل مین شکاری جانور کثرت سے ہین۔ پانی کا اوسط عمق بیس فٹ اور چالیس فٹ کے درمیان ہے۔

دریائے گوداوری

مانجرا ندی

اس کا بیان بمبئی کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو۔۔

یہ ندی پاڈوہ ضلع بیڑ کے میدان سے اُبھر کر اضلاع عثمان آباد و بیدر و میدک مین جنوبی شرقی سمت مین بہتے ہوئے کلیگور سے دس میل مشرق کو دفعۃً پلٹ کر شمالی سمت مین بہتے ہوئے اضلاع ناندیر و اندور کی سرحد واقع ہوتی ہے اور آخر کار کنڈلواڑی کے قریب گوداوری مین اوس کے دہنے جانب سے داخل ہو جاتی ہے۔ اس کا جملہ طول (۲۸۷) میل ہے۔ اثنائے مرور مین ترانندی تعلقہ نلنگہ ضلع بیدر مین اسکے دہنے جانب سے اسمین آکر ملتی ہے۔ اور اٹھارا میل آگے چلکر کاریجا ندی اوسی جانب سے اسمین داخل ہوتی ہے۔ ضلع ناندیر مین دو چھوٹی ندیان لینڈی اور منارا اس کے

بائین جانب سے اِس سے ملتی ہے - بانجرا کے کنارہ کسی جاے گہرے نہین ہین اور خاک آمیز ہین -
لوکے اور ناوا سپر عبور و مرحد کے لیے متعدد مقامات پر رکھے گیے ہین اور اِس کے پانی سے ہر جاے
آبپاشی ہوتی ہے - دونی تجویزین مشہور بہ مانجرا پراجکٹ اور مانجرا اکسٹنشن پراجکٹ آبپاشی کے لیے
زیر تعمیر ہین جنسے ضلع میدک مین وسیع قطعات کی آبپاشی ہوسکے گی -

پائین گنگا — اس کا بیان گزیٹیر برار مین ملاحظہ ہو -

ورد ہاندی — اس ندی کا بیان برار کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو -

پرا ہیٹا ندی — اسکا بیان ممالک وسطی کے گزیٹیر مین دیکھا جائے -

ورے یا کشنا — اس دریا کا بیان بمبئی کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو -

بھیماندی — بھیماندی کا بیان بمبئی کے گزیٹیر مین دیکھا جائے -

تنگبھدرا — تنگبھدرا ندی کا بیان میسور کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو -

موسی ندی — یہ ندی انست گری کے پہاڑون مین تخلقہ پٹلور ضلع اطراف بلدہ مین ابھرتی ہے
اور (۱۱۲) میل تک مشرقی سمت مین بہتی ہے جہان آلیر ندی چیور کے قریب اِس کے بائین جانب
سے اسمین داخل ہوتی ہے - یہان سے یہ جنوبی شرقی سمت مین بہتی ہے - یہان تک کہ کشنا مین
داخل ہوجاتی ہے - اس کا مجمد طول (۱۵۰) میل ہے - اِس ندی سے مختلف مقامات مین
متعدد نہرین کاٹی گئی ہین - جن سے تالابون مین پانی پہونچایا جاتا ہے اور سرسبز آبپاشی
ہوتی ہے - بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد اسکے داہنے کنارہ پر واقع ہے -

کرناٹک — کرناٹک اسکا بیان بمبئی کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو -

دکن

دکن کا بیان بمبئی کے گزیٹر میں دیکھا جائے۔

بانکے تمیر

ختم شد حصہ دوم

غلطنامہ حصہ اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱	کرنگر	کرمنگر
۱۰	۸	نمود و معروف	نمود و معروف
۱۴	۱۵	کڑورا	تروڑ
۱۸	۱۳	دوراست	دوروست
۲۰	۳	دورا	دورالسدرا
"	"	سلے بہ	سہلے بد
۲۱	۱۰	فاش	فاحش
۲۲	۱۱	۱۴۴۰ء	۱۴۳۰ء
۲۳	۱۵	۱۵۰۱ء	۱۵۰۴ء
۲۴	۵	ولی شاہ	ولی احمد شاہ
"	۱۰	۱۵۴۹ء	۱۵۳۰ء
۲۵	۵	۱۵۰۷ء	۱۵۱۲ء
"	"	۱۶۸۲ء	۱۶۸۸ء
"	۸	گولکنڈہ	گولکنڈہ
"	۱۰	ساٹھ	سینتالیس
"	۱۱	چوالیس	اکتیس
۲۵	۱۷	۱۵۸۰ء	۱۵۸۱ء
"	"	۱۶۰۵ء	۱۶۰۳ء
۲۶	۳و۲	اوس کا بیٹا عبداللہ	اوسکا داماد محمد ۱۶۱۲ء
		قطب شاہ	مین بادشاہ ہوا
		جانشین ہوا۔	اور اوسکے بعد ۱۶۲۶ء
			مین اوسکا بیٹا
			عبداللہ قطب شاہ
			جانشین ہوا۔
"	۱۵	۱۶۷۲ء	۱۶۷۴ء
"	۱۶	۱۶۶۶ء	۱۶۸۶ء
۳۰	۱	۱۷۰۱ء	۱۷۰۴ء
۲۹	۱۲	جدالی و وفائی	جدالی و وفاعی
۳۱	۳	آسانی	آسامی
۳۲	۲	برابر وقت	برابر وقت پر
"	۱۱	کنٹنجنٹ فوج	کنٹنجنٹ کی فوج
"	۱۵	ایجنٹ	ریجنٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۵	۱۸۹۳ء	۱۸۹۲ء
"	۱۰	استیتار	استیجار
۳۸	۱۰	۱۳/۳۹۱	۱۳/۲۹۰
۳۹	۲	کوئلے	کویلی
۴۳	۱۲	۱۱۹۳۸۲	۱۱۹۸۳۸۲
۴۴	۱۷	گویا	کویا
۴۷	۱۳	دول	ادوان
۵۱	۱۴	پراچوکا	پڑا چوکا
"	۱۵	ریگڑ سیان	ایگڑ (سیاہ)
۵۲	۱۰	۴۷۰۰۴۷۰	۳۰۲۴۰
"	۱۳	ناکی	ناگی
۵۳	۲	ناکی	ناگی
"	۹	رتیلی	رتیلی
"	۱۵	چھہ روز	چند روز
۵۶	۲	۱۲۵۲۱	۱۲۵۳۱
"	۵	(۱۲۵۸-۴۸۱)	(۱۳۵۸-۴۸۵)
"	۸	۱۴۳	۱۴۹
۵۶	۹	۱۱۲	۱۲۵
۶۲	۱۵	جیبے	جبے
"	۱۱	گھیر	کھیر
"	"	بھنڈرا	بھنڈارا
"	"	قسمون مین	قسمتون مین
۶۹	۹	۱۱۹۷۹	۱۷۹۷۹
"	۱۶	للہ لیا رلک	للہ لیا رلک
۷۰	۱۰	۱۸۷۲ء نے	۱۸۷۲ء مین
۷۱	۵	چھوٹنا	جھوٹا
۷۲	۳	جلا سے	چلا سے
"	۱۳	ہیمہ ٹائلیٹ	ہیمہ ٹامیٹ
۷۹	۴	جتین والی	جین دانی
۸۰	۲	منجانب	بجانب سرے
"	۱۷		
۸۳	۴	معاون کام	معاون کا کام
"	۱۰	(۱۲۹۱) میل	(۱۲۴۱) میل
۸۴	۵	ساٹھ ہزار ہوا	ساٹھ ہزار پانچ سو ہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۳	۱۲	مجموعہ کی صورت	مجموعہ قوانین کی صورت
۹۶	۱	اختراع	اختراعات
۹۸	۱۵	تختیات صفحہ ۹۵ سے	تختیات ذیل
۱۰۲	۲	اسٹامپ	تیاری اسٹامپ
۱۰۳	۴	اونکی	اوسکی
۱۱۹	۱۱	۰	اور
۱۲۸	۸	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۴	۵	۰	تک مقرر ہوئی ہے
۱۳۸	۶	۰	مختلفہ
۱۴۳	۹	۰	انکے
۱۴۶	۱۷	اِس	یہ اِس
۱۴۸	۱۰	تحنت	تحت
۱۵۱	۱	کیا	کرکے
″	۱۶	۲۴۲	۲۴۱